

بسم اللہ الرحمن الرحیم
 —————

الحمد لله رب العالمين والعاقبة للمتقين والصلاة والسلام
 على خير خلقه سيدنا محمد وآله واصحابه اجمعين
 ۲۵۰ ہجری میں جب سلطان محمد تغلق تخت نشین ہوا اسلامی سلطنت دکن
 میں رو دستگیر کر کے کنارتنگ پھیل گئی تھی اور تلنگانہ اور اڈیسہ کے ملک بھی تخت
 دہلی کے زیر اثر آچکے تھے۔ یاد شاہ کو خیال پیدا ہوا کہ دارالملک ایسے مقام پر ہونا
 چاہیے جو مالک محروسہ کے وسط میں واقع ہو۔ ارکان دولت سے مشورہ کر کے اُس نے
 دیوگرہ کو دارالسلطنت کیا اور اُس کا نام دولت آباد رکھا اور بقول فرشتہ حکم فرما
 کہ دہلی را کہ رشک مصر بود خراب کردہ خلق اسخارا از صغیر و کبیر و نوکر و غیر نوکر و از
 مونس و مدکر کو چاہندہ بدلوگرہ آورند و متوطن سازند مولانا کمال الدین سامانہ
 حضرت سید زین الدین داؤد حسین شیرازی حضرت سید یوسف حسینی (والد بزرگوار)
 حضرت خواجہ بندہ نواز سید محمد گیسو دراز حضرت امیر حسن علا سجدی اور خواجہ
 برہان الدین غریب رحمۃ اللہ علیہم انہیں لوگوں میں تھے جن کو دہلی سے
 دولت آباد آنا پڑا اور غالباً انہیں لوگوں میں خواجہ رکن الدین بن عماد الدین

غریب زیادہ تیرہ سو بہارِ شاہراہ تھے اور معلوم ہوتا ہے کہ ایک دیوان بھی مرتب کیا تھا نفایس الاناس میں انہوں نے اسے سر کے طعوظات جمع کیے ہیں۔ ابتدا اور منشا البیہ ۳۲۷ سے کی ہے اور جہتِ نواح: بان الدین غریب رحمۃ اللہ علیہ کے وفات پر جو صفر ۷۳۸ ہجری میں واقع ہوئی ختم کیا ہے یہ کتاب حواید الفوائد کے طرز پر لکھی گئی ہے۔ حضرت خواجہ کاشانی کے تصانیف میں حصول الوہدول۔ اسرار الطریقت اور احسن الاقوال کو زیادہ نہر ہے اور احسن الاقوال بھی نفایس الاناس کے بطور ریختہ ہے، نواح برہان الدین غریب کے طعوظات کا مجموعہ ہے۔

حضرت خواجہ رب الدین نے غرائب اللغات اور لہجہ العربیہ لکھی۔ ان دونوں میں ہونے ایسے سیر کے حوالے اور کرامات کو جمع کیا ہے۔

ان تصانیف میں مجھے صرف نفایس الاناس شامل اتھیا۔ احسن الاقوال عربیہ الکرامات اور لقیۃ الغرائب کے مطالعہ کا شرف حاصل ہوا بقیہ کتابیں معفود ہیں ان کا مجھے کہیں پتہ نہ ملا اور خواجہ برہان الدین کاشانی اور خواجہ جمال الدین کاشانی کی تصانیف کا بھی کچھ حال معلوم نہ ہو سکا عجیب ترین یہ ہے کہ مآوردان کی جلالت شاں کے حضرت خواجہ رکن الدین عماد دیر کاشانی کے حالات سے تمام تذکرے اور تاریخیں حالی ہیں۔ اس قدر معلوم ہوتا ہے کہ حضرت آگاہ العلوم علامہ عین الدین جنیدی سیجا پوری نے اپنی تصنیف کتاب الانوار میں ان کا کچھ حال لکھا ہے لیکن یہ بے مثل کتاب بھی اب مفقود ہے۔ خواجہ رکن الدین کی وفات کا سال بھی معلوم نہ ہو سکا۔ ان کا مزار مبارک خلد آباد شریف میں مزار نایض الانوار حضرت خواجہ برہان الدین غریب قدس سرہ کے احاطہ کے باہر واقع ہے۔

خواجہ رکن الدین کی تصانیف میں شامل التیسا کو زیادہ تہرت حاصل ہوئی۔ اس کے نسخے اب بھی جا بجا موجود ہیں۔ اس کتاب کا ترجمہ بھی ایک بزرگ نے قدیم دکنی زبان میں تقریباً تین سو سال پہلے کیا تھا اس ترجمہ کا ایک نسخہ کتب خانہ آصفیہ میں موجود ہے مصنف علیہ الرحمہ نے شامل التیسا

دبیر کاشانی رحمۃ اللہ علیہا اور اُن کا خاندان بھی تھا۔
 خواجہ رکن الدین اُس وقت نوجوان تھے اور تحصیل علم میں مصروف تھے۔ دولت آباد
 آکر ادھنون نے سلسلہ درس کو جاری رکھا اور فارغ التحصیل ہوئے۔ ان کے اساتذہ
 میں حضرت خواجہ سید زین الدین داد حسین شیرازی بھی تھے۔ دولت آباد تشریف لاکر
 حضرت قطب الوقت خواجہ برہان الدین غریب قدس سرہ مندار شادین گمن ہوئے
 اور ۳۲۰ ہجری میں خواجہ رکن الدین بن خواجہ عماد الدین دبیر کاشانی اُن کے حلقہ ارادت
 میں داخل ہوئے۔ ان کی متابعت میں ان کا تمام خاندان اور کثرت سے ان کے
 دوست و آشنائین کی تعداد ایک ہزار سے زائد تھی حضرت خواجہ برہان الدین غریب
 مرید ہوئے چنانچہ خواجہ رکن الدین خود فرماتے ہیں ”بسیارے از برادران صاحب ستران از
 اشاعر و اجانب و ابامد و اقارب بہ متابعت و مصاحبت این امیدوار در مسلک طاعت
 و ریقہ مریدان حضرت مسلک شدند“ نہ صرف اسبقہ بلکہ غمقرب الایام ہر یکے ازان
 انام بمرتبہ مقتدایان بانام و درجہ مشایخ و اولیائے عظام رسیدند عجیب نہ یہ کہ خود
 ان کے استاد حضرت خواجہ سید زین الدین داد حسین شیرازی رحمۃ اللہ علیہ بھی انہیں کے
 توسط سے حضرت خواجہ برہان الدین غریب کے حلقہ ارادت میں داخل ہوئے۔ علامہ
 میر غلام علی ازاد روضۃ الاولیاء میں حضرت خواجہ زین الدین قدس سرہ کے حالات
 میں فرماتے ہیں ”در ۳۲۰ ستہ و ثلاثین و سبع مائتہ برفاقت مولانا رکن الدین عماد
 کاشانی مولف نفایس الانفاس خدمت شیخ برہان الدین دریافت و دست انابت“
 خواجہ رکن الدین عماد کاشانی رحمۃ اللہ علیہ کے چار بھائی اور تھے۔ خواجہ عماد
 خواجہ محمد الدین خواجہ برہان الدین اور خواجہ جمال الدین یہ سب بزرگ صاحب علم و
 فضل صاحب زہد و تقویٰ اور صاحب تصانیف تھے۔ خواجہ رکن الدین کے تصانیف
 میں نفایس الانفاس شامل اتقیا اذکار المذکور تفسیر رموز رموز الواہمین۔ رسالہ

ربیع الثانی ۱۲۳۵ء میں ہمارے مکرم دوست مولانا محمد صادق علی صاحب ابن بلجور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کتاب مسطاب کے چھینے کے متعلق سلسلہ جنبانی شروع کی۔ اُن کی تحریک پر حضرت مولانا انوار اللہ خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ (نواب فضیلت جنگ بہادر معین المہام سر رتہ امور مذہبی) نے مجلس اشاعت العلوم کے ذریعہ اس کے طبع کیے جانے کی منظوری دی لیکن اُس وقت دوسری کتابیں زیر طبع تھیں اس لیے شامل التیاری کا پھینکا ملتوی رہا۔ امد و دین سال کے بعد مولانا قدس سرہ کا وصال ہو گیا۔ علامہ محمد صیب الرحمن خاں صاحب شروانی (نواب صدر یار جنگ بہادر بالقابیم) جب صدر الصدور کی خدمت جلیلہ پر مامور ہو کر حیدر آباد شریف لائے مولوی محمد صادق علی صاحب نے شامل التیاری کے طبع کئے جانے کی تحریک پھر تازہ کی علامہ ممدوح نے اس کتاب کی جلالت شان کا اندازہ کیا اور مجلس اشاعت العلوم کے ذریعہ اس کے چھینے کی منظوری از سر نو صادر فرمائی۔

حضرت شاہ خیرات حسین صاحب قدس سرہ نے جس وقت شامل التیاری کو چھپوانا شروع کیا تھا اُس وقت تصحیح کا کوئی انتظام نہیں ہو سکا تھا اس لیے جو کچھ طبع ہوا وہ ہایت غلط تھا اب تصحیح کے متعلق خاص طور پر توجہ کی گئی لیکن مجلس اشاعت العلوم کی کوششوں کے باوجود تصحیح کا کوئی خاطر خواہ انتظام نہ ہو سکا۔ آخر کار مولوی محمد صادق علی صاحب کی تحریک پر علامہ شروانی یہ کام میرے حوالہ کیا اور اپنے لیے باعث سعادت سمجھ کر میں نے یہ خدمت قبول کی۔

تصحیح کے لیے مجھے شامل التیاری کا ایک نسخہ شعبان المعظم ۱۲۵۵ھ کا لکھا ہوا دیا گیا اور مقابلہ کے لیے تین نسخے اور دیئے گئے۔ ان میں ایک صفر ۱۲۹۹ھ کا لکھا ہوا تھا دوسرا نسخہ جو کتب خانہ آصفیہ کا تھا ربیع الاول ۱۲۴۵ھ کا لکھا ہوا تھا اور تیسرا نسخہ خلد آباد شریف میں نقل کیا گیا تھا جس کی کتابت کی تکمیل ۱۲ ربیع الاول ۱۳۳۲ھ کو ہوئی تھی۔ یہ ہمارے تین نسخے نہایت غلط لکھے ہوئے تھے۔ کتابت کی غلطیوں کے علاوہ باہم کثرت سے اختلافات بھی تھے۔ اور بعض بعض جگہ سطر کی سطر نقل کرنے سے رہ گئی تھی عربی عبارتیں یہاں تک کہ کلام اللہ شریف

کو اپنے پیر زرگوار کے موجودگی ہی میں لکھنا شروع کیا تھا لیکن اس کی تکمیل اون کے وفات کے بہت دنوں بعد کی گئی مصنف نے جب یہ کتاب لکھنی شروع کی تو اس کا دیباچہ اور چند شامل تیغ کی حدیث میں پیش کیے اور انہوں نے ملاحظہ فرما کر بہت پسند فرمایا۔ جانیفہ خواجہ رکن الدین لکھنے میں کہ ”ہم اعداد از غائے دیباچہ و چند شامل تحسین فراوان اور زانی فرمودہ و ریان مبارک رفت کہ قبول حق نامزد تو کتاب تو گردانیدیم و داعی را بخطاب دینہ حنفی مخاطب کردہ۔“

خواجہ رکن الدین قدس سرہ نے نہا کل التقیاء کے دیباچہ میں اول تمام کتابوں کے نام تفصیل لکھ دیے ہیں جن سے اونہوں نے اس کے مضامین کو اخذ کیا ہے اور اس کتاب میں از ابتدا و تا آخر یہ بھی التزام رکھ لے کہ جو کچھ لکھا ہے اس کا ماخذ بھی بتا دیا ہے تاکہ اگر کسی را در روانی نزاع افتد و در کلمہ شبہ بر خاطر گردد در کتب و نسخ مذکور نظر فرماید تا یہ تحقق و یقین انجامد کہ کتابوں کی جو طویل فہرست شامل التقیاء کے دیباچہ میں دی گئی ہے اس سے مصنف کے تبحر علمی اور بہت نظر کا اندازہ ہو سکتا ہے اور یہ بھی صاف نظر آتا ہے کہ یہ سب کتابیں اس وقت دولت آباد اور خلد آباد کے صوفیہ کرام کے کتب خانوں میں موجود تھیں اور بزرگان وقت ان سے استفادہ ہوتے رہتے تھے یہ کتابیں سب کی سب بلند پایہ اور اپنے اپنے فن میں مستند ہیں جن تفسیر و کتاب نام لکھے گئے ہیں ان میں سے اس زمانہ میں صرف تفسیر کشف رہ گئی ہے بقیہ سب مفقود ہیں معارف اور سلوک اور تصوف کی کتابوں میں بعض بالکل مفقود ہیں اور بعض بہت کیاب ہیں۔ چرمیں پیر سال ہو بہار کے ایک بزرگ حضرت شاہ خیرات حسین صاحب فردوسی ابو العلامی منعمی رحمۃ اللہ علیہ حیدر آباد کو کچھ عرصہ کے لیے مقیم ہوئے۔ ایک مرتبہ زیارت کے لیے وہ خلد آباد شریف گئے وہاں شامل التقیاء کا ایک نسخہ اونہیں ملا۔ حیدر آباد واپس آکر اونہیں اس کتاب کے طبع کرانے کا خیال پیدا ہوا اور اس کو ایک مطبع میں طبع کرانی شروع کی ابتدا کے ابھی صرف چند ہی جڑھینے پائے تھے کہ یکم رمضان المبارک ۱۳۲۸ (۲۸ ستمبر ۱۹۱۰ء) کو رودھسی میں شدید طغیانی ہوئی وہ طبع دریا بڑھ ہو گیا اور شامل التقیاء کا چھپنا بند ہو گیا۔

(۲) صفحہ (۵۵) سطر (۳) مگر خواجہ فرید الدین عطار بلکہ ایشان را گفت لفظ ”بلکہ“ غلط ہے جس کی تصحیح نہیں ہو سکی۔ چاروں نسخوں میں لفظ ”بلکہ“ لکھا ہوا ہے۔
 (۳) صفحہ (۲۹۵) سطر (۱۱) ”نہال معرفت کہ در باغ شمع تو شانہ مند“ چاروں نسخوں میں لفظ ”شمع“ لکھا ہوا یا گیا اور اس کی تحقیق اور تصحیح نہیں ہو سکی۔
 (۴) صفحہ (۳۱۵) سطر (۹) ”چون عاشق را کسی بکاود معشوقہ ازان برود“ اور ”معشوقہ“ ثانی کی تصحیح نہیں ہو سکی۔

(۵) صفحہ (۳۳۵) سطر (۱۴) چنداں پیش نیاز باید برودن۔ تا بوزنہ را نماز باید دید۔
 دوسرا مصرعہ بے معنی ہے اس کی تصحیح نہیں ہو سکی۔
 (۶) صفحہ (۳۴۵) سطر (۱۰) ”یکے ملک را درویشی چند دیگر درازل“ یہ مصرعہ ناموزون اور بے معنی ہے اور چاروں نسخوں میں اسی طرح ہے۔

(۷) صفحہ (۴۲۸) سطر (۱۴) ”در آب حوض و لبیا میں پس آفتاب“ یہ مصرعہ بھی ناموزون اور بے معنی ہے اور چاروں نسخوں میں اسی طرح لکھا ہوا ہے۔

کتب خانہ آصفیہ میں شمائل اقیانوس کا ایک نامکمل نسخہ اور بھی ہے۔ اس سے بھی مقابلہ کیا گیا لیکن مندرجہ بالا غلطیوں کی تصحیح اس کی مدد سے بھی ممکن نہیں ہوئی اس کتاب کی تصحیح کردہ نقل و تراجمت العلوم کو بیچ الاول ۱۳۳۲ء میں دی گئی تھی لیکن طبع کے متعلق کاپی اور پردف کے تصحیح کی وقت پیش آئی۔ آخر علامہ محمد حبیب الرحمن خان شروانی نواب صدربار جنگ بہادر کے ارشاد پر یہ کام بھی مجھی کو کرنا پڑا۔ کاپی اور پردف کی تصحیح میں نہایت احتیاط اور کوشش کی گئی لیکن تصحیح کرنے پر بھی مطبع نے بہت سی غلطیاں باقی رکھیں اور بعض جگہ خود میری سہو نظری سے غلطیاں رہ گئیں مجبوراً ایک غلط نامہ مرتب کر کے کتاب کے آخر میں شامل کر دیا گیا۔ ناظرین کرام کی خدمت میں اتنا اس ہے کہ غلط نامہ سے مقابلہ کر کے کتاب کی تصحیح درالین نقطہ

۱۱ محرم الحرام ۱۳۳۲ء
 خاکسار سید عطا حسین

اسی تین نہایت غلط لکھی ہوئی تھیں۔ جو نسخہ تصحیح کے لئے دیا گیا تھا وہ غلطیوں سے مملو ہو گیا
 علاوہ بہت بوسیدہ اور کرم خوردہ بھی تھا ان دعوہ سے اس کی تصحیح بالکل محال ثابت ہوئی
 اور پوری کتاب از ابتدا تا انتہا تصحیح کر کے نہایت احتیاط کے ساتھ مجھے نقل کرنی پڑی۔
 نقل کرتے وقت ان چاروں نسخوں کو باہم مقابلہ کر کے تصحیح کرنے کی کوشش کی گئی لیکن
 دشواریاں سب سے آئیں بہت جگہ غلطیاں ایسی تھیں جو چاروں نسخوں میں یکے مان تھیں بہت
 جگہ باہم اختلافات تھے اور ان اختلافات میں بھی غلطیاں انھیں حسن اتفاق سے تصحیف
 اور سلوک کی ادن کتابوں میں سے جن سے مصنف علیہ الرحمہ نے زیادہ اقتباس کیا ہے۔
 اکثر میرے پاس موجود تھیں اور جو موجود نہ تھیں ان میں سے چند کتابیں مثلاً رسالہ حضرت
 غوث الاعظم صلی اللہ علیہ وسلم طوالش شمس قاضی حمید الدین ناگوری تہجد است عین القضاۃ
 ہمدانی برصاۃ العباد خواجہ ابوبکر بن عبد اللہ نیشاپوری مجھے مل گئیں ان کتابوں سے
 شمائل اقیار کے تصحیح میں مجھے بہت مدد ملی اس لیے کہ چاروں قلمی نسخوں کے باہم مقابلہ
 کرے سے جس جن مقامات پر تصحیح ممکن نہ ہو سکے تو اس اصل کتاب کی جانب میں نے
 رجوع کیا جس سے مصنف علیہ الرحمہ نے اقتباس کیا تھا اور اس طرح غلطیوں کی تصحیح
 کی گئی بریں ہم چند مقامات پر تصحیح ممکن نہ ہوئی اور غلطیاں باقی رہ گئیں اس لیے کہ چاروں
 نسخوں میں عبارت یا الفاظ غلط لکھے ہوئے تھے اور مصنف نے جن کتابوں سے اخذ
 کیا ہے وہ معقود ہیں اور مجھے نہیں مل سکیں۔ ناظرین کرام کو ان غلطیوں سے آگاہ کر دینا
 ضرور ہے لہذا ان کی ذیل میں مراحت کی جاتی ہے تاکہ جن صاحب کو تصحیح کا موقع مل جائے
 تصحیح فرالین۔

(۱) صفحہ (۴۴) سطر (۱۰) لفظ ”شعورہ“ کی تصحیح نہیں ہو سکی۔ قلمی نسخوں میں سے ایک میں
 ”شعورہ“ لکھا ہے۔ دوسرے میں ”سعودہ“ اور بقیہ دو میں ”شعورہ“ یہ الفاظ کسی لغت میں موجود
 نہیں ہیں ممکن ہے کہ صحیح ”شعبہ“ ہو۔

فہرست ابواب کتاب مستطاب شہل لا تقیا

صفحہ	مضامین ابواب	ابواب
	دیباچہ کتاب از صفحہ ۹ تا ۹۱	
	<h2>قسم اول</h2> <p>از صفحہ (۹) تا ۲۱۴</p> <h3>در بیان افعال اصحاب طریقت و مقامات سالکان و مرادات مریدان و مطالبہ لبان و عجائب و دقائق آن</h3>	
۹	در معنی اتقان و شمول اتقا صفتاً	بیان اول
	در فضائل توبہ و انابت و شمول تابان و انیبان	بیان دوم
۱۱	و ادب و شرائط آن -	
	در ذمہ و حمیدہ و صغیرہ و کبیرہ و اکبر الکبائر کہ در عصو	بیان سوم
۱۴	آدمیست -	
	مرتبہ و درجہ ہدایت و ارشاد و دعوت سوئے حق و	بیان چہارم
	مقامات و اوصاف شغنی و شمل شیوخ نادہی و	
۲۵	مرشد و شرائط آن ہدایت و ارشاد -	

آخر مقدمہ میں اس امر کا اعتراف کرنا میں لازم سمجھتا ہوں کہ جو محنت مخلصانہ
مولوی سید عطاء حسین صاحب نے فرمائی اُس کے لیے مجلس اشاعت العلوم دل سے ممنون
ہے اور شکر گزار۔

اگر مولوی صاحب اس توجہ و جانفشانی سے تصحیح نہ فرماتے تو مجلس کے کارناموں میں
اس تبرک اور نفع کتاب کے طبع سے بیش بہا اضافہ نہ ہوتا فقط

ترحد سخط

صدر بار خبک

۸۱ محرم الحرام ۱۳۴۷ھ

ابواب	مضامین ابواب	صفحہ
بیان چہار دہم	فضائل قصوت و شمائل صدقیان و اوصاف فقر و فقیران و صفت صوفی و تصوف۔	۶۶
بیان پانزدہم	نیت حمیدہ و غیر حمیدہ از عام و خاص و اخص	۷۲
بیان شانزدہم	انواع و فنون اصحاب شریعت و اصحاب طریقت و حقیقت۔	۷۴
بیان ہفدہم	صلوۃ اصحاب شریعت و ارباب حقیقت و مرتبہ و درجہ ہر یک بر آندازہ آن و تاثیرات کہ دران است۔	۷۵
بیان بیسجدہم	فضیلت تلاوت قرآن مجید و شمائل تالیان و فہم و درک معانی و لطائف و غرائب آن۔	۸۱
بیان نوزدہم	انواع سجدہ از عبودیت و تحیت و جواز و اباحت و فرضیت آن۔	۸۳
بیان بستم	در بیان شناختن قبلہ و کعبہ و حج اصحاب عشق و محبت و ارباب معرفت و قربت۔	۸۶
بیان بست و یکم	فضیلت صوم اہل طریقت و حقیقت و شمائل صایمان در رعایت و شرائط آن۔	۹۰
بیان بست دوم	فضائل زکوۃ زمرہ طریقت و حقیقت و شرائط آن۔	۹۳
بیان بست سوم	لطائف انواع علوم از شریعت و طریقت و حقیقت و شمائل علمائے متقی و خصال عالمان	

صفحہ	مضامین ابواب	ابواب
۳۲	معنی خلافت و اثبات خلافت حقیقی و مجازی و شامل و اوصاف خلفائے راشدین و شرائط آن خلافت۔	بیان پہنجم
۳۵	معنی ولایت حضرت عزت و شامل مشایخ صبا ولایت و ولایت حق تعالیٰ۔	بیان ششم
۴۲	معجزات انبیاء و کرامت اولیاء و فرق میان این ہر دو چیز و میان استدراج و معونت و کمر و نیرنجیات۔	بیان ہفتم
۴۵	معنی ارادت و بیعت و طریقہ پیوند کردن با دینار با مشایخ برحق و شرائط آن و احتیاج مریدان بشیوخ مرشد ہادی و فرق میان ارادت و مشیت حق تعالیٰ۔	بیان ہشتم
۵۲	معنی فضائل مریدان و شامل و خصائل مریدان اسی حقیقی مرید و مراد۔	بیان نهم
۵۶	فضائل و شامل خرقة پوشان و طاقیہ داران احکام فضائل مقراض و شامل مقصوران و و محکومگان۔	بیان دہم
۵۹	رعایت ادب مرید با شیخ و با حق تعالیٰ۔	بیان یازدہم
۶۱	فضائل ورع و زہادت و شامل متورعان و متعبدان۔	بیان سیزدہم
۶۳		

صفحه	مضامین ابواب	ابواب
۱۳۷	در فضائل ذکر لسان و جنانی و شمائل ذاکران و هجانی و شرائط آن -	بیان سی و دوم
۱۴۲	انواع خواب و لطائف و غرایب آن و فضایل بیداری و مذمت خفتن -	بیان سی و سوم
۱۴۸	معنی خطر و هرجس و دفع و نفع آن و فرق میان خطر و خواطر و صلوة القلب لدفع الخطر -	بیان سی و چهارم
۱۵۳	معنی صحو و سکر و ذوق و شرب و اختلاف مشایخ در فضیلت هر یک -	بیان سی و پنجم
۱۵۵	لطائف و غرایب قبض و بسط -	بیان سی و ششم
۱۵۷	عبادت و عبودیت و عبادیت و حریت -	بیان سی و هفتم
۱۶۰	معنی طاعت و اطاعت و شمائل مطیعان معنی فضائل صدق و اخلاص و دانستن حقایق آن و مذمت کذب و لفاق -	بیان سی و هشتم
۱۶۳	صفات و فضیلت اخلاق محموده و عبادات محموده فضیلت جود و سخا و کرم و عطا و فرق میان ایشان و انفاق -	بیان سی و نهم
۱۶۹	در خوف و رجاء و خشیت از خدا و تابا خیر و بر و لطف جل و علا -	بیان چهل و یکم
۱۷۰	معانی جمع و تفرقه و لطائف و غرایب آن	بیان چهل و دوم
۱۷۶	حقایق و ذائق علم الیقین عین الیقین حق الیقین	بیان چهل و سوم
۱۷۸		بیان چهل و چهارم

صفحو	مضامین ابواب	ابواب
۹۲	غیر متفقہ - فرق میان شریعت و طریقت و حقیقت و معرفت	بیان سبب چہارم
۹۸	و مرتبہ و درجہ و غرائب و لطائف ہر یک - مقامات عالم ناسوت و ملکوت و جبروت و لاہوت	بیان سبب پنجم
۱۰۱	و اسرار و رموز آن - طریق سلوک کردن طالبان محبت و معرفت و ذکر و وصلت حضرت الہی بتابعیت اقوال و افعال و احوال مصطفیٰ و محاسبہ و معاملہ و سیر و طیر سلوک	بیان سبب ششم
۱۰۵	ملکی و قالبی کہ آنہا ناسوتی ہم گویند بتابعیت اقوال نبوی و محاسبہ و معاملہ	بیان سبب ہفتم
۱۲۰	تنوع سفر ہائے ظاہری و باطنی و لطائف عجائب آن - فضائل خلوت و عزلت و شمائل منزویان و غلیظان	بیان سبب ہشتم
۱۲۱	و شرائط آن - شائع و مضار صحبت و شرائط آن -	بیان سبب نہم
۱۲۵	معنی فضائل تجرید و تفرید و کیفیت دنیا و مدح و ذم و نفع و ضرر و فضیلت ترک دنیا و تجرید و تفرید -	بیان سبب دہم
۱۲۹	فضائل سکوت و صمت و مذمت و مضرت گفتار و غور -	بیان سبب یکم
۱۳۴		

صفحه	مضامین ابواب	ابواب
۲۲۰	دقایق تلویین و حقائق تبیین و غرائب و لطائف آن -	بیان دوم
۲۲۱	انواع ایمان عوام و خواص و خاص انخاص و زیادت و نقصان و مخلوقی ایمان و اسلام و دین و فرق کردن میان مومن و مسلم -	بیان سیوم
۲۲۸	انواع کفر با دشناختن هر یک کفر و سرور و اسرار یک بر آن است -	بیان چهارم
۲۳۵	اسامی نفوس و معرفت و تزکیه و خاصیت کیفیت و بیان و وصف ذاتی نفس که هوا و غضب است -	بیان پنجم
۲۵۳	کیفیت و ماهیت و اوصاف و معرفت و امرض و محالجت و حیات و موات دل و شامل صلا و لان -	بیان ششم
۲۶۰	لطائف تفکر و فکر و تمییز غرائب مراقبه و مشغولی باطن و مراعات دل و حضور و غیبت آن -	بیان هفتم
۲۸۰	اسرار سر که میان دل و روح است و سر و دقایق آن -	بیان هشتم
۲۸۱	سوء روح و ماهیت و اوصاف و تجلیه روح و معرفت روح -	بیان نهم
۲۸۶	شناختن تنوع عقلها که انسان بدان مخصوص است تنوع علم معرفت از عقلی و نظری و شهودی و صفات	بیان دهم
		بیان یازدهم

صفحہ	مضامین ابواب	ابواب
۱۸۰	فضائل موت و حیات و فنا و بقائے ظاہر باطن ساکنان و محبان و عاشقان و عارفان۔	بیان چہل و پہنجم
۱۸۶	غیرت حق بر بندگان و غیرت بندگان برائے حق۔	بیان چہل و ہشتم
۱۹۰	تاثیر دعا و شرائط اجابت و اوقات آن فضائل شکر نعمت حضرت منان و تاثیر ادائی	بیان چہل و ہفتم
۱۹۵	آن۔	بیان چہل و ہشتم
۱۹۹	غرائب و لطائف منع و عطاء۔	بیان چہل و نہم
۲۰۰	فضائل صبر و بلا و محنت و حزن و لطائف توکل و تقویٰ و شمول صابران و متوکلان و بلاکش	بیان پنجاہم
۲۰۹	فضائل رضائے خدا و معنی آن و شمول راضیان	بیان پنجاہ و یکم
۲۱۳	در فضائل استقامت مجموع امور دنیا و آخرت	بیان پنجاہ و دوم
<p>قسم دوم</p> <p>(از صفحہ ۲۱۵ تا ۲۲۹)</p> <p>در بیان احوال ارباب حقیقت از انبیاء و اخص اولیا</p>		
۲۱۵	معانی مقام اہل طریقت و حقیقت و حال و وقت	بیان اول

صفحو	مضامین ابواب	ابواب
۳۳۱	بتا بعث حضرت رسالت و صحابہ و کیفیت سماع و اختلاف و اوصاف و شرائط و تاثیرات آن۔	بیان نوز و ہم
۳۴۲	معانی وجد و وجود و تواجد و اجد و حالے کہ در سماع پیدا آید و شامل راجدان	بیان سبتم
۳۴۶	آجاست رقص و ضربات و فن و نواختن۔ نغمہ و مغنی و مزار و خرقد جامہ، رہماع۔	بیان سبت یکم
۳۵۲	رموز و اسرار قہر و لطف کہ آنرا جلال و جمال حقیم گویند و خواص و تاثیر این دو صفت کہ لازمہ اری بل و علامت است	بیان سبت دوم
۳۵۸	تجلیات ذات و صفات و افعال حق و تجلی روح قدسی و تجلی روحانی و تجلی روحانی و لطائف و غرائب و فضائل و عجائب آن۔	بیان سبت سوم
۳۸۹	فضائل محضرہ دیکھا شفق و معاینہ انہالی و صفاتی و فرق میان ہر یک۔	بیان سبت چہارم
۳۹۲	تلوین انوار و تنوع انوار و کیفیت و ماہیت ہر نورے۔	بیان سبت پنجم
۳۹۸	شناختن حجب ظاہری و باطنی و دینی و عقبوی و زمانی و مکانی، غیبی و ظلمانی و نورانی۔	بیان سبت و ششم
۴۰۲	اسرار و رموز استغراق و عالم تجر و شامل تجیران و مستغرقان۔	

صفحه	مضامین ابواب	ابواب
۲۹۰	سلسلی و شجره‌ای و ذاتی و معرفت خلقت نفس حضرت رسالت و عظمت و جلالت او و حد معرفت و شامل عارفان عام و خاص و احضار	بیان دوازدهم
۲۹۹	حقایق علم نفی و اثبات و غرایب و غموض و اثبات و عجایب موجود و تشریح و شامل انیان و مشایخ	بیان سیزدهم
۳۰۳	حقایق و غرایب انواع توحید و اتحاد و فرق میان احد و احد و احدیت و واحدیت و لطائف و دقائق آن علم عظیم و شامل موجدان	بیان چهاردهم
۳۱۲	معانی میل و مودت و اوله و محبت و لطائف و غرایب آن و شامل و الهان و مجبان و محبوبان معنی طلب و طریق طالبان و دریافتن مطلوب و لطائف شوق و اشتیاق و فرق میان این هر دو و شامل طالبان و مشتاقان	بیان پانزدهم
۳۲۲	تنوع عشق و لطائف و غرایب آن و شامل عشاق و معاملات معشوق حقیقی با ایشان و آثار آن	بیان شانزدهم
۳۲۸	دقایق طاعت کشیدن عشاق و ماندن دل بدان سلامت	بیان هفدهم
۳۳۹	معنی تعنی و فضیلت حسن صوت و اباحت شعر و غیره	بیان هیجدهم

ابواب	مضامین ابواب	صفحہ
	صفات وجودی و ذاتی و ملکی و ملکوتی نبوی و جلال و عظمت حضرت مصطفوی و اظہار انواع انوار عنصیر مقدسہ بارگاہ رسالت و حرمت و حشمت امت سلطان نبوی	
بیان اول	ادصاف وجود و ذات بیچون حضرت عزت و چگونگی موجودات۔	۴۳۰
بیان دوم	لطائف ازل و ازل الازل و ابد و ابد الابد و اسرار و غرائب لم یزل و لا یزال۔	۴۳۲
بیان سیوم	غرائب معانی امر و حکم و قضاء و قدر۔	۴۳۴
بیان چہارم	شہ از اوصاف وجودی و ذاتی حضرت محبتی و رمزے از شان عظمت و حشمت مصطفی و تنوع انواع عنصیر محمدی و عنایت و الطاف صمدی و در حق امت محمدی و وصف اعضاء حضرت رسالت	
<p>قسم چہارم</p> <p>(از صفحہ ۴۴۶ تا ۴۵۵)</p>		

صفحہ	مضامین ابواب	ابواب
۴۰۹	لطائف انس و مواسات بانوار و صفات حضرت عرنت۔	بیان نسبت و ہفتم
۴۱۱	معانی وصول و وصال و متصل بانوار صفات باری عز اسمہ و شمائل و اصلان۔	بیان نسبت و ششم
۴۱۳	فضائل قرب و عنایت و ماہیت بُعد و شمائل مقربان	بیان نسبت و پنجم
۴۱۶	اسرار معیت حق بابتہ و معیت عبد با معبود	بیان سسی ام
۴۱۷	معانی مثل و مثال و تمثیل و تماثل و سرایر و غموض	بیان سسی نهم
۴۱۷	تمثل۔	
۴۲۳	معانی لقاور و ریت و اسرار و رموز آن	بیان سسی دوم

قسم سوم

(از صفحہ ۴۳۰ تا ۴۴۶)

در اوصاف وجود ذات بے کیف و کم حضرت الوہیت و چگونگی موجودات دیگر و بیان ازل و آزال و ابد و آباد و لطائف و غرائب امر و حکم و قضا و قدر و تبتیان

شمال اتقیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الذی اکرم الاتقیا بشہائمہم۔ تائیس و سیاس بے حد مانند شیم
و شمال اتقیا و اصفیاء و حمد و ثنائے بے عدد چوں خصال و حامد اولیا و انبیا
مرذات مقدسہ احدیت را واجب و روا لازم و سزا کہ ذرۃ اتقیا سے کرام
بر نعمت عنایت خویش کرم گردانید کہ ان اکو مکن عند اللہ انفاکم۔ و طبقہ
متقیان عظام را بغلت میعت خود اختصاص ارزانی فرمود کہ ان اللہ
مع المتقین۔ عنصر اشرف تقوی شعار این حزب محبت و ثار را دوستی خویش عطا
کرد کہ ان اولیاء الا الا المتقون و اطہار پر انوار زمرہ صاحب رمز و اسرار را علوم
من لدنی تعلیم و تلقین کرد کہ و اتقوا اللہ و یعلمکم اللہ یعنی بہر سبب یزید از ماسوی
تابیا موزد حق تعالی شمارا اسرار علوم ذات خود مولف را منت سے بہت عن
ایزدی قربت علم من لدن و مشتمل شمال ذہنی اتقیا سے حق تعالی علما و توالی حکم
و توادفت اسرار تہ و تقلست قدراتہ از بہت۔

و تحفات سیمات، روح ملہ سلطان اتقیا خدم حضرت اصطفا و صلوة و صلوات بروضہ
مقدس جہان پناہ ابنا حشر عنی محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کہ و سبق الذین اتقوا اللہم الخ الجنۃ

صفحه	مضامین ابواب	ابواب
	متضمن خلقت و اوصاف مهتر آدم و فضائل آدمیان و امید و ایریهادر باب بندگان گنهگار و عنایت بے علت حضرت غفار در حق ایشان	
۴۴۶	خلقت و اوصاف ظاہر و باطن مهتر آدم صلاوا علیه -	بیان اول
۴۴۹	اوصاف و لطائف ظاہری و باطنی آدم و قد و ترتیب انسان در ہر دو عالم -	بیان دوم
۴۵۱	امید و ایریهادر بندگان گنهگار بعون عنایت بے علت حضرت غفور و شہار -	بیان سیوم
غلطنامہ کتاب شامل الاقبیاء (از صفحہ ۴۵۷ تا ۴۶۶)		

فالحاصل بہ تاثیر استمداد ولایت و میان ہدایت ولایت حضرت
 بابرکت شیخ باعثنہ ضمیر و باحثہ خاطر خطیر رہے برین اصفا و ادتا بعد تالیف کتاب
 نفائس الانفاس ملفوظ خاص مخدوم و مرئی خود رسالہ در سلوک یقینف کند اگرچہ
 در آن وقت رموز دقائق این علم اشرف و اسرار حقائق این فن الطیف را حادی
 و محتوی بنود فاما بالقائے ہمت و اعزائے ہمت اقتضائے لوعت و اعتدائے
 اُمنیت و بیابچہ متضمن اوصاف آن مقتداے اصفیایا یک و دشائل اقیانشارکد
 و بدان حضرت انشاء بود با صفا و از غائے دیابچہ و چند شائل تحسین فراوان از زانی
 فرمود و بزبان بہار کہ قبول حق نامزد تو و کتاب تو گردانیدیم و داعی را بظلمت
 و بیر معنوی مخاطب کرد و مولف راست ۵

ازین خطاب کہ گفتہ و بیر معنوی است بے معانی ذہن و حقائق اسرار
 شدہ معاینہ لیکن ز بعد رحلت شان ہمیں شائل برہان بہین بدان گفتار
 در اثناء تالیف این رسالہ خدمت شیخ صاحب فراش شد و روح مقدس
 مقرب حق مدعی قربت ارجحی الی دلک راضیہ حرضیہ استدعا کرد و بشیر
 وصلت الموت جسور وصل الحبیب الی الحبیب مستشر گردانید مولف راست -
 حامی خلق بود بدینا و آخرت ارواح و اولیا و ملک را تاب شد
 اینجا عزیز و چو حق خواند سو خوش در غم بہر قربت ایزد شتاب شد
 این ضعیف بدستے مدید عمر عزیز بہ مطالعہ رسایل سالکان مدق و مناظر کتب
 عاشقان برحق بہ مصروف میرسانید و چہات ہینہ بہ مصاحبت عارفان و بہ موافقت
 محققان بسری برو و قرن یک قرن غائب و دقائق علم طریقت را بہ ظاہر و باطن
 حادی می شد و عہدے طویل عجائب و حقائق اسرار حقیقت بسری و روح محتوی می شد
 تا بہ الہام غیبی و تلقین لایہی جاذبہ رویت و داعیہ قربت داعی را بظلمت شتاب شد

اشارت یا بشارت در بیان وصف متقیان امت اوست متقارب و متقارن
 با و علیہ اکمل التحیات و اذکملہا و افضل الصلوات و انما ہا ہ بیت۔
 اگر شامل محمود و اکسند بیان ہزار سال یکے از ہزار نتوان گفت
 بعد از ادوا ملائے حمد و ثنائے حق جل و علا و انشا و انشا و نعت عز و امجد
 و مرتضیٰ انجمن بر ایما حقیر رکن عماد ویر بر ضمیر حق پذیر متقیان شامل بلقیان خالص
 و بندہ بن حقائق تاثیر متقنان خصال متقیان با اختصاص روشن و مصرح و مبرہن
 و منع میگرداند در آنکہ این امید دار بارادت سابقہ و مثبت ناقدہ بہ قبول دولت
 پیوند و شرف سعادت ارادت حضرت با برکت قطب المدار سلطان العارضین
 شیخ الاسلام و المسلمین مقتداے محققین زبدۃ السالکین برہان الحقیقت و الیقین
 انیس الرب جلیس الالہ نائب رسول اللہ المخصوص بقرب المحیب المخلوب بخطاب
 الغریب مولف راست

غریب است این محب حق بدینا جیب اللہ فی الدنیا غریب
 شمس اللہ و عالم ولایتہ در حصص قوائم ہدایتہ مقبول و مشرف شد ہم در ہادی
 حصول نعمت بیعت ظاہر این نجیف را با و را دو نوافل اصحاب شوق و محبت و
 ارباب عشق و معرفت پرورش دادہ و باطن این ضعیف را بدقائق معانی کاملان
 و حقائق اسرار منتہیال مرین گردانید۔ بسیارے از یاران و بشیرے از برادران
 صاحب سران از عشائر و اجانب و ابا عد و اقارب بہ متابعت و مصاحبت
 این امید دار و مسلک چاکران و ربقہ مریدان حضرت مسلک شدند و عنقریب
 الایام ہر یکے از الایام بہ مرتبہ مقتدایان بانام و درجہ مشائخ و اولیائے عظام رسیدند

بیت

ہر کسے شد مقتدا و قطب عہد

عباشی - زنجانی - حریری - ایجاز - تحفۃ الولد تحفۃ الاسلام - مستخلص - کاشف - فیہی - روزگار

کلمات قدسی

کلمات قدسی از آخر مشارق و آثار نثرین و جزآن -
احادیث مقتطفی

مشارق انوار - مصابیح - شرح مشارق کہ برائے استشہاد آورده - انجار و آثار -
خوارق - ریاحین - دقائق - مصححین - جامع الوصول - صنعانی - احادیث تفاریق - صحیح -
از کتب معتبرہ

چنانچہ قوت القلوب - دسر اللہ امام غزالی - و تصانیف مین القضاة قدس شہرہم -
اقوال صحابہ و تابعین عظام

امیر المومنین ابو بکر - امیر المومنین عمر - امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہم -
علی رضی اللہ عنہ - خواجه حسن بصری - ابن عباس - خواجه امام جعفر الصادق - ابوہریرہ رضی اللہ عنہ -
خواجه اولین قرنی - روایات از کتب علم کلام کہ آنرا علم الطبی گویند متضمن اوصاف
صفات و ذات خداست عزوجل - فقہ اکبر امام اعظم - عقیدہ مولانا حافظ الدین معالم
مولانا فخر الدین رازی - صحایف - بدایہ نیشاپوری - اصول صفار - لامیہ - عقیدہ
نسفی - قواعد - تہمد ابو شکور سالی - شرح مفتی - اعلام الہدی شیخ شہاب الدین سہروردی
روایات از کتب معتبرہ فقہ و فتاوی و قصص انبیاء

منظومہ - متفق - کنز - ذخیرہ - مضمرات - مسند امام احمد حنبل صاحب نہج
بستان فقیہہ ابو الیث - جامع الصغیر - وجیز و در نہج امام شافعی - خزائنہ الفقہ
عمدۃ الفقہ - شرح تعرف - اصول الشاشی - اصول حسامی - اصول بزودی - مستوفی شرح
بزودی - فتاوی کبری - فتاوی حجت - فتاوی تیسیر - قصص انبیاء - قصص نکیبہ - کفا - بدایہ
کتب بزرگ علم طریقت و حقیقت از تالیفات و تصنیفات مشایخ

تا جواہر منشور ناسوتی و ملکوتی و گوہر ہائے منشور سیری و جبروتی و بحر رسال
 بمقدان و گنجینہ کتب متاخران متفرق و منتشر است در یک سلک و یک
 درج و سندرج گردانند و اقوال و شمائل و غلغلہ الیقین و اولیاء احوال و خصائل نوعہ ازکیا
 و اصفیاء خارج تالیفات و تصنیفات مذکورہ از عجائب ذہنی و غرائب لطیفی کہ از
 زبان گہر بار و تقریر درر نشان آں کاشف مشکلات فرقان و یقین محصولات برہ
 اغنی پیر و مرئی شیخ و مہدی خود سماع شدہ است و دین رسالہ مکتوب و مطور کند
 تا سیاحان بیدارے طریقت و بتاحان دریائے حقیقت و طالبان رہائے
 محبت و عشق ربانی و خاطبان عرائس معرفت و قرب یزدانی و متعششان آب
 حیات سکر و صحو و متعنان نعمت انس و محور ابہ تتبع و مناظرہ و مطالعہ خندان
 رسائل و کتب مطول احتیاج و امتقارے و اضطرارے روسے مذہب مولف است

ہمہ جواہر علم لخواہر ناسوت ہمہ لالی اسرار عالم ملکوت
 ہمہ لطائف کبر و عجائب و مہدی بے سرا و صاف غیبی و جبروت
 شدہ است درج دین و جنت کجا کہ تابا سان یا بند قربت لاہوت
 اسامی کتب معتبر و نسخ معتد از تفاسیر و کلمات قدسیہ و احادیث مصطفویٰ اقوال
 صحابہ کرام و تابعین و روایات و فتاویٰ از تالیفات ائمہ مہدیین و رسائل مطول و مختصر مقتدیان
 علم طریقت و مرشدان عالم حقیقت و اقوال و افعال و احوال اولیاء خاص و شایخ خاص و
 و لطائف محققان اسرار خداے و غرائب رموز مقربان حضرت الہی دین کتاب نبشتہ
 آمد سبب آنکہ اگر کسی را در روایتے نزل اقتد و در مقدمہ و کلمہ شہرہ رفاظر گردد و کتب
 و نسخ مذکور نظر فرماید تا بہ تحقق و یقین انجامد۔ اسامی اینست۔

تفاسیر

نہلی۔ قشیری۔ استغنی۔ کشاف۔ زاہدی۔ بصائر۔ غزیری۔ مجاہد۔ تاج المعانی

المجبین ملفوظ شیخ نظام الدین تالیف کرده امیر خسرو - روح الارواح -
خلاصه الحقایق -

رسائل متقدمان و متاخران موجز و مختصر بر تعین اسم کتاب

مناجات لطف جلال و جمال - مناجات مهتر موسی به تقریر خواجه خضر رساله
خواجه بایزید بسطامی - رساله غوث الاعظم - رساله سرانجام غزالی - رساله خواجه
عبدالله خفیف - رساله سلطان ابراهیم ادهم - رساله خواجه هبیره بصری - رساله خواجه
علو دینوری - رساله خواجه جنید - رساله خواجه شمسلی - رساله خواجه معروف کرخی رساله
شیخ برکه استاد صین القضاة - رساله حسین منصور - رساله امام حدادی - رساله خواجه
یوسف بهدانی - رساله شیخ نجم الدین کبری - رساله خواجه بهل تستری - رساله شیخ نصری
سقطی - رساله خواجه ابوبکر واسطی - رساله شیخ ابوالحسن نوری - رساله شیخ جمال الدین هانزی
رساله رفائی پسر سیدی احمد - رساله شیخ علی رودباری - رساله خواجه ابو الفرج نجاشی
رساله خواجه محمد حریری - رساله خواجه سلیمان دارانی - رساله خواجه سیرین - رساله خواجه
مکحول - رساله شیخ ابو موسی ابوالنخیر - رساله شیخ عثمان مغربی - رساله حاشیه زبدة الحقائق
رساله خواجه عبدالله انصاری - رساله شیخ محی الدین عربی - رساله شیخ جبرئیل
رساله خواجه شهید - رساله دیباچه کشف - رساله شیخ شرف الدین پانی پتی - رساله
شمس الحق خواجه شمس الدین - رساله مولانا قلوب الدین - رساله غریب - رساله
حمیدی - رساله سعیدی - رساله خواجه شمس - رساله مقصد الاقصی - رساله منکر القلوب
اقوال مشایخ برحق و اولیاء اخص و دیگر محققان رحمهم الله علیهم
قول مهتر خضر - قول خواجه فضیل عیاض - قول سلطان ابراهیم ادهم - قول خواجه
بایزید - قول خواجه جنید - قول شیخ بشلی - قول خواجه ذوالنون مصری - قول
ابو یوسف قاضی - قول خواجه بشرحانی - قول خواجه شفیق بلخی - قول امام عبدالمسلمی

صاحب ولایت و اولیا، صاحب ولایت قدس سرہ
 سر البنی در عالم جلال و جمال و خواص و تاثیر عصمت الانبیا۔ حلیۃ الاولیا ابو نعیم۔ وحی
 اسرار از امام جعفر صادق عقیقۃ القلوب شیخ ابو طالب مکی۔ ترجمہ قوت القلوب
 ختم الولایت شیخ محمد ترمذی۔ توقان العارفین۔ عوارف شیخ الشیوخ۔ ترجمہ عوارف مرصاد العباد۔
 عنوان المراد۔ کشف محبوب۔ کیمیائے سعادت۔ ترجمہ تفسیری۔ فکرۃ الاصغیا۔ تعلیم مقصد
 الاقصی امام غزالی۔ کنوز الجواهر امام غزالی۔ تذکرۃ الاولیاء شیخ فرید عطار۔ تمہید است
 عین القضاۃ۔ تنزیہ بہ المكان عین القضاۃ۔ جاوید نامہ۔ عین القضاۃ۔ رشدنا
 عین القضاۃ۔ زبدۃ السحائف عین القضاۃ۔ انیس الارواح مفوظ شیخ عثمان ہارونی
 دلیل العارفین مفوظ شیخ معین الدین سنجری۔ نواید السالکین مفوظ شیخ قلب الدین نجیب راضی
 راحت القلوب مفوظ شیخ فرید الحق والدین ابو دینی۔ اسرار المتحیرین مفوظ شیخ فرید مذکور۔ فوائد العواد
 مفوظ شیخ نظام الدین بدائی۔ نفائس الانفاس مفوظ شیخ برہان الدین غریب بادی شیخ علی بہاری
 سوانح شریفہ روح الارواح۔ خلاصۃ السحائف شیخ بہاء الدین خلیفہ شیخ کبیر۔ عنوان حجت الاسلام
 امام محمد غزالی۔ طول قاضی حمید الدین ناگوری۔ سوانح قاضی مذکور۔ لواعق قاضی مذکور۔ مقاصد
 قاضی مذکور۔ عمدہ جنیدی۔ مختصر ایفاء علوم۔ عمدۃ الاسرار۔ کشف اسرار۔ اسرار الابرار شیخ
 ابوسعید ابوالخیر۔ سکوت العارفین۔ اسرار العارفین۔ توفیق للعارفین۔ سراج العارفین۔
 آداب المریدین۔ آداب المحققین۔ معرفت المریدین۔ معارف مولانا روم۔
 ہدایت الذاکرین۔ انیس التائبین۔ اسباب المغفرت۔ مجمع السحائف۔ توام
 العقاید۔ بنشتہ شمس العارفین۔ رموز الوالیین صاحب تالیف ہدایہ حصول
 الاصول خواجہ حماد کاشی۔ اسرار الطریقت خواجہ مذکور۔ حجت الاسلام فی جرح العظام
 خواجہ محمد کاشانی۔ شرف فقر۔ گزیدہ۔ مدارک۔ بوارق۔ اربعین مولانا سید
 بدر الدین۔ سراج المریدین۔ سعادت نامہ امام غزالی۔ نور ناظر۔ راحت

قسم اول در بیان افعال اصحاب طریقت

قسم دوم در بیان احوال ارباب حقیقت

قسم سوم در بیان اوصاف وجود ذات باری تعالی اجل و علا و ازل و
آزال و ابد و آباد و لغت غنصر مقدسه حضرت اصطفا محمد مصطفی صلی الله علیه و سلم

قسم چهارم در بیان لطائف و غرائب متفرقه و رموز و غوامض حقایق متنوعه
وصفت خلقت مهتر آدم علیه السلام و فضائل آدمیان و شامل انسان و عنایت و

امیدواری در حق ایشان به توفیق الخائن و عون الننان مولف راسبت
امیدوارم تا این شامل مقبول بود قبول قلوب همه عوام و خوا
چون زحق سهر مقبول هست خواهش شیخ شده قبول به برهان قول خاص الحاکم

قسم اول

در بیان افعال حنه اصحاب طریقت و مقامات سالکان و مرادات مریدان

و مطالب طالبان و عجائب و دقائق آن

اوصاف اتقیا را اول کنم بیاں چون شد زحق شامل شان نام این کتاب

قسم اول

در معنی اتقاناً و شامل اتقیا صفتاً بمعنی اتقا تر سیدن و پرهیز و نیت و مفسر آن

هر دو معنی را در آیات به محل بیان فرموده اند تفسیر امام زاهد

قوله تعالی وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجاً وَيُزِدْهُ مِنْ حَيْثُ لَا
يَحْتَسِبُ یعنی هر که به ترس از حق تعالی بگرداند باری تعالی بر او مخرجی تا از جمله غم و

اندوه دینی و دنیوی برهد و روزی دهد او را از آنجا که گمان او نباشد

تفسیر لطیف و شیرینی قال الله تعالی یا ایها الذین امنوا اتقوا الله

قول امام مالک دینار - قول شیخ ابوالحسن نوری - قول رابعه بصری - قول خواجه
 حسین منصور - قول خواجه بهل تیشری - قول خواجه بکیمی معاذ - قول شیخ ابوسعید ابوالخیر - قول
 خواجه سلیمان دارانی - قول خواجه سری سقطی - قول شیخ عثمان مارون - قول شیخ حسین الدین
 سجری - قول شیخ قلب الدین بختیار کاکلی - قول شیخ فرید الدین ابودمنی - قول شیخ
 نظام الدین بدادی - قول شیخ برهان الدین خرب - قول زین الدین داؤد حسین تیرازی
 قول شیخ غیاث الدین - قول خواجه عبد الله مسعود - قول خواجه عبد الله الفصاری پیر
 هروی - قول شیخ ابوبکر دراق - قول خواجه ابوعلی دقاق - قول خواجه نامقی - قول شیخ
 جبرئیل - قول خواجه ابوبکر طسانی - قول خواجه عثمان حمیری - قول خواجه
 ابوسعید حراز مسوده دوز - قول نسیب ساعده - قول امام محمد غزالی - قول خواجه
 عبد الله مبارک - قول دهب بن مہر - قول رابعه عدویه - قول شیخ
 ابوعلی جرجانی - قول خواجه احمد مشوق - قول ابوطیب سجری - قول شیخ
 علی جرجانی - قول ابن عطار - قول خواجه عبد الله مطری خازن گنجینه رسول
 صلی الله علیه وسلم - قول خواجه سنون محب - قول جلالی - قول خواجه رودیم -
 قول خواجه محمد سلیمانی - قول خواجه محمد سہل سید - قول مخدوم سید جلال بخاری -
 قول امیر یعقوب سوسی - قول مولانا سدید عونی - قول خواجه قاسم - قول
 عجوزہ خواجہ زکی - قول ابوالحسن سالم - قول محققان دیگر کہ اسامی ایشان
 معلوم نیست چوں محقق شود منبثہ آید - و چون این کتاب متطابقت
 شامل اقیانوس و احوال از کیا و اصفیاء و ازل خصائل ذایم عوام
 صلحا است بخطاب شامل الاقیانوس و ازل الاقیانیا مخاطب شدہ و بر چهار قسم
 و نود و یک بیان علم طریقت و لطایف و غرائب مقامات حقیقت منقسم گشت - و
 آن قسم اینست -

یعنی متقیان خاص نظر بر پرهیزکاری و پارسائی خود نکنند و در سنگاری خویش ننهند
 مگر بفضل الله العظیم **هند** تقوی ایتادین بر حد و شریعت است که از اسباب
 تجاوز نه کنند و بر آن مستقیم مانند و شمره آن باشد که ایشان را در دنیا و آخرت ثبات
 دهند کما قال الله تعالی الذین امنوا وکانوا یتقون لهم البشیر فی الخلوۃ
 الدنیا و فی الآخرة - **هند** مهتر داود مهتر سلیمان را گفت پرهیزکاری مردم
 به سه چیز است یک بحسن توکل در آنچه بدست او نیست و دوم بحسن رضا بر آنچه بدو رسد
 سیوم بحسن صبر بر آنچه از وی فوت شد ترجمه عوارف - متقی باید که بغیر ایم کار نکند
 و گرد خصمت نگرود که عمل به خصمت کردن حیض مراد است قول محقق هر که را
 دل مفتی باشد و کار بقول دل کند او متقی و سعید بود و تقوی باز ماندن از حرام است
 و فریب نا خوردن از انام مولف راست
 مقام اول توبه انابت و اوبه است سز در ید شناسد و قائل هر یک

بیان دوم

در فضائل توبه و انابت و اوبه و شمایل تائبان و انیبان و اوبان و شر الطال
 قال الله تعالی یا ایها الذین امنوا توبوا الی الله توبة نصوحا یعنی
 باز گردید سوئے حق تعالی از معاصی و طغیان به توبه نصوح -

آداب المریدین شیخ نجم الدین التوبة رهبة یعنی توبه بازگشتن از گناهان
 است به ترس حق تعالی سوئے عبادت و طاعت و الانابة الرغبة الی التوبة
 فی الطاهر یعنی انابت رغبت نمودن است سوئے توبه از جمیع معاصی طاهر و الهیة
 رغبة التوبة فی الباطن معنی اوبه بر غبت باطن بازگشتن است سوئے خداست
 از معاصی باطن تا دایم دل بجا بدیل شود و اوطا الالتماس و هو خروج العبد
 من حد الغفلة ثم التوبة و هی الرجوع الی الله بالدوام و التدامة

حق تقائه یعنی لے آں کسانیکہ ایمان آوردہ آید بت رسید از سخط و غضب الہی ترسیدنی
بسنای یعنی عصیان و طغیان نہ ورزید و بہ او امر انقیاد و از نواہی اجتناب واجب بنید
تفسیر زبدۃ الحقائق ہدائی قولہ تعالیٰ و اتقوا اللہ و یعلمکم اللہ یعنی
بہ ترسید از قہر الہی و بہ پرہیزید از ناسوی اللہ تا بساموز و عالم الغیوب شمارا اسرار علوم
ذات خود و چوں طالب بہ حقیقت تقوی رسید حق تعالیٰ ہماں دمہ اور اعلم انبیاء و اخلاص
اولیاء بے واسطہ غیر تعلیم کند و آں علم من لدنی است تمہیدات احسن التفصیلات
قال اللہ تعالیٰ و اتقوا اللہ و اسمعوا یعنی بہ ترسید از حق تعالیٰ و بہ پرہیزید از غیر او
تا بشنوید اسرار و رموز فرقانی و حقایق و لطائف ربانی۔

رسالہ سر اللہ التقوی رقیب اللہ علی القلوب من سواہ

تفسیر رموز۔ تربین و پرہیزیدن عوام و خواص و احضار تنہا است چہ متقی است
است و متقی طریقت و متقی حقیقت المتقی فی التدریجۃ من اتقی عن جمیع معاصی
الجوارح و جمہور ذمات الطواہر۔ و فی الطہر بقیۃ المتقی من اتقی ذمات البوا
و من خطر ان النفس و الہوا جس و فی الحقیقۃ المتقی من اتقی بدو ن اللہ
ظاہر و باسوی اللہ باطنی و ہذا بیان دون و سوی فرق است۔ دون خیر
اندک و سہل و ادنی باشد چنانچہ حب جاہ و دنیا و کشف و کرامات و سیر و طیر و مانند
آں و سوی ہر خیریکہ غیر حق باشد از بہشت و حور و قصور و محبت و معرفت و اشغال
تفسیر سلمی المتقی ان لایکون رزقہ من کسبہ قول امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ
سادۃ الناس فی الدنیا الاسفیاء و سادۃ الناس فی الآخرۃ الانتقا خواجہ
یا زید المتقی اذا قال قال للہ و اذا عمل للہ ترجمہ شیری صحابہ از حضرت
رسالت پر سیدند یا رسول من آلت قال علیہ السلام کل مو من تقی الی
صد المتقی من اتقی عن رویۃ تقواہ و لم یری نجاتہ الا بفضل مولا

یعنی متقیان خاص نظر در پرهیزکاری و پارسائی خود نمکنند و دستکاری خویش ندارند
 مگر بفضل الله اکرم **هنده** تقوی ایتادان بر جد و شریعت است که از اسباب
 تجاوز نه کنند و بر آن مستقیم مانند و ثمره آن باشد که ایشان را در دنیا و آخرت بشارت
 دهند که قال الله تعالی الذین امنوا و کانوا یتقون لهم البشیر فی الحیوة
 الدنیا و فی الآخرة **هنده** مهتر و او د مهتر سلیمان را گفت پرهیزکاری مردم
 به سه چیز است یک بحسن تکل در آنچه بدست او نیست و دوم بحسن رضا بر آنچه بدو رسد
 سیوم بحسن جبر بآنچه از وی فوت شد ترجمه عوارف متقی باید که بغیر ایم کار کنند
 و گرد خصمت نگرند که عمل به نصحت کردن حیض مراد است قول محقق هر که را
 دل مفتی باشد و کار بقول دل کند او متقی و سعید بود و تقوی باز ماندن از حرام است
 و فریب نا خوردن از انام مولف راست
 مقام اول توبه انابت و اوبه است سز در پیشناسد و فائق هر یک

بیان دوم

در فضائل توبه و انابت و اوبه و شمایل تائبان و انیبان و اوبان و شمس الطال
 قال الله تعالی یا ایها الذین امنوا توبوا الی الله توبة نصوحا یعنی
 باز گردید سوئے حق تعالی از معاصی و طغیان به توبه نصوح -

آداب المریدین شیخ نجم الدین التوبة رهبة یعنی توبه بازگشتن از گنا مان
 است به ترس حق تعالی سوئے عبادت و طاعت و الانابة الرغبة الی التوبة
 فی الطاهر یعنی انابت رغبت نمودن است سوئے توبه از جمیع معاصی ظاهر و الهیة
 رغبة التوبة فی الباطن معنی اوبه بر غبت باطن بازگشتن است سوئے خدا بیعت
 از معاصی باطن تا دامن دل بجا بدیل شود او لها الانتباه و هو خروج العبد
 من حد الغفل ثم التوبة و هی الرجوع الی الله بالدوام و التداومة

حق تقا نہ یعنی اے آں کسانیکہ ایمان آورده آید بر سید از سخط و غضب الہی ترسیدنی
بسنایینی عصیاں و طغیاں نہ ورزید و بہ او امر انقیاد و از نو اہی اجتناب واجب نہید
تفسیر زبدۃ الحقائق ہرانی قولہ تعالیٰ و اتقوا اللہ و یعلمکم اللہ یعنی
بہ ترسید از قہر الہی و بہ پرہیزید از ماسوی اللہ تا بیا موز و علام الغیوب شمارا اسرار علوم
ذات خود و چوں طالب بہ حقیقت تقوی رسد حق تعالیٰ ہماں دم اورا علم انبیا و انحض
اولیا بے واسطہ غیر تعلیم کند و آں علم من لدنی است تمہیدات حین القضاۃ
قال اللہ تعالیٰ و اتقوا اللہ و اسمعوا یعنی بہ ترسید از حق تعالیٰ و بہ پرہیزید ازہ غیرا
تا بشنوید اسرار و موز فرقانی و حقایق و لطائف ربانی۔

رسالہ سر اللہ التقوی رقیب اللہ علی القلوب من سواہ

تفسیر رموز۔ ترسیدن و پرہیزیدن عوام و خواص و احض منوعست چہ متقی و چہ
است و متقی طریقت و متقی حقیقت المتقی فی الشریعہ من اتقی عن جمیع معاصی
الجوارح و جمہور ذمات الطواہر۔ و فی الطریقۃ المتقی من اتقی ذمات البوا
و من خطرات النفس و الہوا جس و فی الحقیقۃ المتقی من اتقی بدو ن
ظاہر و باسوی اللہ باطنانہ چہ بیان دون و سوی فرق است۔ دول خیر
اندک و سہل و ادنی باشد چنانچہ حب جاہ و دنیا و کشف و کرامات و سیر و طیر و مانند
ہیں و سوی ہر خیریکہ غیر حق باشد از بہشت و عور و قصور و محبت و معرفت و امثال
تفسیر سلمی المتقی ان لا یكون رزقہ من کسبہ قول امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ
سادۃ الناس فی الدنیا الاستغیا و سادۃ الناس فی الاخرۃ الاتقیا خواجہ
بایزید المتقی اذا قال قال للہ و اذا عمل للہ ترجمہ شیری صحابہ از حضرت
رسالت پر سیدند یا رسول من آلت قال علیہ السلام کل مو من تقی الی
صد المتقی من اتقی عن رویۃ تقواہ و لم یری نجاتہ الا بفضل مولاہ

الظاهرة وتوبة الصالحين من الاخلاق الذميمة الباطنة مما تجب تركه
القلب عنها فانها مبعدة من الله عز وجل وتوبة المحبين من الغفلة
عن الله عز وجل قول يا يزيد توبه از معصیت یک است و از طاعت هزار
کتر ک الحُب والریاء والمباہات الیہا **منہ** توبة الناس من الذنوب و
توبتی من قول لا اله الا الله یعنی توبتی من قلت صدق فی کلا اله الا الله
وجه دین قول اثبات حق و نفی غیر است آنحضرت که از غیر حق روزی خواهد و از و تبرسد
و در کار ما امید از غیر دارد و نفی غیر نکرده باشد و آن گفتن دروغ بود پس از ذنب کذب
توبه باید رساله غوث الاعظم قلت یا رب ای توبه افضل عندک قال
توبه المعصومین و ای عصمة افضل عندک قال عصمة التائبین
روح الارواح توبه هر ساعت و هر نفس بر همه فرض است کافران را از کفر تا ایمان بیند
و عاصیان را از معاصی تا باز گردند و طایغیان باطاعت گردانید و مسلمانان و مومنان
از ذنوب ظاهری و باطنی بجا یسعی واجب بینند و روندگان راه طریقت از ناسوت بملکوت
سیر کنند و طالبان مقامات حقیقت از ملکوت بعبودیت قصد نمایند فاما مقربان و
اخضار در ملکوت و عبودیت نه مانند و از ان عبودیتند و کمر همست بوصول عالم لا اله
بنندند و بوالی الله جمیعاً ستر این معنی است نزول این آیت در حق صحابه بود فاما
متابعان درین دال اند **منہ** اگر بنده صد سال معصیت کند و بگوید تبت
حق تعالی گوید قبلت كما قال الله تعالى وهو الذي يقبل التوبة عن عباده
ای بنده حرفت تو معصیت کردن است و صفت من مغفرت کردن است تو
حرفت خود نمیکذاری من صفت خود چگونه گزارم قوت القلوب لا یجزم الذنوب
احتی لا یقرب من الحسنات قوله تعالى ومن لم یتب فاولئک هم الظالمون
آخر ظلم اول توبه و آخر توبه اول محبت و آخر محبت اول معرفت است.

وَكثْرَةُ الاستغفار یعنی چون کسی خواهد که توبه کند اول توبه شود از معاصی که کرده است و بیرون آید از غفلت که رفته است پس تائب شود و این رجوع باشد سوئے حق تعالی بدوام و پشیمان گردد از کردنهای مذمومه خود و استغفار بسیار گوید و بمغذرت او توبه خویش پیش آید و عجز کند که بد کرده ام و خطا کرده ام و بیضرانی خداست و از من در وجود آمده است ثم الانابة و هي الرجوع من الغفلة الى ذكر الله الغفور بالحنان لا باللسان وقيل بل مع كلئها سهل تستمرى التوبة ان لا تنسى ذنبك والانابة ان تنسى ذنبك ترجمه قوت القلوب اقاب آنست که در بازگشت سوئے حق تعالی از معاصی مبالغت نماید سزا و جزا و شدۀ و رخصا کشف المحجوب توبه عام مومنان رجوع از کبائر سوئے طاعت از خوف عقاب و طلب ثواب باشد و انابت مقام خواص است - قوله تعالی و انبوا الى اربكم یعنی رجوع از صنائر جوارح و معاصی باطن از خطر و هواجس و ترک هوا و نفس بامید عشق و محبت و معرفت و قربت بود و ادبیت مقام انبیا و مرسلان و خاص انجما است رجوع از خود بحق و انچه غیر حق راست به تناسل بقا و ریت عوارفت الانابة ثانی الدرجة التوبة رموز الوالیهین صاحب تالیف التوبة من جهة العبد والانابة من المعبود والتوبة في حق الطالب والانابة من مواهب المطلوب حصول الوصول خواجہ حماد انابت از خوف حق باشد و توبه از استمیا یعنی از شرم خدا بود اقا نین ریع - توبه لغت رجوعت و شرفا متعلق است به سه زمان ماضی و مستقبل و حال در ماضی مذمت است از معاصی و در حال اعراض است از معاصی و در مستقبل غم بازگشت به معاصی قول قال اهل اللغة التوبة الرجوع يقال تاب ای رجع وقال اهل العلم التوبة الرجوع من طريق البعد الى طريق القرب واعلم ان توبة العوام من الذنوب

کبیره گردد و لا کبیره مع الاستغفار - رساله مولانا جمال الدین ماسوی الثاوی
 من العبد توجب الرجوع والتوبة من المعصية توجب الثبات
 شرط التوبة - رساله شیخ جبریل - تائب را باید که وقت توبه غل کند و دو گانه
 بگذارد و از ولایت مشایخ استمداد نماید و بحضرت حق مناجات کند و بگوید الهی ظاهر
 بدانچه امکان من بود به توفیق تو پاک کردم و به باطن دست نمی رسد تو بغنایت خود
 انچه غیرت از دل من پاک کن - مولانا فرید الحق والدین خلیفه شیخا بعد غل این دعا
 خواندے اللهم طهر ظاهری بالمااء و باطنی
 بالصفا شیخ ابوالحسن نهانندی این بیت وقت توبه خواندے بیت
 توبه کردم توبه کردم توبهها آشتی کن آشتی کن آشتی
 شرط دیگر تائب اول ندامت و وخامت از معاصی ماضیه کند که الذم توبه - هر که
 معاصی را به ندامت یاد کند و از یاد گناه لذت نگیرد و از آن شرمنده شود تائب ثابت
 باشد و به شرف التائب من الذنب کمن لا ذنب له مشرف شود -
 شرط دیگر نیت جزم کند تا به آینده گناه در وجود نیاید و به جهت حال بدل
 و به چشم گریاں و باندام گذران و از کردار ماضی پشیمان باشد -
 شرط دیگر توبه از خوف عقوبت دوزخ و به امید بهت نکند خاص بر بے رضائے و
 خوشنودی حق کند -

شرط دیگر - رساله غوث الاعظم حاکم عن الله تعالی یا عوت ادا اردت التوبة
 فعلیک باحراج الذنب عن النفس ثم باحراج خطراته عن القلب فصل إلى
 والافانت من المستهزئين - فضائل توبه و شمایل تائبان قال علیهم
 السلام من اذنب ذنباً فعلم ان الله تعالی مطلع علیه عفر له وان لم
 تستغفر مولف راست

ترجمہ قشیری توبہ آنست کہ چون گناہ یاد کنی حلاوت ان گناہ یاد نیاید و هر
از بیم عقوبت توبہ کند و بگوید رستا ظلمنا انفسنا حق تعالی گوید لبیک عبیدی
متن توبہ آن بود که از توبہ توبہ کنی یعنی چون توبہ بصدق و اخلاص نباشد از ان
توبہ توبہ باید کرد۔ رباعی

در دل اثر گناه بر لب توبہ در صحت خوشدلی و در تب توبہ
هر روز شکستن است و هر شب توبہ زین توبہ نادرست بارب توبہ
خواجہ ابوسعید ابوالخیر را بریدند یکے توبہ کرده بود شکست شیخ فرمود اگر توبہ او را
شکست بودے هرگز نہ شکستے قول شیخ الاسلام نظام الدین هر گناہے و معصیتے را
معدرتے و کفارتے و توبہ بہت کفارت شرب خمر آبہائے سر و تشنگان دادن و
ترسب لبہ فقر و محتاجان و سوختگان آتش محبت حق خورانیدن و کفارت قذف
و غیبت از خصمان خوشنودی خواستن و نیکی و دُعا ایشان را بسیار گفتن باشد و عذر
حقوق عباد اگر زندہ باشد اداے عین و یا خوشنودی خواستن یا بعوض آن چیزے ادا
بود و اگر مرده باشد بورشہ اورسانیدن و خوشنودی خواستن و اگر ورثہ نباشد بروح او بخواند
و گزاردن و طعام و آب و شہیرینی بہ فقر دادن و التجاہے حق کردن و عجز و اضطراب نمودن
امید باشد کہ حق تعالی خصمان را خوشنود کند و ہم چنین ہر عضو را مناسب آن توبہ است
در محل گفتہ آید۔

قول خواجہ عبدالقادر انصاری غایت اندر غریزست نشانی آن دو چیز است
یا عصمت اول یا توبہ آخر توبہ بطبیع از افرادیدن طاعت است و توبہ عاصی از انانک
ویدن معصیت و توبہ عارفان از بسیاری است کشف الاسرار دیدن گناہ جو گناہ
است و آن ندیم است پس توبہ باشد و نادیدن گناہ گناہ برگناہ است و آن اصرار بود
قال علیہ السلام لا صغیرة مع الاصرار یعنی چون برگناہ صغیرہ اصرار نماید

بیان سوم

در ذمیمه و حمیده و صغیره و کبیره و اکبر الکبائر که در عضو آدمیت

مفهوم ضامن زمره مریدان صادق بیعت و طالبان واثق ارادت باد که مرید حق
بارادت سالقه خود به تاثیر قهر و لطف در هر عضو آدمی ظاهر او باطناً ذمیمه و حمیده
و صغیره و کبیره را تعبیه کرده است سالک نو نیاز باید که آزا بشناسد و در تبدیلی و
تهدیب آل چنانچه مرشدان و مقتدایان مبین و تلقین فرموده اند سعی جمل واجب
بیزد تا فردا که هر سکوت بر دهنها نهند و دستها و پاها از گرد خود گواهی دهند که
الیوم نختم علی افواههم و تکلمنا ایدیههم و تشهد ارجلهم بما کانوا
یکسبون - برین حاکمیت و هم چنین فروج را نیز در سخن آرنند تا گواهی دهند آنچه کرده
اند قوله تعالی و قالوا ابجلود کهم یستشهدتم علینا یعنی صاحبان فروج
گویند چرا گواهی میدید برافروج گویند انطقنا الله الحق تعالی ما را در سخن آورده
است و آیت دیگر حتی ادا ما جاءها تشهد علیهم سمعهم و ابصارهم
و جلودهم بما کانوا یعملون پس بنده را واجب است که جمیع اعضاے خود را از
معاصی نگاهدارد تا در آن حشر اکبر و عامه معشر شرمند و سرافکنده از دست رفته و آرا پا
در آمده نشود

رساله شمسیه اعضاے نبی آدم که بدان آدمی هم موجب بهشت و هم موجب دوزخ
گردد بهفت است - مولف راست

چشم و گوش و زبان و دست و شکم و آن در فروج و آلت و پا هم
بر قضیه حدیث صحیح مصطفی صلی الله علیه و سلم که اُمِرْتُ ان اسمع علی سبعة اعضاء
الوجه و الیدین و الکتفین و الرجلین الحق تعالی را به بهفت اعضا سجده باید کرد

حق زنده بهانه نمی طلبد بهر غفران بهانه می طلبد
 عقیده حافطیه من مات بغیر توبه فهو ممیتة الله ان شاء عفره وان شاء
 عذب رساله غریب بنده من نه آنت که گنه نخند بنده من آنت که گنه کند
 وز و بد من آید تا جوت و هفوت بهم جمع نکرد و فضیلت دیگر قول صاحب
 روح حاکم عن الله تعالی توبه کردن بنده مندم و توبه دادن من بکرم توبه کردن بنده
 به دعا توبه دادن من ببطا بنده را به توفیق خود توبه وادم و هم خود مدح کردم هنوز اندیشه
 توبه بر دل تو نگزشته بود که نام تو در جریده تائبان نوشته بودم که التائبون و هنوز از دم
 در عالم وجود پائنه نهاده بودی که نام تو در دفتر عابدان ثبت کرده بودم که العابدون
 قال علیه السلام ان العبد اذا تاب صارت ذنوبه ماضیه کما حسان
 فضیلت دیگر قول خواجه نامقی هر که به حقیقت توبه کرده باشد بر هر زمین که بگذرد
 آن زمین بر زمین های دیگر مباهات و فخر کند و اگر بر جوئے و لب آب بگذرد و بسم الله
 گوید آن جوئے و لب آب تا قیامت شبیخ گوید و او را امرزش خواهد
 فضیلت دیگر قول محقق اگر کسی به صدق توبه کند درین خطاب و خل شود که
 التائب من الذنب لکن لا ذنب له - سرود
 خلافت کردی و بد کردی و خطا کردی بیا که آنچه تو کردی ازین طرف کسبت
 فضیلت دیگر رساله حصول الوصول خواجه حماد کاشانی - توبه دل را
 آب حیات است و گناه را تریاک و وصلت را شفیع -
 رساله حمیدی ابلیس گفت طاعت کردم ندآمد ان علیک لعنتی الی یوم
 الدین آدم گفت بد کردم ندآمد عفو کردم ربنا اظلمنا انفسنا ستر این معنی است
 بیت
 توبه باید که از گناه بود گزندانی گنه تبا به بود

باهفت عضو قالب سجده کنند عوام خاصان کنند سجده روحی بی هفت عضو
 آیدیم ذمیمه و حمیده که در هفت عضو ظاهر است بنص واحادیث ثابت شده
 و آن در کتاب فقه مسطور و مکتوب است سبب تکرار و اطالمت اینجا بسته نیاید
 رساله حاشیه زبده الحقائق تا از افعال ذمیمه پاک نشوی و به اخلاق حمیده
 آراسته نگردی از دوزخ خلاصی نیابی و بهیشت نرسی - ذمیمه و حمیده که در هفت عضو است
 اینست عضو چشم - حمیده گرستن از خوف و شوق حق و نگرستن بقرآن و بیداری شب
 برای ذکر و فکر و دیدن بر رویهائے اولیا و بروئے والدین و آثار صنع باری جل و علا
 که در جمیع مخلوقات و موجودات است و پاک کردن گوشهائے چشم از رمد که آن محل نشست
 ملائکه است و نظر بر سجده گاه داشتن و دائم خوابانیدن تا به چپ و راست نظر نیفتد -
 مولف راست

چون این میرگرد و بعون جسمانی شود منور چشم دلت بحق بینی
 ذمیمه آنست که نظر کردن به شهوت جانب عورات نامحرم و اماره دیدن از نواف
 نماز انوئے مردوزن و نظر انداختن در خانهائے مردان و خواب کردن در اوقات
 نماز و دیدن نامہ کس بے اجازت و نظر داشتن جانب دهن یکے وقت طعام خوردن
 عضو گوش حمیده - شنیدن کلام الله و احادیث و اقوال مشایخ بر جاده و مواضع
 و مسائل شرعی و شنیدن صفات سلبی و ثبوتی حق تعالی و اصغائے بانگ نماز و صوت
 حسن و قول و غزل اگر تخمیل بر پیر و بر رسول صلی الله علیه و سلم و اوصاف حق تعالی تواند
 کرد - ذمیمه گوش شنیدن کلام لغو و لهو و فحش و نهزل و لالچینی و غیبت و سخن عورات
 بیگانه و فرامیر اگر مقتضی به فساد و فسق باشد و استراق سمع و وقت بانگ نماز و تلاوت
 قرآن گوش جانب دیگر داشتن - عضو زبان حمیده - تلاوت کردن و ذکر و
 گفتن و جواب بانگ نماز دادن و بیان مسائل شریعت کردن و فواید طریقت و حقیقت

اگر امر و زبیدین هفت عضو بے فرمانی و بے رضائی حق کنند فردا در دوزخ فرستند که دوزخ را هفت در است قوله تعالی طاسبعة ابواب لكل باب منهم جزء مقسوم و آن شخص که این اعضا را با طاعت او امر و کار دارد و از نواهی انکار نماید هر عضو بے صفت دل موصوف گردد و هفت عضو ظاهر با دل بهم هر هشت در بهشت جایابد که بهشت را هشت باب است قال النبی علیه السلام من قرأ بعد غسل قدیمه اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شریک له و اشهد ان محمدا عبده و رسوله دخل الجنة من ثمانية ابواب فی ای باب شاء نظم

در دره خلق خوب و سیرت نرشت هفت دوزخ توئی و هشت بهشت

ریاحین اذا سلم المسلم من صلوته فاتم الله تعالی ثمانیتی ابواب الجنة دخل من ای باب شاء قول محقق در هر عضو آدمی نعمائے و آلاء مناسبان نهاده اند مثلاً اعضائے ظاهرا نعم است و قوی که در آن است از آلاء است چنانچه طاعات و عبادات ظاهری نعم است و باطنی آلاء است اقرار و تصدیق ایمان از نعم است و عصمت و هدایت از آلاء است - رموز الو الهمین حق تعالی بصورت و هیئت هر قالب آدمی روحی مثل آن قالب و هیئت آفریده است چنانچه این قالب آدمی غلاف آن روح است لکن قال ابن عباس ان الارواح خلق من خلق الله صورهم علی صورة نبی ادم قول ابی صلح الروح کھیئة الانسان و لیس بناس و قال المجاهد الروح علی صورة نبی ادم لهم اید و ارجل و روس و لیس بلا نکتة و لیس بالناس آن صورت از عالم قالب نیست از عالم فتبارک الله احسن الخالقین است و آن را نیز هفت عضو است اگر بنده بدان اعضائے بعد روحی بهم حق تعالی را سجده کند صاحب باطن و صاحب دل شود مولف راست ۵

ز کم خوردن کسرا تب نگیرد زیر خوران بروزی صد میبرد
 ذمیمه شکم خوردن خمر و سکرات دیگر و مال ایام که به غضب شده باشد و از
 وجهه با غذا ساختن او برهنه داشتن ناف و شکم تا نظر خلق بر آن افتد
 عضو اندام نهانی مرد و عورت حمیده - احتیاط نمودن در استنجاء و استبراء
 و استنقا و از نظر خود و غیر پوشیده داشتن مولف راست است
 حیا چوبست زایمان محافظت شرط است که جائے شرم است این گر محافظت نکنی
 ذمیمه عضو نهانی - زنا و لواطت کردن و برهنه داشتن اندام نهانی و بعد بول
 ناشستن و موئے زمار و ختنه ترک دادن و نظر کردن بر آن -

عضو پای حمیده - رفتن به مسجد و حج و بطلب علم شریعت و طریقت و حقیقت
 و قدم زدن به شفاعت حاجتمند و درمانده و پریدن بیمار و دنبال جازه رفتن و پارا
 نهادن درون مسجد و مصلا و پوشیدن جامه پا و موزه کفش اول به پائے راست و نشستن
 شب و روز و موئے به موئے قبله مولف راست است

گر از اینها تو پائے پس ناری در ره حق شوی بلند قدم
 ذمیمه سراپا - فرار نمودن بے عذر از موضعی که مسلمانان به کافران محاربه کنند و پائے
 سوئے قبله و مادر و پدر و اوستاد و فراز کردن و در موضع تهمت رفتن و پائے چپ بر مصلا
 و درون مسجد نهادن و تراش قلم و کاغذ و طعام و گندم و برنج نخته و خام زیر پا آوردن
 و بندگان خدا را به پایا انداز ساندان - مولف راست است

در حماید ثواب و قرب و خیر است در زائیم عقاب و بعد و سزا است
 فاما اکبر الکبائر آنست که حضرت یارکت شیخ ابن طعیف فرمود که الجمع بین الصلوات
 وقت الا بجز سجده کردن و توبه یعنی اگر بفوت شد بماند تا وقت فرضیه دیگر شود سجده او را
 کند - باید که اگر وقت مفروضه فوت شد در حال نایته ادا نماید و به معذرت پیش آید

طالبان دین گفتن و بهر کار سے تمیہ بر زبان راندن و سلام بر مومنان کردن و جواب سلام
و جواب عطیہ دادن در سہ عطیہ کہ آن رحمانیت و در چہارم عطیہ جواب نگوید کہ رحمانی
نیست مولف راست ۛ

کلام ظاہر کس گردین صفت باشد ہمہ حماید گوید زبان باطن او
ذمیمہ دروغ و غیبت و فحش و لایعنی گفتن و سوگند کذب خوردن و گواہی
دروغ دادن کہ بدان حق مسلمانان باطل و جھٹ شود و سخن دنیا در مسجد گفتن کہ ازان بوی
کدگی خیزد و ملکات بدان بگریزند و دعا بد کنند کہ الہی چنانچہ از خانہ تو مرا این بیرون
کرد اورا نیز از خانہ خود بیرون کن و وقت تلاوت و بانگ نماز سخن گفتن و اظہار عیوب
مسلمانی کردن عضو دست حمیدہ گرفتن مصحف و قلم و کتاب بدست راست و
مصافحہ کردن با شایخ و علمائے تدین و عصا در دست راست گرفتن بعد چہل سالگی
دست در آستین داشتن و گرفتن دست و عصائے محبوب در راہ رفتن و بار قطعینے
بر گرفتن و فرود آوردن و آب و مان تہ شنبہ و گرسنہ دادن و شستن دستہا اول و آخر
در طعام و فرود آوردن ناخنہا آغاز از انگشت شہادت کردن و دست بدعا بر آوردن
و برود فرود آوردن مولف راست ۛ

کیرا کا تخمینہ دین دولت و بہت شود ہمدست اصحاب الیمین او
ذمیمہ دستہا قمار باختن و سرقہ کردن و طبا پنچہ بر روز دن کہ رو ساختہ قدرت
آہی است و در اتہا دست بر سر زدن و ناحق یکے رازدن و کشتن و ناخنہا بزرک
راستین و استنجا و طہارت بدست راست کردن مگر بگذرے و ماکولات و مشروبات
دست چپ خوردن و بریدن درخت نافع و ذاکر یے بوجہ و چاک بزدن مرکب
راہ ہوائے نفس - حمیدہ عضو شکم - تہی داشتن شکم از آب و مان زیادت از
حاجت نافر صفت روح شود فسر

بنحوض که اهل شریعت با دراک معانی آن نپروارند که قسم ایشان نیت و اصحاب حقیقت
بیشل حقائق آن قربت حق یابند از آنکه بدین مساوت مخصوص اند مولف راست

اسرار و رموز عالم حبس بر تو که فهم نهند زمره ناسوتی
این کار احض و خاصه احمدیت مخصوص شده بقدر لاهوتی

ذنب احض آنست که حضرت رسالت پناه فرمود ان الرجل لیذنب الذنب
فیدخل به الجنة - عین القضاات میفرماید که ترک این ذنب کفر آمد و اطاعت
این ذنب طاعت تفسیر نجانی ذنوب الانبیاء یصل الی الحق لا ینفک مبعوث
من حیث الحق فی کل شیء -

رساله تمهیدات ذنب ابلیس عشق او آمد با خدا و ذنب مصطفی عشق خدا آمد با او
و در حق رسول است لیعقر لک الله ما تقدم من ذنبک و ما تأخر - ازین ذنب که
عبادت از انابت آمد بر آدم و آدم ضحاک بخش گردید یعنی احض هم درین داخل اند همه
این ذنب بروج مصطفی نهادند اگر ذره ازین برکوشن و عالمیان می نهادند و جللی
ایشان بر قوم فضا مخصوص شدند امیر المومنین ابوبکر ازینجا گفت که اے کاشیکه من
آن سهو و ذنب محمد بودیم - بیان آن ذنب بر فرمی گوید که ایاز گفت هیچ ذنب در
خدمت سلطان چنان نمیدانم که در تخت مملکت می نشاند و می گوید عشق با از تو مراد یافته
است و وجود ما از وجود تو زیانی یافته است و وجود تو مملکت حضرت ماکشته - بیان
صریح کردن این ذنب ممنوعیت در شرع و ورع تا عوام در ضلالت و کفر نیافتند
و آنکه محققان ازین ذنب ذوق گیرند و عارفان و عاشقان و افر خط گیرند و ضمن نظم
بجاییت برون داده شد - مولف راست

فراز تخت خود محمود بنشاند غلام خاص را محبوب جان خود
فدایش کرد ملک و ملک خود را به پیش تخت او بنست عدا

و مستغفر شود و بعضی مشایخ فرموده اند که کبیر الکبائر الشک باشد قول محقق و دیگر کبیر الکبائر
 شازده است. و در دست السرقه و قتل المومن بغیر الحقی و چهار در زبانه
 المشتم و شهادة الزور و قذف المحصنة و بیان الفاجرة یعنی سوگند دروغ
 خوردن که آن موجب تنگی گوار است و تم راست هم خوردن سبب نقصان رزق بود
 و سه در شکم اکل الربا و شرب الخمر و اکل مال الیتیم و دو در اندام نهانی الزنا و اللواطه
 و یک در پا الفجار من النہد یعنی از جایکه محاربه کفار و مسلمانان باشد بگریزد و چهار
 در دل است الشک بالله و الاصرار بالذنب و الیاس من رحمۃ الله و الامن
 من مکر الله اول الشک بالله یعنی هر چه از شر و غیر از کسی به مردم رسد غیر بر یا بحق
 شک کند که این مرا از ظالم رسیده و نداند که این من است **فشد**
 که گزند است رسد از خلق مریخ که نه راحت رسد از خلوت نه رنج
 دوم الاصرار بالذنب معصیتی که از دور وجود آید آنرا سهل بنیدار و دو مبانیات نماید بیوم
 الیاس من رحمۃ الله که از کرم حق تو مید باشد که نخواهد بشید و معنی این آیت سرایه
 غایت که لا یتاسوا من رحمۃ الله در باطنش جان یافته باشد و بگوید که **فشد**
 گر رحمت تحت بر نکوز لیت رحمت کن بندگان بد کسیت
 چهارم الامن من مکر الله یعنی چون معاصی در وجود آید امن باشد که نخواهد بشید
 و معنی آیت فلا یامن مکر الله را رعایت نه نماید **فشد**
 که نه ترسد ز بے نیازی او که نه ناز و ز کار سازی او
 رساله رموز الوالدین ذنوب با انواع است ذنب عوام و ذنب خواص
 و ذنب انحص و ذنب انبیا است. ذنب عوام خلاف او امر و اقدام نواهی کردن بود
 و ذنب خواص حظه دول و حب جاه دنیا در باطن گزرا نیدن فاما ذنب احص و انبیا
 نه همچو ذنب عوام و خواص است بیان آن مشکل مگر بر رموز و اظهارش مستحیل جز آنکه

مطیع است اول آنکه میداند که حق تعالی برین عالم است و دوم آنکه میداند که حق می بیند
سیوم آنکه دانسته است که حق امرزیده است - مولف راست -

پیش این هر سه معصیت محبت زانکه این خصلت مطیعانست

قال علیه السلام من اذنب ذنبا فعلم ان الله مطلع علیه عفا له و ان لم

یستغفر

تختید ابو الشکور بدستی که ذنوب اترکند در توحید و معرفت و در ایمان پس بسیاری گناه
موجب ال نادم یا نیست و آنکه گناه موجب زوال بعض ایمان نباشد یعنی جزوے از
ایمان نقصان نه پذیرد و لایزد و لا بنقص است این معنی است رساله اسباب مغفرت
حق تعالی چون یکے را در آخرت بگناه که در دنیا کرده بود پیام زد همه را بدان گناه
بیا مزد و اگر یکے را بجنایات قبول کند دیگران را نیز قبول کند مولف راست
درستی توبه و دران زمانت که باشی برحق شود عهد و پیوند

بیان چهارم

مرتبه و درجه هدایت و ارشاد و دعوت سوسے حق تعالی و مقامات و اوصاف شیخی
و شمائل مشیوخ باوی و مرشد و شرائط آن هدایت و ارشاد در مفهوم ضمایر
طالبان ارادت اصلی و معلوم بصایر مریدان هدایت کلی باو که هدایت
بر دو نوعست حقیقی و مجازی - هدایت حقیقی من الله تعالی است که بیواسطه
غیرے هر کرا خواهد سوسے خود راه نماید - قال الله تعالی یهدی من یشاء الى صراط
مستقیم و جائے دیگر فرمود یهدی الله بنور له من یشاء حضرت رسالت پناه
هر چند خواست که غم خود را هدایت کند میسر نیاید و حی شد انک لا یهدی من
احبت و لکن الله یهدی من یشاء نفی این هدایت مخصوص در با محبوب
رسول الله است نه مطلقا و لهذا هدایت مجازی را نیز اعتبارے تمام است چنانچه

گناه خوشتن دانست آن جا انابت کرد ایا از شرم فی الحال
ایاز آمد چو اندر عز و خوی بجانش کرد سلطان بادشاهی
آنکه ایا ز بر تخت نشستن خود به حضور سلطان محمود بربارت و ابرام خود حل کرد و لطف
ارزانی داشتند و مرتبت و قربت او بلند تر گردانیدند - رساله روح الارواح
آنکه رسول الله فرمود انه لیفان علی قلبی حتی استغفر الله فی الیوم سبعین
مره از طاعت بودند از معصیت چه آفت رویت طاعت بیشتر از معصیت است که
از امام جعفر پرسیدند کدام معصیت که بنده را بحق رساند و کدام طاعت است که بنده را از حق
دور دارد گفت طاعتی که عیب آورد آن موجب بعد است و معصیتی که از ان پشیمانی و شرمندگی
روایت دهد به سبب قربت است - مولف راست است

طبیع عاصی و عاصی مطیع از چه شود بحجب و غدر و گریه و خوف این کفر است
تفسیر سلی - ذنب دو نوع است یکی آنکه بنده بر خود الزام میکند و آن را استغفار
و توبه دفع شود و دوم آنکه بنده بدان الزام یافته است در آن گناه او مغدور است
مولف راست است

اول امر است و حکم او آخر است درین نه جانا ظاهر
کتاب کشف شرح بزودی ان المومن حین یشربکب العظیم من ذنوبه
الله احب الیه مما سواها یعنی بنده مومن آن هنگام که گناه عظیم میکند خداستغفار
را دوست تر است او از هر چه دین خدا است - رساله خواجه شبلی را هر که ابرمعا
خود بینا گردانیدند سعادتی محبوبی خود اختصاص دادند اذا احب الله تعالی
عبد ابصره یعنی بنده تیر این معنی است - رساله حجت الاسلام هر که معصیت
مستولی شده باشد اگر معصیت باری بجهت تمام دست از ان باز دارد حق تعالی احوال از ان
معصیت بدستانی روزی کند - فواید القواد - عاصی در حالت عصیان به سه

اضلال از حق تعالی است که خالق فعل اضلال است دعوت سوئے حق تعالی ترجمه عوارف معنی دعوت خواندن است کسیر بسوئے چیزے و برے کئے آن تنوعست به حکمت و به عظمت و بجدال باشد کما قال الله تعالی ادع الی سبیل ربک بال حکمت و الموعظۃ الحسنۃ و جادلهم بالتی هی احسن یعنی لے محمد بہر کرا نفس او بر دل او غالب باشد دعوت او را عظمت نیکو کن این در حق ابرار است بیاد دادن بہت و دوزخ و بہر کرا دل او بر نفس او غالب باشد او را بہ حکمت دعوت کن این در حق سالکان و طالبان حق بود کہ بہ یافتن صفائے باطن و معرفت و توحید و قرب امیدوار باشد و این تبلیغ و عطا است قل ہذا سبیل الی ادعوا الی اللہ علی بصیرۃ انا و من اتبعنی نیز متر این معنی است۔

مقدمات شیخی و اوصاف و شمایل شیوخ برحق
قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم الشیخیم فی قومہ تمکالونی فی امتہ فواجہ نظامی می فرماید

گفتم کہ ہمیں بری تو یا پیر گفتا کہ دوی ز راہ بگیر
و در کتب متکالیج مقبیر مسطور است من لبس لہ شیعہ فتیخہ ابلیس پس شیخ
بصفات انبیاء موصوف باید انبیاء را وحی جلی بود و شیخ را وحی خفی باشد انبیاء و
خلفائے حق بودند شیخ کامل و واصل نیز نائب و خلیفہ رسول باشد انبیاء را حق تعالی
بدر اسطہ غیرے علوم تعلیم کرد چنانچہ مہتر آدم علیہ السلام را علم اسماء و علم آدم الاسماء
کلاہا و مہتر داود را زره و علمناک صغۃ لبوس و مہتر سلیمان را زہیل بافتن و
حشرت رسالت پناہ را قرآن از راہ دل تعلیم کردن نہ از راہ صورت ازان گفت
الرحمن علم القوان پس شیخ ہم باید عالم علم ربانی باشد شیخی بصورت و وجہ و دستار
و طاعت عبارت ظاہری کردن نہ باشد شیخ حقیقی آنست کہ در مقام عنایت فی

در قرآن خبر داد که الکتاب لاریب فیه هدی للمتقین قرآن هادی شد و
 آیت دیگر فرمود انا انزلنا القرآن فیه هادی و نور انجا تو ریت هادی بود و آیت
 و انک لتهدی الی صراط مستقیم آیت دیگر هو الذی ارسل رسوله بالهدی و
 دین الحق و دین هر دو آیت هادی حضرت رسالت یناه آمد و بر تفسیر حدیث صحیح که اصحابی
 کالنجوم بایهم اقتد یتم اهتد یتم انجا صحابه هادی شدند و آیت دیگر و جعلنا
 هدی لبی اسرائیل و جعلنا منهم ائمة یتهدون با صرافا انجا ائمه هدی یعنی
 مثل نوح و اولیاد مرتدان هادی شدند فاما الله تعالی هم هادی است و هم مضل بعضی
 من یشاء و هدی من یشاء برین حاکیست و انبیا و اولیا و مرشدان و مقتدیان از
 اضلال خارج اند ترجمه اصول صغار هدایت و اضلال متنوعست یکنوع اضافت
 هدایت بخدا عزوجل است کما قال الله تعالی هدی من یشاء و دوم اضافت نیت
 قال الله تعالی من اهتدی لنفسه سوم اضافت به رسول است کما قال الله تعالی
 انک لتهدی الی صراط مستقیم انک مضاف بقی است که آفریدن فعل هدایت
 است و از آن بنده اختیار فعل هدایت است و از آن حضرت رسالت دعوت است
 هدایت است و اضلال نیز متنوعست یک اضلال بر سوره حق باشد کما قال الله
 یضل من یشاء و یک اضلال مضاف بر سوره است کما قال الله تعالی و من ضل
 فانما یضل علی نفسه و یک اضلال مضاف بر شیطان است چون بهتر مفسر قبطی را
 گفت فرمان شد انه عدو مضل مبیل و یک اضلال از بتانست چنانچه بهتر ترجمه
 علیه السلام گفت رب انهن اضلالن کثیرا من الناس یعنی بد رستیکه بتان در گمراهی
 می افکنند بکار از انرا مردمان و اضلال از حق خلقت فعل اضلال است و اضلال
 بنده اختیار فعل ضلال بود و اضلال از شیطان دعوت سوره اضلال باشد و
 اضلال بتان اگر چه ایشان موجود اند فاما چون جاد و سبب اضلال شده اند حقیقت

شود برائے محو آثار بشریت چہارم مقام شیخ شرف تعلیم علوم از حضرت عزت بے واسطہ غیر
 باشد خارج علم لدنی چنانچہ و علمنا لا صنعة لبی س لکم دین وقتے شود کہ لوح دل
 از نقوش علوم روحانی و عقلی و سمعی و حسی بہ کلی پاک گردد پنجم مقام شیخ بہ علم علوم من
 لدنی کہ و علمنا لا من لدنا علما این علم بے واسطہ دہند و این علم بہ معرفت صفات و
 ذات باری تعالی تعلق وار و یافت این علم اعظم و اشرف مرید قبال را با التماس و اقتراح
 شیخ از حضرت حق نیز باشد۔

رسالہ رموز الوالہیین صاحب تالیف تیج کامل و مرشد آنت کہ ہم
 و ہم محبوب و ہم طالب و ہم مطلوب و ہم عاشق و ہم معشوق و ہم کامل و ہم مکمل و ہم سالک
 مجذوب و ہم مجذوب سالک و ہم متحیر و ہم مستغرق بود و ہر زمان سیرا و وقتے در سکر و وقتے
 در صحر و گاہ در استغراق و گاہ در محو بود و شیخ ہادی و مقتدایے مرشد اوصاف چہار ملک
 مقرب می باید۔ اول صفت جبرئیل البجریل امین اللہ فی دار الوحی پس تیج ہم امین وحی
 خفی باید تا انچہ اذن حق شود مرید از بابا بابت تمام ادا کند و تصرف خود در ان حیل مجاز
 ندارد و شیخ متحمل کلمات حق باید کہ البجریل تحمل کلام لا ائیہ علی الانبیاء یعنی اسرار و رموز کلام
 الہی کہ ان براہ اعلی است بے اذن حق بر وزن نہ دیدہ و تیج یاری وہ انبیاء باید بدعوت ویت
 لہ البجریل ناصر الامیاء و الاولیاء و شیخ ہاکم اعدائے خدا باید تادف شر و تمنان و ہی و دیوانی
 مریدان کند و میراند نفس امارہ مرید کہ البجریل مد مراد ادا اللہ۔ دوم صفت میکائیل کہ
 المیکائیل ملک الرحمة و المخلوق لرا فة اللہ شیخ ہم باید کہ مریدان را رحمت خاص
 عنایت حق رساند و از مہربانی و رافت ظاہر و باطن مریدان را با نوازع عبادت و معرفت
 منور گرداند و از حق تعالی برائے ایشان امر زشن خواہد و استعانت کند مریدان متعین طبع
 را تا بہ عبادت ظاہر و باطن مستقیم مانند سیوم صفت اسرافیل کہ الاسرافیل حامل عرش اللہ
 و صاحب الفہود و المکنظر لامل اللہ تعالی شیخ ہم باید کہ از دلہائے مریدان در

مقعد صدق عند ملیک مقتدر رسیده باشد **هت** حق تعالی بهتر حضرت
 را مقام شاهی داد و بهتر موسی را بوجود انکه دولت و کلمه الله موسی تکلیما و بسعادت و
 کتبنا له فی الاواح من کل شیء موعظة و تفصیلا رسیده بود به مریدی و تقسیم علم
 من لدنی بر بهتر حضرت فرستاده و متابعت حضرت قبول کرده قوله تعالی هل اتعبدک
 علی ان تعلمن معاشرت رشداً بهتر موسی بهتر حضرت را گفت یعنی بدرستی که متابعت
 کنم ترا بد آنکه یا موسی مرا بد آنچه امونته شده از علم لدنی برین فضیله بهتر حضرت پیش مرتبه شاهی
 و مقتدای بهتر موسی را اثبات داد نخست از مقام عبایت خاص خبر کرد که عبداً امن
 عبادنا تا از حقیت ماسوی الله از او گردودوم استحقاق یافتن رحمت عنایت از حضرت
 عزت بے واسطه غیر مشرف شد و ایتنا لا رحمة من عندنا پیش از صحبت حضرت بهتر موسی
 کلام حق بواسطه درخت شتیدے که فلما اتها نودی من شاطی الوادی الایمن فی
 النقعة المبارکة من الشجرة لا ان یا موسی انی انا الله رب العالمین و گاه کلام خدا
 تعالی بندا و صوت سماع کرد پس بهتر موسی در مقام یافتن عنایت از صفات بشری
 و روحانی بیرون آمد بے واسطه شنیدن گرفت سیونم حصولیت یافت برحمت خاص عنایت
 که رحمة من عندنا رحمت مستقیم است رحمت بر عوام و بر خواص و بر احض رحمت ام
 بواسطه صفت رحمانیت باشد در دنیا بر کافر و مسلم از یافتن رزق و صحت و خلاص از بند
 و شاید دیگر یا رحمن الدنیا از دنیا گویند سبقت رحمتی غلبه بر این معنی است. فاما رحمت بر
 خواص بواسطه صفت رحیمی است چنانچه قبول دعوت انبیا و یافتن نعمت بهشت و نجات از
 عقبات اخروی که منشی عبادی الی انا الغفور الرحیم یا رحیم الاحزاة از دنیا گویند
 فاما رحمت بر خاص الخاص به صفت الرحم الراحمین باشد بے واسطه چنانکه متراوت گفت
 انی مستی الضراء انت ارحم الراحمین و موسی گفت و ادخلنا فی رحمته و انت
 ارحم الراحمین. رحمت ارحم الراحمین بر خاص الخاص به تجلی صفت الوهیت

را از نفرت روئے نہ بد و عفو را یہ ساز دتا اگر مرید سے سہوئے و خطائے کمر بہ نصیحت
و معاجزت پیش آید نہ سختی و درستی کما قال اللہ تعالیٰ ولو کنت فظاً غلیظاً القلب
لا نفلوا من حوائک فاعف عنہم و متوکل باید و گمراہ و جیلہ و تدبیر بر بنیاد و بر تسلیم ارادت
غیبی بود و یہ قضائے حق را رضی باشد و با ہیبت و وقار بود تا مریدان و غیر باین گستاخ
نشوند و شیطان را یارے تصرف مریدان نباشد شرط دیگر قال الشیخ المحقق
الائق شیحی و در خور ارشاد و ہدایت کسے باشد کہ از سہ عالم عبور کردہ و بہ چہارم وصول یافتہ
بود و آن سہ عالم ناسوت و ملکوت و جبروت و چہارم عالم لاہوت است بیان و صفات
ایں مقامات و خواص و تاثیر آن در محل خود یاد کردہ آمدہ است و در عبور باین مقام
تقرضات و سادس نفسانی و صدمات اضلال عزیزی و مخافت شرک و آفت کفر بسیار
کہ شیطان و دعوی لا غویذہم اجمعین درین سہ مقام کردہ است شیح بر حق مرتد مطلق
باید تا مرید را ازین در طہ لعل و واقعہ مالک بگزرا ند و بہ چہارم مقام کہ آن عالم لاہوت
است برساند کہ مکان لا مکان ذات پاک حق تعالیٰ است مولف راست سے
اینجا نہ نفس و شیطان اینجا قلب نہ جان اینجا دایم نے آں اینجا است قرب جانان
الاعباد کہ منہم المخلصین سر این غنی است۔

شرط دیگر۔ فوائد السالکین شیح قطب الدین نجمیاری
شیخ را این قدر قوت دل باید کہ چون کسے بر او بیعت بیعت آید بہ نظر باطن خود قہمت
صیقلی شدن و دفع زنگار سینہ و دل و سعادت و شفاوت او بداند بعد از ان دست او
بگیرد و بخدا رساند و اگر این مقدار قوت پیر را نہ باشد پس قہمت بدانکہ پیر و مرید ہر دو
در بادیہ ضلالت اند و چنانچہ حضرت بابر کت شیح ابن ضعیف می فرمود ہر کہ بر من برائے بیعت
می آید در لوح محفوظ نظر میکنم اگر او از سعادت فی الحال دست میبہم و اگر بر عکس است
چند گاہ توقف میکنم تا از خدا خواہم کہ او سعد شود و بعدہ دست میبہم۔

و نام برادر دودر آخر حایه تا نظر ایشان بر آن نماند اول صورت که بهتر است از فل و مد بهر میسرند و در دوم
صورت سه زنده که در شیخ بر حق هم به صفت نجی و یمیت باید باذن الله تعالی یعنی به نفس و مد
و با اے مریدان را بهر محبت و معرفت حق زنده گردانند به نفس دیگر تا تاثیر قبر جلال و جمال
نفوس ماره مریدان را بر اندازد تا بهر اے نفسانی و حجابهای ظلمانی ماطلت و مدافعت پذیرد
شیخ همه وقت منتظر فرمان حق باید تا هر چه از و ارادت غیبی بر دل شیخ نازل شود بر مریدان
تبلیغ کند چهارم صفت عزیز است که العزیز را شیل قالص الاصلاح شیخ هم باید که متحنی بقبر جلال
باشد تا بر سر که بهر نظر کند جان آنکس را قبض حاصل آید یعنی میان روح او و انوار قدسی
حجاب پیدا شود و بعضی را فناء قالب هم ردی دهد این تاثیر قبر جلال باشد.

شرح الشیخی و مرشدی

قال المحققون السیاح خمسة احرف الالف واللام والشین والباء والحاء
الالف الف بین فلوب الخلق وطاعت الحق واللام لا یلوم احدا من خلق الله
تعالی والشین شاع نصیحه وحکمه و علمه بین العباد والساد والباء یقلین به الله
تعالی ولا سوالا والخاء خلا قلبه من غیر الله تعالی عن و جبل مرصدا للعلم
در شرح شرائط بسیار است اینجا مختصر چند یاد کرده آمد نخست شیخ عالم و عامل علم شریعت طریقت
و حقیقت باید کسب و معرفت و اكمال العقل باید بر سر اندازی فرماید عقل مجازی بل عقل حقیقی که
حق تعالی با و خطاب کرد و اعجاب ربوبیت بد و باز نمود و محل او روح مقدر است تا مقتدرائی
طوائف مختلفه تواند کرد و شیخ باید که نعمت دنیا و عقبی بر برید عطا تواند کرد شیخ احمد غزالی فرموده
است که شیخ خدا بخشش باید و شجاع بود تا بجز خدای تعالی التفات بهیچ غیره نه نماید و جمیع
موجودات را معدوم تصور کند و عالی همت باشد تا اگر جمیع مرادات دنیاوی و دنیوی و غیره
عقبوی بد و دهند التفات بدان نکنند تا به صفت بازاغ البصر و باطنی موصوف شده باشد
و همه وقت بنظر هر باطن به تجرید و تفرید آراسته بود و علیم و باکش بود تا بندگان حاد و مریدان

وانت خلیفتی من بعدی بعد از بصحابه دیگر رسید کما قال علیه السلام الخ لا فتی
من بعدی تلیثین سنه انبیائے دیگر خلعت نبوت و معجزات موصوف بودند نه بجلا
بعد از آن خلافت بر دو نوع شد یک خلافت ظاهری که به سلاطین و ولایه و قضات رسید که
السلاطین خلفاء خاتم النبیین والولایه والقضات خلفاء السلاطین و دوم خلافت
ظاهر و باطن که به مشایخ برحق و مرشدان مطلق رسید تا بندگان خدا را بپوشیدن
و هدایت کنند کما قال الله تعالی لیستخلفنهم فی الارض کما استخلف الذین
من قبلهم یعنی هر آنکه مشایخ نیز خلیفه گیرند چنانچه خلیفه گرفته اند خلفائے اربعه بگویند که
بعد از تابعین و تبع تابعین الی آخره و مشایخ و مرشدان تا قیامت بحی سنن مصطفوی خواهد
بود کما قال علیه السلام من احیا سنتی فهو خلیفتی و خلیفه الانبیاء من قبلی
تمهیدات عین القضاة اطاعت حضرت خلفائے رسالت پناه مطاع و امت
نمودن رسول اله است و عصیان و زیدین با خلفا شریف بانی کردن محمد رسول اله است
کما قال من اطاع خلیفتی فقد اطاعنی و من عصی خلیفتی فقد عصانی
و شیخ را نیز فریضه بود خلافت قبول کردن برای تربیت مریدان کما قال الله تعالی
وهو الذی جعل لکم خلائف الارض و رفع بعضکم فوق بعض و انکه حضرت
رسالت پناه سوئے حق تعالی رحلت میفرمود گفت حال استیاض من بعد من چه گونه
خواهد بود و فرمان شد که انا خلیفتک من بعد موتک لاهتک مولف راست است
ز به احیان لطف حق که شد در حق این است خلیفه خواند خود را حق ز بهر حفظ این زمره
شرائط خلافت و آداب آن اول آنحضرت که او خلافت و شیخی
بکس خواهد داد باید که او مجازاً خلیفه برحق باشد تا خلافت دادن او شرعاً و طبعاً جائز و
سازد و چون این چنین کسی بیک خلافت دهد عام و خاص را بخر کند تا خلافت و شیخی او تمام
و مستقیم شود

شرط دیگر اگر سالک را به ریاضت و مجاهده بسیار کشف و کرامت رو نماید و یا جذبہ از جذبات روحانی و عبور مقامات حاصل شود و به تجلی انوار قلبی و روحی عالم علوی مشاہدہ کند تا از شیخ مکمل و سیر واصل و مرشد برحق و مجازا جازت و خلافت نیافتہ باشد مرید گیرد و دوست بہ بندگان خدا و ہد مفضل باشد۔

شرط دیگر توفیق العارفین شیخ برحق اوست کہ طرق وصول با الوہیت شاخہ باشد و دران سلوک کردہ تا مریدان را ارشاد بدان تواند کرد و اگر نخواہد کہ غیر مرید را ولایت دہد تواند داد چنانچہ شیخنا و محمد و مناسید میرک یا رخواجہ می گفت اگر گوی ترا از حق ولایت شیخی بدانم۔

شرط دیگر رسالہ تنزیہیہ ہمدانی را شیخ باوصف بر این عقلی و شفا قلبی و مشاہدات روحی و مغایبات سری موصوف نشدہ باشد دست دادن و مرید گرفتن اورا حرام بود مولف راست ۛ

چون مقام شیخی و ارشاد دانستی کنون تربت و شرط خلافت را و دعوت ہم شنو

بیان پنجم معنی خلا و اثبات خلافت فی و مجازی و شمال و اوصاف خلافت
و شرائط آن خلافت

رسالہ رموز الوہین معنی خلافت یعنی خلیفہ کیے را بجائے خود و از بہت خود نصب کردن است چنانچہ درنازاگرام راجد رسد و بجائے خود مقتدی را خلیفہ گیر و خود برائے و ضرور و وفا خلافت حقیقی بہ ہمت آدم صلوة اللہ علیہ بود کما قال اللہ تعالیٰ انی جاعل فی الارض خلیفۃ بعدہ ہمت را و در سید کہ یاد او دانا جعلناک خلیفۃ فی الارض فاحکم بین الناس برین حاکست بعدہ ہمت راسالت پناہ رسید کما قال علیہ التیمۃ ان خلیفۃ اللہ بعدہ بامیر المؤمنین ابو بکر رسید کما قال النبی یا ابابکر ان خلیفۃ اللہ

را بر وصیت حضرت بابر گشت شیخ روز سیوم در جمع حاضر آورده همگی ایام و علماء و مشایخ
 عهد و فرقه اصفیاء خانان و ملوک کبار و معارف و مشاهد صاحب اعتبار دست پرده
 بوسیدند و تهنیت کردند و خلافت نامه که یافته بودند به همه خواندند و بصدق خلافت
 ایشان بوثوق و رسخ تمام مقرر شدند هر کرا شیخ برحق هم در حیات خود این شرف اطاعت
 فرموده باشد و او دست به بنندگان خدای دهد و مرید گیرد و مضل باشد و هر فتوحی که
 بدین اسم شانند حرام ستیده باشد و اگر دعوی کرامت و ولایت کند خوف زوال ایمان
 باشد کما قال علیه السلام ان من الذنوب ذنبا لا یعقوبت لها الا سلب الایمان
 الدعوی للولایت والکرامت افترأ علی الله مولف راست
 شد و تحقیقت معانی خلافت میسر و هم ولایت هم خلافت را بدانی مرتبت

بیان هشتم

معانی ولایت حضرت غوث و شمال شیخ صاحب ربوبیت

کشف المحجوب قوله تعالی هتالک الولايت لله الحق ولایت بمعنی ربوبیت
 و بمعنی محبت است یعنی بابا بنندگان در روز قیامت هم رعایت ربوبیت و هم
 رعایت محبت خواهیم کرد رساله روح الارواح ولایت حق تعالی است
 ازل و حال و ابد چنانچه بادشاه مجازی مقربان خود را ولایت دهد سلطان حقیقی
 علم خود را ولایت ازل داد و امر را ولایت حال و وقت داد و حکم را ولایت
 ابد داد و هم چنین آدمی را نیز سه ولایت داد و آنحضرت خود رسانید اول در ازل بعلم
 سپرده بعده در حال و وقت به امر داد بعده در ابد بحکم تسلیم کرد بعده در عالم پیدای
 آورد و فرمود گویای علم تو با مرده و ای امر تو بحکم ده و ای حکم تو میسره علم

روایت کنیز اذن العام شرط ای علم عامته الثقاته شرط و در استحقاق خلافت
دشمنی و اجماع اصحاب طریقت و ارباب حقیقت می باید.

روایت اصول الشاشی - الاجماع حجت لقوله علیه السلام لا
تجتمع ائمتی علی الضلالة تا اگر در خلافت دشمنی و انکار نمایند و اصحاب ارباب
آن عهد اختلاف کنند آن اجماع نباشد و اجماع شرط اعظم و رکن او ثقی است و یکی از
اوله شرع است پس آن خلافت خلاف نباشد و هدایت کردن او به بندگان خدا ضلالت
نبود - مؤلف راست است

شرط ائمت و شیع اجماع آرا در جمله کارهای دین و دنیا
شرط دیگر آنست که شیخ او را خلافت نامه بانسان خود بدید بدین مضمون که
متوکل باشی و او را بری و دیه بی قبول کنی و به زراعت و تجارت مشغول نشوی و تعیین ازت
چیزی نسانی و بر درلوک و سلاطین بطلب و بطلب نروی و هر چه از غیب رسد آزا
ذخیره کنی و بندگان خدای را سوئے حق ارشاد نمائی

شرط دیگر قانون اهل است هر که شیخ بر حق خلافت دهد و مصلاد عصاب و سجاده
و تسبیح خود بدو تسلیم نماید و بعد فرج مانده پیش او شکر کند گفتن فرمان دهد و او را علم سجاده
تعلیم کند تا سزاوارت سجاد شود و خادم را وصیت کند تا بعد وفات شیخ زویریوم
آنکس را به خلعت شیخی و خلافت حضور جماعت مسلمانان و علماء و مشایخ و جمیع حاضران
مجلس بیارد و بگوید که خدمت شیخ آن را خلافت داده است و بجائے خود نصب کرده
تا بندگان خدا را بر جاده شرع و طریقت دعوت کند چنانچه بعد وفات حضرت قطب الدین
شیخ الاسلام سلطان العارفين بران الحق و الحقیقت و الیقین المختص بقرب المحبوب
و المناطوب بخطاب الغریب رضی الله عنه المحبوب خادم و افریدیانت و کامل صیانت
کاکا شاد نجت قدس سره الغریز خدمت شیخ الاسلام شیخ ازین الدین و سید نصیر الدین

فاما این نه بود از غزل و ولایت خود بد گیرے تواند داد۔
 رساله سلطان ابراهیم او هم اگر خواهی که تراحق تعالی ولایت روزی کند۔
 لا ترغب فی شیء من الدنیا والاخره لا ترغب ان تنودن بعقبی اعراض نمودن بود
 از حق پیچیزے باقی مولف راست۔

مکن رغبت به نانی و به باقی که تا گردی ولی حق بگوین
 فواید القواد ولایت دو است یکے ولایت ایمان که مومنان عام راست
 که الله ولی الذین امنوا بدین ایت ولی تواند گفت و دوم ولایت احسان است کسرا
 کشف و کرامت و مرتبه عالی شود۔

رساله عثمان مغربی الولی قد یکون مشهوراً ولا یکون مفتوناً
 والولی ابن وقته قد یکون مستوراً ولا یکون مشهوراً فته و قتی باشد
 که شهرت بفتنگی یافته بود و بزور و زور ولایت گرفته۔

رساله خواجہ یزید۔ الولی هو لصاحب تحت الامر والنهی لیحدان سگوند
 خدمت چندان باید کرد که ولی شوند چون ولی شد خدمت ایشان بر خیزد و این
 محض خلافت است

ترجمه فشیری ولی بر وزن فعل است و فعل هم معنی فاعل بود و هم معنی
 مفعول آید اگر معنی فاعل دارند در زیر نه فرمان و طاعت حق بود بے ولایت و محبت
 و اگر معنی مفعول دارند ولی پذیرفته حق بود بدوام طاعت و عبادت ظاهر و باطن
 و نگار داشته شده باشد از خلافت و محبت قول الله تعالی و هو یطوّل الصالحین
 و صف دیگر حاکما عن الله تعالی من اذی ولیا فقد استعمل عمارتی
 یعنی هر که بیازارد دوستی از دوستان مرا پس بدوستی و راستی که جلال داشته باشد
 حرب کردن با من و نه اکفر۔

همه صفات است و امر همه بلا است و حکم همه بقا است و ان الی ربک المنتهی
 سر این معنی است و نیز فر داسه دیوان و سه نقاد باشند امر و حکم حق مردم را در
 همه دیوان بر بند به دیوان امر بعضی سره و بعضی ناسره برون آیند و چون
 به دیوان حکم بر بند گویند هر چه کرده است بکلمه ماکرده است سر شده برون آیند
 و چون بدیوان حق بر بند همه ناسره برون آیند چه حق حق کجا کس بجای تواند آورد
 این دعا پیوسته باید خواند الهی اعمال نادرست مرا بدیوان نفاذ و حکم فرست نه
 به دیوان امر و حق

شمال شایخ صاحب ولایت و ولایت رساله منور الولا

بعضی شایخ صاحب ولایت است و بعضی صاحب ولایت و ولایت
 لازمه ولایت است و هر یک را مرتبه است در کرامت و درجه است و عظمت
 هر یک باوصاف موصوف و هر کس با اختصاص است مخصوص و مقام ولایت
 و تلوین است و مقام ولایت در تکمیل مقام عاشقی در ولایت است و مقام
 معشوقی در ولایت صاحب ولایت ولی باشد و صاحب ولایت والی بود و ولی
 ولایت خود بدیگر می تواند داد و والی ولایت خود برابر تواند برد و روا باشد که
 والی ولایت خود را یکی ندهد حق تعالی تواند که یکی را بدهد

کشف المحجوب ولایت بمعنی امارت است یعنی صاحب ولایت
 بندگان خدا را بطاعت و عبادت و تقوی و زهد امر کنند و از مجامعی بخواهر
 و ملائم بواطن بیرون آرند و از دلال و طغیان و خلل ایمان محافظت واجب
 بینند و ولایت بمعنی نصرت هم آمده است الا ان نصر الله قریب سر این
 معنی است که حق تعالی اصحاب ولایت را بر محافظت نفس و در محاربت شیطان
 نصرت دهد و ناصر دوستان خود گرداند و ولی تواند بود که عارف ولایت خود باشد

مخلوق فاما نبوت مخلوق و حادث و صفت بنده -

رساله مقصد الاقصی جوهر اول روح حضرت رسالت است اول
ما خلق الله تعالی روحی و این جوهر اول دو کار میکند یکی آنکه از ذات حق فیض
قبول میکند دوم آنکه مخلوق میرساند آنکه فیض از ذات میگیرد ولایت است و آنکه
آن فیض مخلوق میرساند نامش نبوت است و این ولایت باطن نبوت آمد و آن
نبوت ظاهر و هر دو صفت تمیز است پس این ولایت افضل باشد از نبوت -

رساله اسرار الابرار ابو سعید حضرت رسالت پناه فرموده اند که حق تعالی
است مرا بعد از نبوت درجه ولایت کرامت کرد و ایشانرا بدین هدایت خلعت
و تشریف داد الا ان اقلیاء الله لا خوف علیهم و لا هم یحزنون -

قول محقق شرط ولایت آنست که حتم کار صاحب ولایت بعبادت باشد
و فتنش سوئے حق برارادت بود چنانچه در زمانه امامت اخینا و خلیفه شیخنا
ملک المشایخ قطب الاولیا مقتدا المحققین زین الحق والدین داود حسین
شیرازی بود مولف راست -

در شوق حق آن صاحب سجاده جان داده و سر را بره قرب نهاده

شامل مشایخ صاحب ولایت رساله رموز العارفین

چون ولایت بمعنی ربوبیت و محبت است شیخ صاحب ولایت هم مربی باطن
مردان باشد یعنی پرورش دهنده باطن مریدان را بحبیت و توحید و عشق و معرفت
خدا و جز آن و هم محب باشد و هم محبوب و هم ولی باشد و هم دالی حل و عقد امور
ملک خود حق تعالی بدیشان مفوض کرده و ایشانرا متصرفان ممالک الهی گردانیده
تا مصلح دنیا و عقبی به پرداخت رسانند قوله تعالی لهم ما یشاؤون

رساله ترجمه قشیری روا باشد که یکے ولی باشد و نداند که من ولی ام فایان
 بے شبهه بداند که من بنی ام چه او مبعوث شده است برائے دعوت کردن بندگان
 سوئے حق اگر ولی چیزے از کلمات بر خود ظاهر بین. باید که بهتر سد که نباید مکرو
 استدراج بود یعنی اگر خارق عادت در وجود آید بر کرامت و ولایت خود دعوی
 نمکند و گرنه خوف زوال ایمان باشد.

قال عليه السلام ان من الدنوب ذنباً لا عقوب له الا
 سلب الايمان الدعوى للولاية والكرامة افتراء على الله.
 قول خواجہ بکھی معاذ ولی در جمیع دلها محبوب و در اقوال و افعال مقبول
 باشد علامت ولایت نه است شغلش بخدا و اگر بختش بخدا و اقرارش با خدا بود
 مولف راست

ولی را کار باموئے بود تا هست جان تن که هر چیز که بجز جانان است بگزیر و از ان هر دم
 قول مولانا روم الولايت افضل من النبوت علمائے ظاهر درین سخن
 گفت و گو میکنند که فضل ولایت بر نبوت کفر است به سبب آنکه ایشان بر معانی
 اسرار علم حقایق و رموز معرفت و کلمات مشایخ فہمی و شعورے ندارند جوابلین
 سخن متنوع است کہ شرعاً و طریقیاً و حقیقیاً جائز و مستقیم می آید.

رساله رموز الوالہین صاحب تالیف الولايت افضل من النبوت
 ای بعد النبوة اینجا من معنی بعد است قوله تعالى اجمعهم من جوع ای بعد جوع
 یعنی ولایت افضل است بعد نبوت قال عليه السلام والله ما طلعت الشمس
 ولا غابت على احد بعد النبي افضل من ابي بكر.

رساله روح الارواح الولايت افضل من النبوت ای ولایت اللہ
 افضل من النبوت و آن روح قدسی است و قدسی صفت ذاتی و قدیم و غیر

همه کردار و کردارشان همه گفتار بود و غائبان حاضرند و حاضران غائب بادشاهان که پیش
و کینه بوشان تو فروتنانند پائے ندارند و هیچ چرخ زیر قدم ایشانست دست نعمت و یی ملک
و دوعالم بزرگین ایشانست و قتی حضرت رسالت پناه میان صحابه نشسته بودند و گفتند و اشواق
الی لقا انخوانی صحابه پرسیدند یاران همه حاضرند رسول علیه السلام فرمود که بعد چهار صد و
پانصد سال از هجرت من ایشان در ملک عجم پیدا آیند.

تخصیصات عین القضاة اگر مقام و منزلت مصطفی علیه السلام کسی توان
دانست آنگاه ممکن باشد که قدر و منزلت مردان خدا را تواند شناخت مکی قال النبی صلی الله
علیه وسلم انی لاعرف اقواما هم منزلی عند الله ما هم بانبیاء و لا
شهداء یعظمهم الانبیاء و الشهداء اعمک انهم عند الله هم المتحابون
فی الله.

رساله حلیة الاولیا ابو نعیم ابو نعیم حدیثی مطول آورده است معنی اینست که
در هر عصری دلهای سه صد کس چون دل همت آردم باشد و چهل کس باشند که دل ایشان
چون دل موسی بود و هفت کس باشند که دلهای ایشان چون دل ابراهیم بود و آنجا
که دل او چون دل اسرافیل باشد و هم در رساله مذکور است قال علیه السلام ان من
عباد الله له ناسا یعظمهم الانبیاء و الشهداء اعمک انهم عند الله هم المتحابون
من الله و ما هم بانبیاء و شهداء اذ حقیر یارسول الله صیفهم لنا لعلنا
نحبهم فقال علیه السلام هم المتحابون به روح الله.

رساله کشف المحجوب و جوهر هم نور علی منار من نور الانبیاء و اولاد
اذا خاف الناس و لا هم یخرون اذا احزن الناس حق تعالی در باب ایشان فرموده که مرا
بندگانتند که دایان ملک من اند و از آفات طبعی ایشانرا پاک گردانیده ام و جز من با کسی
ندارند بعد رسول علیه السلام فرمود که ایشان پیش از ما بوده اند و اکنون هم هستند و اقیات

عند ربهم را این معنی است رضا و تحط ایشان رضا و تحط حق باشد کما قال النبی
 ان الله رجا لا یرضی لرضا ثم و یغضب بغضبهم الفهم یرضون لرضا و لا یغضبون
 بغضبهم و بر مقتضا آیت سرانہ عنایت لا خوف علیهم و لا هم
 یخزنون نہ ایشان از خوف باشد نہ خزن بل کہ مستغرق باشند در عشق و حسن زیرا چه
 خوف چشم داشتن مکر و سبب بود در مستقبل و ایشان ابو الوقت اند و صاحب
 حال و خداست میان استقبال و حال و ایشان از بشارتہا باشد در دنیا و آخرت
 لهم البشری فی الحیوۃ الدنیا و فی الآخرۃ

رسالہ شیخ بایزید او لیا علیہ السلام ایس اللہ یعنی صاحبان ولایت
 ہمیشہ در دنیا و آخرت تجلہاے انس حق باشد و کسی ایشان را در دنیا بد مگر
 محرمان اولیائی تحت قبائی لایع فہم غیرای غرض این معنی است۔
 رسالہ خواجہ محیی معاذ الولی ریحان اللہ فی الارض یعنی صدیقان
 آنرا می بومند۔ بوی کہ از ایشان بدیشان میرسد مشتاق می میشوند۔

قول ابوسعید خدری چون حق تعالی خواہد کسی را صاحب ولایت گردانند
 اول در ذکر ہر او کشاید چون در ذکر متلذذ گردد در قرب ہر او کشادہ کند پس در
 در مجلس انس بر کرسی توحید نشاند بعدہ حجاب از پیش او بردارد و در سراے
 فروانیت آرد و عظمت و جلالت خود بر و کشف کند اینجا در لقای حقانی گردد
 رسالہ شمسۃ تابر کمالات کہ جلہ اہل آسمان و زمین گواہی ندہند او
 مستحق ولایت نشود و او را دنیا چون عقبی و عقبی چون دنیا باشد و نعمت مشاہد
 در حیات حاصل کند۔

رسالہ شیخ جبریل صاحبان ولایت قوی اند اذ انظر و الی عبد
 کث سعادۃ طاعت آمان بے گمان و معصیت بے نشان باشد گفتار

معجزه انبیا را بود که ابتداء علم کامل بود و وحی جلی و صافی بودند و هر چه اظهار کنند معجزه باشد و کرامت اولیا را بود که ایشان نیز علم و عمل کامل دارند و ما مغلوب باشد هر چه از ایشان بظهور آید کرامت بود اما معونیت آنست که ایشان را علم کامل نباشد آنگاه از ایشان چیزی حرق عادت معاینه اقتدا اما استدراج طایفه بے ایمان را باشد که از سحر و غیر آن چیزی معاینه افتد.

کشف محبوب معجزه اظهار است و کرامت کتمان شمره معجزه بغیر باز گردد و کرامت مرصاحب ولایت را باشد و صاحب معجزه قطع کند که این عین اعجاز است و ولی قطع نه تواند کرد که این کرامت است درین قسم هر تسلیم و قبول احکام تصرف دیگر نه تواند کرد و تواند بود ناقض عادت غیبت زمان غیبت امکان بهم معجزه باشد و بهم کرامت چنانچه حبیب نام را در که بردار کردند رسول الله در مدینه بود و حبیب از پیش برگرفتند حبیب را دید و حبیب هم رسول علیه السلام را دید سلام کرد و حق تعالی سلام او در گوش رسول علیه السلام رسانید پس اینجا میان معجزه و کرامت فرق نماند چه کرامت است معجزه سیغیر است و شریعت او باقی باید تا حجت او نیز باقی بود و اینچنین در حق بیگانه روانه باشد.

عقیده نسفی کرامت اولیا بر حق است و آن خارق عادت باشد چنانچه قطع مسافت بعیده در مدت قلیل کند و بر آب و هوا برود و طعام و آب و جامه و جز آن وقت حاجت پیدا تواند کرد و این معجزه رسول الله علیه السلام باشد که از امت او ظاهر میشود.

محمدا بوشکوره حد معجزه آن است که اگر کسی از انبیاء دعوی چیزی طلبد که آن ناقض عادت باشد باید که متصل سوال جواب گوید تا دیگران از او برون آن عاجز باشند تا اگر زمانه تاخیر افتد بعد اظهار نماید خصم در و هم و شبه زرق افتد و این جایز نباشد بود چه حکم معجزه قطعاً یقیناً باید که آن برهان صحت دعوی است و آنکه معجزه طلبند آنچه مستحل الامکان باشد اظهار کردن آن واجب نیاید چنانچه یک شخص را در زمان واحد زنده و بهم

خواهند بود و این سخن شرف است محمد صلی الله علیه و سلم است که تاقیامت خواهند بود و بعده
 نمرود چهار هزار از ایشان مکتوم اند یکدیگر را نه شناسند و جمال حال خود ندارند و در جمیع احوال
 نروان خود و از خلق مستور باشند و ایشان صاحب ولایت اند و سه صد اهل اخرا را اند که انفسا
 مجموع اهل حل و عقد اند و سر بندگان در گاه اند و چهل از ایشان ابدال اند و هفت ابرار و چهار
 دانا و اند و سقیب اند و یک قطب است و او را غوث هم میگویند و ایشان یکدیگر را بشناسند
 و در اسرار باذن یکدیگر محتاج باشند ایشان اهل ولایت اند.

رساله غوث الاعظم قایل ی غوث الاعظم ان لی عبادا سوی الا نبیاء
 واهل سینین لا یطلع علی احوالهم احد من اهل الدیاء ولا احد من اهل الاخر
 ولا احد من اهل الجنة ولا احد من اهل النار ولا مالک ولا رضوان و ما خلصهم
 الجناء ولا للشواب ولا للعقاب ولا للخور ولا للقصور ولا للعلماء فطوبی لمن
 آمن بهم وان لم یعرفهم یا غوث انت منهم وقلیل من علاماتهم
 فی الدنیا اجسامهم محرقة عن قلوب الطعام و نفوسهم محترقة عن الشهوات
 و قلوبهم محترقة عن المخطرات و اوجهم محترقة عن الخطیات و ذانهم
 محترقة فی الدات و هم اصحاب البقاء و المحترقون بدور اللعاب یا غوث
 اهل المعاصی محبوبون بالمعاصی و اهل الطاعت محبوبون بالطاعت و وراعههم
 قوم اخر و ن لیس لهم غم المعاصی و لا هم الطاعت **مولف راست**
 چون فهم ولایت و ولایت کردی پس مجرزه و کرامت اکنون بشناس

بیان هفتم

معجزات انبیا و کرامات اولیا و فرق میان این دو چیز و میان
 استدراج و معنوت و طلسمات و کبر و نیز سخبات - فتواید التفواد

چون بحجّه نبی و کرامات ولی شد فهم بدان ارادت و بیعت هم

بیان هشتم

معنی ارادت و بیعت و طریق پیوند کردن رجال و نسبا با مشایخ
بر حق و شرائط آن و احتیاج مریدان بشیوخ مرشد بادی و فرقی
میان ارادت و مشیت حق تعالی ارادت و بیعت مرصا العباد
معنی ارادت خواست است که یکم خواهد مرید شیخ شود و معنی بیعت آنکه این
خواست را بشیت مقرون گرداند یعنی بشیخ برحق و سلطت نماید فوله تعالی یا
ایها الدین امسوا للقوا الله و ابغوا الیه الوسیلة آیت دیگرید الله قوا الله
معنی و سلطت یک قول اینست که الوسیلة الی الله تعالی التقرب الی الفاعل
فال النبی علیه السلام من اراد ان یجلس مع الانبیاء فلیجلس مع العلماء و من
اراد ان یجلس مع الله فلیجلس مع الفقهاء و مراد از فقر مشایخ و مرشد بادیست
هرگاه که و سلطت سوسه حق تعالی طایب از ابواسطه قرب مشایخ باشد پس ارادت و
بیعت با شیخ حقیقی واجب و لازم آید کما قال الله تعالی ان الذین یباعونک اما
یباعون الله ید الله فوق اید یدهم فمن نکث فاما ینکث علی نفسه و من
اوفی بما عاهد علیه الله فلیؤتیه اجرا عظیما یعنی آنکه بیعت کردند با تو ای
محمد به ایمان آوردن و اطاعت او امر و فکرست نواهی کردن در حقیقت ایشان
بیعت کردند با حق تعالی و در حالت بیعت ید قدرت الهی بر دست ایشان بوده است
هر که این عهد بیعت بشکند هر آینه انفس خود را شکسته باشد و هر که این عهد را
وفا کند او را اجر بسیار دهند بعد حضرت رسالت پناه بیعت

مردہ طلبند و یا جو ہر اے عرض کردن گویند مثل و مانند این و اگر کسی بطلم و تزویر و زور
خارق عادت چیزے پیدا کند و یا معجزہ مساوات نماید دروغ و لا اعتبار باشد چنانچہ سحر
فرعون رسیا ہنرا را مار کردند و بہ دعوی کشیش شدند چون طلسم و تزویر بود عصاے
مہتر موسی علیہ السلام ہمہ را فرو برد و خود بر حال خود مانند نقصان شد و نہ زیادت سحر
فرعون یقین دانستند کہ این معجزہ است و برحق است ایمان آوردند۔

کفایہ شرح ہدایہ صابونی معجزہ و کرامت و مکر و طلسمات و نیرنجات و
استدراج و خارق عادت است فاما میان ہر یکے فرقے ہست معجزہ بدست نبی آید بدعوی
نبوت ارتدادی و انکار آن کفر باشد و کرامت بدست ولی در وجود آید بے دعوی بے متابعت
شرعیت با خوف و مکر و استدراج و طلسمات و نیرنجات بتاثیر اشیا و خواص کو اکب و
پشورہ باشد و مکر و استدراج آنست کہ از عوام انسان چیزے خلاف شرعیت در وجود
آید و بدان مرادات او بدو دہد و درجہ درجہ او را بعباد نزدیک کنند و او آن
کارے داند و سحر بدست کافران و بعضی مسلمانان فاسق در وجود آید چنانچہ سحر
فرعون و جہان۔

عقیدہ قواعد خارق عادت چہار است معجزہ و کرامت و معونت و
استدراج معنی معونت یاری کردن یکے از مومنان باشد و تحصیل حوائج مسلمانان پس ظاہر
شود کہ چیزے بخلاف عادت از دست او در وجود آید و استدراج آنکہ یکے بفعل قبیح
خود بسوے عذاب بتدیرج نزدیک شود و او معلوم نکند کہ ما قال اللہ تعالیٰ
سنستدل بجهنم من حیث لا یعلمون۔

رسالہ عین القضاات کشف و کرامت نعم حق تعالیٰ است ہر کرا
خواہد بے واسطہ ناز و روزہ و خیرات عطا کند چنانچہ پدر من قاضی رشوت شاہ بودیے
صاحب کشف و کرامت مولف راست۔

من راسه فقلت ما هذا يا رسول الله قال هذه صلة بيني وبينك باعني
لتكون هذه سنة لفقر اهل الطريقة. بين حديث بيعت ارادت وخر
يا فتر از مثلج ثابت شد.

قال قطب المدر الشخنا ومشدنا. الارادة ترك الارادة والارادة
لوعنه ولادة هي بهوض القلب. میفرمود تمام بیعت سه چیز است یکے قصر یا خلق
ودوم اقرار کردن باشیخ سیوم خرقه یعنی طاقیه تا اگر طاقیه موجود نباشد جامه دیگر دستار
یا پیراهن شیخ یا نینا بد بیعت درست نباشد.
ترجمه فشری. ارادت بازداشتن نفس است از هوا و مراد با و خوشنود و چون
بقضا یا که بد و رسد ارادت هدایت راه و اول منزل. امکان است حقیقت ارادت
بر خاستن دل بنده است در طلب حق الارادة والطلب معنی واحد.

قول ابو الحسن خرقانی از خواست که ما را خواست و شیخ عبد الله انصاری
فرمود اگر نخواسته دادند ادر خواست چیست امید و اسخن است که حضرت بابرکت
مخدوم این ضعیف فرموده مصراع. او که ای کن که ما این از که ای یافتیم.
رساله عصمت الاولیا. فرق ارادت و مشیت آنست هر چه تحت ارادت

است اطلاع آن بر انبیا و اولیا جائز است و آنچه تحت مشیت است انبیا و اولیا را راز اطلاع
نیست و خوف ایشان آنست که در پرده مشیت تاجه باشد قبول یا رد آنچه ارادت است
در لوح محفوظ مکتوب است و آنچه مشیت است در ام الکتاب مکتوب است که جزو تعجیری است
عقیده حافظیه فضا است و مقضی قضا را کشد تا نیست و مقضی را کشت باشد.

رساله رموز الوالیهین. آنچه ارادت است در لوح محفوظ مکتوب است
از مقضی گویند انبیا و اولیا بر قدرت آن داده اند که بدعاے ایشان آن بگردد
فاما مشیت که از قضا گویند و آن حکم محکم است و در ام الکتاب است بدعاے

باسحاہ میکروند بعدہ عن عن بمشاخ رسید فاما تجدید بیعت کہ مردیان با مشاخ میکنند این را سندے تمام است۔

قول فواید السالکین بلفوظ شیخ الاسلام قطب الدین نجب تیار وقتے
حضرت رسالت پناہ امیر المؤمنین عثمان را بر مکیان برسالت فرستادہ بودند آوازہ
برخواست کہ امیر المؤمنین عثمان را مکیان کشتند رسول علیہ السلام اند و بگیں شدند
آن زمان رسول علیہ السلام زیر درختے جنب نام نشستہ بودند یاران را برائے محاربه
مکیان نامزد میکردند و بیعت میکنند و این بیعت را بیعت رضوان ہم گویند و
شجرۃ البایعہ ہم خوانند و در باب آن یاران این آیت نازل شد لقد رضى الله
عن المؤمنين اذ ساعدوا تحت الشجرة ياران چون روان شدند یارے ابن رکوع
نام بازگشت گفت یا رسول الله مراد باطن خطرہ بود آن دفع شد بہ تجدید بیعت
نواہم کرد رسول علیہ السلام اورا بہ تجدید بیعت کنانید برین قضیہ اگر از مریدے
صغیرہ و کبیرہ در وجود می آید بالتماس مرید شیخ ہم بہ تجدید بیعت میکنند تا از محاربه
نفس و شیطان روے نکر داند و از سرتائب شود و اگر شیخ حاضر نباشد باخرقہ و تسبیح یا جاب
شیخ کہ مرید رسیدہ باشد بہ تجدید بیعت کند قال علیہ السلام التائب من الذنب لکن
لا ذنب له سرائین معنی است **هذه** ارادت دویتے بزرگ و سعادتے شکر فز
پر تو لاہوت است نہ از صفات ناسوت چه صفت مریدی از صفات ذاتی حق تعالی
است بروج ہر بندہ کہ حضرت عزت بدین صفت تجلی کند نور ارادت در دل
آئینس ظہور یابد و مرید گردد **مولف راست۔**

سہ اگر جو ارادت دیے منور شد کند تجلی بر بستر و جانش نور مرید
فکرۃ الاصفیا۔ روی عن علی رضی اللہ عنہ با یعنی رسول اللہ و السنی رواہ

ابنت کہ بے فرامی نہ کنند و این معروف است چنانکہ نوحہ کردن و جیہا پارہ کردن و در صحرایے اذن شوہر رفتن و خود را برے نامحرمان آراستن بعد آن کہ این شروط قبول کردند فرمان شد کہ ما بجہس پس لے تمہر بیعت کن ایشانرا و اسغفر لہن اللہ ان اللہ عفور رحیم۔ و آمرزش خواہ از حق برائے ایشان بد رستیکہ حق تعالیٰ از زندہ است و بسیار بخشنده و بخشنده است۔

طریقت بیعت زنان بامشاہیج۔ روی عمر عن ابیہ علیہ السلام اذہ اذا کان بابع النساء دعا بقبح من ما یفرغ من اید یہن وہ و عمن رسول اللہ ید لا فیہ یعنی بد رستیکہ چون حضرت رسالت پناہ بیعت میکنید عورات را قبح آب می آورد و دستہائے عورات در آن قبح میکند و حضرت نیز دست خود در میان میداشت و بیعت میکنانید مشایخ یا نیز غیبات حضرت رسالت پناہ عورات را بیعت برین طریق آب میکنانند۔

شرائط پیوند کردن و ارادت آوردن۔ طالب ارادت باید کہ غسل کند و از خانہ خود بہ نیت پیوند مخصوص بحضرت شیخ احرام بندد و وصیبت یارے صاحب پیوند بشیخ رود تا او اداب پیوند و ارادت آوردن بیاموزد و بعد پیوند شکرانہ پیش شیخ آورد بدانچہ مقدر باشد و بعدہ با صاحب محاسن و خادم مصافحہ کند تا خدمت شیخ از او یاد و یاد اخل چہ فرماید۔

شرط دیگر۔ ہر چہ شیخ فرماید تا وقت مردن آنزل بے ناغہ خواند و گزارد من المہد الی اللحد بترا این معنی است یعنی آنچه از پیش شیخ روز پیوند او را دو توافل برگیرد تا موت آنرا ترک نگیرد من المہد اکنت کہ او آن روز از شیر خوارگی ارادت بہ مردن می آید بعدہ بہ بلاغت ارادت خواہد رسید۔

شرط دیگر۔ احتیاج مردان بشیوخ برحق و بمشاہیج حقیقی ہم منقولست و ہم معقول۔

انبیا و اولیا نگردد و ایشان را بران اطلاق نباشد که چه رفته است.

رساله ششمیه پیش از جنید طالبا را با مشایخ محبت و اختلاط بود
نعمت و پرورش از صاحب مشایخ می یافتن ارادت و بیعت و خرقة در عهد
خواجہ جنید شتهار یافت که او مجتهد طریقت بود الی یومنا میان مشایخ استقامت
یافته است.

زبدۃ التحاق عین القضاة - هرگز امر و ارادت دنیا است وقت
مردن دنیا را بصورت زشت پیش او آرند و اگر ارادت عقبی باشد صورت خوب
و زیبا پیش او آرند و اگر ارادت حق تعالی بود معلوم است که چه پیش آرند و بیرون
وجهه و بیخلی رینا ضاحک سر این معنی است فال علیه السلام کما تعیشون
موتون کما متون تبعثون کما تبعثون تحشرون برین حاکم است.

بیعت نسا با مشایخ - بتابع حضرت رسالت پناه علیه السلام
مرصا و العباد قال الله تعالى يا ايها النبي اد اجاءك المؤمنات
ببائعتك على ان لا يشركن بالله شيئا ولا يسرقن ولا يزنين ولا يقتلن
اولادهن ولا ياتين السهنا يفترينه بين ايدهن وارجلهن ولا
يعصينك في معروف فبايعهن واستغفر لهن الله ان الله غفور رحيم
یعنی اے محمد چون بیایند بر تو زنان مومنان تا بیعت کنند با تو بر آنکه شرکب نیارند
با خدا اے چیز را و دزدی و زنا نکنند و فرزندان خود را نکشند و بر کس بهتان نه کنند
افترانه سازند بیان بهتان و افترایست که در تفسیر ریحانی میگوید بعضی عورات
بچکار از او کوچ بر میگرفتند و اضافت و افتراب شوهران خود میکردند که از شما را
ایم بین اید یهن این مراد است بعضی بچگان از زنان می آوردند و افتراب شوهران
خود میکردند که از شما را ایم و ارجلهن این مراد است و لا یعصینک فی معروف

در ملاکت و فوت و تلف و موت صوری افتند بچنین مثل سخن برحق کہ اطباءے حاذق
 قالب و قلب و روح و سر و بدن و طایبان حق اند علل ذمائم و اسقام صغیر و
 کبائر ظاہر و باطن را بدار و ہائے مجرب و تنزل من القرآن ما ہو سفار و حماۃ
 للمومنین بصمت حمایہ تقوی و شریعت و بشفائے طریقت و حقیقت تبدیل کنندہ
 و دلہائے متعطشان زلال معرفت نامتناہی و ستر ہائے مستنقیان
 میاہ محبت الہی را شربت موثرہ و سقاہم ربہم شرابا طہور اجائے نو
 و حیاتے ابدی ارزانی فرمایند **مولف راست**

امراض ظوہر و باطن بہرند از یک نفس خویش کہ عیسی نفس اند
معقول دیگر عجب نباشد کہ سالک راہ طریقت طالب لغت حقیقت
 از کثرت مجاہدات و مشقت و ریاضت بدلائل علم و عبارات و برائیں طاعات
 و تلاوت در مقامات روحانی رسد و روح از کسوت لُبشریت و لباس قابلیت مجرور
 شود پس روح در آن حال بخلاف حق تعالی بدیضا نماید و سالک اوصاف انا الحق
 و سبحانی ما اعظم شانی و زخود معاینہ کند و از زبان غیب کلمات و اسرار کہ وقتے نشیدہ
 است بشنود انا فہم کنیم چون او را مرشد نباشد پس در حلول و اتحاد افتد و خوف
 زوال ایمان بود برین قضیہ من لا یشیع کہ لادین لہ و اگر تصرفات پرورش
 شیخ ہادی و تادیب و تہذیب مقتدائے مرشد رفیق ظاہر و باطن مرید با شیخ
 بہ تاویلات و تہمیلات طریقت و حقیقت آن احوال برا و کشف کند و از ان
 بلبیہ در ملاکت اقتادند نہ بد و مقاماتے کہ بالاتر از نیست بنمایہ تا این مقامات
 حجب وقت او نشود چنانچہ مہتر یوسف علیہ السلام گفت رب قد اتیتنی من
 الملک و علمتني من تاویل الاحادیث **مولف راست**

چرا احتیاج مریدان شناختی بشیوخ کنوں مرید و مراد اسمی و حقیقی ان

مستقل چنانچہ بیات و احادیث ثابت شدہ فاما معقول اقوال مشایخ دران تلمیذت
مصاد و اقوال دیگران در حضرت سلطان مجازی و صوری اگر
 کسی خواهد کہ قربت جوید و در جتہ و منزلیتے گیرد اگر چه استحقاق قرب خد متے دارد
 و بے بیوسلیت مقرب بادشاه و مقبولان در گاہ قرب ممکن و میسر نشود فاما اگر خود را
 بحامیت مقربان انحصرت بر بند و بذیل عنایت ایشان متمسک گردد با آنکہ استحقاق
 خد متے نہ بود بواسطہ آن مقرب بسطان تواند رسید و بروی آن بندہ خاص قبول
 آن در گاہ تواند شد آمدیم در حضرت سلطان حقیقی تا بحبان و عاشقان و مقربان
 و مختصان و مقبولان و محبوبان اکہی نہ پیوند و چه مجال کہ گرد حریم سادات قرب
 آن در گاہ تواند گشت **مولف راست**۔

تا تو نہ رسی بشیخ بر حق نہ رسی زیر اکہ میان شیخ و حق نیست روی
 معقول دیگر رونده راہ کعبہ ظاہر را کہ مسافت معین و حد مبین دارد اگر چه اورا
 قوت قدیم و استطاعت زاد و راحلہ بود بے مصاحبت و متابعت را میران راہ
 شناس از مخافات شیر و مار و آفات و بلیات و قطاع طریق و انواع اخطار قدیم
 نتواند زد پس بیابان کعبہ حقیقی باطن کہ در ہر قدمے اخوان و یایم نفس و ہوا فائق
 اند مصاحبان شیاطین جن و انس ملازم و غولان طرق غوایت و مضلان وافر
 ضلالت طالب و داعی بوند بے شیخ مرشد و پیر ہادی کامل ازین عقبات ہائل و بیدار
 ہالک چگونہ خلاصی یابند و دین و ایمان بر چہ نقطہ سلامت بر بند میت

راہ زنانیکہ رہ دل زنند راہ بہ نزدیکی منزل زنند
معقول دیگر چنین آدمی را علت و مرض ظاہر و باطن بقالب حادث شود
 واجب است کہ رجوع باطباء حاذق کند تا او باب دستہ و نیل و نبض بروفق
 آن علل بہ ادویہ حار امراض را زایل گردانند تا اگر طبیب وانا و علت شناس نبود مردم

والمراد لایسیرید من الکولین شعباً غیرہ لا محب را ارادت خود نباشد و مرید قائم بخود باشد و مراد قائم بحق۔

رسالہ شیخ جمال الدین ہانسوی۔ المرید لایسیرید الا للہ و اذا اراد سوی اللہ لایسمی مریداً۔

قال شیخنا رضی اللہ عنہ۔ اگر یکے گوید من مرید تو ام و شیخ گوید مرید من نہ او مرید باشد زیرا کہ ارادت فعل مرید است و او بر آن مقرر است و اگر گوید تو مرید منی و او گوید من مرید تو نہ ام مرید نباشد چه او از فعل خود منکر است۔

تخصیصات علین الفضات مرید آئینہ پیر است کہ شیخ خود را در جان او بیند و پیر آئینہ مرید است کہ خدائے تعالیٰ را در آن آئینہ بیند مرید صادق باید بر جمال ولایت شیخ متماق و متطش و ملتاع و عاشق باشد و از تصرفات ارادت و اختیار خود برون آید تا بمعشوق شیخ اختصاص یابد الارادت ترک الارادین سر این معنی است۔

قول خدمت خواجہ۔ آنکہ ارادت می آر دین را حکیم گویند یعنی سیر را بر خود حاکم می سازد پس اگر سر چه پیر گوید و مریدان بشنود ہم مرید باشد و ہم حکیم و اگر نشنود نہ ارادت باشد نہ حکیم و مرید باید کہ بر ولایت شیخ عاشق گردد تا از تصرفات ارادت خود بیرون تواند آمد و مرید مراد شیخ تواند شد۔

قول خواجہ جنید۔ مرا پسیند پیران کہ با مریدان حکایت کنند چه فایده است گفتم آنها قوی قلوبہم تا مریدان را باستماع آن تقویٰ در دل پیدا آید و ثباتے در طریقت روی بہہما قال اللہ تعالیٰ و کلا نقص علیک من ۲ سبام الرسل ما نلت بہ فوادک یعنی لے محمد قصہ ہائے انبیاء کے بر تو فرستادیم سبب آنکہ دل تو بشنید آن ثابت گردد۔

بیان

معنی فضایل مریدان و شمائل و خصائل مریدان اسمی و حقیقی
مرید و مراد رساله ترجمه کشمیری۔ ہر کہ مرید است حقیقت مراد است چه اگر
مراد حق نبودی اورا خلعت ارادت پوشانند فرق میان مرید و مراد آنست کہ
مرید بلندست و مراد منقہ مرید در تحمل است و مراد محمول چنانچہ بہتر موسیٰ علیہ السلام
گفت رب انشرح لی صدری و محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم را گفتند انشرح لك
صدرک و بہتر موسیٰ علیہ السلام گفت رب اننی الظم البک قال لن ترانی و حضرت
رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم را فرمان شد۔ العزالی ریل
قول خواجہ جنید۔ مرید رونده است و مراد برودہ شدہ ہرگز رونده در پے
برودہ شدہ نرسد۔

قول خدمت خواجہ۔ مرید بر دو نوع است اسمی و حقیقی اسمی آنست
کہ پیر اور تلقین کند کہ دیدہ نا دیدہ کن و شنیدہ ناشنیدہ و بر سنت و جماعت باش
فاما مرید حقیقی آنست کہ اورا وقت تلقین توبہ و ارادت بگوید کہ تود صحبت ما باش
و ما در صحبت تو باشم۔

فایده غریب۔ اگر یہ وقت تلقین توبہ این نگفت اما بعد نقل خود مرید
را در حال دبا در مراقبہ این سخن فرمود اہم مرید حقیقی باشد۔

توقیعات العارفین۔ در مرید حقیقی چہا چیز باید تا مرید حقیقی شود او
آنکہ مرض و صحت اورا برابر باشد و ہمہ حال برضائے حق بود و دوم فقر و غنا اورا یکساں
بود و سوم حج و ذم مساوی و اند چہارم بہشت و دوزخ اورا برابر باشد

رسالہ ابوعلی رودباری۔ المرید لا یرید لنفسہ الا ما اراد اللہ

اعتراض نکند تا مفارقت حقیقی با شیخ روی نه نماید و معنی علیکم بالسمع والطاعة بر لوح دل مثبت گرداند و در آنکه خواجه احمد نهانندی را حادثه چنانیدن خوگان پیش آمد هزار مرید صاحب سجاده بد عقیده شدند مگر خواجه فرید الدین عطار بلکه ایشانرا گفت چرا موافقت نمیکند علماء آن عهد خواجه فرید الدین را تکفیر کردند که در کفر موافقت می نمایند خواجه گفت از روی شرع همین آید که شما میفرمایند فاما در صدق ارادت نجات مرید به نجات پیر و بلاکت مرید به بلاکت پیر باید - رباعی -

آنجا که نصیب خوب کیشان بخشند قسمی بمن رند پریشان بخشند
گریک ایم مرا از ایشان دانند در بد با شتم مرا بدیشان بخشند
و همه مریدان خواجه احمد نظر بظاهر شیخ کردند و خلاف امر دیدند خواجه فرید الدین عطار بدیده باطن نفاذ حکم دید و تری و معالیه که حق را با شیخ بود آن معاینه کرد و موافقت نمود -

شرط دیگر مرصاد العباد - مرید چون بحضرت شیخ پیوست باید که ادب و شرائط مریدی خانیچه در صدر مسطورات تجا آرد تا معانی سلوک بکمال رود و بد نخست توبه نصوح کند از جمیع معاصی ظاهری و باطن بعد از بر شرح و زیادت و بوع و صداقت استقامت ورزد و کار بغیر ایم کند و گرد نخست نه گردد و بقدر حجت علم فرائض و سنت حاصل کند و در زیادت و نکوشت تا از مقصود باز نماند و در یافتن تشبه و تقطیل و رفض و اعتزال و اتحاد و اتحاد و مثل این سعی نه نماید تا در شبهات نیفتد و در رشاید و قایل صبر واجب بیند و نفس را بمجا به و ریاضت متراض گرداند و در جمیع اقوال و افعال مخالفت نفس فریفته عین داند و نیاز مندی پیشه سازد که آن کار عظیم است و مقام عاشقان است و چون بمقام ناز رسد که آن مقام مستوقبت هم نیاز مندی نه گذارد - **مولف راست** -

رساله غریب - هر کس که پیر مرید را فرماید آن خلعت الهی باشد که بدو میدهد
و هر جا که مرید باشد در حمایت آن خلعت بود و فرمان پیر فرمان خدا است -
رساله رموز الوالهین یکی مرید است و یکی مراد یکی را مرید کنند برید
رساند و یکی را دست گیرند برادر رسانند تا مراد الله گردد -

شرایط مریدی و آداب آن - قول خدمت خواجه مرید مبتدی را باید
که در حضور شیخ مودب و در غیبت مراقب باشد اما مرید مبتدی را غیبت و حضور یکسان
است چنانچه مولانا شمس الدین عینی خلیفه خدمت خواجه چون از خانه بخدمت روان
گردید تمام راه دست بسته رفته و گفته شیخ می بیند از آن جهت بادب میروم
اگر مرید صادق و طالب عاشق بقدر وسع بر شرائط و آداب سابقه قیام نماید -
بالبیقین مرید بر ادقیقی و طالب بطلوب اصلی وصول یابد و حجب حرامان بعد
از مشاهده غیب بردارند -

قول محقق دیگر - و در مرید قابلیت اصلی می باید یعنی محروم ازل نباشد تا
سخن شیخ در و موثر آید اگر نه کوشش هیچ نبیه و ولی در هدایت او مفید نیاید قصه بوطاف
و سحر حضرت رسالت پناه علیه السلام مشهور است - فرد سعدی -

اگر خدا می باشد زبیده خوشنود شفاعت همه پیغمبران ندارد و سو
شرط دیگر - از رساله غریب - کمال مرید آنست که اگر از شیخ قوی و ضعیف در
وجود آید که آن بظاهر خلاف شریعت و طریقت نماید مرید باید که بد عقیده نشود و معتز
نه کند بر کثرت بینی و نافرمانی خود حمل کند چنانچه بهتر خضر و مهتر موسی را گفت فان اتلعتی
فلا تسبانی هن شیء حتی احداث لك منه ذکر ا چون مهتر خضر کشتی شکست و
بچه را بکشت و دیوار رے عمارت کرد مهتر موسی را طاق نماند پرسید این چرا همچین کردی
مهتر خضر گفت هذا فرق بینی و بینک پس کمال مرید آن باشد که بر قول و فعل شیخ

در بر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پوشانیدند در خاطر رسول علیہ السلام گذشت اگر امتان
 مرا ازین خلعت نصیب باشد چه خوب بود در حال جبرئیل آمد و گفت یا محمد ازین خلعت
 امتان ترا نیز نصیب باشد ولیکن بدین شرط و آن شرط تعیین کرد چون رسول علیہ السلام
 بدینا آمد میان یاران حکایت کرد فرمود نمیدانم از شما که باشد کہ آن شرط بجا آرد تا من
 آن خلعت بدو دهم امیر المؤمنین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ عرضہ داشت کرد یا رسول اللہ
 بمن ارزانی دارید رسول فرمود کہ اگر بتو دهم چه کنی او گفت سخاوت و صدق و زہد و
 تقوی کنم فرمود بنشین امیر المؤمنین عمر خطاب برخواست و او نیز از عدل و داد و جز
 آن گفت ہمین جواب شد بعدہ امیر المؤمنین عثمان برخاست و او نیز مشغول بہا
 و بذل و عطا گفت ہمین جواب شد بعدہ امیر المؤمنین شاہ مردان علی کرم اللہ وجہہ
 برخاست رسول اللہ پرید توجہ کتی گفت این راستر بندگان خدائے تعالی سائیم
 و عیب بندگان خدائے بہ پوشتم حضرت رسالت پناہ گفت شرط ہمین بود خرقة
 با میر المؤمنین شاہ مردان علی دادند بعدہ بحسن بصری رسید و از آنجا عن ابن عباس
 رسیدالی یومنا ہذا بعد این تقریر خدمت خواجہ در گریہ شد و گفت درویشی ہمین
 پرودہ پوشی است و این بیت داعی را از زبان مبارک شیخ و مخدوم خویش سماعت
 است بیت۔

گر بد باشی بدی نہ گوی نیکی در پر عیبی عیب بخونی نیکی

منہم خرقة پنچ است اول خرقة ارادت است کہ روز بیعت شیخ مرید باید بد
 و توبہ کناند و بصلاح و تقوی در آرد دوم خرقة محبت است کہ پیر بعد ارادت مرید را
 کلام یا جامیہ شقیقت در آن جامہ نیز انعمت خالی نباشد سیوم خرقة تبرک است کہ
 تیج جز مرید دیگر را بالتماس آن کس عطا کند چهارم خرقة صحبت است آنکہ شیخ در حیات
 خود بسبب بعد مسافت مرید را قابل نعمتہائے دیگر داند اورا بشیخہ کامل صحبت فرماید

گیرم که زطالعی تو مطلوب شدی هم گزاری نیازمندی در ناز
و هیچ فعل خلاف رضا و روش شیخ نکند و تسلیم تصرفات شیخ باشد که آن زردبان
احکام قضا و قدر است و در جمیع امور ظاهر و باطن التجا بولایت شیخ کند و اگر چیرے
خلاف روش شیخ در وجود آید در حال مستغفر شود و بمغذرت گراید و ما خولش و بیگانه
حسن خلق و ادب رعایت کند و از منافزه و مجادله و مباحثه و مکالمه و منازعت احتراز
کلی واجب بیند - مولف راست -

چو آداب مریخی و شرائط هم محقق شد ترا شاید که فضل عزت و اسرار خرقه هم شود روشن

بیان دهم

فضائل و شمائل خرقه پوشان و طاقیه داران رساله شیخ عبداللہ
سہیل لستری - ان الخرقۃ من سنۃ اللہ تعالیٰ حق تعالیٰ اول خرقه بحضرت
مہتر آدم علیہ السلام داد و در عالم علوی تصوف ارزانی داشت آدم صفا ازین جهت
گفتند و بعدہ آن روز کہ مہتر ابراہیم را در تحقیق کردند مہتر جبرئیل را حکم شد کہ میراہن
از بہشت برو ابراہیم را بدہ تا تقوید سازد و بر خود دارد و بعدہ آن میراہن بہ مہتر
یوسف علیہ السلام رسید آن روز کہ در چاہ می انداختند آن میراہن بجائے تقوید در
کردن مہتر یوسف بود مہتر جبرئیل را فرمان شد کہ آن میراہن بکشاد و دراپوشان -
ترجمہ عوارف - خرقہ در وجود مریحان کار کند کہ میراہن مہتر یوسف بر
یعقوب کرد و خرقہ کہ حضرت رسالت پناہ بامیرالمؤمنین مرتضیٰ علی داد اگرچہ آن خرقہ
نازد و لیکن برکات و تاثیرات آن در فرقائے مشائخ مانده است -

رسالہ قوام العقاید - شیخ الاسلام نظام الحق والدین قدس سرہ العزیز
فرمود چون حضرت رسالت پناہ از معراج بازگشت بر در بہشت ایستادہ کردند و خلقی

ال الله تعالى يحب القلوب الخوارق۔

قول محقق۔ طاقیہ چار ترک دارد ہر کہ تارک چار چیز باشد طاقیہ نہادن اور اسلم بود اول ترک ہوائے نفس کند دوم تارک دنیا باشد سیوم ترک عجبی دہم چارم ترک خود گوید۔ نظم۔

اول ز خود و ہر دو جہاں دست بشوے وانگاہ بدست شستہ این در میسن رسالہ قطبی۔ کلام چار ترکی ترک گرفتن ہوائے طبائع اربعہ است یعنی از

صفت بشیریت بیرون آید این در حق میدان رسیده است نہ نونیازان۔

رسالہ رموز الہامین جو ذکرہ منزہا ہے ہواست و چار ترک صحابہ

اربعہ وزہ منزہ حضرت رسالت است کہ ہر چار را برگرفته است و سر در کردہ و

این چار نیز خود را بر رسول خدا بستہ۔

منہ۔ یکے طاقیہ است و یکے باقیہ و یکے خرقة است و یکے خرقة طاقیہ

از تقویت است و کسوت اتقیا است فاما باقیہ از بقا است لباس طایفہ

کہ بقائے ایشان بقاءے روح مدسی باشد نہ بروح غریزی فاما خرقة عبارت از

پارہ جامہ است یعنی پوشندہ خرقة را دلش پارہ پارہ و نفس شکستہ باید تا خرقة بر سر

زیبد و خرقة اشارت بسوختگی دارد باطن ہر کہ باقیہ محبت الہی محترق شدہ باشد

خرقة بر سرش خرقة گردد۔ مولف راست۔

پو فضل طاقیہ و خرقة را شدی شامل کنون فضائل مقراض و قصر را در باب

سیان ماژوہم

احکام فضائل مقراض و شامل مقصور الیٰ و محلو ق

رسالہ معرفت المیردین۔ مقراض راندن ارسنن انبیا است اول ہتر

تا صحبت آن شیخ کند خیم خرقه حقیقی است که شیخ بمرید خاص دهد و مصلح ظاهر و باطن و دینی و دنیاوی آن مرید از قلیل و کثیر منکفل شود و بر خود لازم نماید تا آن مرید را بحق برساند فاما کسی نداند که شیخ وقت ارادت آوردن ازین پنج خرقه خرقه حقیقی چه که میدهد آن میان حق و شیخ است و تواند بود که اگر مرید قابلیت ازلی دارد هم بر دوز ارادت خرقه حقیقی دهد و گرنه بهدیر بجایست رساند بعد خرقه حقیقی دهد -
مولف راست -

نه هر مرید مرید است و عام خاص است از آن مشایخ خرقه نهاده است بفرق رساله لوا مع قاضی حمید الدین ناگوری بطایفه مونس دوست است و در و همه عشق مرکب و برین راه صادق کسی است که قدر طایفه بداند - رباعی
در طایفه جمله عشق و شوق است همه اسرار جلال دوست و ذوق است همه
چون بر سر خود نهاده ای آن مونس است می سوزد عشق او چو شوق است همه
قول امام ابو یوسف قاضی پوشیدن طایفه بر دو طریق است
یکه کلاه سیاه که از ورق بلند باشد از آن تره گویند بعضی در ایشان پوشیده اند
دوم کلاه سیدیه و یا از صوف و یا از جامی که با فرق متصل باشد آنرا لاطیه گویند حضرت
رسالت پناه و مشایخ لاطیه پوشیده اند و می پوشند و در خاندان خواجگان حشمت
باجور گره و دوخت شیرازه پوشیده اند و آنرا هر کس تمایل کرده است -

راحت المحبین ملفوظ خواجه کلاه چهارخانه دارد اول خانه اسرار است
و انوار دوم خانه محبت و توکل است - سیوم خانه عشق و اشتیاق چهارم خانه صفا
و موافقت است هر که این کلاه پوشد هر چهار چیز در تارک او مرکبست باید که پوشنده
این کلاه ازین هر چهار نعمت محروم نباشد و بر آن کار کند و حق آن نگذارد -
روح الارواح - لیس الاعتبار بالخوفه انما الاعتبار بالخرقة

را بیاموزم مولف راست۔

چون فضل بیعت مقراض خرقه شد ترا روشن کنوں با شیخ و حق رسم ادب باید نگه داری

بیان دوازدهم

رعایت ادب مرید با شیخ و با حق تعالی

ترجمہ شیرازی اَدَبِ مَعْنٰی رَبِّی بَادَانِ حَسَنُ حَضْرَتِ رِثَالَتِ پَنَاهِ فرمود
حق تعالی ادب بائے نیکو و مستحق امرخت ما ذاع البصا و ما طغی این نگاہ داشت
ادب رسول الله بود که جز حق هیچ چیز نظر نہ کردی و بے رضائے خدائے در هیچ کارے
اقدام نہ نموده بدانکه بنده از طاعت بہ بہشت رسد و از حفظ ادب بجا آورد ہر کہ با حق
ادب نگاہ دارد و محب گردد و حسن ادب ظاہر عنوان حسن ادب باطن است
حق تعالی بر سر بندہ کہ معانی اسماء و صفات خود کشف گردانید ادب حضرت
برو لازم داشت و ہر کہ حقیقت ذات خود کشف گردانید فیسی و شکستگی برو
لازم نمود اما الادب و اما العطب سر این معنی است۔

انفائیس الانفاس ملفوظ مخدومنا مریدے بحضرت شیخ خود رفت
از در تاجانجا کہ شیخ نشسته بود ہفتاد ادب نگاہ داشت و چون بشرف پاوس
مشرف شد شیخ فرمود بیا بے مرید یا ادب و مرید بے ادب مرید با ادب
سبب آنکہ ہفتاد ادب بجا آوردی و بے ادب از جہت آنکہ ترا هیچ مہابت من
مانع نیامد کہ یک دو ازین ہفتاد فراموش میکردی و تھے بحضرت شیخ الاسلام
نظام الحق والدین رسانیدند کہ خدمت شیخ الاسلام برہان الدین چہار کلمہ
می دانند کہ بعد از نماز چاشت میگویند کہ از دو کلمہ و تیار و سے و دو کلمہ
عقبی خواہ فرمود مولانا برہان الدین ان چہار کلمہ تو میدانی گفتند آری میدانم

شیث راجزیریل مقرض را نده تلقین کرد مقرض از تیر الهی است کسے بر تیر آن طلاع
ندارد و معنی مقرض اینست که قطع العلایق بین المولی و بین عبده کسے که این معنی
ندانند چه مقرض خواهد راند و قتی حضرت رسالت پناه صلی اللہ علیہ وسلم سترت
فرمود اللهم اعفر للمخلفین صحابه پر سیدند و للقصیین قال علیہ السلام
و للقصیین قصرو طوق بدین حدیث ثابت شده است۔

قول شیخ غیاث الدین۔ آن زمان کہ مخلوق را در گور کنند فرشتگان
عذاب آیند فرمان شود کہ دست ازین بنده بردارید کہ زمینست خود مہمہ در دنیا
گذاشتہ است مخلوق در دنیا و عقبی عزیز است و بسیار فضیلت دارد۔
قول عبداللہ شتیری ہر کہ با حکام مقرض عالم نباشد او مضل بود۔
خواجہ حبیب عجبی فرمود۔ ہر کہ مرید را بے بیعت و بے خرقة مقرض
راند او ہم مضل باشد۔

خواجہ حسن بصری فرمود۔ امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ مقرض
بر من راند و سترتار موسے از رستار و چپائے سر من از آخر پیشانی ستید خلاف مذہب
اشعر یہ کہ ایشان موسے از قفای شانند۔

قول خواجہ جنید بعضے مشایخ مقرض از مس داشتند فاما اجماع مشایخ
است کہ مقرض از حدید است۔

رسالہ غریب۔ حضرت رسالت پناه علیہ السلام ایت معلقین در سکہ
می خواند سودائے مخلوق شدن در سراقاد فرمان آمد پیش نور خود حلق کن جبریل
سترہ از بہشت آورده حلق کرد و دوازده لک و سینہ ہزار و شصت و دو موی
از سر مبارک رسول فرود آمد و ناپید شد صحابه پر سیدند کہ این موسے چه شد جبریل
گفت حوران را فرمان شدہ است برائے تقوید خود بتانند تا بے برکت آن شما

بسیار بخود و پیرا بصورت و عبارت نه بیند و چشم ظاهر ننگر و دچشم باطن بیند -
مؤلف راست -

کله نهادی بر سر شدی مودب هم قباکے زهد و ورع در برت بیا چیت

بیان سیزدهم

فضائل ورع و زهدات و شمائل متورعان و مستزهدان

ترجمہ قشیری - حضرت رسالت پناہ ابو ہریرہ رافرمودکن و دعا کن
اعیل الناس یعنی فرسکار باش تا عابدترین مردمان باشی -

یکمیا کے سعادت - ورع پنج درجہ است اول عدل و معنی عدل

دور بودن است یعنی ہر چہ لفتویٰ ظاہر حرام بود ازان عدول نماید و اگر نہ فاسق

و عاصی باشد و این ورع عام مسلمانان است دوم ورع نیک مردان است یعنی

چیزیکہ کہ لفتویٰ حرام نبود وے در ان شبہ باشد دست ازان باز دارند و شبہ قسم

است یکے آنکہ حذر کردن ازان واجب است چنانچہ شبہ ربا و غضب باشد

دوم حذر کردن ازان مستحب است چنانچہ طعام ملوک و امرایوم حذر از دوسوم

چنانچہ گوشت صید نخورد سبب آنکہ نباید کہ از ملک دیگرے گرنختہ باشد و از سرے

عاریت پر سپرناید نباید خداوند این مردہ باشد و وارثان جائے باشند سیوم درجہ

ورع متقیان و پرہیزگاران است کہ از حلال ہم محترزشوند چنانچہ عمر عبد العزیز

رضی اللہ عنہ مشک از غنیمت آورده بودند او بینی خود گرفت تا بوی او در دماغ

نرود کہ این حق مسلمانانست و از منفعت او ہمین بواسطہ متودعی بر سر بجا رشتہ

بود و نقل کرد و چراغ میسوخت آنرا بکشت گفت وارثان را درین روغن حق است

مستوی اگر از وجہ حلال سب خورد از ورع و تقوی محروم ماند چہ آرام و جہ روح صدیقانست

فرمان شد بخوان ہر چند شیخ الاسلام برہان الدین خواست کہ بخواند یا دنیا بد بعدہ
خواجہ فرمود انستم کہ تو میدانی ولے از مہابت من ترا فراموشی آید۔

قول خواجہ عبداللہ مبارک ادب الخدمۃ اعز من الخدمۃ
شیخ علی وقاق العبد یصل بطاعته الی الجنة وبادبہ یصل
الی اللہ تعالیٰ۔

ادب مہتر عیسیٰ باحق تعالیٰ اذ قال اللہ یا عیسیٰ ابن مریم
عانت قلت للناس اتخذونی وامی الہین فردلے قیامت فرمان شود کہ
عیسیٰ تو گفتہ بودی کہ مردمان ترا وادرترا بجز دلے گیرند مہتر عیسیٰ ادب نگاہداشت
نگفت کہ من نگفتہ ام گفت تعلم ما فی نفسی ولا اعلم ما فی نفسک۔

قول شیخ جلالی من لا ادب له لا شریعة له۔

قول شیخ الشیوخ من لا ادب له لا ایمان له ولا توحید له۔

قول انس بن مالک الادب فی العہل علامۃ قبول العمل۔
خواجہ حریری بستم سال در خلوت پافرازند کہ و بجن الادب مع اللہ خواجہ لبشر حافی پا
بر سہنہ گشتے و گفتے کہ زمین بساط اللہ است نعلین چون پوشم کہ در بساط بادشاہان
مجازی نعلین پوشیدہ نتوان رفت بر بساط بادشاہ حقیقی چون توان رفت و در ہر
محلتہ و کوچہ کہ خواستے بگردیدے ہیچ جانورے پخمال نہ کردے و ہر کہ ترک ادب کند
از رانگان شود۔

کتاب عوارف لکبلا تا سوعلی ما فاتکم این ادب عوام است
ما زاغ البصر و ما طغی این ادب رسول علیہ السلام و احصی اولبا ہم۔
ادب دیگر المراد من اللہ تعالیٰ الی اللہ غایۃ الادب۔
رسالہ تمجید است۔ یک ادب میرد است کہ از پیر معصومی و عبادت

رساله تمهیدات - نزد محققان زهد و زاهد خویشیت و نباشد بهر آنکه دنیا خود آن
قد زنده ارد که ترک کننده آن زهد باشد قل متاع الدنيا قليل این باشد -

هذه - الذ هه في الدنيا يريح البدن والنه هه في الاخرة يريح
القلب والاقبال الى الله تعالى يريح الروح -

محقق گوید - روح آن است که کسی را فریب ندی و از لایب و قدر اجتناب
زیادت نطلبی اگر چه حلال باشد فاما زهد ترک دادن دنیا است بلکه تارک شدن
از خود است مولف راست -

هر چه دون خداست ترک دهند تا بسزاوار زاهدی گردند
رساله راحت القلوب مفوظ شیخ الاسلام فرید الحق الدین
زهد سینه خیر است و کسی را که این نیست زاهد نیست اول شناخت دنیا پس داشتن -
آداب آن سیوم آرزو مندی آخرت پس طلب کردن آن -

رساله رموز الوالیهین زید سه حرف است (ز - ه - د) زاهد را باید
زندگانی او در بار سای باشد - همه وقت در طلب هدایت کوشد - دید دولت
عقبی حاصل کند زاهد هر چه لا یعنی است آنرا ترک گیرد و آنچه خواست خود باشد
بگزارد - بیت -

زاهدی چیست ترک گفتن عاشقی چیست ترک خود گفتن
زاهد خود را در خطر عشق و محبت نتواند انداخت و زهد است خود را فدای
دوست نیار ساخت قال علیه السلام ملوك الجنة الراهدون و
ملوك الراهدين العارفون -

فوق مشایخ - قلوب الراهدين اوعية التوكل و قلوب العارفين
اوعية المعرفة -

کہ خذر کنند از چیزیکہ جلال بود و لیکن سبب حصول آنچیز معصیت رفتہ باشد چنانچہ بشر
حانی آب از جوئے سلطان نخوردے کہ چہ دایم کہ از کدام وجہ کافہ اند و بعضے بزرگان
متوہج چراغ از شمع بادشاہ نیا فروختندے ہمیشہ بشر حانی اشے تاری رشت مشعلہ
سلطان از ان راہ میگذشت بکتار رشتہ در روشنائی مشعلہ او بشید روز برفتی رفت
پرسید کہ یک تار در روشنائی ظلمے رشتہ ام روا باشد مفتی گفت مگر تو ہمیشہ بشر حانی
گفت آری مفتی گفت ترار و انباشد در جہ خم و رع مقربان و موحدان است تا ہر
خوردن و پوشیدن و رفتن کہ نہ از برائے خدائے باشد حرام دانند بھی معاذ را زی رفتہ
دار و خورده بود حرم ایشان گفت چند گامے در ضمن بزن تا دار و اثر کن گفت سی
سال است ہیچ قدم بغیر حق نزده ام مولف راست۔

آن پابریہ باد کہ جز در رہ خدا گامے زند بخانہ و بیرون ہوائے نفس
حضرت رسالت پناہ و صحابہ و امامان مذاہب برائے عوام سہولت کردہ اند
تا برایشان حج نرود و برائے خواص جہت آن سہولت کردہ اند تا نظر بر عونت پرہیز گاری
نہ و نفقت نہ چہ حضرت رسالت پناہ از مطہرہ مشرکے آب ستید و طہارت کرد و امیر المؤمنین
عمر از سبوسے زن ترسائے آب خورد و طہارت کرد اگرچہ دستہائے ایشان بے
خوردن مٹوث بود و لے چون پلیدی ندیدندے و نہ انتہ پاک میگزشتند مشایخ مائیز
بتابعیت صحابہ رسول علیہ السلام برین عمل میکنند اگرچہ در لغو و آب و جہ از روئے
ورع احتیاط شرط است و لے مبالغت نہ کنند تا در وسوسہ نیفتند۔

قول خواجہ جنید ورع ظاہر آنست کہ حرکت نہ کند مگر برائے حق و ورع
باطن آنکہ دون حق در دلش نکرزد۔

قال المحققون - ورع العوام من المحرمات و ورع الخواص من
الحیلات و ورع الہدایقین ممن سوی اللہ۔

قول امام صاحب ترجمه اشتقاق صوفی و تصوف از صفوت
نیست بلکه از صوفست و معنی صوف پوشیدن بشم بود و این وجهی دارد کما قال علیه
السلام علیکم بلباس الصوف تجدوا احلا و الايمان فی قلوبکم
طایفه را که صوفیان گویند از اشتقاق لغت سرالذلان الصوفی ممنوع عن العبارة
و الاشارة صوفیه را علمائے آخره و علمائے باطن خوانند.

قول خواجه محمد حیریری معنی تصوف در رفتن باخلاق پسندیده و بیرن
آمدن از اخلاق دنی و نامحموده است.

قول خواجه معروف کرخی قدس سره تصوف کار کردن بمقایق
و نوید بودن از خلائق التصوف بر قله محرقه تصوف محو شدن است از انسانیت
رساله کشف المحجوب تصوف راسه درجه است یک منصف بود
که برائے جاه و مال خود را مانند صوفیان حقیقی کند و برائے خوردن و آشامیدن سر
گردان شده گردد که المتصوف عند الصوفیه کالذباب و عند غیرهم کالذیاب که
همه غیر حون گرگ بطالب مردار باشد دوم متصوف است که بے مجاهده این درجه
طلبند و خود را مانند صوفیان نمایند سیوم صوفی حقیقی بود که از خود فانی و بحق بانی گردد
و از قبضه طبایع رسته و بمقایق تصوف پیوسته باشد صوفی حقیقی که بقرب حق تعالی
در صف اول باشد و باوصاف امیر المومنین ابوبکر صدیق موصوف گردد و لان
الصفا صفة الصديق انکه محبت مصفا باشد صافی بود و آنکه مستغرق محبت باشد
از صوفی گویند.

رساله راحت المجین ملفوظ خواجه مهر موسی راهب شد تا کلمه نم شود
مناجات کرد فرمان آید ای موسی لباس عاشقان ما بشکرانه بخوابی که در بر کشی
مهر موسی در خانه رفت هر ملک و اسباب دال که داشت در راه حق بذل کرد

رساله مختصر زاهدانست که دست از ملک دل ارتفع آن خالی دارد و حقیقت
زهد قطع قلب است از الماک نه خلوی زاهدی و ترک حلال موجود است و ترک حرام
و شبه خود فریضه است حاتم اصم خلیفه را گفت زاهد تویی که بغلیل قناعت کرده و
من بدینا و عجبی قناعت ندارم.

رساله روح الارواح - الزاهد صید الحق فی الدنیا و العارف صید الحق فی البقیة
رساله ترجمه ششیری - زهد سلیقه خیر است باندک خورسند بودن و از خلق دور
بودن و معدوم خالی داشتن.

قول خواجه منصور - دنیا گزاشتن زهد نفس است و عجبی گزاشتن زهد دل
و ترک خود گفتن زهد جانست.

رساله شمسیه زاهد و عارف هر دو تارک دنیا و عجبی اند و بی بعلت مختلفه
زاهد نسبت اعراض موعوده و عارف نسبت احوال موجوده.

رساله شیخ جمال الدین هاشمی - الزاهد تارک الدنیا للعقبی العارف
تارک العقبی للمولی.

قول شیخ بایزید - من الزاهد فقال هو الفقیر و الفقیر هو الصوفی
و الصوفی هو الله - مؤلف راست.

چوزهد و فقر و تصوف قریب یکدیگر است نزد شناسی اسرار این دو سه بدل

بیان چهاردهم

فضائل تصوف و شمائل صوفیان و اوصاف فقر و فقریان
و صفت صوفی و تصوف

حق شود پس پشیم با اہل صوف۔

رسالہ ادب المریدین۔ اخلاق اصحاب النصفوف الحکم والنواصح
والنصیحة والشفقة والاحتمال والمواقفة والبشاشة والالفة وبذل
الجمال والبرقة والعفو والصغم والحیاة والوفاء وحسن الظن والتصغیر
لنفسہ وتوقیر الاحوان والرحمة علی الصغیر والکبیر والظالم دعاء الہ
رسالہ عین القضاات۔ اگر خواہی کہ سعادت ابدی ترا میسر آید یک عت
صحبت یک صوفی حلوی در باب تابدانی کہ حلوی کیست حلوی صوفی آن باشد کہ
شیخ بزرگوار ازینجا گفت الصوفی ہوا للہ یعنی ہر چہ در موجودات باشد از او پوشیدہ
نماند آن حلوی است سیر این حدیث تخلقوا باخلق اللہ امینست۔

قول خواجہ بایزید۔ ان اللہ تعالیٰ صف الصوفیة عن صفاتہ فاذا
صفاهم فسموا صوفیاً مقام تصوف اعراض از جملہ موجودات است پس صفات
حق صوفی را از ہمہ چیز صفادہ تا بصفات اللہ موصوف گردد آن گاہ صوفی حقیقی شود
و فقر روست و بد اذ التالفقر تھو اللہ این باشد الفقیر فخری ازینجا فرمود
وصف فقر و فقیران۔ قال اللہ تعالیٰ للفقراء الذین احصوا
فی سبیل اللہ لا یتطیعون ضمیر بانی الارض یحسبہم الحاہل اغنیاء عن
التعفف تعرفہم سیماء ہم لا یسئلون الناس الحافا۔

رسالہ قشیری حضرت رسالت پناہ فرمود فقیر و مسکین اکس نبود کہ
در بدر گردد و فقر و خرمائی بخوابد فقیر اکس است کہ اورا غنیئے باشد و شرم دارد کہ
از مردمان سوال کند الحیاة من الایمان یعنی از خداے تعالیٰ شرم دارد و از غیر
او سوال نکند۔
قول شیخنا دمنجد و منا۔ الفقیر لا یسئل من اللہ استیغاث و من الناس

از کفاف زیادت طلب کند و درین وعید در آید. بحما قال علیه السلام کل فقیرا
اکتسب بلا حاجة عذب الله الف عام محم فقیر خاص انما اصل است که جز حق
بیش هیچ چیز را ضعیف نباشد و در همه جهان از همه چیز برتر بود.

رساله رموز الوالیهین فقر عشق است فقر را در طریقت و حقیقت عاشق
نام است یعنی عاشق تقارن الله است و این هیچ چیز از و ندارد مگر بقاء الله چون مستغرق
تقارن الله باشد خود در آن محو شود و بصفت بقا موصوف گردد و با نوار جمال الله متجلی
بود و بصفت هویت اختصاص یابد اینچاق فقر تمام شود و اذ انتم الفقیر فهو الله
این باشد و الفقر مخفی تر این رموز است.

رساله غوث الاعظم قال یا غوث الاعظم لیس الفقیر عندی من
لیس له شیء بل الفقیر الذی له امر فی کل شیء لکن هیکون یا غوث
قل لا صیانتک و احبابک فمن اراد منکم صیبتی فعلیه باختيار الفقر ثم
فقر الفقیر ثم الفقر عن فقر الفقیر فاذا اتم فقرهم فلا هم الا انا
یا غوث قل لا صیانتک اغتصموا دعوة الفقر اعفانهم عندی و انا
عند هم یا غوث الاعظم اذ ارایت المحرق بار الفقر و المنکسر
بکثرة الفاقة فقرب الیه الاحباب بنی و بنیه یا غوث جعلت الفقر
و الفاقة مطیب الانسان فمن ركبها فقد بلغ المنزل قبل ان
يقطع المفاذات و البوادی.

رساله ادب المریدین لیس الفقیر عند التصوف الفاقة
و عدم الاسباب بل الفقر المحمود التقة بالله و الرضا بما قسمه الفقر
نوعان محمود و مذموم المذموم الاضطرابی و المحمود الاختیاری هر که بر فقر صبر نکند
مذموم باشد و هر که اسباب و املاک نباشد و دل را ز جهت قوت متفرق نشود

استنکافوا الفقیر خلوا البدن من المال و خلوا القلب من الامال و خلوا الروح من
الاشکال یعنی فقیر کسی است کہ در خاطر او هیچ حیلہ و چارہ نباشد چہ ہر کہ اعتقاد بر حق
کند و التجا بجنفش دارد از مسلم و کافر محتاج کس نشود فرو لے درت بریج گبرے پیش ہر کرا
سرمایہ تو درویش نہ۔

قول خواجہ عبداللہ قسری الفقیر الصادق لایسأل ولا یرد ولا یحبس
نقر نشان اولیا و پیرایہ اصفیا است و فقیران برگزیدگان حق اند کہ سیرت ایشان
روزی بر جمیع خلقت فراخ گرداند و فقیران مقربان حضرت حق اند قال علیہ السلام
الفقیر اعم جالساً باللہ یوم القیمۃ فقیر آنست کہ بندہ متغنی نگردد مگر بتحق
قول سلطان ابراہیم ادہم پرسندند درویشی چہ باشد گفت ترس از
درویشی کردن و تو انگری چہ باشد گفت ایمن بودن بجدایے تعالی۔
قول خواجہ ذوالنون مصری۔ علامت خشم خداے تعالی بر بندہ
ترسیدن بندہ است از درویشی۔

رسالہ شیخ جمال الدین ہانسوی۔ الفقیر سواد الوجه فی الدارین
الاول یاتی بالکفر والطغیان والثانی یحصل بہ رضا الرحمن۔

رسالہ معارف مولانا رحم فقیر بنج وجہ است اول آنکہ بانواو بے نوا
غنی اللہ فقیر است۔ کہا قال اللہ تعالی یا ایہا الناس انفقوا الفقراء علی اللہ
واللہ هو الغنی الحمید دوم فقیر فضول است کہ در طلب دنیا بود نہ طالب حق
نہ و فقیر است بلکہ دن سوم فقیر عاجز است یعنی میوہ و در یض و ضعیف البدن تا
و اور ابراہیم مومنان حق است کما قال اللہ تعالی و فی اموالہم حق معلوم
للسائل والمحرّم۔ چہارم فقیر آنست کہ قانع بود و آنکہ اورا محبت و طاعت
حق در دل غالب باشد و دنیا را با اختیار ترک دہد و بقدر کفاف بسندہ کند ہر چہ

فرمود ان الله لا ينظر الى صدوركم ولا اعمالكم ولكن ينظر الى قلوبكم
و بیا تکمل این حقیقت علم نیت است و عمل مومن محدود باشد بهر حال و نیت بهمه
خیر و طاعت میرسد پس ثواب اعمال نیز محدود باشد و ثواب نیت نامحدود که ثواب
نیت او صد هزار چندان است که نیت المومن خیر من عمله و همچنین نیت و اعمال
مستمر اگر چه اعمال اندک است نیت از اندازه بیرون است و حکم در کل حال بر نیت
است و نیت و ارادت یکے است اگر به باطن تو ارادت حق غالب است که
بیریدون و جهل پس ترا درین ارادت فروانزمره عاشقان حشر کنند و اگر اراده
بهشت غالب است و منکم من یرید الاخره لا یفوت الفردوس جاوید یابی
و هم در بهشت بانی و آرزوے اعلیٰ علین در نهاد متر تو نمازد و جاویدان در بهشت
باشی حال دین فیهما صفت آنست اکنون به باطن خود به بین که آرزوے دنیا یا
آرزوے بهشت و یا آرزوے بقا و الله واری در هر آرزوے که باشی اعمال آن
نیت از تو صادر نشود۔

رساله ششم۔ لا یقبل الله تعالى قولاً الا بعمل ولا عملاً الا بنیة
رساله کشف المحجوب نیت کردن به ابتداء عمل بهتر از ابتدا کردن عمل
به نیت بود نیت المومن خیر من عمله اینست۔

رساله رموز نیت ارباب حقیقت تبدیل کردن ذایم بحاید و نفی خطرات
و هو اجس شروخ از بواطن است ساعة فساعة و این مثلاً اخلاص بود که نیت
المومن خیر من عمله ای الاخلاص فی العمل عمل خالص به شایسته ثواب و
آلایش ثمرات باشد۔ مولف راست۔

نیت خالص بود خاص از برای حق تعالی اهل دل را در عمل نیت از برای اجر و جزا
امانیت اصحاب حقیقت محو حاید از بواطن و رفع ماسوی الله از ضایع علی الدوام

محمود بود الثقة بالله والاعتماد بالہدور ویشی نیست۔ مولف راست۔
فقیر و صوفی چون تو شدی سزد وانی کنون معانی نیات عام و خاص و خاص

بیان پانزدہم

نیت حمیدہ و غیر حمیدہ از عام و خاص و خاص

قال علیہ السلام یحشر الناس یوم القیہ علی نیاتہم۔ نیت
متنوعست ہر کسیر ابر اندازہ نیت او جزاء دہند چنانچہ بعضی علماء نیت علم امتون
آن باشد کہ بیان شرع و تبیان احکام او امر و نواہی کنند و بندگان خداے را
بدان منفعت دینی رسانند و در آخرت صاحب صدر محفل جنت المادی شوند۔
قال اللہ من کان یرید حرث الاخرۃ لہ فی حرثہ۔ مولف راست
ہر کسے حسب حال خویش یا بداجر کار ہرچہ خواہد آن دہندش تا دلش یاد مراد
و بعضی دیگر یہ نیت فوقیت بر امثال اقران و صدر نشینی محافل امر و خانان علم
خوانند قضیہ این آیت کہ ومن کان یرید حرث الدنیا فوشہ منها وما لہا
فی الاخرۃ من نصیب ایثار از کشت زار دنیا حظ بخشد فاما از ثواب و ثمرات
آخرت بے نصیب باشند یعلمون ظاہر امن الحیوۃ الدنیا و ہم عن الاخرۃ
ہم الغافلون در حق ایثانت این چنین نیت نزدیک از باب حقایق گناہ
بود جنات الابرار سیات المقربین نیست۔

رسالہ جاوید نامہ ہمدانی نیت علم عظیم است در عہد حضرت رسالت پناہ
صلی اللہ علیہ وسلم یکے از صحابہ کبار قرآن برداشتے فاما ہر علم نیت و قوتے تمام راستے
و بعل مقرون گردانندے و او را عظمتے بکمال بود حضرت رسالت پناہ ازینجا

چهارم درجه طهارت سرور روح است عما سوی الله
 رساله مختصر احیاء العلوم وضوء دل بترک میل و محبت خلق است و وضوء
 سرور روح بقطع علائق مآسوی الله.

رساله تمهیدات - الوضوء الفصحاء والصلوة الصالحات فمن لم
 ینفصل لم یفصل تا انفصال مادیون الله در وضوء حاصل نیاید انفصالی
 مع الله وقت حاصل نشود مولف راست -

چودست شستی از آتام قصد کن بنماز که اندرانت خضوع بخشوع و سر و نیاز

بیان مفید

صلوات اصحاب شریعت و ارباب حقیقت و مرتبه و درجه
 هر یک بر اندازه آن و تاثیرات که در آن است - رساله
 رموز الواصلین - قال الله والذین هم فی صلواتهم دائمون - دوم
 نماز تنوعت در حق عوام آنکه باوقات خمس و جمعه و اعیاد و ترویج و رغب و مثل
 این مداومت واجب بنیزد و اهمال و اغفال نکند تا به نعمت جنت و ثواب آخرت
 مخطوط گردند و مداومت نماز خواص آنکه اشراق و چاشت و فی الزوال و تجرد و نوافل
 دیگر فرموده شیخ باخصوص تن و حضور دل در جمیع احوال مستقیم دارند اگر نفل بضرورت
 کلی فوت شود ادا کند ترك الورد بعد الاقدام بعد من المولی و مواظبت انبیا
 و خاص انخاص بتابعیت و طاعت و عبادت و حیات و ممات باشد جسم و
 روحاً الانبیاء فی قبور هم يصلون سر این معنی است و خاص انخاص بتابعیت
 دین و اهل اندام بر ابراهیم علیه السلام بعد هر نماز گفته رب اجعلنی مقیم الصلوة

تأثیر این نیست آن بود که در اطوار برانوار مومن حقیقی جز حق غیر نمیکنجد و این محض توحید است بمولف راست.

هرگز امیل و دن بود در دل دهن بود نزد فساد تحقیق
عشق و عرفان و علم و تقوی ز به شد حجاب محققان صدیق
کحل حجاب بهالد بهم چون تیر این معنی است.

بیان شانزدهم

انواع وضو اصحاب شریعت و اصحاب طریقت و حقیقت

رساله رموز الوهیین - وضو بر سه قسم است عوام و خاص و خاص الخاص وضو عام مسلم و مومن شرعاً شستن اعضائ مخصوصه بعد رسیدن حدث بود چنانچه در نفس و کتب گفته مسطور است و وضو خواص که اصحاب طریقت اند شستن دل از لوث ذمائم باطن و وضو خواص الخاص که ارباب حقیقت اند طهارت سر و روح است از خطره غیر اگر چه محبت و معرفت باشد.

رساله کشف اسرار چنانچه بے طهارت بدن نماز درست نیست بے طهارت دل معرفت هم جائز نباشد و طهارت دل یا ب تدبیر و تفکر و ذکر جنائی است و وضو طریقت و حقیقت را چهار درجه است اول درجه طهارت حواس ظاهر است بازالت ذمائم جوارح یا ب توبه دوم طهارت دماغ است از خیالات و اوایم که سالها در دماغ جا گرفته است و آن ماده خطره و هوا جس است سیوم درجه حواس باطن است تا اگر حواس باطن تطهیر نیابد از ان پرسیده شود که ان السمع والبصر والفؤاد کل اولئک کان عنه مسئولا تیر این معنی است

باتضح و رقت عرضداری و معانی آیات کلام ربانی بانیاز تمام بحضرت بے نیاز بازمانائی
چنانکہ معنی ایاک نعبد و ایاک نستعین و اهدنا الصراط المستقیم صراط الذین
الغیت علیہم غیر المغضوب برہم خود بجائے دی شل و مانند این آیات
بسیار است برین طریق عرضداشت کردن بحضرت حق سبحانہ تعالیٰ سخن و پروردہ گفتن
است یا مولیٰ قال علیہ السلام المصلیٰ یناجی ربہ

رسالہ غوث الاعظم۔ قال الغوث الاعظم یا رب انی صلوۃ اقرب
الیک قال اللہ تعالیٰ الصلوۃ الیّ لیس فیہا سوائی و المصلیٰ غایب عنہ
یا غوث لا صلوۃ لمن لا معراج لہ عندی یا غوث المحرم و من الصلوۃ هو المحرم
من المعراج عندی کما قال النبی الصلوۃ معراج المؤمن۔

رسالہ عین القضاات ہمدانی۔ توجہ دانی کہ مردان برائے چہ نماز
گزارند و چہ سبب نہ گذارند آنکہ گزارند برائے آنکہ ایشان دائم در مشاہدہ اند
و باطن از مشاہدہ منور شدہ تا آن نور در جوارح سرایت کند و آنکہ نگزارند برائے آنکہ
ایشان مستغرق جلال الشہادت و استغراق عالم سکر است و در سکر نماز نیست
یا ایہا الذین امنوا لا تقریوا الصلوۃ و انتم سکران معنی است۔
ترجمہ احیاء العلوم حیات نماز بشخص صلت حاصل شود حضور دل
و فہم معانی و تعظیم باہمیت و خوف و رجا و حیا۔

رسالہ شمسہ۔ یحتاج المصلی الی اربعۃ اشیا قناع النفس و دھاب
الطبع و صفاء البصر و کمال المشاہدۃ اول چون ہمت مجتمع شد ولایت
نفس بسر رسید و مہم ثبات جلال کہ جلال حق زوال غیر بود۔ سیوم محبت صلی
روئے نماید۔ چہارم صفائی سر حاصل آید۔

قول سلطان ابراہیم اوہم ہر کہ دل خود را در نماز حاضر نیابد یقین

یعنی مرا از آنها گردان که دایم نماز بگزارم خود و دایم الصلوٰۃ بود و اما ازین اقامت نماز
مقبول مراد داشت با خضوع و خشوع دل و حضور سر و بے شک و سهو و غماص این آیت
را برائے آن خوانند تا در نماز فروض کابلی و غفلت نشود و تعدیل ارکان نفی و احکام بجای
رساله ترجمه قشیری خشوع انقیاد است مرعی را و تواضع کردن و گردن
نهادن احکام الهی هر که خاشع باشد شیطان نزدیک او نیاید و خشوع نیستی و نیازمندی
است که بر دل بنده مستولی نشود۔

رساله غریب۔ نماز ظاہر بجوارح تعلق دارد شرعاً و نماز باطن تفکر دل است
طریقاً و نماز تر و روح بقیض است و آن حقیقت است و نیز خواص را قصد ظاہر
بکعبه باشد و توجہ باطن برب الکعبہ سجده تن خضوع است و سجده دل خشوع۔
قول محقق۔ الخشوع فی الصلوٰۃ الا احر اض مما سوی الله این قسم
خاص انخاص است و نیز من خشع قلبه لم یقر به الشیطان۔

قوت القلوب۔ الصلوٰۃ تأخذ منه الله فی اوضه و المصلون
خدا ام الله فی بساطه۔

مقصدات عین القضاۃ۔ نماز اعظم العبادات است زہار تا بعبادت
نگزاری و شرعاً عظم در نماز است خضوع و در تن و خشوع در قلب برخواست و الذین
هم فی صلوٰۃ اتهم خاشعون۔ نماز بے خضوع و خشوع چون قالب بے روح است
که بیج کار نیاید و رشکاری مومنان در نماز با خشوع است قال الله تعالی قد افلم
المؤمنون الذین هم فی الصلوٰۃ اتهم خاشعون۔ مولف راست
بے خضوع تن هزاران سجده گزاری حجاب
گر کنی یک سجده دل با خشوع و با حضور
رساله عثمان مغربی خضوع و خشوع در نماز حضور است که حال خود

رساله روح پنج نماز فریضه یادگار است از قباب قوسین که رسول علیه السلام
بر امت آورده است و حضرت عزت در نماز همه ارکان شرع جمع کرده است.
مولف راست.

زکوة روزه و حج و شهادت است و جهاد همه درون نماز است کن همه یابی
در روزه اساک و نیت و منع و قاع است بلکه در روزه بنشین و غلغله دیگر
هم کنی و در نماز این روانیست و در زکوة پنج درم بدرویشی و بی اینجا همه مومنان و
مومنات را ثواب و مغفرت می بخشی که اللهم اغفر لی و للمومنین و المومنات
و در حج احرام است و احلال و در نماز تحریمه و تحلیل است و در جهاد سلاح است و محاربه و نجای
چون وضو کنی سلاح است که الوضوء سلاح المؤمن و امام مقدمه مجاهدان و قوم لشکر او و
محارب جائز حرب و جماعت صف کشیده چون مقدمه لشکر مظفر و منصور شود مال
قسمت کند اینجا چون امام سلام دهد و بر محارب به نفس و شیطانی غالب یغنیل ذواجلال
ثمرات و ثواب قسمت کنند.

رساله غریب سجده که پیشانی بر زمین نهد و دل بر جانب بگرداند این چنین
سجده میجو و نرساند بلکه مرد و گرداند و نماز اندک با حضور دل افضل است از نماز
بیارے بی حضور باطن - رباعی -

چندین هزار سجده که کردی بغافل
بنشین بصدق سجده خود را شمار کن
یک سجده کن چو سحره فرعون با حضور
و آنکه میان جنت ماوی قتر کن
فالقی السحرة ساحلین قالوا انا نار ب العالمین برین جا کیست حضرت
رسالت پناه در آخر عمر بدو رکعت اشراق و چهار رکعت چاشت باند کرده بود
لکثرة الاستغراق بالله.

محقق گوید سجده سهو در نماز بر دو نوع است عوام را سهوا از اعلی نادانی

دانند که در پادشاهی بر او بسته اند.

رساله عین القضاة خواص و اخص چون قصد نماز کنند معنی ای ذاهب الی ربی سیله دین با ادب و حضور و هیبت بر دل متمکن گردانند بلکه در و با و منی خود را نفی کنند و در تحیر ملک و ملکوت را محو گردانند و حق را در ظاهر و باطن بر خود حاضر و ناظر شناسند و خود را منظور حق دانند. **كما قال عليه السلام الا حساك ان نحمد الله كانك تراه فان لم تكن تراه فانه يراك**.

قول امیر المومنین علی - لا اعبد دنیایم الا فرود

برویش نگریم و سجده آریم در مذہب ما همین نماز است

تفسیر رموز - قال الله تعالى فويل للمصلين الذين هم عن صلوٰتهم ساهون یعنی دایه و فرغ بر نماز کنندگان که از نماز غافل باشند چنانچه تن در نماز است و دل در اندیشه های دنیاوی گرد و دو فکر کارهای دنیوی کند و خبر ندارد که چه میخواند و با که میگوید - رباعی -

گشتها میکند به مهملانی

تن درون نماز و دل بیرون

شرم نماید از میسخوانی

این چنین حالتی مرا ایشان را

تویی در سجده فاما غافل از سجود

تویی در عبادت و بی خبر از معبود

منه - الصلوة انواعان حی و میت مرده آنکه بے حضور و خشوع گزارد و زنده آنکه با فهم و معانی و تقطیع حضور دل ادا کند.

تخوارف - الصلوة الاصله بین العبد و الرب در خبر است ان العبد ادا قام الی الصلوة رفع الله تعالی الجباب بینه و بین عبده و روحه -

رساله قشیری عوام طریقت در نماز از صحو بسکر آیند و ندانند که چه میگویند و فریضه است یا سنت یا نفل و خواص از سکر بصر آیند تا شرائط ادائی حقوق شرع بجا آرند

خواجہ حسن بصری پر سید اے رابعہ در چہ کار بوی کہ خون از چشم میرود گفت در نماز بودم
خواجہ فرمود کہ ترا خبر نبود رابعہ گفت اے خواجہ آن زمان کہ در نمازی باشم بخدا اگر
ہفت طبق دوزخ تافہ در چشم من کنند خبر نباشد این خود نے پیش نبود۔

فضیلت و تاثیرات نماز قول شیخ الاسلام فرید الحق والدین

حق تعالی ہر نعمتیکہ از دینی و دنیاوی در شہرہ ہر عالم پیدا اور دہ است ہمہ در نماز
است مولف راست۔

افسوس کہ تو شکر چنین نعمت داری با غفلت و با ہرزہ و با سہو گزاری
رسالہ قاضی حمید الدین ناگوری تکبیر و نماز مقام ہیبت است و
قیام از مقام قرب و قرأت از مقام مکالمت است و رکوع از مقام خشیت و سجود از مقام
مشاہدہ و قعود از مقام الفت مولف راست۔

ہر آن نماز کہ باشد بدین صفت موصوف شود بقربت مبعود صاحبش مخصوص
رسالہ ہمدانی گزارندہ نماز مقبول را نارد ما کند حفظک اللہ کما حدیسی و
اگر نقبت گزارد دعائے بد گوید ضیعک اللہ کما صیعلنی چون بغایت بیغایت توفیق
ہدایت بر این چنین نماز استقامت و برین عبادت استقامت یا بندہ غرق آن بود کہ اول
از جمیع علایق دنیاوی نجات بخشند بعدہ انچہ غیر حق باشد از دلش فراموش کنند و با نوار
غیبی و اسرار لایسی باطنش بیار آیند و عرش و کرسی در نظر آرد و نعمت قرب مولی از ذاتی
فرمایند مولف راست۔

فضل نماز آنکہ باشد کہ تو تران با فہم و درک معنی باطن بخوانی آن

بیان ہجدهم

باشد و اخص و انبیار از ادنی باعلی بود یعنی ایشان سہو یا سوی اللہ کنند و مستغرق فیض و مشاہدہ شوند۔

قول ابن عباس خضوع و خشوع عوام طریقت آنست کہ از نماز بچپ و راست نہ نگرند قال علیہ السلام لا صلوٰۃ لالتفاتہ باید کہ خود را پیش معبود ایستادہ داند و یقین تصور کند کہ حق مرا می بیند و نقش فالہ میراک بر لوح دل ثبت گرداند تا اگر خود را از نظر حق تعالی غائب تصور کند کفر بود۔

رسالہ خواجہ ابوسعید ابوالخیر چون بندہ در نماز باشد بچپ و دیگر بگردن قی سجاہ و تعالی گوید منکر بچہ می نگریم من بہتر از آنم من نگر اگر بار دیگر بگردن فرمان شود او عزیز تر و بزرگ تر از من نیست چون سیوم بار بگردن فرمان آید شود بآنچہ می نگریم **تمہید است ابوشکور** قال علیہ السلام من ترک الصلوٰۃ متعمدا فقد کفر مراد ازین کفر کفران نعمت است نہ کفر دین چنانچہ در قصہ ہتر سلیمان است لیلونی و اشکلام الکفر کفر از انبیا متصور نیست پس ازین کفر کفران نعمت ثابت است یا مراد کفر حقیقی باشد اگر ترک صلوٰۃ را تحصیل بود۔

رسالہ عمریب اگر مصلی بر تباہی نماز خود آگاہ باشد از شرمندگی این چنین نماز بے نیاز پروائے دعا کردن نبود و او گوید کہ نظم

ترسم کہ نماز من پذیرد و ننگ آید ہر کس چو دعا کند آہستہ کنم آمین

قول خواجہ ذوالنون چون خواجہ خواستہ کہ نماز کند گفتے الہی بکلام قدم بدر گاہ تو ایم و بکلام دیدہ بقبلہ تو نحر و بکلام زبان نام تو بگویم بے یابی رایہ ساختم و بحضرت تو ادم۔

قول رابعہ بصری الہی و لم را در نماز خاطر کن و یا نمازیہ دے قبول کن تذکرۃ الاولیاء و تھے رابعہ در نماز بودنے در چشم او رسید خون روان شد

سپردنت یعنی دل را برداشتن اسرار قرآن متعظ دارد و چون سر از ان روشن شود با جا بایستد
و آنرا بر خاطر نقش کند و شاید وقت خود سازد پس یقین کلام حق خود را بدو نماید چنانچه
حق نمودن است پس هر چه در عالم غیب و شهادت است روئے دهد و تاثیرات آن
این بود که اگر نالی آیت و نقل من القرآن ما هو شفاء و حمة للمؤمنین بالتعویذ و
تسمیه بر بوسن و مومن خواند و بر زحمت چند ساله بد صحت یابد و اگر آیت ثم امانه فاقلبه
بر شیر و مار و هر طایفه که باشد سه بار بخواند و بد بد بلاک گردد و اگر آیت هم اذا شاء التوبة
بر بلاک شده بخواند زنده شود.

رساله غریب - رسول علیه السلام فرموده است در خواندن قرآن البته گریه
باید کرد اگر نیاید بستم آرد و اگر بخشیم نگرید بدل گریه کند بعضی وقت حضرت رسالت پناه
چون بایست عذاب رسیدی استعاذت کردی و بایست رحمت مغفرت جست
تو هم همچنان کن فکر در تلاوت آنست در هر آیتیکه رسد در عذاب و رحمت و قصه که باشد
تامل کند و در خلقت هر موجودی و مخلوقی فکر نماید و چون در صفات حق رسد توضع
کنند و عزت دارند و چون در جبارت و ابرام کفار رسد که باحق و رسول کرده اند آیت
و باشم خوانند و هر چه از تلاوت کردن بشنوند آنرا از حق شنیده دانند
و قرآن را در لباس حروف فرستاده اند و گرنه تاب تجلی ان زمین با آسمان با نواشتند
آوردن زبانها و چشمها و دلها بسبب کسوت حروف تاب می آرند.

کتاب فواید الفوا و تلاوت با ترتیل و تردید باید کرد و تردید آنست در هر
آیه که خواننده را رفته و زودتی حاصل شود مگر کند یعنی بار بار بخواند و ترتیل آنست
که رعایت مخارج کند و حرف بعد حرف بخواند. **مولف راست**.

چون محقق تیر تلاوت و صلوات کنون سجود عبودیت و تحیت دان

بیان نوزدهم

فضیلت تلاوت قرآن مجید و شمال تا میان در فهم و درک معانی بطنی و لطایف و غریبان

قال الله تعالى افلا يتدبرون القرآن فما يوقن انهم لا يفقهوه
 نمیکند در قرآن خواندن تا معانی بطنی و اسرار اصلی کلام الله بدانند
 رساله وحی اسرار امام جعفر صادق - و الله لقد تجلی الله لعباده
 فی القرآن و در کتبهم لعلهم یعلمون یعنی بخداست بدستی و راستی که حق تعالی تجلی
 میکند مریدگان خود را در تلاوت کردن قرآن ولیکن ایشانرا معلوم نمی شود
 کتاب تصدیقات - اگر خواننده قرآن از صفت موصوف رود و انوار
 کلام حق بر او تجلی شود و واقف معانی و انوار فرقانی گردد از صفت موصوف رفتن
 آنست که وقت تلاوت تفکر نماید که چه فرمان میشود و بچه ترغیب میکنند و از چه
 ترهیب بیندیشد پس ازین صفات ذاتی بذات فکر کند که الله تعالی مرا اینچنین فرمود
 و ازین چیز منع میکند این طریقه در پرده سخن محبوب شنیدن است اگر بتدریج برین
 عمل کند و اطاعت او امر واجب بیند و از نواهی اجتناب نماید آن قاری را تالی
 گردانند و با صفات ذاتی انس و معرفت ارزانی فرمایند بعد از بے پرده سخن محبوب
 شنود هر که برین نوع تلاوت کند معنی که او نمیدانست حق تعالی او را بر اسرار قرآن و
 رموز فرقان بتاتیر انوار صفات ذاتی و قوف بنشد علم بالقلم علم الانسان ما لم یعلم
 بر این معنی است قلم علم الله است و قلم الله نور محمد است نزل دولت اسرار کلام بطنی
 و فهم سعادت رموز فرقانی بعجز و التماس حاصل شود - كما قال علیه السلام اقراءوا
 القرآن و التمسوا غریبه

رساله همدانی - قاری وقت تلاوت خود را بکلام الله سپارد و چنانچه حق

قول ابن عباس سجدة التحيات بمنزلة السلام -
روایت جامع الصغیر عتابی - لباس لوصع الخدين يدى المشايخ
فتاوى تيسيرى - السجدة اثنتان سجدة العادة وسجدة
 التحية سجدة العبادة لله تعالى خاصة وسجدة النجاة بدون الله تعالى
 بوجه الكبر في خمسة محال جازية - اليوم للبي والمريد للتيق والرحمة للملك
 والولد للوالدين والعبد للمولى في كل حال يرخص -
فتاوى سر اجى - اذا سجد لانسان سجدة التحية لا يكفر -
فتاوى خالى - وان سجد الرجل للسلطان وكان قصدا
 التعظيم والتحية دون الصلواة لا يكفر -
فتاوى كافى - قال صدر الشهيد من سجد لخير الله ويرب له
 التحية دون العبادة لا يكفر -
كتاب مرصا والعباد - لما يركع السجدة مهتر آدم فرموز بسبب ان بوده است
 كحق تعالى مهتر آدم را بنور صفات و ذات خود متجلى كرو كما قال عليه السلام ان الله
 خلق آدم فتجلى فيه و اين سجده به حقيقت آدم را بنور ذات و صفات حق تعالى
 را بود چنانچه امروز سجده قبله ركعه را نيست مررب الكعبة و القبله را هست و ميش مثلنج كه
 سر بر زمين مى نهند سجده نيست بلكه آن تعظيم و تكريم نور ذات و صفات محبوب حقيقى است
 كه مثلنج و اولياء هم بدان متجلى اند -
فائده - حديث عجيب و غريب در سجدة تلاوت از آثار سيرى اينجا نوشته آمد
 قال عليه السلام سجدة التلاوت فى القوان اربعته عشرة سبعة منها
 في صفة و ثلاث منها واجب و ثلاث منها سنة و واحد منها طوع الوصية
 في سورة الرعد و النحل و نى اسرائيل و الحج و القوان و الميسر و حم

انواع سجده ہا از عبودیت و تحیت و جواز و اباحت و فرضیت ان
 تفسیر رموز مفہوم ضائع علماء منصف و متدین و معلوم بواطن بظاہر
 متقین و متصوف باد کہ سجود بانواع است و ہر یکہ را حکم و وضعی علاحدہ و آن بنقص
 و احادیث و روایات و فتاویٰ ثابت شدہ قولہ تعالیٰ فاسجد و ۲ للہ و اعد و ۱
 و بکرو للہ یسجد ما فی السموات و الارض من دابہ و الملائکۃ و بکرو الخ و الخ و الخ
 بسجد ان این ہمہ سجود عبودیت است کہ ہر چہ در آسمانہا و زمینہا است از ملک و بشر
 و فلک و دابہ جلہ مر واجب الوجود را و من لہ الامر و السجود را سجده میکنند و این
 سجده کہ حق تعالیٰ را بشری کند برین طریق است کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ
 وسلم فرمودہ است امرت ان اسجد علی سبعة اعضاء الوجه و البدین
 و الركبتین و الرجلین و قال علیہ السلام سجد لک سوادی و بیاضی و خیالی السود
 الجسد و البیاض الروح و الخیال الروان و این سجده احض و انبیاء است کہ تہن جان
 و روان حق تعالیٰ را کنند فاما سجد لا کہا بعبود اللہ میکنند آن سجده لغوی است
 کہ السجدة سبر بر زمین نہادن و آن بوجہ تراضع و تکریم و انخاست و اباحت این
 سجده در روایات و فتاویٰ و احادیث و تفاسیر مطبوعہ است۔
 تفسیر کشاف۔ السجود للہ علی سبیل العبادت و لیس لہ علی وجہ
 التکریم۔

تفسیر عمدہ۔ السجد والادم ای نواضعوا۔

تفسیر امام زاید قولہ تعالیٰ و اذ قلنا للملائکۃ اسجدوا لادم فبما
 مراد ازین سجده خضوع و القیاد و تفرامین بفضل آدم بود لا وضع الجبہ علی الارض
 قول ابی قتادہ صحابی۔ ان السجدة لا بہا طرف انجیہ و طرف
 العبادۃ فالنجیۃ کانت لادم و العبادۃ للہ۔

است که هر جمیع مومنان و مسلمانان فرض شده است تا بدان سمت نماز گزارند و دوم قبله دَل است که اصحاب طریقت را توجیه بدان است و مشغولی ایشان در آن سیوم قبله ستر است که توجیه مریدان شیخ باشد چهارم وجه الله است و آن حاجی جمله قبلها است بیت -
چون قبله بحر جمال معشوق نبود عشق آمد و محو کرد هر قبله که بود
رسل انبیاء و اخص اولیا را توجیه بدانست باطناً و هر چه غیر اوست پشت بدوست
و روی بدوست قبله عاشقان در ازل جمال لم یزل بود در خرابات عاجل و فانی
و مصطفی دنیا و دنی اشارت بصخره و کعبه برای تسلیت دهائے طالبان و ساکانت
مولف راست -

گر قبله بای کوی او در کعبه بای روی او در استا و ن پیش او در سجده بای روی او
و معنی کعبه میانه چیز است سَمی الکعبة لانها سَمی الارض و کعبه راست است
و بیت الحرام هم گویند - قال الله تعالی جعل الله الکعبة البیت الحرام ای
بیت الحرمه -

رساله رموز الوالیهین یعنی حج قصد کردن است هر که قصد پیغمبر کند
و قدم ظاهر و باطن در آن راه زند حج او همان باشد زیرا آن و حاجیان با نجاج مارب و
اسعاف مقاصد دینی و دنیاوی خود طواف کعبه کنند تا اسم آتم از جریده اعمال
آمال ایشان محو شود - فاما مقصد شتاقان و محبان و عاشقان و عارفان بقرب
رب الکعبه بود و احرام بستن آنان بهیقت طور دل باشد تا محرم اسرار الوهیت
گردند قال علیه السلام قلب العارف حرم الله و حرام علی الله ان
یلج فیهِ غیر الله و در منای میمنت و عرفات معرفت تسبیح آن فرقه سبحان ابن
باشد مولف راست -

ما را حرم کعبه دل طوف هر زمان است حاجی تو طوف میکنی در کعبه و حرم

السجدة والسنة في سورة الحمد واداء السماء انشقت واقراهم والواحب في سورة
الاعراف ومريم وص والقرا والسطوع في الفل يقرأ في كل سجدة من
الاربعة عشر قرأت اخرى وتبجيات ستی آن قراست وتبجيات در بعضه مصاحف
مکتوب است۔ مولف راست۔

چون نماز و سجدات عارفان تحقیق شد قبلہا و کعبہ عاشق را باید شناخت

بیان
در بیان شناختن قبلہ و کعبہ وجہ صحاب عشق و محبت و ارباب معرفت و
رسالہ رموز الوہابین یعنی قبلہ توجہ کردن است بچیزے ہر کہ روئے بچیزے آرد قبلہ
او آن بود ظاہر و باطناً و چنانچہ قبلہ انبیاء و ائم ایشان بیت المقدس بود قبلہ حضرت
رسالت پناہ و امتانش کعبہ شد کما قال اللہ تعالی قل نری تقلب وجهک فی
السماء فلو لیک فیلۃ ترضیہا و قبلہ اہل شوق و محبت و فرقة عشق و معرفت جمالہ
است و لکل وجهة هو موليہا سر این معنی است و ایشان بصخرہ و کعبہ و عرش
سرفرو و دنیا رند لاشراً و لا جہدا بیت۔

ہر قوم راست راے دینے و قبلہ گاہے من قبلہ راست کردم بہت کج کلاہے
و نیز نماز ایشان بے رکوع و بے خضوع و بے سجود و بے خشوع باشد۔
مولف راست۔

در نماز عاشقان نے سجدہ باشد نے رکوع در نیاز و الہان نے عجز بینی نے خشوع
عارفان در نماز محبوب اندست و بیخبر در نماز و روزہ اہل شرع را باشد شروع
و اصلمان را در می و در تہکدہ چون حضور طاعتے بنود بطوف کعبہ وز بہ و خشوع
رسالہ قاضی حمید الدین ناگوری۔ قبلہ چار راست اول قبلہ جوارح

سعد و شہست نظر لطف بر بود زیارت و طواف کردن آل اولی تر است۔
قول خواجہ بایزید۔ زیارت اهل القلب جبر من زیارة الکعبة
 سبعین مرۃ۔

رسالہ روح الارواح۔ کعبہ ظاہر از احجار است و کعبہ باطن ستر و اسرار است
 اول مطاف خلق و ثانی مطاف عہد خالق است آنجا مقام خلیل است اینجا
 مقام عنایت جلیل آنجا چشمہ زمزم است و اینجا اقداح محبت دایم آنجا حجر اسود است
 و اینجا سویلے انوار۔

رسالہ رموز الوالہین۔ در خانہ کسے کہ روند اول با خصم خانہ آشنائی و
 محبت باید تا دردن طلبید و مہمان دارد و اگر ادرادر نیابد و نہ بیند از رفتن چہ فایده
 و اظلم الاشیاء دارا بحیب بلا حیب نظم۔

چو با خواجہ خانہ جنگ و خلافت آسوی خانہ او شدن بس نفاق است
قول خدمت شیخ الاسلام نظام الحق والدین حج رفتن
 کار کا نیست کہ ایشان را از نعمت تحیر و استغراق خطے نباشد ہولے نفس خود را
 بیرون زند آنرا کہ بادوست کار و بار ہست با کعبہ و حج رفتن چہ کار است۔ فرد
 کعبہ کے روم چہ کشم رنج بادیہ قبلہ است کوی دلبر و کعبہ است رومی دوست
 رسالہ امام محمد غزالی۔ حج اشارت میکند بر اجبت سوسے حق و بشار
 میدہد بوصول حضرت غنت و اذن فی الناس با کح یا توک رجالات قدم از منازل
 و مراحل خوش آمد و ہوا و طبع بیرون نہد و بادیہ نفس امارہ را قطع کن و چون با حرام
 گاہ دل رسیدی باب انابت غسل کن و از لباس بشریت مجرد شو و احرام عبودیت
 گیر و لبیک عاشقانہ بزن و بغزوات عارفان در آ ویر جل رحمت بر آواز آنجا
 بنائے امنیت آے و نفس بھیی با قربان کن آگاہ روے کعبہ وصال ما نہم

حجاج را قصد کعبه بنیت و دفع مضرت و امنیت و مغفرت با احتمال مشاق بوادی بود و
عشاق را در راه طلب دوست سر نهادن و جان دادن فرحت و شادی باشد و فرود
احرام عاشقان به از احرام حاجیان است کان ره بسوی کعبه برودین بسوی دوست
اهل عشق و معرفت را از کعبه و تنجانه و مسجد و میخانه مقصود اصلی و مطلوب کلی مولی است
مولف راست

خواهی روم کعبه و خواهی بمیکده باشد دل خراب مرا میل سوسه او
رساله سرالکعبه عام است و کعبه خاص کعبه عام ظاهر است و درش کشاده
و محل زیارت خلق است و کعبه خاص باطن است و در او بسته است تا از اعیار محفوظ
ماند و از طوارق و درویش و پیچ و درویش و آن محل زیارت نور احدیت است
بیت آن نه مسجد که بهر محله درش بکشایند تا تو دیر آئی و اندر صف پیش استی زود
رساله شمسه بادیه در راه کعبه بران نهاده اند که در رفتن و آمدن سوخته
گردند پس ساخته شوند و اگر تمییز جاسوخته شوند کعبه زیارت شان آمدن ساخته شود
و گرد سر آسمان طواف کند استقبال نمودن کعبه رابعه را و طواف کردن کعبه گرد سر
خواجیه و دو چشمی مشهور است **مولف راست**

حاجت ز کعبه خواست جهان و بر درش آید ز بهر حاجت خود کعبه و مبدم
رساله کشف محبوب عجب آید از ایشان که بوادی قطع کنند و در کوه و کسار
قدم زنند تا بخانه دوست که از سنگ و گل برآورده اند برسد سبب آنکه آثار او بیا
و انبیا در آنست و چرا قطع بادی نفس و هوا خانه نشسته نگذرد تا کعبه دل و روح و متر
وصول یابند که در آن آثار انوار ذات حق تعالی است قیله مقام خدمت است
و دل و روح محل محبت و معرفت

منته اگر زیارت سنگی که در سالی بد و نظر باشد فریضه است دلی که هر روز

روزه که بنان و آب خوردن پاری صوم و ام است نه در افطاری
قال علیه السلام تلته بفظا ون الغیبت والکذب والعفن وقال علیه السلام
اذا اعتاب الصائم افطر -

قواعد الفواو - قال علیه السلام من صام الدهر لا صام ولا افطر
یعنی یکے صایم الدهر باشد وے در عیدین و ایام تشریق روزه دارد و گوی او نه روزه داشته
ونه مفطر -

رساله مختصر احیاء العلوم - روزه نفس اساک از طعام و شراب و شهوت است
در روزه دل خلاف هوائے نفس دارد و روح کوتاهی اهل است نیت عوام در روزه
برای مغفرت و ثواب باشد و نیت خواص قهر نفس بود و نیت خاص انخاص خالصا
لله تعالی باشد تا بعبادت الصوم لی و انا اجزی به رسد -

قول محقق - الحديث خمس یطرون الصام الکذب والغیبة
والنمیة والنظر الی محاسن الاجنبیة ستهوة والیهین العاجرة -

قول خواجه جنید - الصوم نصف الطریقة -

رساله کشف المحجوب - دخول در بهشت بر حمت باشد و در جهنم سزائی
عبادت و خلوت و سزائی روزه کترین درجه روزه گرسنگی است که الجمع طعام الله
فی الارض - گرسنگی عمارت باطن است و سیری عمارت بطن - فرد -

خوردن برای زیتن و ذکر کردن است تو متقده که زیتن از بهر خوردن آتش
بلکه رُب صایم لیس له من صوم الا الجمع والعطش -

رساله رموز الوالیین - روزه شرعی در روز است - كما قال الله
تعالی کلووا و اشربوا حتی یتبین لکم الخیط الابيض من الخیط الاسود من العج
ثم اثموا یصام الی الیس فاما روزه طریقت شب و روز است كما قال علیه السلام

که مع نفسک و تقال و چون رسیدی طواف کن یعنی گرداگرد گردن خود و پا بر حجر اسود نه
مولف راست.

چو شد گزارده قانون حج و کعبه تمام سزد فضیلت صوم و لطائفش خوانی

بیان بست و حکم

فضیلت صوم اهل طریقت حقیقت و شائل صلیان و رعایت
و شریطان

رساله وحی و اسرار امام جعفر صادق - حکایه عن الله تعالی یا احمد
بغزنی و جلالی ما اول عبادتک العبد و تو بتلهم و تو بتلهم الا الصوم
و الجوع چه درین فصل هم ریاضت است و هم ریاست و هم مجاهده است و هم مشاهده
و هم سخاوت است و هم کرامت و هم آشنای است و هم روشنائی و هم صیانی روحانی
گرد و هم روحانی رحمانی گرد و هم درنت بنحو ابی پدید آید و هم در دولت بیداری افزاید
یا احمد هیچ عبادت بحضرت ما دوست تر از روزه و خاموشی نیست هر که روزه دارد او
زبان را از غیبت و کذب و محش و لا یعنی محافظت نماید دل او را از
نور حکمت متلی گردانیم و علوم درایت و دراست و حراست بے تعلیم غیر بے روزی
کنیم چنانچه نفس و شیطان را برودست نماند و اگر این محافظت نتواند کرد چنان
باشد که نماز تمام میکند و قرآن می خواند یا احمد روزه چشم اهل طریقت بستن چشم از حرام
است یعنی شهوت نگر دور روزه گوش ناشنیدن کلام لایعنی است و روزه زبان
از نا گفتن سخنان زیادت و روزه دل از فکر غیر حق خالی کردن قال علیه السلام اذا
صمت فلیصم سمعک و بصرک و لسانک هر که این چنین روزه دارد و اگر باکل
و مشرب و مباشرت شروع کند در طریقت صایم باشد مولف راست.

که روزه واران دران روند.

رساله غوث الاعظم - قلت ای الصوم افضل عندك قال الصوم الذي ليس فيها سوائى والصائم غايب فيه.

رساله شیخ علی هجویری روزه تن را بلا بود و دل را صفا و جان را ولا و سر را تقا چون دل صفا یابد و جان ولا و سر تقا چه زریان دارد اگر تن به بلا بود - مولف راست چو شد محقق وصف صیام فرقه عشق کنون باید حق ادائی تیر زکوة

بیان بست و دوم

فضائل زکوة زمره طریقت و حقیقت و شرائط آن.

معنی زکوة یکے افزودنی مال است که دهنده مال زکوة را مال افزون شود و دوم معنی پاکیزگی است یعنی بزکوة دادن مایه ها و لها از لوث زمام پاک گردد و از حقوق بپاشد مانند قال الله بخد من اموالهم صدقة تطهرهم و تخرجهم من عبودیتهم.

رساله غریب - زکوة دادن نعمت نبوت مرا بنیاد دعوت و هدایت کردن خلق است سوئے حق و بیان احکام او امر و نواهی بر ایشان و زکوة دادن حق تعالی به بندگان از عام و خاص و اخص آنکه ایشان را در سفر از چهار رکعت بدو گانه گزاردن فرمان داد و از غفاری خود بیامزد و از رحمانی خویش رحمت کند اے آخره.

راحت القلوب لمفوط شیخ الاسلام فرید الحق والدین - زکوة بر سه نوع است زکوة شرعیست بدو بیت ورم پنج درم بدیند و زکوة طریقت در دو بیت ورم پنج درم دارند باقی بدیند و زکوة حقیقت پنج بیت نگاه ندارند تمام بدیند.

فوائد الفوائد لمفوط شیخ الاسلام نظام الحق والدین - زکوة علما از دو بیت مسئله که آموخته است به پنج مسئله کار کند و از دو بیت حدیث که یاد گرفته است

اجبوا بطونکم و انظروا اکبادکم و اعزوا اجسادکم لعل قلوبکم تسری للہ
 عیاناً و این صفت در شب و روز می باید و وزه از طعام و شراب باز ماندن بود و آن کار
 کو دکان و پیرزنانست و صائم حقیقی در خواب و بیداری و خاسته و نشسته در عبادت
 است و نفس او در تسبیح هر و ملکه بر می آید ثواب تسبیح می نویسد
منہ - طے کردن از عادت حیه است و طعام دادن صفت حی است و
 هو یطعمو و لا یطعم -

محقق گوید - اگر صوم نه تواند داشت وقت طعام خوردن چیزے اشتها باقی
 باشد که دست از طعام بردارند چنانچه کسی نداند و این اصلی تمام است شیخ الاسلام
 نظام الدین اگر آئینہ را افطار کنانیدے ہماکہ موافقت مہمان کردن دے بعدہ چیز
 نخورد دے - **مولف راست** -

اے بسا صائم کہ او ہم صائم و ہم مفطر است اے بسا نایم کہ ہم در خواب ہم در بیداری است
 رسالہ عنوان از صوم حرارتے در دل پدید می آید کہ رطوبت را کم میکند و جابجا
 علیہی کہ از شہوات و لذات حاصل شدہ است میسوزاند و در جوف دل رفتے پیدا
 می آید کہ ادراک حقایق و معنی آن بدان میتواند کرد -

تجہدات قاضی ہمدانی - صائم ازل وابد یکے آمد کہ الصمدت اوست
 تا صوم از چسبت و افطار بہ چسبت -

رسالہ غریب - صوم صفت حق است کہ الصوم لی وانا اجزی بہ پس
 در صوم از صفات حیوانی بیرون آمدن است و بصفت خدای موصوف شدن
 فرداے قیامت طاعات و عبادات ہر کسے بخصمان ایشان دہند مگر ثواب صوم
 نہ دہند کہ آن جزا دادہ حق است جزاے ہر طاعت بہشت است و جزاے
 صوم حق تعالی است بر ہر مومنی فرمان آمد - مجموعہ نوافی ریان نام بہشت است

نمایند چہالت است و عنہ علیہ السلام اتقوا من علماء السوء۔

قوت القلوب۔ یکون فی آخر الزماں علماء یعلق علیہم باب الجمل و یقیم علیہم باب الجمل۔

قول شیخ ابوبکر وراق من اتقی بالکلام من العلم دون الیہد تنزلق و من اتقی بالفقہ دون الوداع تفسق۔

رسالہ کیمیائے سعادت۔ علمائے کہ علم برائے جاہ و منزلت و فوقیت و رجحان خوانند و ہر درملوک و سلاطین روند و از بیت المال زیادت از قدر کفاف بردار از انہا باشد کہ مثل الذی حملوا التورۃ تم لم یحملوها کمثل الحمار یحمل اسفاراً و قال علیہ السلام اتقوا من فتنۃ العلماء الی آخرہ۔ معنی حدیث اینست ہر عالمی را کہ افعال و اقوال او خلاف افعال و اقوال صحابہ رسول علیہ السلام باشد ہر یک از ان علماء را در درک و درخ جائے بود و انانکہ علم خوانند و احکام آن با خلق بیان کنند و خود بران نباشند درین وعید و غل شوند یا ایہا الذین امنوا لم تقولون ما لا تفعلون کہ مقتدا عند اللہ آیات و احادیث صحیح برین مضمون در باب علمائے سوء بسیار است قول ثم ویل ثم ویل لطالب هذا العلم۔

رسالہ شمس۔ علمے کہ امر و از محبت دنیا کہ عنصر مصیبت است عصمت نہ بخشد فردا از آتش و درخ کے حمایت تواند کرد۔

درکش بعلمے کان ہوائی است قلم برکش بعلمے کان خدائی است

قول پیر پیر۔ علمے کہ از قلم خیر داز و چہ خیر و علم آن علم است کہ اللہ تعالیٰ بر دل بندہ بریزد و یکے بقدر سال علم آموخت اور اگر لے نیفر وخت و یکے ہر عمر یک حرف شنیدہ دران بسوخت۔

مکشف المحجوب۔ العلم علماں علم القلب و ذلک العلم النافع و علم

پنج حدیث باید که معمول باشد۔

رساله ششم حقیقت زکوة دادن گزاردن شکر نعمت است هم از جنس آن ظاهری و باطنی چون دانستی که نعمت الهی بیکران است پس شکر هم بیکران باشد۔
رساله رموز الوابین زکوة متنوعست اغنیار ابدان مال از دوست و نیاز پنج دینار و علم را تعلیم احکام دینی از مسائل فقه و احادیث و تفسیر قرآن مطالب و جهال و زکوة طریقت اولیا و مشایخ خاص را تعلیم علم سلوک و تلقین مشغول ظاهری و باطن و ترک دنیا و جاه کردن و زکوة حقیقی اخص اولیا را با عطا آلاء از تصفیه دل و تجلیه روح بمریدان صادق و بذل نعمت عشق و محبت و سعادت معرفت و قربت مطالبان مولی و اشراف و قایق نفی غیر و دون و هدایت حقایق اثبات ذات بیچون۔ مولف راست معلوم با و کامل سلوک و مرید را بے علم زهد و درج حقیقت ضلالت است

بیان سبت سوم

لطایف انواع علوم از شریعت و طریقت و حقیقت و شمائل علمائے متقی و خصائل عالمان غیر متقی۔

عنوان محبت الله علم هر دو نوعست یکے با حکام شریعت تعلق دارد و دانستن آن بقدر احتیاج فرض عین است کما قال علیه السلام طلب العلم فربضه علی کل مسلم و مسلمة۔ دوم با حکام طریقت و حقیقت متعلق است چنانچه معرفت و توحید و محبت و نفی و اثبات و صفات و ذات و جز آن شرط اعظم در هر دو قسم عمل است و اگر نه نافع نیاید کما قال علیه السلام اعوذ بالله من العلم الا ینفع استغازه از معصیت باشد۔ عده علیه التحية ان شر الشر شي از علم العلماء و ان خیر الخیر خیار العلماء و ان بے عمل و این با عمل مصرع علمے که ره سخن

یتفصل الحلال والحرام -

هنا طلب العلم الباطن فريضته ومهون اعمال القلوب وهو علم نافع -
ترجمہ عوارف عظیم چار است علم درست است آن تعلیمی است علم
درایت و آن اجتہادی است و علم وراثت و آن فہمی است و علم موہبتی است کہ
در آن ہمہ چیز باشد -

رسالة غوث الاعظم قلت يا رب وما علم العلم قال لي يا غوث الاعظم
علم العلم هو الجهل عن العلم مصراع معلوم شد کہ هیچ کدالتہ ایم ما -
کفایہ شرح صاحبونی - اولو العلم آنان اند کہ معرفت صفات حق دانند و اولو
قامتا بالقسط این معنی است -

رسالة محی الدین عربی - در حصول علم بے تعلیم نبوت ولایت شترک است -
تفسیر رموز قال الله تعالى والديں او تو العلم درجات مراد ازین علم
علم من لدنی است کہ حق تعالی بے واسطہ غیرو بے تعلیم معلّم بعفے امتان حضرت
رسالت پناہ را از رانی فرمودہ است این علمے است کہ بر لوح دلہائے اخص اولیا
بقلم اللہ ثبت شود و بر صفو صحیفہ شکر کاتب وحی مرقوم گردانند این علم را درختے است
کہ در آنقریر نیاید و عظمتے است کہ در چیز تحریر نمکند -

قول محقق و مکر - علم سه است اول کسی و آن آموختن است و دانستن از او استاد
چنانچہ احکام شرایع و عبادات و اعتقاد و دوم علم موہبتی است و آن آموختن حرفت تلقین
واذن اللہ باشد چنانچہ مہتر داود رازرہ ساختن و مہتر سیلمان رازرہ غیل بافتن و مہتر دیر
جامہ و دختن بے استاد مجازی آموختن سوم علم من لدنی است و علم من لدنا علما
آیت دیگر و علیک ما لم تکن تعلم - چنانچہ مہتر آدم را علم اسما و علم آدم الاسماء
کلہا و رسول علیہ السلام را معانی بواطن فرقانی و اسرار حروف مقطعات و

فی اللسان وذلك علم الصبار قال الله تعالى هذا عذاب فرات سايغ شرابه
وهذا الخ احاج اشارت بدین دو علم است و آیت انزل من السماء ماء
فسالت اودية لقد ردابيا باجمع مفلسان محقق مراد ازین آب علم است و او را
دلها است و آب را چهار خاصیت است یک تشنگی فرد نشاند دوم حدث و خبث
زایل کند سوم اشجار و نبات برویاند چهارم هر صورت که برابر او آید بنماید و این خاصیت
وقتی اثر دهد که در و درت و تلخی و شورخی و نجاست و حب دنیا نباشد.
شما اهل علمای عالم و متقی و متدین که علما بالله اند و صفت النوع
علوم که ایشان دارند.

مخصیات عین القضاة - صل علوم دینی چهار است العالم بالله و العلم
لله و العلم بایام الله و العلم باحكام الله و در تفاسیر مسطور است که پانصد آیت در
قرآن متضمن احکام است و آن علم باحكام الله است باقی در سه علم مذکوره آمد العلم بالله
علم ذات و صفات و آثار افعال صفاتی است - كما قال عليه السلام ان من علم
کلمة المکنون لا یعلمه الا العلماء بالله و این بحر بے پایانست و این منازل لا
یزال است در شرح و بیان نگنجد و این علم من لدنی است و الدین او تو العلم درجات
صفت این علم است و مراد از عالمان آن علم انبیا و اخص اولیا است فاما العلم
لله آن علم اخلاص است مشتمل معرفت و محبت او توحید و آفات نفس و محران و دانش
و ایم و حمایه و تبدیل آن و اما العلم بایام الله آن علم مبدا و احوال موافقان
و معالمت حق با ایشان و معاملات مخالفان و مزایا فتن ایمان از قهر الهی از بهر آدم
علیه السلام تا آخر که در بهشت و دوزخ جا خواهند کرد و این علم را حد و برهان هم گویند
قوت القلوب - العالم بالله هو العالم الموقن و العالم بالله هو
العالم بعلم الاخلاص و الاحوال و المعاملات و العالم بحکم الله هو العالم

رساله حاشیه زبده الحقایق کمال انسان آنست که در شریعت و طریقت
و حقیقت تمام باشد هر که قبول میکند آنچه رسول الله فرموده است او از اهل طریقت
است و هر که بیند آنچه پیغمبر دیده است او از اهل حقیقت است هر که سه دارد سه دارد
و هر که دو دارد دو دارد و هر که یکی دارد یکی دارد و هر که هیچ ندارد هیچ ندارد و طائفه که
هر سه دارند کامل اند و پیشوا و خلق اند و طائفه که هر سه ندارند ناقصان اند و داخل
بهاکم اند کمالیت دیگر پنج چیز است اقوال نیک و افعال نیک و اخلاق نیک
و معارف نیک و این چنین کسی را با سامی مختلف خوانند شیخ و مقصد او دانا و بالغ و کامل
و مکمل و امام و خلیفه و قطب و جام جهان نما و آینه گیتی نما

رموز الوهیهین تریعت شعارتن است و طریقت و ناردل و حقیقت
کسوت جانست و بیان آن مشکل فرق میان حق و حقیقت آنست که حق صفاتی
است و حقیقت ذاتی چه حق مجمل است و حقیقت خاص

روایت اصول شاشی - کُلُّ لَفْظٍ وَضَعَهُ وَاضَعُ اللُّغَةِ بَازِاعٍ
شئى فهو حقیقه کما الانسان والاسد این هر دو برای حقیقت ذات انسان
و اسد است بجز دیگر اضافت روانه باشد و بر این قضیه ذات حقیقی است و حق
صفاتی و آن مجمل باشد

قول صاحب تالیف - در شریعت عمل بر خصلت کردن است و در
طریقت عمل بر غنیمت

روایت اصول شاشی - الخزیمه هی القصد یعنی دل بکار
نهادن و در آن تاکید به نهایت کردن و الرخصة عبارة عن اليسر و السهولة
فی الشریع چنانچه در شرع رخصت است که در سفر افطار کند و غنیمت آنکه روزه
بدر و رخصت است که در سفر نماز چهارگانی را دوگانی گزارند و غنیمت چهارگانی

و همچنین بعضی خاص انخاص را از امت رسول الله علم ذات و صفات ارزانی فرمودند.
مؤلف راست.

چون حادی سه علم شود طالب و مرید پس فرق هر سه واجب باشد که داند او

بیان بست و چهارم

فرق میان شریعت و طریقت و حقیقت و معرفت و مرتبه و درج
و غرایب و لطایف هر یک

قال علیه السلام - الشریعة اقوال و الطریقه افعال و الحقیقة احوالی و المعرفه راس مالمی.

قول محقق - الشریعة اقوال النبی مع الخلق و الطریقه افعال النبی مع النفس و الحقیقه احوال النبی مع الله.

راحت المجتهدین موقوف خدمت خواجہ حضرت رسالت پناه را خطا شد یا تمجد هر که با شرع کشد حساب او برست و هر که با طریقت و حقیقت کشد از وفارغ باشد که حساب او بر است.

قول حضرت بابرکت شیخنا و مخدومنا شریعت استقامت یافتن بر او امر و ترک نواهی است و طریقت استقامت بر نکردن اناناهی الهی است و حقیقت برادوست نمودن در نفی هر چه بغیر خدای است.

رساله غریب - شریعت ترکیب جوارح است با تقیاد او امر و انکار نواهی و طریقت تصفیه دل است بتبدیل کردن ذات کم سجاده حقیقت تجلیه روح است بدفع ماسوی الله.

منه - شریعت بظاهر تعلق دارد و اعمال طریقت به باطن و قال علیه السلام ذرة من اعمال الباطن خیر من اعمال الطواغر.

باز مانند عمل ارباب حقیقت پنج چیز است اول قسم دروغ و راست نخورند و دوم سخن راست و دروغ نگویند سیوم وعده راست و دروغ نکنند چهارم گواهی راست و دروغ ندهند پنجم بے وضو خواب نکنند.

منه - شریعت مرتبه اول است آنرا عالم ناسوت و ملک خوانند و طاعت و عبادت ظاهری بدین متعلق است و عمل عامه مسلمانان و مومنان است و طریقت مرتبه دوم است این را عالم ملکوت خوانند نسبت باطاعت و عبادت دل دارد و مقام خواص است و حقیقت درجه سوم است این را عالم جبروت گویند اینها سیر کردن در سر و روح است و محل انبیا و اخص اولیا است و این هر سه ساکن دنیا اند

منه - شریعت مقام نفس است و سایر عوالمی مغفوره من ربکم این امر بر نفس است و طریقت محل دل و عقل دارد و ادحو الی دار السلام در حق دل است و حقیقت بروج تعلق دارد که با اینها النفس المطمئنة ارجع الی ربك راضیه مرضیه - این خطاب مر روح راست پس نفس از راه شریعت بعالم ملکوت رسد و صفات دل گیرد و دل از راه طریقت بعالم جبروت شتاید و صفات روح گیرد و روح از مقام حقیقت بحضرت لاهوت روست آورد - **مولف راست** - چون شرع و طریقت و حقیقت دانند زین عالم اربعه بعد بتانند

بیان بست و تجمیع

مقامات عالم ناسوت و ملکوت و جبروت و لاهوت و اسرار و رموز آن - بدانکه محققان کامل حقایق منازل ناسوت و ملکوت و جبروت را باوصاف و معانی مختلفه بیان کرده اند در عبارت مختلف و اشارت متفق تفاوذاً اللفظ و اتحاد المعنی نموده اند.

ادا کنند و در حالت اکراه اجرای کلمه کفر بر زبان و سبب نبی علیه السلام و قتل مسلم ظالماً و نضت است یعنی ازین بابت بکند و خود را بخشاند فاما غریمت آنست که خود را بکشتاید و این کلمات نگویید که موجب مغفرت و جزا است.

مضمومات نافع غریمت آنست که امر اول برقرار ماند چنانچه نماز در سفر امر اول است و آن تکلی بر نبی خیزد و نضت آنست که متغیر شود امر اول از دشواری سوائے آسانی بعد از سه چنانچه افطار صوم در سفر اینجا امر اول صوم بود بافطار تغییر شد از دشواری سوائے آسانی یعنی صوم کلی نماند و همچنین در اجرای کلمه کفر حالت اکراه چه کفر دیگر است و ایمان دیگر پس گفتن کلمه کفر امر اول که ایمان است متغیری شود این هم بعد از سه است همچنین شراب در حالت اکراه هم ازین قبیل است رساله حمیدی - هر که در طریقت موافق شریعت نه بود از لغت طریقت محروم رساله ادب المریدین - اتحاد میان شریعت و طریقت جهت عموم است و مغایرت از سبب خصوص نه مغایرت مطلق - رساله سعیدی - شریعت ترک دنیا دادن است و طریقت ترک عقبی گفتن و حقیقت ترک دون حق کردن و بولار سیدن -

منه - در شریعت حفظ جامه و بدن از لوث نجاست ظاهر و در طریقت محافظت دل از کد و رات بشیریت و زایم و در حقیقت شستن دل از هر چه که دون حق است و از شریعت به طریقت رفتن کار خواص است و از طریقت به حقیقت شدن شیوه انحصار است شریعت آنکه بے فرمان حق نکنند و گمان بد بر کسی نه برند و در بانگ نماز و قرآن خواندن سخن دنیا نگویند و عیب مردمان نگیرند و طریقت آنکه سخن لایعنی از آئینده و گذشته نگویند و مجاهده چندان نکنند که از طاعت و عبادت

در آنجهان است ملکوت خوانند و هر چه جز این جهان و آنجهان باشد جبروت خوانند تا ملک
نشاسی و آنرا باز پس نه گزاری بملکوت نرسی و اگر ملکوت را نشاسی و او را پس نه گزاری
بجبروت نرسی و خدا تراد در هر عالمی از این سه عالم سه خزان است و الله خزان
السموات و الارض بتر این معنی است ولیکن کسی نداند تجلال قدر لم یزل چندان
سلوک می باید کرد که از ملک تا بملکوت رسی و از ملکوت اسفل چندان سلوک باید کرد
تا بملکوت اعلی رسی و از ملکوت آنگاه چندان سلوک باید کرد تا بحال این آیت ترا
روے نماید فیهما الذی پیدا ملکوت کل شیء و الیه ترجعون
هر آن ملکی که واپس میگزاری دوصد ملکی و گرد و پیش داری
زبدۀ التحاق عالم ملک و ملکوت بست و هست است ته ازان
مرب است چنانچه معادن و نباتات و حیوانات و بست و پنج غیر مرکب است
تفسیر کاشف رفیعی هر چه در نظر آید ملک است و هر چه نظر بدان نمیرسد
ملکوت است

مرصاد العباد و هر چیز که جان آن چیز باشد و آن چیز بدان قایم بود آن حقیقت
ملکوت است جان جمله چیزها بصفت قیومی حق قایم است فیهما الذی پیدا
ملکوت کل شیء و الیه ترجعون بتر این معنی است و ملکوت هر چیز مناسب
آن چیز باشد قوله تعالی اولم یبسطوا فی ملکوت السموات و الارض برین حکایت
ملکوتیان آسمان مناسب آسمان و از آن زمین مناسب زمین اند و جمله ملکوتیان بر دو
قسم اند یکی از قبیل عالم ارواح سفلی و علوی و علوی چون ارواح انسان ملک و سفلی چون
ارواح جن و شیاطین و حیوانات و روح ناریه و عجم از قبیل عالم نفوس است چنانچه ملکوت نباتات که نفس نبات است
قوت گرفت نامیه از نم عجب مدار زیرا که طفل نامیه را شیر از نم است
و جاد را هم ملکوت است و جمله آفرینش از ملک و ملکوت است و امر خلق

رساله غریب - منزل ناسوت را عالم ملک و عالم خلق و عالم محسوس و عالم شهادت و عالم صورت و عالم جوارح و عالم ظواهر گویند و منزل ملکوت را عالم امر و عالم معقول و عالم قلب و عالم غیب و عالم معنی و عالم باطن خوانند و منزل جبروت را عالم ارواح و عالم موجود بالقوه و عالم ممکنات و عالم مایات و عالم کلیات و عالم باطن باطن و غیب غیب و معنی معنی گویند و منزل لاهوت عالم مکان لا مکان ذات الهی است و آن از شرح و بیان مستغنی است الا ما شاء الله که بر وجه و ستر کسی که حق تعالی خواهد این عالم را بختاید - **مولف راست** -

در شیت تا که داده ازین عالم نصیب شد آن هم بقدر حال و حسب باطنش
رساله غوث الاعظم - یا غوث کل طورین الناسوت و الملکوت
فی شریعة و کل طورین الملکوت و الجبروت ففی طریقته و کل طور
پس الجبروت و الا هوت ففی حقیقة یا غوث اذ اوردت ان تدخل
حریمی فلا تلقت بالملك و الملکوت و الجبروت لان الملك شیطان
العالم و الملکوت شیطان العارف و الجبروت شیطان الواقف
من رضی بواحد منها فهو عندی من المطرودین -

تخصیصات عین القضاة - ملک سائر ملکوت است و ملکوت
سایه و عکس جبروت است در باب ارباب عالم ملک که مجبان دنیا اند فرموده اند
من رکن الی الدی و مال الیها احرقه الله بنار فصار له ماد اتز روح
الریاح و در حق اصحاب عالم ملکوت و آخرت گفت من رکن الی العقبی و مال
الیها احرقه الله بنار فصار له هباً یلنفع بهه - اما فرقه عالم جبروت و لاهوت
را این نشان داد که من رکن الی الشمال الیه احرقه الله فصار جواهر الائمة له
افعال خدا دو قسم است ملک و ملکوت هر چه درین جهانست ملک خوانند و چه

چون طالب و مرید گذشت از حد سه راه زمین پس سلوک باید کردن بجهت تمام

بیان سبب و ششم
طریق سلوک کردن طالبان محبت و معرفت و قربت و وصلت
حضرت الهی متبایعت اقوال و افعال و احوال مصطفی و محاسن
و معامله و سیر و طیر سلوک ملکی و قالبی که آنرا ناسوتی هم گویند مبتدیان
اقوال نبوی و محاسن و معامله

رساله حمیدی - سالک ناسوتی و ملکی نخست احکام اوامر و نواهی را عادی بشود
بعده بعمل آن مداومت و مواظبت نماید و حقوق او بجا آرذ تا جوارح بانوار عمل مصطفوی
منور گردد.

رساله سعیدی - سالک ناسوتی را باید که بعد استقامت توبه و اوبه و ایم الوضو باشد که
طهارت ظاهر اشارت بر طهارت باطن است و نماز و ایم سجاعت گزارد و منتظر نماز
دیگر باشد قال علیه السلام منتظر للصلوة کانه فی الصلوة قال الله تعالی یا ایها الدین اموا احصرو
وصا بر و ورا بطوا اقبل ارا بطوا انتظار الصلوة بعد الصلوة و بعد از نماز فجر
تا ادا الی اشراق از مصلا نخیز و سخن دنیاوی نگوید مگر بصورت که در آن نفع کس باشد و مستقبل
قبله نشیند و در آوردن و اقبل و مود و شیخ ناغہ نہ کند که مداومت را اثرے تمام است و هر که
از صبح تا اشراق مشغول باشد سخن نہ گوید و حق تعالی را بر حال خود مطلع داند حضور یی یابد
و عظمت رده و مد قال علیه السلام افضل العبادۃ اذ و معها و ال قل و سلامتی
دل و جمعیت باطن در اینست و بعد عصر با کس سخن نگوید و در خلوت رود و در ذکر
شود و چون آفتاب زرد گردد و با خود گوید که روز گذشت عمر ضایع کردم و بیچ لها سخته

ہم گویند۔ الاله الخلق والامرا این باشد و عالم خلق عبارت از اجسام است و عالم
امر عبارت از ارواح است بر عالم ملک است و بحر عالم ملکوت و ملک بر روی
ملکوت است چنانچہ بر بحر فاما عالم جبروت نیست۔

جاوید نامہ عین القضاۃ۔ جبروت عبارت از معانی متصل بذات
است وازل و آزال نہایت جبروت است۔

مرصا و جبروت از صفات جلال ذاتی است و تاثیر آن است کہ چون
حق تعالی بجزوتی بر کسے تجلی کند نذرے بے نہایت و در غایت ہیبت ظاہر شود و لے
بے لون و بے کیف و فناء صفات بشری و محو آثار مہنی آشکارا کند۔

رسالہ روح الارواح۔ جبروتی حق تعالی از راہ فضل قاب قوسین مقام اعلیٰ بود
و از راہ عدل اسفل السافلین بود و نواخت او چون در رسد تحت الشری را رنگ علین
و ہر جلال او چون حملہ آرد قاب قوسین را تحت الشری کند چون نوبت عدل حق در آید
انبیاء راہ گیر جویند و چون وقت فضل شود خرابا تبار سر بر آزند قاما مقام لاہوت
را بعضی محرمان رموز صمدیت واحدیت و صاحب ستران غموض ربوبیت والوہیت
بر مرز و محض و اشارات و کنایات برون آورده اند۔ مولف راست۔

عقل و فہم و درک و فکر ہر کس آن بخاکے رسد۔ تاکہ الہام الہی نبود و عون خدا لے
طوالع قاضی حمید الدین ناگوری۔ عالم لاہوت عالمی است کہ
عرش او عزت است و کرسی او کبریا و لوح او قدر و قلم او قضا و فلک او عظمت است
و کیوان او قہر و جہیں او لطف و بہرام او جلال و خورشید او جمال و آتش او غضب
و آب او رحمت و خاک او حکمت و بقائے اولوہیل و لایزال آنکہ بصیرت
بلطف بے علت کشاوند و صفائے کہ بمز صناف است فرورختند تا جملہ ممکنات
بین نسبت معدوم یابی۔ مولف راست۔

در مرتبه طریقت بدتر از مرتبه شریعت است چه مرتبه شریعت اگر کلمه گوید بجات یابد و مسلمان شود اگر چه عبادت کرده بیاد دهد فاما مرتبه طریقت اگر عمل ثقلین کرده باشد کار نیاید طلب احوال بعد الزوال محال.

منه - وقال شیخ جبرئیل من عرف طریقاً الى الله فسلک تروک
عذبه الله عذاباً لا یعذب به احداً من العالمین.

منه رسالک ناسوتی اگر از رونده راه حق بظاہر خلاف طریقت چیز بی بیند باید که او را امانت نه کند و برنا فہمی خود مقرر شود و گرنہ ہم کفر باشد.

قواید القوا و اگر رسالک ناسوتی را در اثنائے سلوک در طاعت و عبادت فتوری افتد و وقف روئے نماید واقف شود و اگر آن رونده در یابد و امانت کند باز سالک گردد و اگر ہم بروقف ماند راجع شود این لغزش را ہفت قسم است اعراض و حجاب و تفاسل و سلب مزید و سلب قدیم و تسلی و عداوت مثلاً اگر از محب فطری شیع آید کہ محبوب از ان رنجیدہ و از رواعراض نماید یعنی روئے بگرداند پس محب را واجب باشد کہ از ان فعل مستغفر شود و معذرت پیش آید تا آن اعراض اندک ناچیز گردد و اگر محب ہم بدان ماند حجاب پیش آید یعنی میان محب و محبوب پرده حاصل افتد چنانچہ خواجہ در اثنائے این تقریر استین مبارک کشیدند و ہمیش روئے خود داشتند کہ این چنین حجاب میشود و اگر محب ازین ہم مستغفر نشود و معذرت نکند سلب مزید روئے نماید یعنی از ذوق طلب و زیادت شدن آن باز دارد و اگر این را ہم عذر نخواہد و پشیمان نشود سلب قدیم روئے نماید یعنی طاعتی و راحتے کہ پیش ازین بودہ با ستما آنرا ہم بتاند و اگر ازین ہم توبہ نکند و باز آورد واجب نہ بیند تسلی روئے نماید یعنی محبوب را بر جدائی محب دل بیاساید و اگر اینجا ہم اغفال و اہمال کند عداوت پیدا آید لغو ذبا الله منها.

مرصاد رسالک ناسوتی و ملکی چون بقال آید حق تعالی را بر بقال خود سمیع دانند

و عبادتی شایسته آنحضرت بجا نیاورد و در تقصیرات بندگی و گناه معترف شود و اگر معاذ الله
بر صغیره مصر گردد و صغیره نماند بکیره گردد و کما قال علیه السلام لا صغیره مع الاصرار و
بر و زکیره استغفار بسیار گوید که لا کبیره مع الاستغفار تا کرام الکاتبین خوشنود باز
گردند و نامه اعمال ملوئیه حسنه بالا برند و چون شب در آید بین العشاءین زنده دارد و
تا بعبادت بتجافی جنودهم عن المضاجع اختصا یابد و حضرت بابرکت شیخ
این تخفیف فرموده است که بین العشاءین صبح عاشقان است هر چه درین صبح بخوانند

بیابند

چه خوش ملکیت ملک صبحگاهی در آن کشور بیانی هر چه خواهی
قول محقق - الصبح نوحان صبح الصادقین و صبح العاشقین و صبح صادقان
از طلوع فجر است تا خیط ابیض بماند و صبح عاشقان از غروب تا بین العشاءین و بعد از
ناز عشاء بخوانند و گزاردن مشغول شوند چون خواب غلبه کند هم بر صلی در مسجد بخواب
روند تا از آنها باشد که ابد الهم فی الدیاء و قلوبهم فی الاخرة و سیاه شبیدار
شود و تهجد بگزارد که از همه طاعتها فاضل و پسندیده تر است و من اللیل فتجد به
ناقة لك عسی ان یبعثک ربك مقاما محمودا - اینرا این معنی است و چون تهجد گزار
باز بخشد که ان نوم الثانی علی الصبونی حرام -

منه - سالک ناسوتی را چهار حال است اول از شریعت بر طریقت شود
دوم از طریقت به حقیقت رود سوم اگر توقف روی نماید یعنی در اثنا در این مجرای از
کمالی یا از غفلت یا صغیره روی دهد و از سلوک بماند ایچا التجا بولایت شیخ کند در حیات
و حیات و اسناد از ظاهر و باطن شیخ نماید باز در سلوک شود چهارم رجوع است بکلی
از سلوک احتراز نماید و عمارت ترک گیرد پس بشویم این در عذاب ایم افتد و بدان مبتلا
شود - **منه** - سالک ناسوتی اگر از روش سالکان برگردد و مندر طریقت باشد و

رساله شیخ نجم الدین کبری: سالک ناسوتی را باید که متابعت سالکان ملکوتی
تولاً و فعلاً بکند تا فردا جمیع مشایخ از او خوشود باشند و اگر از روش ایشان تجاوز نماید همه
مشایخ خصم او باشند و سالک ناسوتی و ملکی را هم اہم است کہ در اوقات محررہ بمعای
و معاملہ مشغول شود تا کار او پیش رود۔

محاسبہ قول امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ۔ حاسبو اقبل ان
تجاسبو اصل محاسبہ دو وقت است یکے آخر شب چون خفتہ خیزند بگویند الحمد
لله الذی احیا ما بعد ما اماننا به برہان این آیت اللہ بتوفی الالفس
حیون موتھا و التي لم یمت فی منامھا فیمسک التي قضی علیھا الموت و
یسل الاخری ال احل صبی معنی آیت آنست کہ حق تعالی قبض میکند جانہا را و
مردن تنہا در خواب و آنکہ نمی میرند در حالت خواب سبب آنکہ ایشان را بیدار میکند و باز
میفرستد جانہا را ایشان بہ تنہا ایشان برائے آنکہ تا اجل ایشان برسد کہ حکم کردہ
است بر مرگ ایشان المقصود چون بندہ خفتہ خیزد و حمد گوید باید کہ با خود حساب
کند کہ شب زندہ نہ داشتم و نمازیکہ شایان آنحضرت باشند گزاردم و آنکہ گزاردم با
شائبہ خطرہ و ہوا جس بود پس از این چنین عبادت آلودہ شرک متغفر شود و بعد از
و اعتراف پیش آید تا لایکہ شب کہ باز گردند ازین ندامت بدیہائے او را بہ سیکوی
بدل کنند و بالا برند دوم وقت بعد از نماز عصر محاسبہ کند ہم برین جملہ تا لایکہ روز بیدار
او بہ نیکی بدل کردہ بالا برند و مشایخ و اولیا و صلحا و اتقیا کہ این دو وقت را یاس
دارند و با کسے سخن نگویند این ہر است روندہ راہ حق را باید کہ بعد از ہر نماز
و ہر زمانے خصوصاً بعد از عشا کہ جان او در خواب قبض خواہند کرد و نتوان دہشت
کہ باز زندہ کنند یا نہ از گفتہ و کردہ خود پشیمان شود و از ہر مجلسی کہ برخیزد مانند شبکہ چہ
گفت و چہ شنود از کذب و غیبت و محش و لایعنی کہ در آن فایدہ دینی و دنیوی نبودہ

کہ واللہ شہید علیہم تا بانوار سمیع حق تعالیٰ کہ صفات ذات است متجلی شود پس برین قضیہ
 بگزارد و ہر چہ امر باشد بگزارد و آنچہ نہی باشد
 و چون بفعل آید حضرت صمدیت را بر افعال خود بصیر داند کہ واللہ بصیر بالعباد
 با بصفت بصیر الہی موصوف گردد پس برین بران مولف راست
 جان کند کہ بفرمود کردگار اورا نہ آن کند کہ بگردارد شود ما خود
 و چون حال روئے نماید محول الاحوال را بر احوال ظاہر و باطن خوش علم نپدارد
 واللہ بعلمہ خائنة الاعین و ما تخفی الصدور و تاجلیہ علیہ علام الجوب
 متجلی شود مولف راست

او نہ ہمہ بدین او از ہمہ شنیدن احوال ہر یکے را دانستہ از علیسی
 ابے خبر ازینہا غرہ شدہ بدینہا او گفتہ بین و بشنوا از غایت حلیمی
 او خواند سوئے خویشم بارفتہ سوئے دیگر از ما ہمہ لیئمی از سوئے ہمہ کریمی
 ہر گاہ بغایت احسان و توفیق المنان سالک ناسوتی برین روش استقامت
 یا بدبجارت جاودانی و بصفت ذات ربانی بی نیطق و بی لسمع و بی بصیر مسود مختص
 شود چنانچہ حضرت رسالت فرمود الحق یدطق علی لسان عمر سر ابن معنی است
 تو او نشوی و لیک اگر چہ کنی جائے برسی کز تو توئی بر خیزند
 رسالہ شیخ نسری سقطی اصل مذہب سلوک ناسوتی آنست کہ طالب عقبی
 و مولی بے حاجت سخن نگوید و بے حاجت پائے از خانیہ بیرون نہ نهد و بے حاجت چیزے
 نخورد و طریقت عبور نمودن از خطوط قالبی و ناسوتی و سالک ناسوتی را باید کہ آرزوے
 خوردن و نوشیدن خوب نکند و از خوردن و پوشیدن بدکارہ نباشد و زیادت
 از کفاف لغو بر نگردد و دیگر شہوات حواس خمسہ را بقدر حاجت ضروری کار بندد و از
 زیادت آن احتراز نماید۔

هنگامه - روز قیامت معالده و محاسبه حق با مومنان مثل معالده بهتر یوسف با برادران خود
 بود که گفت هل علمتم ما فعلتم بیوسف و اخیه اذ انتم جاهلون حق تعالی
 بالیغی بنده گان خود خطاب کند که هل علمتم ما فعلتم یعنی بیخ و دانی چه کرده اید چون ایقان
 شمرده شوند و بجهل خود معترف گردند و فرامال شود و لا خوف علیکم و لا انتم تحزنون
 صاحب کبیره در آتش مانند یوسف باشند در زندان و آن زندان عتاب بوده زندان
 عذاب - مولف راست -

سالک چو مستقیم شود در محاسبه باید کند دوام عمل در معالده
 رساله سرالشد - معالده هر سه قسم است عام و خاص و اخص معالده عام تهذیب اشباح
 است و معالده خاص تطهیر ارواح و معالده اخص تقدیس اسرار عام حرکات ظاهری را معالده آن
 و از حقایق باطن خبری که حقیقت معاملات آنهاست و آن هر هفت قسم است توبه و ورع
 و زهد و فقر و صبر و توکل و رضا و این هر هفت بنای هفت صدم مقام است -

قول شیخ الاسلام نظام الحق والدین - معالده حق با خلق یا عدل است
 یا فضل اما معالده خلق با یکدیگر یا عدل است یا فضل است یا ظلم چون با همدیگر عدل
 یا فضل کنند حق تعالی با ایشان فضل کند و چون ظلم کنند خدا متعالی بر ایشان عدل
 کند و عدل با خلق آنست که چون یکدیگر را بر بندگان هم آنخس را بر بندگان و احسان
 آنکه چون ترا یکدیگر بر بندگان تو عذر خواهی و منت نهی قال شیخنا و محمد و مننا -

فی نفایس الانفاس - اگر یکدیگر را عیب میکنند بچیز بگویند که در توان هست
 یا نه اگر باشد از آن توبه کن و بگو لطف کردی که عیب من مرا نمودی پس از آن باز آئی
 و اگر در توان نباشد بگو الهی این را ازین گفتن باز دار و مرا ازین بگفتن نگاهدار -
هنگامه - خلق را با یکدیگر هم عدل است و هم احسان عدل آنکه در طعام خوردن
 با هم کاسه خود انصاف لقمه نگاهدار یعنی متساوی خورد و احسان آنکه از لقمه هم کاسه خود

باشد توبه کند و ندامت آرد و آیت سبحان رب العزّة عما یصنعون و سلام
 علی المرسلین و الحمد لله رب العالمین بخواند و سه بار اللهم انکاشر الباسم الله
 بخواند و استغفار گوید و عذر خواهد و بر بدی خود اعتراف نماید امید باشد که هر چه در آن
 روز از محاصی در وجود آید بود عفو کنند و مأخوذ نگردانند.

ترجمه قوت القلوب فردی قیامت محاسبه بندگان در سه دیوان
 خواهد شد اول دیوان لِعَرَفَ عَلَتَ باشد یعنی چرا این چنین کردی این موضع ابتلا است
 از وصف ربوبیت به ثبات عبودیت اگر عملی برائے مولی کرده باشد از محاسبه
 دیوان مذکور سلامت برون آید بدیوان ثانی برسد که دیوان کیف است یعنی چگونه
 عمل کرده اند و این مقام مطالبه است اگر عملی بمجهل کرده باشد قبول نشود و اگر
 بعلم کرده باشد بر خلاص حکم کنند از اینجا بدیوان ثالث برسد که ان دیوان مکنی است
 یعنی این عمل برائے خود کرده یا با خلاص وجهه ربوبیت اگر برائے ربوبیت بود جزئی
 او قرب یابد.

مثله - قد جاء فی الخبر الد وادین ثلاثة دیوان نغیر و دیوان لا یغیر
 و دیوان لا یشک - دیوانیکه در آن آمرزش خواهد بود آن گناهی بود میان بنده و مولی
 و دیوانیکه نخواهند آمرزید آن شرک باشد است و دیوانیکه ترک نخواهند دادن مطالبه
 مظلومان از ظالمان باشد.

رساله روح الارواح - فردا سه دیوان و سه نفاذ باشند و حکم و حق مردم را
 در هر دیوان بر بند دیوان امر بعضی سره و بعضی نقایه بردن آیند و چون بدیوان حکم
 برسد گویند هر چه کرده است حکم ما کرده است سره شده پیردن آیند و چون بدیوان
 حق برسد همه ناسره شده بیرون آیند چه حق حق تعالی کجا کسے بجا تواند آورد و این دعا پیوسته
 باید خواند الهی اعمال نادرست مرا بدیوان نفاذ و حکم فرست نه بدیوان امر و حق.

ہر گاہ سالک ناسوتی مراسم و روستی سلوک ملکی بہ تقسیم رساند
و در شرائط و قاتی محاسبہ و در قوانین حقایق معاملہ استقامت و استقامت واجب بیند
در دل برو کشادہ شود و انوار اطوار بہفت اقلیم دل لایع گردد و ارادت الہی بر دلش
نزول یابد۔ **مولف راست**

درین دو قسم جو سالک ثبات یافتہین سلوک قلبی و ملکوتی نماید و روے
سلوک ملکوتی و قلبی بہ متابعت افعال حضرت رسالت پناہ در سیر و طہر یابد۔

رسالہ غریب۔ سلوک ملکوتی آنست کہ بہ متابعت اخلاق و افعال نبوی
روے آر و بہ مخالفت ہوا و عداوت نفس و تبدیل ذمایم بجایہ کردن کہ این صفت دل اس
قسم باطن از افعال مصطفوی۔

تخصیصات عین القضاة۔ راہ دل و راہ حق طلب کردن واجب است
فاما راہ خدا در زمین و بر آسمان و در بہشت و بر عرش میت طریق اللہ در باطن انسان
است و فی الفسکم افلا تبصرون۔ سر این معنی است۔

قول سلطان ابراہیم ادہم۔ چون از پیش سالک بلند قدم ملکوتی این
سہ حجاب برخیزد در دولت ابدی و سعادت سرمدی برو کشادہ شود بکہ اگر ملکوت
دو عالم بطائے ابدی بدو دہند شاد گردد و دوم آنکہ اگر ملکوت دو عالم اورا بپوشد
و از وی بپوشد با فلاس آن اندوگین نشود سیوم آنکہ بہیج مدح و ثنا و لطف و عطائے
حق فریفتہ نگردد۔

رسالہ یوسف ہمدانی۔ سالک ملکوتی را باید کہ از حقیقات قابلہ نفسی و قلبی
و قلبی عبور نماید تا شایان کمالات راہ مردان خدا شود و آن بہشت خصلت روے
دہد اول استقامت حد و شرایع دوم و دوام وضو و سکوت و خلوت سیوم ذکر
چہارم ربط قلب بشیخ پنجم نفی خواہش ششم تسلیم ہفتم رضا ہشتم ترک سوال از حق تعالی طریق

لقمه خورد و بیکر دو هر چه چرب و شیرین و خوب باشد ایشا رکند.

رساله طوالع ششموس قاضی حمید الدین ناگوری - در وجود بشر چهار صفت
تقسیم است شیطانی و سبعی و انسانی و ملکی مردم باید که در احوال خود نظر کنند اگر در تغلب
و قهر و استیلا بر غلبه دارد بصورت آدمی است و بسیرت درنده و اگر بمکر و تلبیس و فریب
مستغرق است بصورت انسان است و بسیرت شیطان و اگر بخفتن و خوردن و شهوت
مائل است بصورت لثارت و بسیرت ستور و اگر بتوکل و تفویض و رضا و سخا و تواضع و حسن خلق موصوف
است بصورت آدمی است و بسیرت ملک آنچه امروز در صورت مندرج است فراهمان
معنی ظاهر کنند حقیقت ترا از ان معنی صورت سازند و ابل عوصات نمایند قال الله
تعالی کما تبعثون متولون کما تموتون تبعثون کما تحشون تحشون -

مؤلف راست -

این چهار صفت که هست با تو امروز در هر چه غلو کنی همسانی فردا
قول شیخ الاسلام و المسلمین زین الحق والدین قدس الله
سره الغرزداد و حسین شیرازی خلیفه شیخنا - معامله حق باینده چنانچه معامله
مادر است ما فرزندان را خواهد که از خود جدا کند و را با بازی و یا پیچیده مشغول گرداند تا از وفا غایب
آید و چون خواهد که سوسه خود طلبد از بازیها باز آرد و از هر چیز ترسانند تا سوسه خود آرد -
اسرار الابرار خواجه ابوسعید ابوالخیر - سالک را همه چیز باید و هیچ چیز نباید
یعنی همه که با خود آید و باز نماندش به هیچ چیز باز نماند این نیز از معاملات است -

مؤلف راست -

کار مردان است در یکدیگر جانان هر دو کون حاصل آوردن بدشواری و آسان باختن
رساله شمسیه هر که با حق تعالی معامله نیست سخن او در هیچ دل اثر نکند -

مؤلف راست -

بقین تاحت سیر الی الله حاصل آمد. دوم سیر فی الله عبارت از آن است که آن
نهایت ندارد و بعد از شناخت حق پندار سیر کند که ذات و صفات و افعال خدا
را بشناسد و علم و حکمت حق در یاد چنانچه از ملک و ملکوت و جبروت هیچ چیز بر او
پوشیده نماند.

رساله رموز الوالهین سیر است که سالک ملکوتی بمشی اقدام ظاهر در زمان
واحد از اقلیمی باقلیمی رود و باز گردد و آن از کرامت بود که رگهای زمین را در کشد
چنانچه حضرت رسالت پناه پیش از نبوت از کار و ان حضرت علیا خدیجه الکبری از چند
روزه راه خبر آمدن بهار و آن در یک ساعت بر خدیجه الکبری آورد و همان زمان
بنده حضرت خدیجه بر صاحب کار و آن رسامید و هم چنین وقتی مسافر به حضرت
شیخ الاسلام فرید الحق والدین آمد و صفت در ایشان بسیار میکرد که در فلان اقلیم
چنین این چنین مرد و برادرم خدمت شیخ الاسلام فرمود باره بنشین و گفتن دریا
کرد و بر آن آمد همان زمان گفتن کرد آلود در آمد و فرمود که آن مرد را دیدم مردی
عزیز و صالح و متدبر است، فلما اسما آن که گفتی آنچنان نیست

سیر عارف هر زمان نانت شاه سیر را بد بعد همه یک روزه راه
و همسرن سیر او مرینا و صف میکرد و خواهر رشید نام مرید در میان حج با چند
نفر از یاران از تنگی در هلاکت افتاده بودند. در راه سیه ابرق آب برور رسانیده
آمده و ضو نام کرد و ناز پیشین گزار. مولف راست.

این سیر من الله بود که الی الله و آن سیر که فی الله بود و هست مولا
آن سیر الی الله است که سالک ملکوتی بقدم دل سوخته حق سیر کند و الی سیر
فی الله است که بعد م سر و روح در صفات سلبی و ثبوتی مشی نماید فلما طاعت است
که سالک مجاهد را از ریاضت و مجاهده قالب او بصفت روح موصوف شغور پس

عبور عقلی آنکس و ذم کیان داند و رد و قبول و نفع ضرر از حق داند نه از خلق و طریقه عبور
قلبی آنکه آرزوی لذت دنیا و عقبی نکند و هر دو را در نظر نیارد تا در راه دل استقامت یابد
قول محقق سالک ملکوتی بر راه دل رفته باید که بعل خود نظر نکند که راه او از نماز
و روزه و طاعت و عبادت و ذکر و فکر و صحبت پیش میرود یا بمستی و سحری و قلاشی
و قلندری و ترک صحبت و نفی غرلت و شوق و ذوق و عشق و محبت اگر قابل اوصاف
اول است مرحبا که این راه انبیا و اولیا و صلحا و اتقیا است و اگر قابل اوصاف اعمال
آخر است پنج خود این راه عاشقان و عارفان و یکبازان است و زمره اول را مرید
گویند و آخر را مراد و طبقه اول را طالب خوانند و دوم را مطلق و فرقه نخست را محب
گویند و ثانی را محبوب و گروه اول را عاشق خوانند و دوم را معشوق و طایفه اول آنانند
که دوست را دوست دارند و مردمان آخری ایشانند که دوست ایشان را دوست دارند
مولف راست

این در که سیرت ز در باب عجیب است و این سر که بقیتم ز برهان غریب است
قول محقق دیگر تا درون از برون و برون از درون نشناسی ذوق معنی
در نیای مصراع بیرون درون بیرون درون بیرون -
سلوک کردن ملکوتی و قلبی میرناید

مولف راست

چون استقامت یابد سلوک ملکوتی سیر و طیر رسد طالب مقام رفیع رسد
سیر و طیر و فرق میان هر دو در رساله حاشیه زبدة الحقائق بدانکه سلوک
عبارت از سیر است و آن بر دو نوع است یکی سیر الی الله که انرا نهایت باشد یعنی
سالک جهد کند تا حدای را بتناسد و شناخت حق آنست که یقین داند که خدا یکی
است و هدایت و نهایت ندارد و صفات نر او موصوف است چون این

سیر تواند کرد و حفظ اسماء و صفات ذاتی تواند گرفت.

منه - سالکان جبروتی را در یکی از اسمائے مذکوره الاول والاخر و الظاهر والباطن
حفظ باشد بعضی از اسم الاول حفظ گیرند و علامتش آن بود که همگی هم آنان متعلق مخاطره
سره قدر باشد و اسرار ال ایشان را از وجود و خطف کند و بعضی را در اسم الاخر
حفظ باشد که خواطر ایشان بقتیش اسرار احوال ابد و کیفیت تقلب موجودات محال
تجمل بود و در مقام حیرت و بی خودی اندازد و طبقه را حفظ در اسم الظاهر باشد که سطوح را
سر اوقات جلال عزت صورت ظاهر این قوم را خراب و متلاشی گرداند و خرقة
او صاف بشری از وجود ایشان بر کشد فاما باطن را بزیر نور حسن و جمال بیاریند
و سر جاهد الحق و زهق الباطل ظاهر شود و فرقه دیگر را حفظ از اسم باطن باشد که دیده
بصیرت ایشان بنور معرفت منور کند تا حقایق اسرار الهیوت بصفحات وجود
خود مطالعه نمایند و از ملاحظه عجائب آثار قدرت و مشاهد تجلی انوار عظمت بشارت
فایما تولو افشرو جهه الله تحقیق کنند از اینجا تر مارایت شیئا الا رایت
الله فیہ روئے نماید و معنی من عرف الله کل لسانه علیه ایشان شود و از
استغراق لذت مشایده این مقام زمام اختیار خود از دست دهند و بلذات نفیسم جنبان
و جور و قصور بنده کنند که خالدين آنها الایدجون فیها حوالا ستر این معنی است فاما
اصحاب عشق و معرفت کمال ما ز اذ البصر و ما طبعی در دیده جان کنند و قدم و طلب
مطلوب حقیقی و یابز تارک کونین زنند و مجبور و قصور و نفیسم بهشت التفات نه نمایند و
از ممالک مالک جمیع و از زبانیه نار عذاب الیم نیند لیتند و این طائفه حیاران کوی
طریقیت و سرایان معرفت اند مولفک راست ه
وی بسا سالک که اینجا باریده ره نیافت پرده دار خاص چو بینج زرد از ان نیافت
تفسیر حریری - حضرت رسالت پناه علیه الصلوة والسلام آیت هو الاول

روح و قالب یک ذات گردد و بدین قضیه هر چه از روح آید از قالب آید و هر چه قالب کن
روح نیز همان کن در مثلاً بر حکم طیاران بمصاحبت روح قالب نیز در هواست و از اقلیمی
باقلمی رود و در زمان واحد بار آید و بتاثر نفس مود خدا طیر در جهادات نیز سرایت کن پیچ
و قتی شیخ الاسلام فرید الدین قدس الله سره از مسافرت بخند مت شیخ الاسلام شیخ
بهاء الدین ذکر یار رسید شیخ بهاء الدین آن زمان در کرسی شسته بود پرسید که در مسافرت
کار بجای رسانید شیخ الاسلام فرید الدین فرمود این قدر شده است که اگر بگویم
ای کرسی در هوا نشو شود بجز داین سخن گفتن کرسی بایش بهاء الدین در هوا شد بعده
شیخ بهاء الدین فرمود کار نیکو رسانیده آید و باز آن کرسی فرود آمد.

رساله شیخ جنید السیر فعل الادعی والطیما فعل الحق.

رساله شیخ شهاب الدین سهروردی السیر جت العبد والطیما
مواهب الحق لیس من تتغل الادعی فاذا اصاب طیما اصاب الحق و فی
الطیما مکاتشفة الروح.

قول محقق - سیرگاه از واحد نیت هر ربوبیت آید و گاه از ربوبیت بودا

رود - مولف راست -

چون سلوک حبیبی و سیر و پیشد پس بجزوتی بیاید کرد سلوک سلوک
سلوک جبروتی که عالم تتر و روح است بتابعات احوال حضرت
رساله علی التعمید و الصلوات

رساله غریب - تا لک بعد از سلوک ملکوتی و اتبع اخلاق و اعمال
نبوی در تناخت و متابعت احوال مصطفوی سعی یلیغ واجب بیند که آن متابعت
اوصاف روح محمدیست و نهایت کار است اینجا در ستر و روح بروکشایند و
وارد است انوار الهی قدسی بر دل شان لایع و لایح گردد و آنگاه در عالم جبروت

و نیستی رحلت کند وجود و عدم برابر باشد و کوه قاف نفس و بحر محیط و گس مساوی داند -
طریقه عبور روحی - آنکه از ذات و صفات خود و از عدم وجود خویش بسیار
 عقبات فارغ آید - لم یطمع قرب المولى ستر این مقام است -

زبدۀ احقاق - سالک آه بیرونی بایک از هفت پدر علوی و چهار مادر سفلی
 و سه موالد گریزان شور و یوم یفسر المرء من اخیله و امه و ابیه ستر این معنی
 است و زمین صفات جهانی را مبدل کند و مبدل الارض این
 باشد و آسمان صفات روحی را در نوردد که یوم لطوی السماء سطح السحاب للکتاب
 اشارت برین است بهمان قدم که از قدم قدرت بروحانیت آمد و از روحانیت
 بجهانیت شده باز به همان ترتیب باز گردد و کما بدعنا اول خلق نضید به برین حکایت
 بعد شراب عشق چنان مست کند که از معرفت نیز بیخبر شود و بگی محبوب گردد و بعد آهگی
 محبت هم از و محو شود و اینجا حد ثمان بر خیزد - رباعی -

چندان بروایس ره که دوی برخیزد در هست دوی بره بروی برخیزد
 تو او نشوی ولیک اگر جسد کنی جامے برسی کز تو تو می برخیزند
 ملائکه را ازین عالم نصیب نیست و حزن و ندانند الودود چه باشد -

قول محقق تا سالک جبروتی تخت وجود خود را عدم نداند بعد هر چه دین
 و سبت معدوم نداند و با فناء مطلق سازد به بقاء الله اختصاص نیابد مولف راست
 ز هر چه هست دین و عدم وجودش را عدم دانی تو فانی شو یعنی تا بقائے جاودان یا بی
منه - هرگاه که سالک جبروتی از عالم جبروت عبور نماید و هست علیه و نیست سنیه
 بوصول دارالملک لاسکان بندد با نوار روحی قدسی که پرتو ذاتیست متجلی شود و تقابلت
 سفر عالم لانهایت لاهوتی از تنق غیب و سراق لاریب بوجهی خوبتر روئے نماید میند
 و فضله مولف راست -

والاخر والظاہر والباطل بر خواند معنی بر این عبارت فرموده اول ممکن قبلہ شیء و هو الاخر لیس بعد کاشی و هو الطاهر فلیس فوقہ شیء و هو الباطل فلیس دونہ شیء۔

رسالہ روح الارواح۔ اے آدمیان ظاہر متا تحت بر شما لازم بود وای موبنان باطن متا شمارا عذر بود اولی ام کہ دل عاشقان را بمیشاق ازل محکم لستم و آخری ام کہ جان صادقان را بمیعادا ہر صید کردم انہم ان ظاہری ام کہ ظواہر را با مر خود در قید شریعت آورده ام و آن باطنی ام کہ سرائر را بحکم خود در مہد عہد حقیقت نہادہ ام مسکین آدمی چون در اہل بیت سفر کند آخریت تا ختن آرد و اگر در ظاہر رود باطنیت تاراج دہد پیارہ در میان صہت مدہوش گشتہ میان دوزا بہوش شدہ۔ رباعی۔

حیرت اندر حیرتست و والہی در والہی
حضرتش عزوجل بے نیازی فرزند او
کہ گمان کردو یقین و کہ یقین کرد و گمان
منقطع گشتہ دین رہ عدد ہزاران کاروان

رسالہ رموز الوہامین کمال سالک جبروتی آن باتد کہ ازین ہر چہ اسم حظ گیرد و از ان عبور نماید و مرتبہ بالا گیرد و پہ نصیب این حظوط در عالم خودی خود برگشتن است و از خودی حق محرومی و از سعادت المحوی اللہ باعدت موالف راست

تا از خود و از غیر خدا نیست تبرا محو فی اللہ کے دہد دست ترا
مرصدا۔ چون سالک در عالم جبروتی ساک کہ کند بے واسطہ کسب و بے تعلیم
غیر احوال روئے نماید و از تاثیرات روح قدسی علم من لدنی روزی شود۔
رسالہ یوسف ہمدانی سالک جبروتی را باید کہ در مقام نہ ورود حظ گیرد۔
و ازین ہر دوہ تمام عبور نماید۔

طریقہ عبور ستری۔ آنکہ میان خوف و رجا و شدت و رخصا و ستر و افرا و فقر و غنا و محدود و مہر و خلق و فنا و بقا و قبض و بسط فرق نہ بیند چون ستر از ولایت بستی

کہ سالک را خطوط معانی مسافرت ولذا ید غریب مراحل و در حیر حصول انجامہ لطافت
عزت و عجائب مقادیر نیز دریافتن لازم است ولارم مولف راست
چو سالک را محقق شد معانی سلوک اکنون سزد حال کند در گنج گنج عزت و خلوت

بیان سیم ہستم
فضائل خلوت و عزت و شمائل منسرویان و غزلیات و شرائط آن
قال علیہ السلام ان الله و ترو یحب الو تر بدل حضرت رسالت پناہ
علیہ الصلوٰۃ والسلام اول خلوت و تنہائے شیرین گردانید ند چنانچہ پیش از وحی در
کوہ حرایگان دوکان ہفتہ بخلوت و عزت بودے۔
تفسیر امام ربیانی۔ وجب للعبد ان یلزم الخلوۃ باللہ بفسدہ بزرگہ
سیان خلوت و عزت واعتکاف فرق است اعتکاف گوشہ گرفتن باروزہ است
و عزت و خلوت بے روزہ و باروزہ باشد۔

قول مشایخ۔ الخلوۃ صفت النصف والعزت من امارات الوصلت عزت
معزولی از اسوی اللہ و وصلت باللہ است و خلوت تنہا بودن بگوشہ و دوری از خلق
و نفرت از عیال و فرزند است مگر بہیت عبادت بتابعیت حضرت رسالت پناہ
علیہ السلام کہ مشغول شدے بدعوت خلق و حرم و احفاد و بعد فرغ مشغول ایشان شغف
و تضرع کردے کہ بغیر حق مشغول بودم انی الاستغفر اللہ فی کل یوم سبعین مرۃ
رباعی ہر چیز کہ جز خدا است آن شہرت است اول نفس کہ زو جیات تن است
پس مال و عیال و خانہ و باغ و ضیلع یکو بنگر کہ ہر یکے رہ زن است
ان من ازواجکم و اولادکم عد و کم فاحذر و ہم ستر این معنی است۔

قول امیر المومنین عمر۔ العزت راحة من خلط الہواء السور اہل عزت

سفر با نواع ہست لے برادر نزد تابدانی بہ تحقیق ہر یک

بیان بست ہفتم
 تنوع سفر ہائے ظاہری و باطنی و لطائف عجائبات
 ترجمہ شیریں - سفر بر دو نوعست یکے بن و آن از موضع بموضع رفتن است
 و این طائفہ بسیار اندر دوم سفر بدل است کہ مخفیہ بر یکجا نشستہ باشد و گرد جہاں بگردد
 و ایشان ایک اند - نظم -

بنشین و سفر کن کہ بکایت نقر است بے زحمت پاگرد جہاں گردیدن
قول محقق - المسافر و نثلثہ اضافی - صنف یساہر فی الدنیا
 و راس مالہ الدنیا و رجبہ المحصیۃ و الندامت و صنف یساہر فی
 الآخرۃ و راس مالہ الطاعۃ و العبادت و رجبہ الجنۃ و صنف یساہر
 فی اللہ و راس مالہ المعرفۃ و رجبہ لقاء اللہ تعالیٰ
 رسالہ غوث الاعظم - قال اللہ تعالیٰ یا غوث الاعظم من حیرم
 عن سفری فی الباطن ابتری بسفر الطاہر و لم یزد دمنی الا بعد انی السفر
 الظاہر -

معارف مولانا روم - سفر مردان خدا دو گامست یک گام در دنیا باشد
 دوم در آخرت کما قال علیہ السلام ان جمیع الدنیا خطوتان المومن
 دو گام بود کہ حضرت رسالت پناہ شب معراج نخواست از روح اول بروح ثانی سفر کرد
 بنا مشاہدہ یافت و بتاثر بر تو ہمال الشکہ برتن در روح اول رسول اللہ تافت و حال
 باز گشت چنانچہ بستر گرم یافت دو گام این باشد **مولف راست** -
 روح اول رفتہ برہ بری ملک روح ثانی آمد کہ یافت بستر گرم

شیخ سعدی قدس اللہ سرہ العزیز در خلوت بود یکے در آمد و پرسید شیخ تنہائی گفت شہ
چون تو آمدی

سکونی نیست ہرگز روح با کس سکون روح خلوت آمد و بس
رسالہ ترجمہ فشیخ عیالت برائے سلامت داشتن مردمان است از جہت
خلوت برائے تحقیق انس است با خداوند خویش۔
قول محقق عیالت بر سرہ نوع است عزت کہ گویہ بگرد و با خلق صحبت
نکند این بہل است دوم عزت خاص کہ میان خلق باشد و باز اگر در عالم دلالت با حق
باشد و چنان با حق مشغول بود کہ از خلق خبر نہ بود۔

بیرون درون بہہ ز درون بیرون سیوم آنکہ در دل مرد خدایے جائے گیرد
و دران خلوت و عزت گزیند و قے بحضرت شیخ ابن صفیف مرید حضرت
کردنخواہم کہ در چہلہ بنشینم شیخ فرمود چہلہ زنان یا چہلہ مردان او گفت من معلوم نمی کنم
بعدہ فرمود چہلہ زنان آنست کہ چہل روز در ایام نفاس گوشہ باشد و چہلہ مردان
آنست کہ در دہش ظاہر میان خلق باشد و باطنش مستغرق انوار صفات ذات الہی
بود چنانچہ اورا از خود و غیرہ خبر نباشد۔

قول خواجہ فضیل عیاض۔ خواہم کہ بیمار شوم تا در جماعت نباید رفت
و روی خلق نباید دید۔ العزلة عن الناس عن التصرف فی المحسوسات
بزرگے سیف فرماید۔

زین ہجوم دیو مردم دل تنہائی بہنہ۔ زانکہ تہہ را دوم نہ بود مگر سرور و کار
قول خلوتی را اگر در عزت ملائت روی دید با اہل معرفت موانعت کہ
چنانچہ گفتہ اند راحت دل بنیکان برگیر و اگر نہ دل نابینا شود۔
فضایل خلوت و عزت۔ رموز الوالہمین۔ در مقام خلوت

را در میدا وقتی و حال پیدا آید که در آن حالت هلاکت اقدس ازان بگریزد و با خلق
آمیزد فاما در انتهای حال ازان غلظت آرام گیرد و تیر او با خلق نقالی باشد درین محل معنی
لا احنة مع الله ولا راحة مع غلظت الله روئے نماید و قتی شیخ الاسلام شیخ شهاب الدین
سهروردی قدس سره در حرم کعبه بخلوت و غلظت بود مهتر خضر آمد شیخ بد و نبرد احوال بعد
فرایغ گفتند که مهتر خضر آمده بود هیچ بدیشان نبرد اختیاری شیخ گفت و بیک اگر منبر خضر آمد
و بازگشت باز آید فاما آن وقت که مرا با حق بود اگر رفتی باز نبایدی و تا قیامت این
ندامت در دلم ماندی ان لی مع الله وقت لا یسعی فیها ملک مقرب لا
بی مرسل میچنان مهتر خضر باز آمد شیخ استقبال نمود و تفضیم کرد و گفت نمر جو امیامن
برکاتکم من الله الکریم تحقیقان گفته اند خلوت و غلظت را شرائط و اداب است
تا آنرا بجایانند در هر دو انتقامت نتوانند یافت

گفتی چون شنیدم در زوایر عزالت گرازم به مستقیما برخواستی بنشین
قول امیر المومنین مرتضی علی کرم الله وجهه عزالت بر دو نوع است
یکی اعراض از خلق یعنی ترک محبت با ایشان و دوم انقطاع که خلق را از دل منقطع کند
اگر چه میان ایشان باشد کن جمعا نیا و وحدایا

آری ما همه جوایمسی بی همه و همه جوایمسی بی همه
قول خواجه شقیق رکنی عبادت و عجز و است نه به جز و اگر نختن از خلق
و یک جز و خاموشی

رساله شیخ سعیدی خلوت بر دو نوع است ظاهر و باطن خلوت ظاهر آنکه
همه عوالم را بگریزاند و روئے بخلق آرد و خلوت باطن آنکه اندیشه غیره از دل
بشوی و جز با حق سخن نگوید مگر حق را راست
بخلوت شین و بر خیز از همه چیز به بر از خلق و با خلق به پیوند

و حضرت رسالت پناه صلی الله علیه وسلم این دعا و ایم خواندے اللهم انی اعوذ بک
من کل قاطع لقطع عینی عنک یعنی الہی بازداشت میخواہم بتوازی ہر چہ مراد و روار
از تو و اگر آئندہ آید از تو کارہ باشد و انس با او نکند و حکایت دنیا نپرسد و نگوید کہ
این لایعنی است مولف راست۔

شدی چو واقف بر فضل خلوت و عزلت ۔ سزد کہ دانی تو نفع و ضرر صحبت ہم

بیان سست و هشتم منافع و مضار صحبت و شر الطآن

مشایخ را در صحبت اختلاف است بعضی گفته اند تا صحبت نباشد خلوت و عزت
میسر و مقید نیاید خدمت شیخ الاسلام نظام الحق والدین رضی اللہ عنہ فرمودہ است در
صحبت نیکان و پیکان و نواہد و منافع بسیار است و بے صحبت کجا۔ رباعی
کو سوخته کہ سازش محرم خویش یاد دل شدہ کہ یا بیش ہدم خویش
پس بر دو بکنج خلوتی بہ نشینم من ماتم خویش دارم او ماتم خالیش
زبدۃ التحقیق عین القضاۃ ہمدانی رسالک کہ ریاضت و مجاہد
کند سبب آنکہ شایستہ صحبت و اصلاح گردد کہ یک روزہ صحبت و اصل بہتر از مجاہدہ
صد سال است کما قال علیہ السلام ان الصلوۃ وایصام و تقوی و صحبت الصالحین
و العارفين الیقینی۔

قصص الانبیاء۔ از مؤمن ہمہ خیر آید و از بعضی شر ہم و از کافران ہمہ شر آید
و از بعضی خیر ہم و آن بواسطہ صحبت پشت بہتر آدم علیہ السلام باشد کہ درازل مؤمن
و کافر در پشت آدم کجا بودہ و صاحب یکدیگر داشتند الطحیة قونبر سران
معنی است۔

و غلت چون رونده راه حق مشغول ذکر و فکر باشد و از صحبت غیر انقطاع کرد و عجائب
ملکوتی و غرایب جبروتی معاینه کند و تواند بود که شمه از رویای سج قدسی بمشام روح و سر
اولوزد و آنچه وقتی نشنیده است و دیده بشنود و به بیند -

مقدمه اصحاب خلوت و ارباب غلت را کار بجای رسد که در مقام خود
نشسته گرد جهان گرد و عالم را معاینه کند متغزوی جهان گشته و خلوتی صحبت دیده و نیفا
قطیم عالم همه گشتیم و جهان پیچ ندیدیم اکنون همه دیدیم چو در گوشه نشستیم
شرائط خلوت و عزلت کیمیای سعادت شرط اترو آفت
که اول علم سلوک و معرفت و توحید و نفی و اثبات و دفع خطر و هوا جس حاصل کند
بعده سخلوت نشین تا از وسواس شیطانی و تشویلات نفسانی در ضلالت نیافتد -
قول شیخ جنید العزلة مقارنته الشيطان تتراین یعنی است -

شرط دیگر - محی الدین اعرابی میفرماید متغزوی و خلوتی را سخت باید که تهذیب
اخلاق و تحمل ازلی و ترک لذات بر خود واجب بیند بعده خلوت و عزلت گیرند
تا در خلوت و عزلت استقامت یابد -

شرط دیگر شیخ عثمان مغربی در رساله خود مینویسد خلوتی و عزلتی را باید که فهم
و مدح یکسان باشد و دل بر مردن نهد تا از تنهائے کور خوف نبود و در دلش نیت
انزوا آن باشد که خلق را از من شرع و اذای نرسد بظاهر و باطن -

شرط دیگر - طالب را برائے خلوت ده چیز باید اول علم شریعت بقدر
حاجت و توحید و معرفت و علم که آموزد مقرون کند بعل و تحمل کردن شاید
و محنت با اختیار نه بضرورت و خود را از همه کمتر دانستن تا شرف و ببردان نرساند و
در اعمال ناغه و فتور راه ندید و عجب طاعت و عبادت خود در دل چاند و بهر چیز
از غیب برسد ذخیره نکند و بهر چیز که او را از حق تعالی باز دارد از انقطاع کلی بپا

کند چون صحبت او با صاحبان باشد هر سیات او حنات گردانیم کونوا مع الصادقین
سرا این معنی است۔

قال الفقیہ ابو اللیث سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ من جلس
مع ثمانیۃ اصناف من الناس زاد اللہ ثمانیۃ اشیاء من جلس مع الاغنیاء
زاد اللہ حب الدینا و رغبته فیہا و من جلس مع الفقراء زاد اللہ
الشکر و الرضا بقسمۃ اللہ تعالیٰ و من جلس مع السلطان زاد اللہ
الکبر و قساوۃ القلب و من جلس مع النساء زاد اللہ الجہل و الشهوۃ
و من جلس مع الصبیان زاد اللہ اللہو و المزاج و من جلس مع الفساق
زاد اللہ الحرات علی الذنوب و سولف التوبۃ و من جلس مع الصالحین
زاد اللہ الرغبۃ فی الطاعات و من جلس مع العلماء زاد اللہ العلم و
والوراع

سبک اصحاب کہف روزی چند پے نیکان گرفت مردم شد
رسالہ غریب مصاحبت نوکران خواندن اوراد و ذکر روئے و ہر
صحبت اہل دل بمنہ کور رساند لیس من استائن بالذکو کمن استائن بالذکو
کشف المحجوب بشرط صحبت آنست کہ در میان اصحاب حظ خود بخوید کہ
ہمہ آفات ازان چیز و وقتے با خواجہ علی نامقی درویشے مصاحب شد گفت یا تو
بر من امیر باش یا مرا بامیری قبول کن او شیخ را بامیری قبول کرد شیخ توبرہ توشہ کہ
بران مصاحب بود بر سر گرفت و روان شد آن درویش خواست تا خود باز برگردد
شیخ گفت من امیرم تو مطیع من باشی و شبے باران گرفت ہمہ شب بگیم خود بر سر آن
درویش گرفتہ بود تا وقت صبح بعدہ فرمود چون باکے صحبت کنی این چنین کن۔ خواجہ
ابراہیم خواص بایاران در بادیدہ افتاد آنجا سجدے یافتند و شب آنجا کردند مقام

قول مالک وینار۔ وقتے مارا بادہری بحث دین شد دہری میگفت دین
 ماہتر است و من میگفتم دین ما تا برین آسود کہ ماہر دو در آتش در رویم ہر کہ سلامت ماند
 دین او حق باشد ہر دو دست گرفته در آتش رفتیم ہر دو سلامت بیرون آمدیم ہا تفتہ
 آواز داد کہ اے مالک اگر چہ دہری دشمن ما است کو دین او باطل است فاما سبب
 آنکہ بمصاحبت دوست ما در آتش در رفت بہ برکت صحبت آن دوست ما اورا

نسخہ ختم شیخ سعدی رحمتہ اللہ علیہ گوید۔

پس نوح بابدان بہ نشست خاندان نبوتش گم شد
 سگ اصحاب کہف روزی چند پے نیکان گرفت مردم شد
 رسالہ ترجمہ قشیری۔ قال اللہ تعالیٰ ثانی اثین اذ ہما فی الغار اذ
 بقول لصاحبہ لا تحزن ان اللہ معنا این صحبت ابو بکر است بار رسول اللہ
 در فراق حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم را فرمان شد و اصحاب لہم مع
 الدین یدعون ربہم بالغد الا والعنتی ابیدون و جہد بعد از نزول این
 آیت حضرت فرمود الحمد للہ الذی جعل من امتی الذین امر فی صحبتہم
 و محالطہم این طائفہ عظیم القدر اولیا و منزیان و اصحاب صفہ آن عہد بودند و مشایخ
 کہ مردان را صحبت یاران راہ شناختہ میفرمایند ازینجا است۔ مولف راست
 دست زبن در دامن مردان حق سر سبز بر پائے روشن خاطران

سراج العارفین۔ در عرش مجید این کلمہ نوشتہ اند کہ ملایکہ را بران اطلاع نیست و
 آن ایست کہ اگر بندہ طاعت اولین و آخرین کند و مصاحبت با فاسقان باشد
 آن ہمہ طاعت اورا اجابہ کرد انعم قال علیہ السلام انفق امن مو اضع القصر
 مراد از مواضع ہمیشہ بدست صحبۃ الضد اللہ عن الفل و اگر بندہ بہ عمر معانی

حق صحبت کنیم فلما ادب اصحاب طریقت و حقیقت از مصاحبت مردان خدا در خیر خصوص
انجامد مولف راست
چون از صحبت و خلوت و گر عزت شدی فلما کنون باید که از تجرید و تفرید بود خطی

بیان سی ام

معانی فضایل تجرید و تفرید و کیفیت دنیا و مدح و ذم و نفع و ضرر
و فضیلت ترک دنیا و تجرید و تفرید

قول محقق تجرید از خود باشد و تفرید از عاقل و عاقلی است که در محو شدن از خلق ناپدید
منفعت و منفعت از ایشان است و منفرد گشتن از خود آنچه دون خداست نشان مردان
است بزرگ گوید

در حضرت دوست ترک خود گوئی و برو زالایش هر دو کون و لشوے و برو
تجرید روز باز از عاشقان است و تفرید نور و زاسرار عارفان و صادقان
و مجردی از اکوان آنست که هر چه در تحت کن آمده است از ان بترجیحی و تفریدی که
از هر دو جهان و آنچه غیر الله است مبرا شوی و تجرید جدای ظاهر از خلق و ملک است
و تفرید ربائی باطن از ملک و ملکوت فردی

اول ز خود و هر دو جهان دست بشوے آنگاه بدست شسته آن در میزان
تجرید هر چه امروز داری از ان بار آئی و تفرید آنکه در بند فرمانباشی نظم
امروز ویری و دی و نسردا هر چهار یکی بود تو نسردا
رساله رموز الوهیهین رنجبرد در مقام تلوین است و تفرید در مقام
تمکین تجرید از دون جدای است و تفرید از دون خدای

باو گزار بود خواجه همه شب بر دایساد تا باد بر ایشان نرسد و شدت سرما بر خود اختیار کرد
 سایه خورشید سواران طلب رنج خود و راحت یاران طلب
قول خواجه حسن نوری صحبت بے ایشا حرام دان یعنی هر نعمتی که در ظاهر و
 باطن نیست اگر از صاحبان قابل در پیغ داری بخل بود و الجمل حرام -
 رساله خواجه عبداللہ انصاری صحبت با کسے شاید که هر چه از او آید
 چون او بداند از تو بزرگتر هر که بهتر قبول و عیب رو کند صحبت را نشاید -
 رساله ادب المریدین صحبت بدین نیت کنند تا نقص کار خود دریابند
 و از آن باز آیند مولف راست -

چون نقصان خود نظر کردی کار مایهت همه مزید شود
 اگر صاحب دے عزیز تر از دل خود یابی از جان و دل صحبت با او کن تا تو هم
 از صاحب دلان شوی **فروغ**
 از صحبت گل خار چو گل شد معروف ورنه سخن خار کسے هر چه کند
قول خواجه ذوالنون مصری صحبت با حق کن به موافقت و با خلق نصیحت
 و بانفس خود بجالت و با شیطان بعداوت -

قول صاحب ترجمه قشیری صحبت بر سه قسم است صحبت زیر دستان
 آن خدمت کردن بود و ترک اعتراض کردن با و و صحبت زیر دستان آن رحمت و
 شفقت کردن بود و بر ایشان و تنبیه و نصیحت در باب ایشان واجب دیدن و صحبت
 اکفاد و امثال و این ایشا و اتفاق یکدیگر باشد و عیوب مصاحبان پوشیدن است
 و تحمل جفا ئے ایشان کردن است و بدگفت آنرا تا تبادل برون برون -
 رساله غریب خواجه ابوعلی دقاق سهل را گفت سخا هم با تو صحبت کنم گفت
 اگر کی از ما میر صحبت با که بود گفت با حق تعالی بعد فرمود بهتر آن باشد که ما هر دو با

اموال بودند در همه اہم دینی سبب مواجب غزات حضرت رسالت راتعلق روئے
داد امیر المومنین عثمان تمام حشم و یاران ایشان از خاصہ خود ادا کرد بہ برکت آن جناب
قیامت و زکوٰۃ از و برخاست و چند آیت در فضیلت اتفاق وجود و بذل اموال
نزول یافتہ کما قال اللہ عز وجل الذین ینفقون اموالہم باللیل
والنہار سرا و علانیۃ فلہم اجرہم عند ربہم ولا خوف علیہم ولا هم
یخزنون مولف راست

گر نباشد مال آمال جزائے جور و بذل کے بود مرصقان رازان حصول خیر و فضل
بر مان و دیگر مثل الذین ینفقون اموالہم فی سبیل اللہ کمثل
حبة البنت سبع سنابل فی کل سنبلة ما تاحبہ واللہ یضاعف لمن یشاء
تسمیہ دیگر ان اللہ اشتری من المومنین انفسہم و اموالہم
بان لہم الجنة و بر حضرت رسالت پناہ منت نہاوند و وجدك عائلا فاعنی
و نیز فرمائی حدیث صحیح نبوی صلی اللہ علیہ وسلم الصدقة یقع اولاف فی ید الرحمن
ثم ینقل فی ید الفقیر پس اگر دنیا نباشد سعادت قربت الہی کے میسر آید کہ
السخی قریب باللہ و اگر مال نبود دولت محبت نامتناہی چہ نوع متمشی گردو کہ
السخی حبیب اللہ و ان کان فاسقا شیخ سعدی شیرازی میفرماید

پندیا تو انی کہ عقبی خسری بخر جان من ورنہ حسرت بری
قال علیہ السلام الدینا خیر دعة الاخرة یعنی اینجا خیرات و احسان
و ثمرات و اتمیان و رباب بندگان خدا ارزانی فرماید تا در آخرت آن بردہ
رسالہ شمسہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہم ادر فنی من الدنیا
کفا فاپس اینجا من بمعنی تبغیض است یعنی بعضی از دنیا کہ بدان شرعاً احتیاج است
مرادہ اسباب دنیا بقدر کفاف لمعون نیست و اگر دیادت از قدر کفاف حاصل شد

کیفیت دنیا فواید الفوائد دنیا پچھار صفت موصوف است یک صورت
دنیا است و معنائ آن با اہل خود فراہم آمدن است بنیت گزاران حق او دوم صورت
دنیا نیست و مضاد دنیا است و آن طاعتی باشد کہ بر یا کنند سیوم صورتاً و معنائ دنیا
نیست و آن طاعت است کہ با خلاص کنند۔

رموز الوہامین۔ در کلمات قدسی است یا دنیا اخدی من خد منی و استخدی
من خد مک یعنی اے دنیا خدمت کن کسیر کہ مرا خدمت کند و خدمت فرما ہر کہ تما خدمت
کند۔ مولف راست۔

کیکہ رو تو آرد تو روی او منگر و گر گزار در دیت بگر و نبالش
دنیا بسا تو میماند اگر پشت بد و دہی و نبالت گرفتہ آید اگر روے بد و آوی
پشت بد و دہد و پیش پیش شدہ بگریزد۔

منہ۔ نزدیک اصحاب طریقت و ارباب حقیقت و بعضہ علماء محقق
جاہ و مال دنیا و اشغال ہم سبب قرب حق است و ہم واسطہ بعد ہم نیل در جا
جنت است و ہم ویل ادراک در کات جہنم کہ الدنیا القوم ناد و الحزب لود۔
بس برین قضیہ روح و دم دنیا علی الاطلاق جایز نباشد چہ بعضہ صحابہ و تابعین و اغلب
خلفائے راشدین صاحب اشغال و دافرا اموال بودند و استقامت امور شرعی و
استقام و مصالح عقبوی و پرورش غزوات برائے قلع عصا و دادن و اد مظلومان
و سدن انصاف از ظالمان بقوۃ اشتغال و اموال تہشی و تمکن می پذیرفت و
دنیا را از حق تعالی برائے حق مسالت می نمودند چنانچہ امیر المومنین ابابکر صدیق رضی اللہ
عہ را در مہاجرہا این دعا و رشب بود کہ اللہم اے بطلی الدنیا چون حق تعالی
ایشان را غنا و اتمام مال در راہ خدا فنا نہاد فاما من اعطی و اتقی و صدق
بالحسی در حق او نازل شد و امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ نیز مالک املاک صاحب

پس محبت و طلبیدن دنیا با حرص و هوس و هوائ نفس بهر نفس سبب خدمت و علت
و حرمت آمد قال علیه السلام الدنیاء ارام المجانین و میدان البطالین و
لبنان الکافرین و سخن العار فلین.

نذرت دیگر قال علیه السلام الدنیاء ارام علی اهل الاخرة و
الاخرة حرام علی اهل الدنیاء و هما امان علی اهل الله و زجر است
دنیا را فردا قیامت بصورت زنی زشت روئی و سبز چشم و دندان برون آمده
حاضر آید چون خلق بنشینند بر سر کدین زشتی و فضیحتی کسیت گویند این دنیا است که
شما محبت این خونهای یک دیگر ریختید و بدین مغرور شدید لفظ
دنیا نگر که عربده مستانست گر تو بهیاری بیک جوی متانش
دنیا ز الیست ز آل شیطان مانده ز آل که زست رستم از دستانش
بعده او را در دوزخ برند او گوید دوستان مرا که با من در جهان محبت میداشتند
برابر من فرستید بخنان کنند.

نذرت جمع کردن مال و جاوید دانستن آن بر خود و بر آل خود
قول الله تعالی الذی جمع مالا و عدده لا یحسب ان ماله اخلد کلا لیبذل
فی الحطمة آنرا که مال جمع میکنند و هر بار بشمارند و نگاه میدارند و پندارند که این
مال جاوید بر ما خواهد بود کلا لیبذل نیست این چنین بر آئینه انداخته شوند جامان
و مجبان مال در دوزخ بسبب دوستی مال مولف راست

زنیسان جو بود یقین حرام است و نکال و در صرف کنی راه حق هست حلال
قضایت ترک دنیا.

فوائد الفوائد ترک دنیا بر قسم است. اثار الموجود و ترک طلب المفقود و
برودة القلب عن حب الجاه محبت لا اله الا الله اندوه دنیا از بے اندوهی آخرت

چون در خیرات و طاعت صرف کند آن همه ملعون نباشد فاما مقید داشتن و بهواسه
 نفس خرج کردن و محبت آن در دل جادادون نامحود است و فضیلت غنا و فریت
 عطا که نیقچه دنیا است آیات و احادیث بسیار است اینجا بچندین اختصار کرده
 آمده آنکه دنیا را مذمت و مال را نفرت کرده اند آن نیز بچند علل معلوم است و آیات
 و احادیث ثابت مذمت دنیا قول تعالی و ما الحیوة الدنیا الا امتاع الغرور و ما
 فریفته و مغرور شدن مبتلای فانی و حیوة دنیاوی مردنست لایعنی چه مغضوب و مغضوب
 خدا را محبوب خود ساختن سبب عداوت بود بادوست حقیقی و آن موجب تفاوت
 بود دنیوی و عقبوی لغو ذی الله منها مولف راست

مردن به ازین حیات میدان غره نشود مگر که نادان
 رسالع طلوع دنیا دشمن داشته دوست است هر که او را دوست دارد و غیر
 محبوب نحت تحت از مساحت دلش بردارد و آنکس را بد و سپارد و تا دمار از
 نهادش برآرد و حب الدنیا را اس کل خطیئة برین حاکیست -
 مذمت دنیا و دیگر قال علیه السلام الدنیا جیفه و طال بها کلاب
 و قتی حضرت رسالت پناه علیه السلام باصحاب کسیرت بزغال مرده دید با چوب گرفت
 و فرمود این را یکدم کسی می ستانند یاران گفتند که این مردار است چه کار آید باز
 رسول الله صلی الله علیه وسلم فرمود کسب بهای می ستانند یاران گفتند یا رسول الله
 این مردار است چه کار آید بعد حضرت رسالت پناه قسم بر زبان راند که دنیا
 نزد حق ازین بدتر است نظم

این جهان بر مثال مردار است	کرگسان گرد او هزار هزار
او مر آن را همیزند و مخلب	و این مر این را همیزند و نقار
آخر الامر جمله بر گزیند	و ز بیمه باز ماند این مردار

ترجمہ قشیر می۔ خاموشی یکے از آداب حضرت است و فرمان آنست
 فاستمعوا له و اطيعوا و اجابے دیگر فرمود قلما حضرا ولا قالوا الصلوا
 قول خواجہ سہیل۔ خاموشی درست نہ گرد و گرد مگر بہ خاموشی۔

قول خواجہ معاذ جبل۔ ہر کہ با مردمان سخن اندک گوید و با حق بسیار حق را
 بیند۔ رباعی۔

زبان از حرف پیمانی یکے یک چند خاموش کن چو در ظاہر عرش کردی ہمہ باطن زبان بینی
 گرا و باش طبیعت را ز دل بیرون می زان پس ہمہ مزا الہی را بخاطر ترجمان بینی

قول خواجہ عبداللہ مسعود۔ بیچ چیز را بند کردن از زبان سزاوارتر از زبان
 نیست یعنی از سخن گفتن زبان بہ بند و ہلاکت اہل محبت بخاموشی است و ہلاکت
 اہل معرفت بگوئی۔

رسالہ روح۔ آنجا کہ گفتار است دیدار نیست و آنجا کہ دیدار است گفتار نیست
 رسالہ شمس۔ بزرگے را پر سیدند سخن چرا بر لبہ اید گفت کون در
 سخن نہ گنج و کون خود بگفتن نمی ارز و عبادت دہ جز داست ہمہ خاموشی یکے گنجین
 از مردمان۔ قال علیہ السلام العبادۃ ہستہ اجزاء تسعة فی السکوت
 و واحدہ فی غیرہا۔

قول محقق خاموشی عبادت است بے رنج و زینت است بے پیایہ و
 راحت کرام الکاتبین است و پردہ عیوب ہمہ عالم خواجہ بایزید فرمود روشن تر
 از خاموشی بچہ چراغی ندیدم۔

رسالہ مناجات۔ ہر موی را فرمان شد کہ مخلص ترین بندگان آنست
 کہ سخن لا یعنی و محش نگوید و بیچ عبادت بحضرت من دوست تر از خاموشی نیست
 بیت۔

است چون ایشاد ترک کہ مقدور است بجا آزند بہ برکت آن برودت قلب کہ غیر مقدور است
میسر آید۔ قول دیگر بطینک دنیا اگر کمتر خوری از تارکان باشی و اگر سیر خوری
تارک نباشی شیطان گوید سیرے کہ در نماز باشد من اورا معانقہ کنم و گرسنہ کہ خفتہ بود من

از دیگر نیمم۔ ترک دیگر۔ قول محقق۔ فضل الاعمال ترک العلائق و المحملات و
حفظ الدقایق ہرچہ حرا از حق باز دارد دنیا است و علامت ترک دنیا آنست کہ
بدین آیت کار کنند۔ لکھلا ثابساو علی ما فاتکم ولا تفرحوا بما آتیکم
ترک دیگر۔ نفاس الانفاس۔ ملفوظ محمد و مناوشنا ترک آن نیست کہ
خود را برہنہ کنند و ننگوٹہ بندند و بنشینند رک آنست کہ لباس بپوشند و بنجورند و
بنجوراند و آنچه رسد جمع نہ کنند و میل نہ نمایند۔ مولف راست ہے
چو ترک دنیا دادی سکوت ہم باید کہ ترک گفتن گفتار نفیست عظیم

بیان سیام

فضائل سکوت و لطایف صمت و مذمت گفتار و مضرت گفتار و
قال اللہ تعالیٰ الیوم تحتقر علی افواہہم چیز را کہ فراموش خواهند کرد و امروز
چندین گفتن لایعنی میاموزد سخیکہ دون حق است اگرچہ مباح باشد ہم گویے
شب و روز حدیث اندکے کن یک را دو کن دو را سیکے کن
قال علیہ السلام من سکت سلم و من سلم نجافله الجتہ یعنی ہرگز
او از گفتن لایعنی خاموش شد او سلامت ماند ہرکہ او سلامت ماند او نجات یافت
و ہرکہ نجات یافت مرا و را بہشت و ہند ہے
سخن تا گفتی تو اینش گفت و لے گفتہ را باز نتوان نہفت

برین بادشاہ گشت خدمت سخن بسیار گفتن۔
 رسالہ شیخ خیریل۔ ہر کہ سخن بے حاجت بگوید افش آن بود کہ از در جہن
 اسلام فرود افتد قال علیہ السلام اصل الایمان السکوت۔
 قول خدمت خواجہ سخن گفتن دل را بزرگ آفت است و ہمہ تصرف با
 از سخن مخیر و شیخ منور ہا نسوی خلیفہ خدمت خواجہ بود اورا گفت اگر سخن مباح باشد ہم
 نگوی۔ نظر۔

گر تو زبان بخوائی و خوش خوش فروبری در زیر پردہ با تو بگویند راز ہا
 قول مخدوم منا۔ اگر کہے ورد بلند خواند و لٹش تباہ شود۔
 رسالہ اسرار الابرار شیخ ابوسعید۔ ہر کہ با کہے تواند نشست و از ہر کہے
 سخن تواند شنید طبع نیکی از و مدار کہ اورا بنفس و شیطان باز دادہ اند مصراع
 ہندہ باترینہ گہرا و جہے اور چو لے در لہ رہوے۔

خواجہ عطار راست

اگر باشد ز معنی رنگ و بوے نباشد رنگ و بو از گفتگوے
 رسالہ خواجہ منصور جلالت۔ زبان ہائے گویا ملاکت دلہا است۔
 رسالہ گزیدہ۔ ہر کہ از زبان سر با خلق گویا است زبان سر با حق گنگ است
 قول قیس تساعده آدمی را عیوب بسیار است آنکہ در شمار آید ہشت ہزار است
 ہر کہ یک چیز نگاہ دارد ہمہ عیوب پوشیدہ شود و آن زبان است۔ مولف راست
 چو شد غایت مضار کلام لایعنی کنون منافع ذکر کثیر نیز شنو

بیان سی و دوم

در فضائل ذکر رسانی و جنائی و شامل ذکر ان سہری جانی و شرائط آن

چوسیل چشمہائے سنگ مخروش چودریا شوشین در گوشہ خاموش۔
امیر المؤمنین ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سنگے در دہن گرفتہ بودے کہ بجا
چیزے گفتہ نشود کہ الصمت سید الاخلاق۔

قول خواجہ حسن بصری خاموش بودن از فکر نیکو است و اگر نہ سہو و
غفلت باشد۔

قول خواجہ بشر حافی قدس سرہ۔ اگر ترا سخن گفتن عجب آید خاموش باید
بود و اگر نجاموشی عجب آید سخن باید گفت۔

ہر چہ نہ یاد تو فراموشی بہرہ بر کہ نہ گویای تو خاموشی بہرہ
فضائل سکوت۔ رسالہ شیخ جبریل۔ ہر کہ چہل روز و چہل شب
زبان خاموش دارد زبان باطن بحکمت گویا شود مگر سخن کہ دینی و ضرورتی باشد
آن گوید چہ نطق دل ثمرہ خاموشی نطق ظاہر است مولف راست۔
سخن بر بند اگر خواہی دلت اسرار بکشاید زبان گرد آتا با تو دل تو در سخن آید
رسالہ ترجمہ فتیری۔ زبان ظاہر حکم باطن را تعبیر نکند حضرت مابہر کتب تنجہ
فرمودہ ہر کہ چہل شب از روز سخن لایعنی نہ گوید مستجاب الدعوات شود ہر چہ خواہد یابد
رسالہ وحی اسرار امام جعفر صادق۔ یا احمد چون بندہ ما زبان را از
نطق بے فائدہ نگاہ دارد و اولیٰ اورا علوم بے تعلیم خلق روزی کہ نیم چنانچہ نفس و
شیطان را بروست نماند قال النبی علیہ السلام ان فی السکوت سبعة
آلاف اخبار۔

رسالہ گزیدہ۔ قول امام مالک، دینار چہار سخن مگوے اول دروغ دوم ارجح
اکلمن سیوم خود را مستاجر ام کہے را انگو ہش مکن۔

منہ۔ بادشاہے چین گفت تا سخن نہ گفتہ ام را و بادشاہم و چون گفتہ سخن

رساله عثمان مغربی از کرسه نوع است اول تقلیدی است که عوام بے تلقین شیخ کامل برگزید و زبانی کلمه طیب گویند و دوم ذکر معنوی است که قسم خواص است و آن اسم الله است که بدل بگویند و از شیخ کمال و مرشد طعن برگرفته باشد و بے تمکین نباشد یعنی ذکر و بے وقت گوید و قتی خاموش گردد سیوم ذکر حقیقی است و آن اسم هو است که روح گوید این قسم خاص انخاص بود و دل بدین گفتن تمکین شود
قول محقق - ذکر الله حلال لیس فیہ حرام و ذکر الغیر حرام لیس فیہ حلال

رساله خواجه عبداللہ تستری - ذکر اللسان هذیاں و ذکر القلب و سوسه زیرا که آنچه مضاف بذکر بود صفت او باشد او بصفت خود از محبوب محبوب شود و اسباب حجاب یا و سوسه شیطان است یا هذیاں که لسان و دل از آن غافل باشد این ذکر سه است لیس من استانس مالذ کرکما استانس بالمدکور فاما از کثرت گفتن و مداومت نمودن هم اثری دهد -

رساله غریب - ذکر بر چهار نوع است اول لسانی چندان گوید که بدل اثر کند دوم قلبی بدل چنان گوید که در تمام اعضا اثر کند سیوم طبعی است که در آمدن و رفتن و نشستن و خواستن طبعاً از هر عضوی ذکر خیر و او هر آوازیکه در گوش افتد از ذکر نشنود چهارم ذکر استیلا است که حق بر ذاکر مستولی شود و تانہ ذکر ماند و تذکر همین مذکور ماند -

رساله مرصا و العباد در ذکر کلمه طیبه نفی و اثبات مرکب است لا اله الا الله باطله را و آنچه سوائے الله است نفی میکند الا الله اثبات ذات باری تعالی است آفرینش را همه بکن بتبع لا اله تاجران صافی شود سلطان الا الله
قول محقق - حقیقه الذکر ان تنسی ما سوی المذکور فی الذکر اذین

مفہوم خاطر ذکر ان با حضور معلوم ضمیر طالبان مذکور باد کہ این امید و ارجحانیت کردگار
رسالہ در ذکر اسمہ او کار المذکور بالیف کردہ است و در ان کسیت و ماہیت و شرائط
و فضائل و اداب و غرائب ذکر بسیار شرح باز دادہ اینجا چہیزے از ان در خیر تحریر
انجامید۔

رسالہ عثمان مغربی قال اللہ تعالیٰ و اذ کہ و اللہ ذکر کثیرا
لعلکم تفلحون حق تعالیٰ بندگان خود را در کثرت ذکر امید و ارجحان و فلاح
گردانیدہ برین قضیہ ہر گز اتوفیق نعمت کثرت ذکر سانی و جنانی ارزانی فرمود
یقین بسعادت ابدی نمیمی و عزت سرمدی محبوبی حق معزز و مختص گردانیدند حاجبا
عن اللہ تعالیٰ اذ اذ کہ فی عبدی فاکثر فی الذکر عشقنی و عشقتہ۔

گر تو بسیار یاد و دست کنی ہم تو عاشق شوی و ہم معشوق
رسالہ ہمدانی۔ ہر نبی بواسطہ طاعت معین بمقام و منزلے اختصاص یافتہ
و ہر مرتبے بوسیلت عبادتے مخصوص بدرجے و قربتے موصوف گشتہ چنانچہ ہتر آدم
را مقام توبہ بود و ہتر نوح را مقام زہد و ہتر عیسیٰ را مقام رضا و ہتر موسیٰ را مقام انابت
و ہتر داود را مقام حزن و ہتر یحییٰ را مقام خوف و ہتر ابراہیم علیہ السلام را مقام
تسلیم و حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم را مقام ذکر بودہ است قال اللہ
تعالیٰ و ما ما الالہ مقام معلوم۔ این معنی دارد و نیز فرمان شدہ اذ کہ ربک لکن
و سلم بالعتی و لا یکار۔ ترجمہ قشیری ہتر جبرئیل حضرت رسالت را گفت
حق تعالیٰ بیعتی استے را نہ ادا نہ امت ترا و در رسول فرمود آن چہیت جبرئیل گفت
فاد کہونی اذ کہ کم۔

قول ابو علی دقاق الذکر مشہور الولاہیت ہر گز اتوفیق ذکر دادہ
او صاحب ولایت باشد۔

فالمع واذکر ربک اذا نسیت یعنی یاد کن پروردگار خود را چون فراموش کرده باشی
غیر حق را تا اذ اگر مشاهده سردست نگردد و اگر تحقیق نباشد.

قال المجتهد من قال الله من غیر مشاهدۃ فهو مغتر - **قوله** **قل**
من ذکر الله فی السنۃ یحیی بوم القیمۃ له ضو عکصوه القمر ومن
استغفر الله فی السوق غفر الله له بعد داهلها.

مشروط دیگر - رساله عثمان مغربی - طریقی گفتن ذکر مبتدیان است که
لفظ لا اله الا الله بگویند چنانچه خود شنود - والا الله بزور فرو برد چنانچه دل را از آن آواز
رسد و حجب که در دل است بریده شود.

مشروط دیگر - ذکر هر چه از آب و طعام و میوه خورد باید با ذکر خایه و فرو برد و بعد
حمد گوید تا درونه او منور گردد.

تا شیر و فضائل ذکر چون دل را در ذکر استقامت شود و زنا مهله باری تعالی
و ذکر بارز با نهائ مختلفه از دل شنود که هرگز بدان عبارت در خاطر نگذشته بود.

تا شیر و دیگر - هر کرا ذکر الله و حق بر دل و جان او مستولی شود و دولت
دو جهانی و توانست و سعادت جاودانی و مجالست حق تعالی او را روی نماید که
اناجلیس من ذکر کی مولف راست -

مباش شمس از حق تا انیس شوی و گریه یادش باشی یقین حلیس شوی
قول محقق - هر کجا که ذکر ان ذکر گویند ملایک را فرمان میشود که ایشان را
گر بگیرد چون فارغ شوند هر یک را یک برابری رود و محافظت می نماید.

رساله هدایت الذاکرین - قال علیه السلام - ان الله تعالی سبأ
من ملائکته الجنة قالوا فی ایشی قال فی خلق الذاکرین - این حدیث
حجت است که وقت ذکر و تلاوت حلقه نشینند و ذکر گویند.

ذکر سراسر است و بحقیقت اتصال دارد بچوایمان بر دوام باید چنانچه انقطاع ارایمان کفر است
و انقطاع از سر حجاب و غفلت است
رساله مجمع الحقائق مقصود از ذکر مجرد ذکر گفتن نیست چنانچه از علم عمل مقصود
است و از تلاوت کار بران کردن و از ذکر انس بذكر کور مقصود است تا معرفت و محبت
حاصل شود و قرب رومی دهد اگر در دنیا نباشد در آخرت این درجه یابد.

شرایط ذکر - رساله حصول الوصول خواجه حماد کاشانی رحمه الله علیه

ذاکر را باید که در وضو غسل احتیاط نماید بعده ذکر گوید تا اگر ذکر بی طهارت ظاهر
و باطن گوید زخمی خورد یا بکمر و سینه بد و درسد و اگر دست در کار سے زند آن کار باطل
شود و اگر چیز بی پردی مزه آید و دل تاریک شود و مشایخ ما اگر مریدے را ذکر فرمایند جامه
خود بد و دهنه تا بنور آن جامه بر او نهد ذکر بکشد چنانچه حضرت رسالت پناه امیر المومنین
علی کرم الله وجهه را فرمود تا نماز جنازه میکی بگزارد و جامه مبارک خود بد و داد تا پوشد
چون باز آمد گفت یا رسول الله در نماز جنازه باران می بارید و تر نمیشدند رسول علیه السلام
فرمود این باران غفلت است همه وقت می بارد و توبه برکت این را دادیده.

شرط دیگر قول محقق ذاکر در حالت ذکر از خلق وحشت و از خود نفرت جوید
فی الکلمات القدسیه یا احمد دم علی ذکر می فال بار بکبف او دم علی
ذکر کی قال بالخلوة و بالاعراض عن الناس و ذکر به تضرع و خفی و تخشع چنین
گوید و اذ ذکر ربکی فی نفسك تضرعاً و تضرعاً اگر در حالت ذکر بتمام تاریک چیزے
فارق عادت و صورتهاے زبشت و خوب بیند التفات برایشان نکند که کار منتهی
پیشتر است.

شرط دیگر - رساله غریب در ذکر هر چه غیر مذکور است فراموش کند به بران

ومن الليل فجهجد له نافذة لك عسى ان يبعثك ربك مفاما يحسد اقال
عليه السلام النوم على سبعة اوجاه نوم الغفلة في مجلس الذكر ونوم
الحق بن بعد صلوة الجهر ونوم الشقاوت وقت الصلوة ونوم للبعث
وقت الصبح ونوم المراحة وقت القيلولة ونوم المرحضة بعد العشاء
ونوم الحسرات ليلة الجمعة.

رساله اسرار الطرقيت خواجہ حما وکاشانی - ترجمہ حدیث صحیح خواب
برنج نوع است اول غیلوہ خفتن بعد نماز باید اذان غفلت روئے دہد - دوم غیلوہ
خفتن وقت چاشت اذان فقر روئے دہد سیوم قیلوہ خفتن وقت استوائان
خواب حمتست و مخالفست شیطان است کمال قال علیه السلام ملو افات
الشیطان لا یقیل ودر قیلوہ غنا شود عقل بیفزاید کما قال علیه السلام القیلوہ تزیید
فی العقل چہارم کیلوہ خفتن بعد از نماز ظهر اذان دیوانگی روئے نماید پنجم فیلوہ خفتن بعد
از نماز شام اذان افتنہ زاید.

رساله اداب المریدین - النایم بالله فهو العارف لا تأخذ سنة
ولا تقیم گمرا کہ وارد شود بر خواب غیر اختیار او و الذین سلیقن لوہم سجدا
و قیاما و النائم عن الله فهو الغافل -

لطائف و غرائب خواب - قال علیه السلام من دانی فی المنام
فقد دانی فی الیقظة فان الشیطان لا یتملی لی یعنی برکہ دیدہ باشد مراد خواب
بدستی کہ گوی دیدہ باشد در بیداری چه شیطان بصورت من نمودند و خواب صلحا کی
از کرامات است و در خبر است اگر کسی خواب ببند کہ اران کراہیت روئے
نماید سہ بار سوئے دست چپ باب و ہن بد و در حق استغاثت عواہد آن
خواب زیان ندارد -

تا شیر دیگر چون ذکر بحقیقت ذکر رسد در حالت ذکر از بین دندان او حلاوت شیرین تر از شهد پیدا شود چنانچه از آن حلاوت دندانها یکدگر بچسبند و بدشوارکی کشایند و قوت او بهمان شیرینی باشد و در حالت مرگ افتد و از خلوت بگریزد و با خلق پیوند و ذوق این حلاوت دل داند نه تن.

تا شیر دیگر چون ذکر از ذکر الله که خاصه دل است بگذر روح رسد که هوشی است هستی خود نیست شود و این را عالم فنا گویند که بنده را هیچ حرکت و سکون نفسانی و جسمانی نماند همه ربانی شود و کون ارباب ملین - سر این معنی است باز بجای رسد که سر در دلش پیدا آید که بقایا بدوان سیر غیب بود و درین مقام خطاب از حق بشنود و ستر از اجواب گوید و قتمه بود که چون خطاب شنود ستر از بسیت خاموش ماند و نیست گردد پس از اعضا او ذکر هو بر آید اینجا انا الحق و لیس فی حقی سوی الله و ما اعظم شانی گوید - مولف راست -

حاوی چو شدی معانی ذکر و سکوت بیدار شو و مشو بخفتن مبهوت

بیان سی و سیم
انواع خواب لطایف و غرایب آن و فضائل بیداری مذمت و نعت
تفسیر بصایر و عتایی - قال الله تعالی یا ایها المنزل قهر لیل حضرت رسالت پناه را فرمان شد شب بر خیز و بطاعت و عبادت مشغول شو رسول الله ص
شب بیداری بود چنانکه پاهای مبارک بیا مسید باز فرمان آمد الا قلیلا مگر آنکه بخمپ نصفه او القص منه قلیلا او ذر علیه بعدله معین شد که نصف شب یا از آن زیادت و نقصان بیدار باش اتمان خاص و انحصر بتابعت دین امر داخل باشند و آنکه این این نتوانند کرد - برائے سهولت ایشان فرمان شد که

از قاضی مفتی ازین اسرار رحمانی و عنایات یزدانی بے بهره و محروم و بلخیر و مجبورند و خطره و هوار
را نشاند و دفع و نفی آن ندانند و بدان سپردارند و چون تیر معنی اولئك خسنو الحسنه
و للبحا الس قیوم احوون ندانند الیتا نرا معذور باید داشت.

تا شیر نفی خواطر و هوا جس بهر که اسعادت ازلی نفی خطره و نعمت ابدی دفع
هوا جس تیسر زبرد و بدان استقامت گیر و عجائب روز غیبی و غرائب اسرار لاریبی
بباطنش ظاهر گردد پس دش با نور حق منور شود و خاطرش با سرار الهی میسر گردد.

مولف راست است

شدی جو حاوی نفی هوا جس و خطراست بکوش دانی با صحو و سکر را معنی

بیان سی و پنجم

معنی صحو و سکر و ذوق و شرب و اختلاف مشایخ در فضیلت هر یک
کشف محبوب یعنی محبوب از آمدن است به شیری از پس غیبت و سکر غائب شدنت
بوارده با قوت که دل صاحب دل را سلب کند و صحو عبات از حصول مراد است و سکر
عبارت از غلبه محبت حق بود.

قول سلطان باینزیده سکر مرد را با مساط راه دهد و آن از تلون زاید تهر می
که عزرائیل را مشت انداخت در مقام سکر بود و حضرت رسالت که آدم و مادی و نه
تحت لوانی فرمود آن هم حال سکر بود و سکر بر ویت منعم و مشایخ را در فضیلت
صحو و سکر اختلاف است.

قول خواجه جنید رحمت الله علیه سکر را بر صحو فضل نتواند بود چه صاحب
صحو همیشه مرابط بود و این مقام نمکین است و مقام حضرت رسالت بود و نیز صحو
بحقایق غلو اهل مکاشفه است و آن باز گشت تربیت افعال و تهذیب احوال باشد.

رسالہ غوث الاعظم قال یا غوث الاعظم فرمادی لا کنوم العوا
ترانی هفت یاری کیف انام عندک قال یخمد الجسم عن اللذات و
یخمد النفس عن الشهوات و یخمد القلب عن الخطایات و یخمد الروح
عن الخطیبات و فناء ذلک فی اللذات -

تذکرۃ الاولیاء شاہ شجاع کرمانی چند سال شہا بیدار بودی در اشتیاق مشاہدہ
حق بنی آسود جز مجاہدہ چیزے نمی نمود روزے نذمت مقتدایے آن عہد رفت و حال
خود عرض داشت آن شیخ فرمود برو نماز خفتن بگزار و خوش نجبہ بچنان کرد و در آن
شب حق تعالی را خواب دید مقصودے کہ داشت بدان رسید مولف راست
بود بیدار بخت آنکس کہ بر دیدنش خسید چو این دولت نماید رو کہ آر در بیداری
قول صاحب ادواب المریدین - من ادا دقلت النوم فلبتجنب
للغراب الماء الا قليلا لنسکین العطش -

قول شیخ جنید - النوم موهبة الله علی المتجین ازیں خواب سکرو
استغراق مراد است -

قول قشیری - اگر یکے قصد معصیت کرد و حق تعالی خواب براو نگاشت واد
خفت و از ان معصیت باز ماند این خواب براو برکت باشد و نیز شیطان را از خواب
عاصی رنج رسد خواب کہ بیدار کند تا بمعصیت مشغول شود بہترین احوال عصاة است
کہ بخمید کما قال علیہ السلام النوم السلامة ای نوم عصاة -

رسالہ اسرار الطریق خواجہ حماد و انبیاتان خپندہ بتظار روحی رے
سوے آسمان کردہ و اولیاء روحی سوے قبلہ کردہ بر پہلوے راست و حکما بہ پہلوے
چپ تا طعام میفرم شود و کفار سرنگون روسوے دوزخ کردہ در خبر است من نام علی الطہار
یو دروں لواحکہ ان یطی ف بالعرش و لیسجد لله تعالی ہر کہ با طہارت خید

نبات و بادام مقشر پیش آورد حضرت و آن فرستاد شیخ آنرا کار می برد و می فرمود هیچ لذتی
درین نمی یابم کاکا شاد و بخت بواسطه قریب که داشت عرضه داشت که ایام فقر و تسبیح او
کار از کجاره ذوق میگردفتید از نبات و بادام ذوق نمی یابید حضرت شیخ تقیسم کرد و فرمود
در آن ایام کام دل و جاز از لذت شیرینی مشاهده نمونم نصیب نبود هر آینه از کجاره لذت
می یافتیم این زمان بجنب مشاهده حق تعالی اگر آب حیات باشد هم بے مزه نماید نبات
و بادام خود چه چیز است.

رموز الوالیهین - در هر صحرای و در هر صحرای است یعنی چون سالک
در صحرای بوده باشد بعد در مقله رسد که آنجا حیران ماند سکر حاصل شود و چون آن مقام
را شناخته باز در صحرای از اینجا باز در مقله بلند تر از آن نظر افتد بار سکر روست و بدین
مقام اخص است که گاهی در سکر سیر کنند و گاهی در صحرای صاحب سکر از اهل فناء
مطلق نیست فانیان مطلق را نام و صفی معین نباشد این هر دو حال بعد ذوق
و شرب روست و بد.

رساله غریب - وقته خواجه جنید و خواجه شبلی در اختلاف فضل صحرای و سکر سخن
میگفتند خواجه حسین منصور در آمد و گفت صحرای و سکر فضل بنده است و شما همه درین مانده
بحق که خواهد رسید ایشان گفتند ای کوه صحرای و سکر از افعال حق است در افعال
حق تعالی محبت کردن چه طعمه میکند - مولف راست -
چو جام سکر چشیدی خمر ز صحرای شده است سز و کشاید معنی قبض و بسط بدل

بیان سی و نهم
لطایف و غرائب قبض و بسط
تفسیر حقایق - قال الله تعالی و الله یقبض و یبسط و الیه ترجعون

ترجمه قشیری سکر بر صحو فضل دارد چه صاحب سکر اهل انبساط و مواجید بود و او از لطائف جمال در سکر کشف یابد و بنده در سکر بشواید حال قایم باشد و در حالت صحو بشیر اطمینان در مقام سکر به تکلف بود و در وقت صحو به تفریح هرگز اصحو بحق بود سکر هم بحق **ترجمه عوارف** سکر ارباب قلوب را باشد و آن استیلائی حال است از اشلیج کبار و مخدومان نامدار بعضی وقت کلماتی متضمن عجائب اسرار عیبی در وجود آید آن بواسطه سکر بود صاحبان صحو را اینجاراه نیست و نیز سکر بر دو نوع است یکی سکر از محبت باشد و این به علت بود و توار دان برودیت منعم باشد یعنی بنینده خود را ندیده باشد و این از لوازم تقدیم است و دوم سکر از تراب مودت بود و آن معلول باشد از رویت نعمت که خود بیند و این سکر را بر صحو فضل نتواند بود و صحو نیز بر دو نوع است یکی بر افاست محبت کشف بود دیگر صحو بفضیلت است و این صحو مبتدیان است این صحو بر آن سکر فضل نیاید چون سلطان حقیقت جمال خود نماید صحو و سکر هر دو طفیل آن حال باشد و این هر دو حال بعد ذوق و شرب نیاید.

هذه ذوق و شرب هر دو عبارت از ثمرات و نتائج و آثار کشف و تجلی و درایت حاصل شود صاحب ذوق متساگرد صاحب شرب سکران باشد ذوق در سنج و راحت و شرب در راحت و لذت بود و شرب جلالت و لذت طاعت و عبادت را گویند و معنی شرب نصیب است از آب مودت هرگز محبت به نهایت رسد مشرب مدام گردد و صحو او بحق بود و هرگز اترصافی باشد صفاء مشرب او باقی گردد - **شعر سه**

شربت المحب کاسا بعد کاس فما لذت تراب و مارویت

مولف راست سه

شراب جهانی نه باشد صاحبان سکر را شرب شانرا اگر چه باشد دم بدم از آب
حکایت - و قتی که کاشاد نخت قدس سره الغریز خادم مخدوم این ضعیف

چو قبض و بسط شود بر تو نازل از مولی تو باش ثابت اندر عبادت مجبود

بیان سی و هفتم

عبادت و عبودیت و عبدیت و حریت تفسیر غریب

قال الله تعالى يا ايها الناس اعبدوا ربكم الذي خلقكم عبادت برورد
نوع است ظاهری و باطنی عبادت ظاهر با اعضا و جوارح تعلق دارد چنانچه وضو و نماز
از مریض و سمن و واجبات و لواقل و خواندن قرآن و خیرات و تسبیحات برائے
حصول ثواب و ثمرات و عبادت باطن چنانچه ذکر خفی و فکر و مراقبه و مخالفت
بروای نفس و معرفت و محبت و عشق و نفی خواطر -

ترجمه قشیری عبادت مرعوم را باشد و عبودیت مرخاص را و عبدیت
مرخاص انخاص را باشد در عبادت علم الیقین بود و در عبودیت عن الیقین و در عبدیت
حق الیقین -

رساله شیخ ابوعلی وفاق عبادت مرصحاب مجاهده را بود و عبودیت
ارباب مکابده را یعنی مرتشه جگر از عبودیت صفت اهل مشاهده باشد -

تفسیر رموز صاحب تالیف این رساله - العبادة للعوام تكون بالجوارح
الطواهر والعبودية للخواص تكون في البواطن بتبديل الذمائم بالحمايد والعبودية
للدفعين بحواكم الحمايد ونفي الغيروا لا تستغرق في حال الذات در عبادت نجات عجبی جزا
و در عبودیت قربت مولی نراست -

رساله روح - اياك نعبد و اياك نستعبد كرمچہ بر میان صدق بستن است چون بنده گوید -
اياك نعبد فرمان شود هر چه آورده است قبول کنی و چون گوید اياك نستعبد
فرمان شود هر چه میخواهد بدهد اياك نعبد لا نأخذ ام و اياك نستعبد لا نأعسان

قبض عبارت از گرفتن دلهاست در حالت حجاب و بسط عبادت از کشادن دلهاست در حالت کشف.

رساله شیخ بایرید قبض القلوب فی بسط النفوس و قبض النفوس فی بسط القلوب ترجمه عوارف قبض بظهور صفت نفس و غلبات آنست و بسط بظهور صفات دل و غلبات آن باشد.

قول شیخ الاسلام نظام الحق والدین قدس الله سره - ضابطه قبض آنکه سالک در صغیره نیفتد و ضابطه بسط آنکه در کبیره نیافتد.

رساله روح الارواح بسط نباشد مگر در مقام انس و قبض نبود مگر در مقام بعد بسط روحانی است و قبض نفسانی.

مذهبه قبض و بسط از تاثیر جلال و جمال است و متع از جلال قبض کند و دودا از بهاد دلها برآرد و متع بجمال نواز و در بسط بدلها بنحید و فرحت و بهجت ارزانی فرماید عاشق باید که دو هر دو حال اعراض نکند - مولف راست -

تیر بلای دوست که در قبضه ولایت و لهای دوستان هدف تیر به خطا است قول محقق - یقبضک عما لک و یبسطک عما لای یعنی ترا قبض میکند آنچه در دست از دایم و قهریات و کشادگی و بد آنچه مراد راست از حامید و لطیفیات است.

قبض از سوسه تست و بسط زرق قبض و بسط ارجه با تحقیق از دست و الله بقبض و یبسط و الیه ترجعون - تر این معنی است و بر مقتضای قال الله تعالی ان تکرهوا انبیاء و هو خیر لکم و عسی ان یخلفکم و هو خیر لکم در قبض بسط است و در بسط قبض است در بندگی ازادی است و در آزادی بندگی - مولف راست -

منہ۔ العبودیۃ مع الربیۃ بیدہ جمال و الربیۃ سبہ مع العبودیۃ بیدہ جلال
منہ۔ العرفیۃ عند ما الضحیم العبودیۃ فی تحصیل الربیۃ و السۃ
 عندنا المطر الی الرسول و التریک ما سواہما۔ فرفیۃ باقی بودن است و نت
 بار رسول سرمایہ بندگی امید و ارست بانیکوکاری کہ آن اظہار بندگی است و بندگی پاید
 کرداری تنہا نفس است کہ الفاجرا من انتج لنفسہ ہوا لا۔

منہ۔ اد المر العبودیۃ کان عینہ کعین اللہ معنی عیش حیات
 است و حیات حق بقا دار پس بندہ کہ بکمال عبودیت رسد او بصضات بقا
 موصوف گردد فی الدنبا و الآخرۃ۔

رسالہ ابو الفتح زنجانی۔ العبودیۃ لعبہ الربیۃ ذوال و لقصاص
 فی الربیۃ لعبہ العبودیۃ محال۔

قول خواجہ عبداللہ مبارک۔ بندہ برائے عبودیت وقتے درست
 گردد کہ برائے خود حد متعارفے نطلبید و اگرہ عبودیت نماند عبودیت شہود ربوبیت است
مختصر احیاء علوم۔ حق تعالی را بجمہ خلق سجاقت می پرستند ایشان مزدورند
 توجہ کن کہ بحجت پرستی کہ این بندگی است اغلق علی نفسک باب الحاحتم
 و افتح علی قلبک باب الحجۃ ترا بین معنی است۔

قول محقق عبودیت آنست کہ حکم را منقاد و امر را مستلیم باتندیہ اعراض
 و اعتراض و حکمی ان امر الہم ان ادہم انتہی عبد افعال الیقین اکمل
 فال ما تطعمتی قال الیقین اذ ادتک فعال لن بقی ارادۃ عبد فی جنب
 ارادۃ سید لا تخرج ان الہم نفسہ بامسکین ما کنت للہ فی عمرک
 مثل ما کان ہذا الک فی ہذا الحالۃ۔

قول محقق دیگر۔ بندہ را هیچ نامے و خطابے شریف تر از عبودیت نیست

ایاک لعبد تقیاً للحب و ایاک استعین رداً للقدر ایاک لعبد بجلال امرک و ایاک
لستعین بکمال فضلك فاما عبودیت سه چیز است اول نگاہ داشتن او امر گذشتن
مناسبتی دوم رضا دادن بقضا و قدر و قیمتی که مولی کرده است سیوم از خواست اختیار
حود گذشتن و بخواست و اختیار حق خوش بودن -

منه - العبودیت ان یکون فی کل حال کما انه تعالی یکون
در باقی کل حال حق تعالی در ازل حکم کرده بود که عقد میان عبودیت محض و
ربوبیت صرف خواهد رفت چون لخت فیه من روحی فرمود با آدمیان کفود درست
گشت که عقد بعبودیت نباشد قال علیه السلام کل للنسب و حسب ینقطع بالمولد
الا نسبی و حبی سر این معنی است -

منه - العبودیت ان یطاع و یتبع فی الامناء و لا المعلقه -
اگر نظر از عبادت انقطاع پذیرخت مشاهده عبودیت روئے نماید و اگر نه همان عبادت
حجاب باشد میان بنده و مولی و هر چه پیش آید آنرا بدون داند اگر چه طاعت و عبادت
عادت باشد از روئے بگرداند -
رساله سر المذبح کردن در بندگی کافری است و برگشتن از رسم عبودیت موهبت
عباد الله طالبان ذات اند و اندک اند و عباد الرحمن و عباد الوهاب اطلبان صفات
اند و بسیار اند -

تخصیصات عین القضاة عبودیت خالص است بر جمال ربوبیت عبودیت
بے ربوبیت وجود ندارد و جمال چهره ربوبیت را بے خال عبودیت نفی نکند
کنز مخفی فاجیت ان اعرف این بیان اتصال عبودیت با ربوبیت میکند چنانچه
ربوبیت بهاندار و عبودیت بهاندار در ربوبیت درخت است و عبودیت ثمره و گل
نقطه عبودیت را بحببت افروخته -

چنانچه حق تعالی حضرت رسالت را فرمود: **بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي اللَّهُمَّ لَعْنَةُ اللَّهِ لِعَبْدِهِ لَمَلَا مُنَ**
الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ وَجَاءَ دِيكَرُ فَاَوْحَىٰ اِلَىٰ عَبْدِهِ مَا اَوْحَىٰ چنانچه ربوبیت صفت حق
 است که هرگز زوال نه پذیرد و عبودیت صفت بنده است که هرگز فناء نه پذیرد و ضالیان را
رِسَالَهُ غَرِيبٌ - بندگی آنست که خود را از دعوی موجودی دور دارند و بصفت
 عدیت موصوف دانند وجودی که حدود او بحد عدم کشد عدم است بزرگے را پر سیدند
 در محبت عبودیت برینجیز و گفت عبودیت برینجیز و فاما رخ عبودیت برینجیز -
حریت - رساله شیخ ابوسعید ابوالخیر رتبع را پر سیدند ما الحریة فقال
العبودية دینیه تا که از هر دو کون ازاد نباشی بندگی را انشائی حضرت رسالت صلی الله
 علیه وسلم فرمود ما اريد ان اكون ملكا فانا اريد ان اكون عبداً
قوله محقق ازادی آن بود که بنده در تحت رقی مخلوقات نباشد حقیقت ازادی
 در کمال بندگی است هر که را عبودیت او بصدق است از رقی اغیار آزاد است -
مولف راست -

شدی چون ثابت اندر بندگی حق ترا باید که دانی تبیینی اطاعت را و طاعت هم

بیان سی و هشتم

معنی طاعت و اطاعت و شمال مطیعان

برهین ذہین مصفاے مطیعان حضرت جل و علا باد که معنی طاعت فرمان داری
 کردن او امر بجوارح است و آن تعلق بعبادت ناسوتی و ملکی دارد و این مقام عامه
 مسلمانان و مومنان است و ازین طاعت هدایت رومی نماید کما قال الله تعالی
 و ان تطيعوا الله و اطاعوا
 بر حکمے که آن پیش آمده شده باشد و این طاعت دل است و مقام خاص ملکوت

نبات و بادام مقشر پیش آورد حضرت و افسر نعمت شیخ آنرا کار می برد و می فرمود هیچ لذتی
درین نمی یابم کاکاشا و نخب بواسطه قریب که داشت عرصه داشت که ایام فقر و تهجد و
کار از کنجاره ذوق میگردفتید از نبات و بادام ذوق نمی یابید حضرت شیخ تبسم کرد و فرمود
در آن ایام کام دل و جاز از لذت شیرینی مشا به منعم نصیب نبود هر آینه از کنجاره لذت
می یافتم این زمان بجنب مشا به حق تعالی اگر آب حیات باشد هم بے مزه نماید نبات
و بادام خود چه چیز است۔

رموز الوالهین۔ درم صحرای درم صحرای است یعنی چون سالک
در صحرای بوده باشد بعد در مقله رسد که آنجا حیران ماند سکر حاصل شود و چون آن مقام
را شناخته باز در صحرای از نیجا باز در مقله بلند تر از آن نظر افتد بار سکر روست و در این
مقام اخص است که گاهی در سکر سیر کنند و گاهی در صحرای صاحب سکر از اهل فناء
مطلق نیست فانیان مطلق را نام و صفی معین نباشد این هر دو حال بعد ذوق
و شرب روست و در۔

رساله غریب۔ وقتی خواجه جنید و خواجه شبلی در اختلاف فضل صحرای و سکر سخن
میگفتند خواجه حسین منصور در آمد و گفت صحرای و سکر فعل بنده است و شما هم درین مانده
بحق که خواهد رسید ایشان گفتند ای کودک صحرای و سکر از افعال حق است در افعال
حق تعالی بحث کردن چه طعمه میبندی۔ مولف راست۔
چو جام سکر چشیدی خبر ز صحرای شده است سز و کشاید معنی قبض و بسط بدل

بیان سی و نهم
لطایف و غرائب قبض و بسط
تفصیلات۔ قال الله تعالی والله یقبض و یبسط و الیه ترجعون

ترجمه قشیری سکر بر صحو فضل دارد چه صاحب سکر اهل انبساط و مواجید بود و او از لطائف جمال در سکر کشف یابد و بنده در سکر بشواید حال قایم باشد و در حالت صحو بشیر اظ علم در مقام سکر به تکلف بود و در وقت صحو به تصرف هر گاه صحو بحق بود سکر بحق **ترجمه عوارف** سکر ارباب قلوب را باشد و آن استیلا به حال است از مشایخ کبار و مخدومان نماید بعضی وقت کلماتی متضمن عجائب اسرار الهی در وجود آید آن بواسطه سکر بود صاحبان صحو را اینجاریه نیست و نیز سکر بر دو نوع است یکی سکر از محبت باشد و این به علت بود و توار دان برویت منعم باشد یعنی بنینده خود را ندیده باشد و این از لوازم تقدیم است و دوم سکر از تراب مودت بود و آن معلول باشد از رویت نعمت که خود بیند و این سکر را بر صحو فضل نتواند بود و صحو نیز بر دو نوع است یکی به اقامت محبت کشف بود دیگر صحو بغفلت است و این صحو مبتدیان است این صحو بر آن سکر فضل نیاید چون سلطان حقیقت جمال خود بنماید صحو و سکر هر دو طفیل آن حال باشد و این هر دو حال بعد ذوق و شرب نماید.

مذله ذوق و شرب هر دو عبارت از ثمرات و نتائج و آثار کشف و تجلی و دارا شدن حاصل شود صاحب ذوق متساکر و صاحب شرب مسکران باشد ذوق در ریج و راحت و شرب در راحت و لذت بود و شرب حلاوت و لذت طاعت و عبادت را گویند و معنی شرب نصیب است از آب مودت هر گاه محبت به نهایت رسد مشرب مدام گردد و صحو و بحق بود و هر گاه ترصافی باشد صفاء شرب او باقی گردد - **شعر** -

شربت المحب کا سا بعد کس فمالقذت تراب و مارویت

مولف راست

شرب حبانی نه باشد صاحبان سکر را شرب شانرا اگر چه باشد دم بدم ز آب حیات
حکایت - دقته کا کا شاد نخت قدس سرو الغریز خادم مخدوم این ضعیف

چو قبض و بسط شود بر توانا زل از مولی تو باش ثابت اندر عبادت معبود

بیان سی و هفتم

عبادت و عبودیت و عبدیت و حریت تفسیر غریب

قال الله تعالى يا ايها الناس اعبدوا ربكم الذي خلقكم عبادت برود
نوع است ظاهری و باطنی عبادت ظاهراً اعضا و جوارح تعلق دارد چنانچه وضو و نماز
از فرائض و سنن و واجبات و نوافل و خواندن قرآن و خیرات و ثمرات برائے
حصول ثواب و ثمرات و عبادت باطن چنانچه ذکر خفی و فکر و مراقبه و مخالفت
هوائے نفس و معرفت و محبت و عشق و نفی خواطر.

ترجمہ شیری عبادت مرعوم را باشد و عبودیت مرخاص را و عبدیت
مرخاص انخاص را باشد در عبادت علم الیقین بود و در عبودیت عین الیقین و در عبدیت
حق الیقین.

رساله شیخ ابوعلی و قاق عبادت مر اصحاب مجاهده را بود و عبودیت
ارباب مکابده را یعنی مرتشه جگر از او عبودیت صفت اهل مشاهده باشد.

تفسیر رموز صاحب تالیف این رساله العبادۃ للعوام تکون بالجوارح
الطواهر و العبودیت للخواص تکون فی البواطن بتبذیل الذمائم بالحماید و العبدیت
للدحضن بحجوا بحماید و نفی الغیر و الاستغراق بحال الذات در عبادت نجات عقبی جزا است
و در عبودیت قربت مولی سزا است.

رساله روح - ایاک نعبد و ایاک نستعین کمرچند بر میان صدق بستن است چون بنده گوید -
ایاک نعبد فرمان شود هر چه آورده است قبول کنی و چون گوید ایاک نستعین
فرمان شود - هر چه نخواهد بدید ایاک لعبد لا تاخذ ام و ایاک نستعین لا تاخذ اعوان

قبض عبارت از گرفتن دلهاست در حالت حجاب و بسط عبادت از کشادن دلهاست در حالت کشف.

رساله شیخ بایرید قبض القلوب فی بسط النفوس و قبض النفوس فی بسط القلوب ترجمه عوارف قبض بظهور صفت نفس و غلبات آنست و بسط بظهور صفات دل و غلبات آن باشد.

قول شیخ الاسلام نظام الحق والدین قدس الله سره - ضابطه قبض آنکه سالک در صغیره نیفتد و ضابطه بسط آنکه در کبیره نیافتد.

رساله روح الارواح بسط نباشد مگر در مقام انس و قبض نباشد مگر در مقام بعد بسط روحانی است و قبض نفسانی.

هنه قبض و بسط از تاثیر جلال و جمال است و قتی از جلال قبض کند و دما از بهاد دلهای برآرد و قتی بجمال نواز و بسط بدلهای بخت و فرحت و بهجت از زانی فراید عاشق باید که دوهر و دو حال اعراض نکند - مولف راست -

تیر طایفه دوست که در قبضه ولایت و دلهای دوتان هرف تیر به خط است

قول محقق - یفبضها لک عما لک و یبسطک فیما لها یعنی ترا قبض میکند آنچه در دست از زبانم و قهرایت و شادمی دهد آنچه مرا و راست از حمایت و لطیفیات بیست -

قبض از سوسه است و بسط زحق قبض و بسط ارچه با تحقیقت از دست

والله لقبض و یبسط و الیه مرجعون - ترا این معنی است و بر مقتضای

قال الله تعالی عسی ان تکرهوا اشیاء و هو حی و لکم و عسی ان تحبوا شیاء و هو شکر لکم - در قبض بسط است و در بسط قبض است و در بندگی ازادی است و در آزادی بندگی - مولف راست -

منہ۔ العبودیۃ مع الربوبیۃ حمل و الربوبیۃ مع العبودیۃ جلاء
منہ۔ الفریضۃ عندنا الصحیح العبودیۃ فی تحصیل الربوبیۃ والستۃ
 عندنا النظر الی الرسول و الترتیب ما سواہما فریضۃ باقی بودن است و سنت
 با رسول سرایہ بندگی امیدوارست بانیکوکاری کہ آن اخبار بندگی است و بندگی با پیاد
 کرداری متناسق نفس است کہ الفاجر من اتبع لنفسه ہوا لا۔

منہ۔ اذ انما العبودیۃ کان عیالہ کعیش اللہ معنی عیش حیات
 است و حیات حق بقا دار پس بندہ کہ بکمال عبودیت رسد او بصفاست بقا
 موصوف گردد فی الدنیا و الآخرۃ۔

رسالہ ابو الفتح زنجانی۔ العبودیۃ لعل الربوبیۃ دوال و نقصان
 و الربوبیۃ لعل العبودیۃ بحال۔

قول خواجہ عبداللہ مبارک۔ بندہ برائے عبودیت وقتی درست
 گردد کہ برائے خود حد متعارف نطلبد و اگر نہ عبودیت نماز عبودیت شہود ربوبیت است
مختصر احیاء علوم دینی حق تعالی را ہمہ خلق بجا جت می پرستند ایشان مزدورند
 تو جہد کن کہ بحجت پرستی کہ این بندگی است اغلق علی نفسك باب الحاجۃ
 و افتح علی فکک باب الحجۃ ترازین معنی است۔

قول محقق عبودیت آنست کہ حکم را منقاد و امر را متسلیم باشی بے اعراض
 و اعراض و حکمی ان ابر الہم ان ادھم استری عبد افعال البشاکل
 فال ما تطعنی قال ایس ارادتك فقال لن ملقی ارادة عبد فی جنب
 ارادة سیدہ لا تمر رجح ابر الہم لفسلہ یا مسکین ما کنت للہ فی عمرک
 مثل ما کان هذا لک فی هذا الحالۃ۔

قول محقق دیگر۔ بندہ را هیچ نام و خطاب شریف تر از عبودیت نیست

ایاک لغبد نقیاً للحس و ایاک نستعین رد اللقدر ایاک لغبد مجلال امرک و ایاک
لستعین بکمال فضلك فاما عبودیت سه چیز است اول نگاه داشتن او امر و گذشتن
مناهی دوم رضا دادن بقضا و قدر و قسمتی که مولی کرده است سیوم از خواست غنی
خود گذشتن و بخواست و اختیار حق خوش بودن.

منه - العبودیت ان یکن فی کل حال کما ان الله تعالی یکن
بباقی کل حال حق تعالی در ازل حکم کرده بود که عقد میان عبودیت محض و
ربوبیت صرف خواهد رفت چون لفخت فیه من روحی فرمود با آدمیان کفو درست
گشت که عقد بعبودیت نباشد قال علیه السلام کل نسب و حسب ینقطع بالموت
الا و نبی و حبیب سر این معنی است.

منه - العبودیت است اسفاط رویب التعبد فی المساهلة المملو د
اگر نظر از عبادت القطار پذیرفت مشاهده معبود در روی نماید و اگر نه همان عبادت
حجاب باشد میان بنده و مولی و هر چه پیش آید آنرا درون داند اگر چه طاعت و عباد
عادت باشد از روی بگرداند.

رساله سر القدر خوگردن در بندگی کافری است و بر گشتن از رسم عبودیت موهبت
عباد الله طالبان ذات اند و اندک اند و عباد الرحمن و عباد الوهاب اطلبان صفات
اند و بسیار اند.

تحدیدات عین القضاة عبودیت خالص است بر جمال ربوبیت عبودیت
بے ربوبیت وجود ندارد و جمال چهره ربوبیت را بے خال عبودیت لغت نه گشت
کنز انصافاً فاجیت ان اعرف این بیان اتصال عبودیت با ربوبیت میکن چنانچه
ربوبیت بهمانندار و عبودیت بهمانندار در ربوبیت درخت است و عبودیت ثمره درخت
نقطه عبودیت را محبت افروخت.

تعلق دارد و حق تعالی را خوشنودی درین است رضی الله من اهل الطاعة تیر این
معنی است۔

کلمات قدسی۔ اما مطیع من اطاعی حق تعالی بکرم خود میفرماید که من
مطیع کسیر که مرا فرمان برداری کند در حکمهای من یعنی هر چه از من خواهد بدو بدهم
ودل او را به نظر جمال خود جمال بخشم تادل او آید نه باشد میان عارف و معروف المؤمن
مرآة المؤمن در این معنی است مراد از اطاعت مجرد بر امر عمل کردن نیست اطاعت
بر حکم سر نهادن است و رضی بودن بر آن آنگاه بدولت ابدی و سعادت سرمدی
مخصوص شوند۔

قول شیخ الاسلام فرید الدین هر که حق تعالی را اطاعت کند همه خلق او را مطیع
گردد۔ **قول امام غزالی**۔ بلیس اثبات طاعت کرد بر اندام بهتر آدم تبرک اطاعت
نادم شد و بر زلت خود مقرر گشت بخوانند۔ **مؤلف راست**۔

زان معصیت و گنجه که نادم باشند صد بار به از عبادت عجب دریا
قول شیخ موسی ابوالخیر۔ هر که در حالت طاعت از خدا شرم دارد حق تعالی
در حالت معصیت از او شرم دارد تا عذاب نکند۔

روح الارواح۔ هر که از طاعت و عبادت خود چنان شرم ندارد که موحدا از
بت پرستی کردن او را در دایره مطیعان چه گذرد و قتی خواجه شرفانی قدس الله سره
الغیر بامهر حضرت علیه السلام ملاقات کرد و دعای در خواست مهر حضرت فرمود خدای تعالی
طاعت خود بر تو آسان گرداند خواجه بشرحانی گفت برین زیادت کن مهر حضرت گفت
حضرت عزت طاعت بر تو پوشیده کند۔ **دُبَّ طاعة متشومه و رب معصیه**
میمی نه تیر این معنی است۔ **مؤلف راست**۔

باشم و دامت که بود روز محاصی صد بار به از طاعت با عجب دریا

چنانچہ حق تعالیٰ حضرت رسالت را فرمود: سبحان الذی الہی بعید لا یلہ الاہ
 المسجد الحرام و جائے دیگر فواجی الی عمدہ ما اوحی چنانچہ ربوبیت صفت حق
 است کہ ہرگز زوال نہ پذیر و عبودیت صفت بندہ است کہ ہرگز فنا نہ پذیر و ضالیہ گزشتہ
 رسالہ غریب۔ بندگی آنست کہ خود را از دعویٰ موجودی دوردارند و بصفت
 عدیت موصوف دانند و جوہرے کہ حدود او بعد کم کشد عدم است بزرگے را پر سیدند
 در محبت عبودیت برین چیز گفت عبودیت برنجیز و فاما رنج عبودیت برنجیز۔
 حریت۔ رسالہ شیخ ابوسعید ابوالخیر رتجہ را پر سیدند ما الحر بنہ فعال
 العبودیۃ تاکہ از ہر دو کون ازاد نباشی بندگی را نشائی حضرت رسالت صلی اللہ
 علیہ وسلم فرمود ما ازید ال اکون ملکاً معیاً ازید ال اکون عبداً آنست۔
 قول محقق ازادی آن بود کہ بندہ در تحت رقی مخلوقات نباشد حقیقت ازادی
 در کمال بندگی است ہرگز اعبودیت او بصدق است ازرق اغیار آزاد است۔
 مولف راست۔

شدی چون ثابت اندر بندگی حق ترا باید کہ دانی سبغنی اطاعت را و طاعت ہم

بیان معنی و مہتمم

معنی طاعت و اطاعت و شمال مطیعان

بہرین ذہن مصفائے مطیعان حضرت جل و علا باد کہ معنی طاعت فرمان برداری
 کردن او امر بوجہ ارج است و آن تعلق بعبادت ناسوتی و ملکی دارد و این مقام عامہ
 مسلمانان و مومنان است و ازین طاعت ہدایت روئے نماید کما قال اللہ تعالیٰ
 و ال تطیعوا اللہ و ال تطیعوا طاعت کردن نہادن است و رضی شدن
 بر حکمے کہ آن پیش آمدہ شدہ باشد و این طاعت دل است و مقام خاص ملکوت

نماز و روزه و اعمال صالحه کنند و ترسان و لرزان باشند که نباید که قبول نکند.

مولف راست

چون خدا طاعت اخلاص صدق هم باید که هر دو مثبت و مستحکم است طاعت را

بیان سی و نهم

معنی فضائل صدق و اخلاص و نسبتن حقایق آن نیست که بگوید

قال الله تعالى يا ايها الذين امنوا اتقوا الله وكنوا مع الصادقين
معنی صدق راستی و زینت قول و فعل و طاهران باطن و مع الخلق
و مع الحق هر که صدق دادند سعادت بعیت او را ارزانی فرمودند که ان الله مع
الصادقين حضرت رسالت میفرماید هر که همه وقت راستی و زور و دیکه ایتعالی
او را صدیق نویند مقتدای جمیع صادقان مخلص امیر المومنین ابوبکر صدیق بود و فی الله
عنه ترجمه قشیری صدق اول درجه نبوت است كما قال الله تعالى
فاولئك مع الذين اجمع الله عليهم من البیة و الصدیقین و الشهیدین
و الصالحین و حسن ان لک رفیقاً.

قول شیخ الاسلام نظام الحق والدین مردم را در همه کارها

دینی و دنیاوی صدق باید تا که هر کاره که او در آن باشد بحق رساند و نظم
براه راست توانی رسید بر مقصود تو راست باش هر آن دولتی که هست ترا
تو چوب راست ز آتش دیرینه میداری کجا در آتش دوزخ برند مردم راست
حضرت بابرکت شیخ الاسلام بهمان الحق والدین قدس الله سره العزیز شیخنا
و مرینا فرموده است بر زبان هر که همه وقت صدق رود و با حق تعالی در جمیع امور

رسالہ غریب۔ در ترک طاعت بے فدا اٹھ و فسق را محل است فاما ترک طاعت در و گردانیدن از ان خوف کفر باشد لغو دبا اللہ میھا۔

قول محقق استخلاء الطاعت ثمرة اللوح حشدة من اللہ یعنی طلب طاعت طاعت و حشدة باشد از حق تعالی چه طاعت حشدة از طاعت التجا بغیر بود و آن بعد و حجابست طاعت از فرایندہ طاعت باید نہ از طاعت و طاعت و طاعت و حشدة عن الطاعت۔

رموز الواہین صاحب تالیف ترہ طاعت بہشت و نتیجہ طاعت آنچہ از بہشت بہرہ است در طاعت عقیقی جزا است و در طاعت قرب مولی سزا است **مولف راست**۔

طاعت بہتن و طاعت از جان دل است۔ اول بر یا مشوب و دوم مشیت است طاعتیان را در طاعت کردن جالبہ عجب است فاما مطیعان را در طاعت عذر طلب است چنانچہ گویند روزہ داشتن بنفس فیروزی است و نماز گزاردن ثواب روزیت معزوری بدین ہر دو بدر روزیت اگر طیر داریم مرغ ہم می یزد و اگر در سیر شویم باد ہم ہمین حکم دارد طیر پریدنت از سر ہوا و سیر جنبیدن است برباد ہوا کشف بر مہنہ کردن خویش است و در کرامت تکریم بیش است اگر بعلوم معزوریم نادانیم و اگر بنور سروریم چراغ دانیم۔ **مولف راست**۔

این قسم طاعت است و مباحات اندرین خود دون پستیست مطیعان خوش بدن مردن آنان در غم مولی حیات است ابدی و بقاے شان با رز و بے بقاے احدی سریدست حیواتھم فی الملمات و مما ھم فی الحیوۃ بتر این معنی است آم المؤمنین عایشہ رضی اللہ عنہا از حضرت رسالت پرید لی توان ما الی قلوبہم و حلہ در حق عاصیانست حضرت رسالت فرمود در حق مطیعانست کہ

کار کند. قول رابعه عدویه استعمر الله من فلة صدق فی فلی.

رساله خواجه عبداللہ انصاری۔ صدیقان از گناہ پشیمان شوند و از

طاعت و عبادت حجل عذر بر زبان و تشویر در دل باشد. نظم

طاعت آن نیست که برخاک نبی پشیمانی صدق پیش آر که اخلاص به پشیمانی نیست

رساله روح الصادق لایعجب له صادق آنست که خود را در میان نبی و

عمل صالح که کند من الله داند.

رساله حصول الوصول خواجه حماد صدق نگاهداشت عمل است از

نفس خود هم تبرکخلص بے ریا بود و صادق بے عجب.

قول خواجه ذوالنون۔ الصدی سیف الله فی الارض یعنی هر چه کذب

باشد آنرا قطع کند و هر چه صدق بود آنرا بگوهر های صداقت بر کشد که الصدیق سنجی

و الکلک بیهلاک خواجه نظام الدین میفرماید۔

راستان رسته اند روز شمار جهد کن تا تو زان شمار شوی

اندرین رسته رستگاری کن تا درین رسته رستگار شوی

نذمت دروغ۔ قال الله تعالی ویل لی من یدل للمکذبین حضرت عز

ده جاد در سوره والمرسلات دروغ گویان را بخوبی نشان داده است که بدترین جا نگاه است

در دروغ گویان را و در هیچ دین و ملت و مذہب دروغ گفتن پسندیده نیست۔

قول بندگی شیخ الاسلام زین الحق والدین داود الحسین خلیفه شیخ

کذب باه شب چهارده ماند هر چند که روز میگزرد نقصان میبرد و صدق بغیر ماه

ماند هر چند که روز میگذرد روشن تر میشود۔

قول محقق۔ در همه چیز خیری هست مگر در دوستی دروغ گویان که هیچ خیر

نیست۔ رساله گزیده۔ هر که دروغ گوید دو فرشته که در بنیو له او مومل اند بکماله راه

دینی و دنیاوی راستی و رز و متجرب الدعوات شود و اگر آن کار شدنی نباشد او را
 بیگاهانند که دعا کنی که شدنی نیست و میفرمودند در شهره محط شد علما و مشایخ بنابر
 گاه شدند دعا کردند متجرب نشد خواستند که باز گردند مقام بری برخواست که من هم
 دعا کنم گفتند معالیه که تو داری چه دعا خواهی کرد او بر منبر رفت و کعبتین بردست گرفت
 گفت ایلهی اگر این کعبتین همه وقت راست غلطانیده ام و بدعا نیاخته ام باران بفر
 برکت صدق او در حال باران باریدن گرفت چنانچه خلائق بدشواری در خانهها آمدند
 خواجہ نظامی میفرماید بیت -

راستی آور که شوی رستگار راستی از تو طفله از کردگار
 راستی آنجا که علم برزند یاری حق دست بهسم برزند
 وقتی خواجہ حسن بصری از ظالمی تافته در خانه حبیب عجمی درآمد اعدایان آن متعجب
 رسیدند و حبیب را گفتند حسن بصری را دیدی گفت درین حجره در رفته است اعدایان
 در رفتند و یافتند سه کمره همچنین رفتند بعد گفتند تو بر ما استهزا میکنی خواجہ حبیب گفت
 من راست میگویم ایشان باز گشتند خواجہ حسن بردن آمد گفت چه کردی فرمود راست
 گفتم برکت راستی تو که نظر ایشان نیامدی -

اقول خواجہ جنید بغدادی که بر بهتر دژ و دوحی آمد یاد او دهر که در نهان
 بام راست باشد ما او را در آنکارا نر و خلق راست گردانیم -

منه صادق کس است که تنای مردن کند و آرزو مند بود بر فتن آخرت که
 قال الله تعالی فتمنوا الموت ان کنتم صادقیں -

رساله غریب - صدق را در علامت است یکله زبان از زیادتى بسته داشتن دوش
 سخن حق گفتن -

سیلیمان وارانى بگوید اگر صادق خواهد آنچه در دل وی است صفت کند زبان

یعنی من در دلبائے مخلصان قریبیم ہر گاہ اخلاص سبب قربت شد طلب اخلاص بر طالبان حق فرض باشد۔ مولف راست۔

گر کسی ترک شرع نہ من کند حکم آن ظاہر است بر ہمہ کس
ترک فرض حقیقی آنکہ کند در حق او چہ حکم باشد و پس
معنی خالص و مخلصا آنست کہ دل ہر کہ از یاد کونین فارغ باشد و جز حق غیرا
در دل جانیدہ مخلص و خالص او بود۔

ترجمہ قشیری۔ سمع رسول اللہ عن جبریل عن اللہ تعالیٰ الاخلاص
سیر من اسما دی الی آخر الحدیث یعنی اخلاص سرے از اسرار من است کہ
امانت نہادہ ام در دل دوستان خود۔

قول خواجہ جنید۔ اخلاص سرے است بندہ را با حق کہ پہنچ فرشتہ بران
اطلاع نہاید کہ آن سر تو اندیشست۔ و پہنچ شیطان اثر آن نہ بیند کہ آزار تباہ تو اندر کرد
و پہنچ ہر وی بران مستولی نکرد کہ الباطل کند۔

تفسیر قشیری۔ الاخلاص ان لا یکن شیء من حرکاتہ و سکناۃ
الا للہ۔ قول خواجہ خلیفہ مرعشی۔ الاخلاص و هو عمل القلب
خیر من عمل الجوارح یعنی اخلاص عمل قلب است بہتر از عمل جوارح۔

قول خواجہ ذوالنون مصری۔ اخلاص تمام مکرودہ مگر بصدق صدق
تمام نشود مگر باخلاص و اخلاص را سہ علامتست یکے آن کہ روح و ذم خلق یکسان باشد
و دوم اعمال خود را بعد ادائی نہ بیند سیوم در آخرت تقاضائے ثواب اعمال خود نکند۔

مولف راست۔

مخلص نشوی تا تو مخلص نشوی ۛ ۛ ۛ از دیدن اخلاص خود از ظاہر و باطن
قول شیخ ابوسعید باہر وے کہ حق را سہ نیست و با حق اورا راز نہ نیست۔

از و بگریزد و ہفتاد ہزار فرشتہ ہر او لعنت فرستند و بوسے گندگی از دہن او بیرون آید۔
بعرش رسد حلقہ عرش فرستند و ہفتاد زنا برو نویسند و چون دروغ گوئی در جلے
خواب شود ہفت اندام اوزاری کند و گوید برائے سوختن ماکاری کردی۔

روح الارواح۔ در بعضی محل از صدق اجتناب نمودن رخصت کردہ اند
چنانچہ ہنتر ابراہیم علیہ السلام در سہ مقام از صدق احتراز کردیکے آنکہ بادشاہ قصد سارہ
کرد گفت این خواہر من است و اد قوم بود دوم روز جشن فرو و گفت انی سقیم و او
صحیح بود سیوم تبان شکست و گفت من نہ شکستہ ام بہت برگ ایشان را شکستہ
است و حضرت رسالت نیز سہ جا از صدق خلاف کردن رخصت کردہ یکے در
حرب کہ الحرب کلہ خداع دوم حین اصلاح کردن میان برادران مومن و سیوم حدیث
الرجل مع امراتہ۔

رسالہ مقصد الاقصی۔ در جملہ ادیان کذب و دہانت معصیت
کبیرہ است فاما وقتے باشد کہ کسی راست گوید و آن معصیت عظیم بود و وقتے
باشد کہ دروغ گوید و آن طاعت عظیم بود پس شناختن کارے شکر فاست۔
حضرت بابرکت شیخ الاسلام برہان الحق والدین شیخ و مربی این ضعیف فرمودہ
مردان خدا ہمہ خلاف گویند و لے تاویل مشروع چنانکہ مردے بر شیخ برائے ملاقات
آمد و آن شیخ از متنفر بود گفت اگر بطلبم وقت من غارت کند و اگر باز گردانم بر بخند
بعدہ فرمود تا اسپ را زین کینند و بیارید شیخ بر اسپ سوار شد و فرمود بروید و بگویند
شیخ سوار شدہ است او باز گشت۔

اخلاص یعنی اخلاص لغوی بکریویشن است و بشیرہ کردنت یعنی چون
پندہ را بجمیت رستن ندف و خلاصہ کنند بشیرہ گویند و اخلاص ہم راست و پاکیزہ کردن
است باطن را از فحوق قال اللہ تعالی کلمات دل سی انانی قلب الخلفیہ

فرمان آمد الاعبادك منهم المخلصین هر که را بدولت اخلاص اختصاص دادند-
از شر غایت عز ازیل امین گردانیدند-

صدق و اخلاص چون شدت تحقیق باید اخلاق بهم کسی تحصیل

بیان چهل

صفت و فضیلت اخلاق محموده و عباد امانه

قال الله تعالی و انك لعلى خلق اعظم حضرت رسالت را با وجود چندان
فضائل نبوت و خصال نقوت که ارزانی داشته بودند منت با عطاء اخلاق نهادند چنانچه
فرمود و انك لعلى خلق اعظم انس بن مالک از رسول پرسید ای المومنین افضلهم
ایمانا قال احسنهم خلعا یعنی کیست از مومنان که ایمان او فاضل تر باشد رسول
فرمود آنکس را که خلق او نیکوتر باشد خلق عظیم آنست که نه تو بکس خصومت کنی و نه کسی
با تو خصومت کند و جفا کسی در دوا نکند-

قول خواجه وهب بن منبه - هر که چهل شب از خلق و رزق تعالی
خلق را طبیعت او گرداند-

قول خواجه حسن بصری - و تبادك فطهر مراد از شباب اخلاق است
و طهارت نیکوی خلق یعنی اے محمد خوی خود را نیکو کن یعنی آیت و السبح علمکم
نعمه طاهره و باطنه نعمت ظاهر خلق نیکو و نعمت باطن سیرت نیکو است نعمت
ظاهر حسن جمال است و نعمت باطن حسن خصال است-

خواجه سفیان ثوری فرموده است حسن خلق خشم خدا فرو نشاند
قول خواجه فضیل عیاض - صحبت بد مردم نیکو خوی نزد من دوست
تر از صحبت عابد بد خوی - خواجه عثمان سجری را غریزی همان بود چون بر در خانه رسید

از ان است کہ در ان دل اخلاص نیست و ہر کرا اخلاص نیست اورا بہوجہ خلاص
 نیست۔ رسالہ خواجہ مکحول۔ ہر کہ چہل روز اخلاص ورز و چشمہائے حکمت از دل
 او برزبان نش گزرد۔ کما قال علیہ السلام من اخلص للہ تعالیٰ اربعین صباحاً
 ظہرت بنایع الحکمة من قلبہ علی لسانہ۔ چون اخلاص خاصہ برائے حق باشد حضرت
 عزت از ان چشمہائے حکمت لالی دیو اقیست معانی عشق و معرفت بر روی آب آرد
مؤلف راست

در بے حکمت بدہائے مخلصان کز دے ہمہ جواہر معنی برون فند
قول خدمت خواجہ۔ ہر کہ خدائے تعالیٰ را بعلتے پرتد محبوب و اوہمان علت
 باشد چہ اخلاص حقیقی آنت کہ طالب حق بے علتے مخلص باشد و برائے طمع دنیاوی و
 غرض عقباوی نہ پرتد۔

رسالہ روح الارواح الاحلاص النوفی عن ملاحظۃ الخلق والمخلص
 لا یراہ لہ اخلاص آنت کہ خلق را از راہ برداری یعنی بوجود واجب الوجود جمیع موجودات
 را محو گردانی۔

کشف محبوب۔ اخلاص بر عمل را بدرجہ روح است چنانچہ روح مرید را
 رسالہ انیس التائبین شیخ نامقی معصیت مخلص بہتر است از عبادت
 مرئی چہ از عبادت مرئی بوسے تفاق آید و از معصیت مخلص بوسے توبہ و غفران
 خواجہ عثمان حریری میگوید۔ اخلاص نشان رویت است و سالک
 مخلص را بجائے رساند کہ نور محمدی بر دے عرض کنند تا معرفت نفس محمدی اورا روشن
 شود۔ قال شیخنا من قراء سورة الاخلاص ما ثبتت و خمسین من لا فی کل
 یوم اولیلة جعل للہ تعالیٰ من المخلصین۔

رموز الواہمین عزایل دعوی کرد فبعز تلك لا عنق بنہم حمعین

حصصاً قال علیه السلام السخی قریب من الله و البخیل بعد من الله
و عن علیه السلام السخی حلیب الله و ان کان فاسقاً و البخیل عدو الله
و ان کان زاهدا حق تعالی راجوا گویند و سخی نگویند جواد است که در اعطاء سلم
و کافر و دوست و دشمن را تمیز نکند و جمیع حیوانات را خواست و ناخواست رزق
دهد و سخی آنکه خواهند را از ملک خود چیزی بدهد و بیشتر بدارد.

نفایس الانفاس قول شیخنا و محمد و منایکی سخی است و یکے بخیل سخی
آنکه همان را درست دارد و بخیل آنکه دوست را همان دارد.
قول شیخ علی دقاق سخاوت آن نیست که تو انگو مرد و بیش را چیزی
عطا کند بلکه سخاوت آنست که در ویش باشد و نه تو انگر ان را چیزی بدهد.

کشف محبوب جواد آنست که در دادن متابعت خاطر اول کند یعنی
یعنی بجز و خطره عطا بذل کند و اگر تا خطره ثانی ماند بخیل باشد و سخی در عطا تمیز کند
بغرض و بسبب و جواد تمیز نکند و بے بغرض و بے بسبب دهد فاذا اثار و اتفاق و قوت
و صدقه نیز از قبیل سخاوت و عطاء است.

تمهید است - ایتار آنست که مال خود را بدادن حاجت دیگرے از خا
خود اولی تر دارد و اتفاق آنست هر چیزی را که دوست دارد آنرا اتفاق کند
كما قال الله تعالی لی تنالوا اللوحی نسوی اما التحبب ان معنی آیت
آنست که هرگز نیابند سبکوی تا اتفاق نکنند آن چیز را که دوست میدارند فاذا قوت
آنست که در کار غیرے قدم زنند و نفس خود را بر نفس دیگرے تفصیلت ندهند صاحب
قوت انصاف دهد و انصاف نخواهد و عیب همه به پوشد و آنچه امر در دگر
فردا خیره کند و سأل را بعد از بازنگرداند - فاما صدقه قال علیه السلام

و چند ارم باز کرد چون ادبخانه خود رسید باز طلب کرده اور و چون بدرخانه رسید باز گردانید
چند کرت بچنین کرد بعد بمحضرت پیش آمد و گفت که من ترامی آزمودم آن عزیز گفت مرا
با خلقی که سگان دارند چه می ستای هرگاه که سگ را بخوانی بیاید و چون برانی برو و حضرت
رسالت صلی الله علیه وسلم را رسیدند شومی چیست فرمودند خومی بدستومی است -
قول شیخ الاسلام نظام الحق والدین قدس سره العزیز در
بیان خلق نیکو - نظم

هر که با آب آتش دارد در آتش بسیار باد	و آنکه با آرد دست نبود ایند او را یار باد
هر که اندر راه با خاری نهد از دشمنی	هر گلی که باغ عمرش بشکفت بخار باد
هر که زهرت دهد بدو ده قند	و آنکه از تو برد بدو پیوند
آنکه سیمت نداد در بخشش	و آنکه پایت برید سر بخشش
تا شوی در کنار وصل و فراق	دقتری از مکارم اخلاق

رساله مختصر از حضرت رسالت پر سیدند که خلق چیست این آیت خواند که
خدا یعفو و امر بالعروف و نهی عن الجاهلین -

تفسیر زاهدی - خدا یعفو ای صل من فطعت و امر بالعروف
آنکه رسول فرمود اللهم اهد قومی این دعا از کمال حسن اخلاق بوده است -
مولف راست -

راحت دلهاست اخلاق حسن بعد آن جو دو سخا و احسان است

بیان چهل و یکم
فضیلت جو دو سخا و کرم و عطا و فرق میان انبیا و انفا
ترجمه تشریحی - قولا له تعالی و ای شریف و علی الفهم و لو کان بهم

من باس العباد فلو لهم وقرب الرحمة منهم پس عایشہ گفت اویسجاری
 بسیار رسول الله فرمود و فادہ بضحاک یعنی حق تعالی میخندد و رسول گفت آری میخندد
 از اینجا عایشہ گفت پس ما را ازین خبر برگز تو میدی نباشد۔ قال علیه السلام لا یدخل
 النار من لکی من حنتہ الله حتی لا یلیح اللہ فی التدی الی آخره رسول میفرماید در
 زود بد و فرخ کیسکہ از ترس خدا بگریه بخننا نکه بشیر دوشیده در بیتان نرود۔

رسالہ شیخ عبد اللہ سہیل شتری۔ الخوف ذکر و الروحانی و
 منهما یتق اللہ حیاتی الایمان چون این ہر دو یکدگر محبت کنند جمال ایمان زاده
 شود و خوف را اندک خوانند کہ از تجلہ و شمر زاید کہ آن صفت مردانست و رجاء را نش
 گفت کہ از و کمالی وستی زاید و این صفت زنانست۔

قوت القلوب الخوف حذل من جنود الله لا یصلح خو و لا حتی
 للبحاف من الحسنات کما یبحاف من الشیات۔

رسالہ روح۔ آنروز کہ نماز با اخلاص کردہ باشی و روزہ بے شبہ داشتہ و حج پاک
 گزارده آنروز تبری کہ خوف یکے از شرایط ایمان است۔

الخشیة و الخوف و اختلاف المشایخ فیہ۔ فعال النوری
 الخوف الحرب و قال الجنید ترفع الخوف من محاری الالہاس و
 قال ابن اہیم بن قبیان اداسکی الخوف بالقلب احرق مو اضع
 الشہو ان مہ و طرد رعبت الدیاعہ و قال لعصم الخوف حرکة
 القلب من حلال الرب و فیل الخوف قوت القلب بجماری الاحکام
 و قال الحانم الاہم لکل متی زبنة و رسة العبادۃ الخوف و علامت
 الخوف قصر الامل کما قال الله تعالی فلا تخافوہم و خافو لی
 ان کلتم مو میں و خشیت از ترابط عمل است کما قال الله تعالی اما

الصدقة تقع ان لا في يد الرجل ثم انتقل في يد الفقير برين قضيه انك وبيا
هر چه بابتد باید داد و شرم نباید کرد.

قواید القواعد - در صدق پیش شرط می باید تا قبول افتد و دو شرط پیش از عطا است
یکی آنکه وجهه حلال دهد دوم آنکه بر دامن صالح دهد تا در فساد خرج نکنند و دو شرط در
حال عطا است یکی آنکه به تواضع و بشاشت و با شراح دل دهد دوم آنکه خفیه
دهد و یک شرط بعد صدقه است و آن آنست که آزار بر زبان نیارد و منت نهند
و ذکر آن نکنند لا تبطلوا صدقاتکم بالمن و الا دی سر این معنی است - یکی
صدقه است و یکی صدقه و این کابین است و هر دو محبت اقتضا میکند صدقه
که در راه حق میدهند سبب صدق محبت صدقه نام شد و صدقه زنی را که میخواهد
از صدق محبت است که چند هزار دینار قبول میکنند - و بار در گردن خود مینهند -

مولف راست

چو توفیق سخا وجود دادندت سرودانی رجا و خوف را معنی و تاثیر و خواش هم

بیان چهل و دوم

در خوف و رجا خشیت از خدا بتاثير قهر و لطف جل و علا

قال الله تعالى وادعوا له حقاً وطمعاً ان رحمة الله قريب من المحسنين

یعنی میخواهند حق تعالی بندگان خویش را برحمت و امید و امیدوار میکنند بقربت احسان که ترسندگان
و خاشعان قریب اند برحمت من قال علیه السلام ان لله عبداً يصحكون جهلاً
من وسعة رحمة ربهم و يبكون لله من خشية عذاب ربهم نظم

پنهان گرییم و آشکارا خندیم یک لحظه که خندید که عمری نه گریست
اوه المؤمنین عایشه فرمود از رسول شنیدم که گفت ان الله لعالي يصيحون

خوف درجا قائم ایمانند خایف عبادت کند از ترس قطعیت و راجی بندگی کند بامید و صلت خوف بمجاہدہ تعلق دارد و درجا بشاہدہ۔

رسالہ شیخ احمد ہر کجا کہ خوف است دلیری نیست و ہر جا کہ رجا است فراغت نہ اگر اسیریش دایم ماند ہلاک شوند و اگر امیری مدام باشد در مخافت سلب ایمان افتد الا بمان بین الخوف و الرجاء تر این معنی است خوف و رجاء بال مرغ اند اگر یک بال ناقص شود پریدنش سست بود تا ہر دو برابر نباشد نتوان پرید۔ قول محقق من اعتمد علی الرجاء فقد وقع فی الخوف و من یکلون بالخوف و وصل بالرجاء۔

رسالہ شمسہ حقیقت خوف آنست کہ اذکر حق ایمن نباشدہ و اُملی لہو ان کبیدی متبتن۔ و علا منہائے مکروہ خیر است یکے طاعت بے طاعت و اصرار بر گناہ بے توبہ و بستہ شدن در دعا و علم بے عمل و حکمت بے نیت و صحبت بزرگان بے حرمت و بابدان بے رغبت و بستہ شدن در تضرع و ایمان بے یقین و آنکہ بندہ یابد و باز گزارد و این دو آخرین از ہمہ بدتر است۔

ترجمہ قشیری۔ علامت رجا حسن طاعتست و رجا قوت دست بلطف حق استخ پیچی معاذ میگوید بزرگترین عطا ہائے حق در دل بندہ امید داشتن بکرم خداست مالک دینار را بجواب دیدند و رسیدند کہ خدائے کریم با توجہ کرد و گفت درین حضرت با گناہان بسیار آدم از ہمہ گناہان پاک گردانیدہ بنیکوی گمان کہ مرا با حق بودا نہ اخذ ظن عبدی بی سیر این معنی است۔

رسالہ غریب۔ حق تعالی خواجہ بشر حافی را بعد موت او پرسید کہ در دنیا از ما چرامی ترسیدی ما علمت الکرم صفتی یعنی نہ استی کہ کریمی صفت ما است نظم امیدواران است طمع زد امن دست اگر فرو گسلانند در کہ آویزند

مختی اللہ میں عبادۃ العلماء ہرگز از خیرے ترسد از ان چیز بگزیرد و ہرگز از خدا
ترسد سوے او گزیرد۔

قول خواجہ ابو حفص خوف چراغ دل است کہ بدان خیر و شر بیند۔
قوت القلوب۔ قال عیسیٰ علیہ السلام بامعشر الخوارجین
انتم نحافون المعاصی و نحن معشر الانساء نحافون الکلم لان العدل
یحل علی العارفین من طریق السب و الاتحاد و التوجد و
الو سوئته فی الصفات و الذات و علی المریدین من طریق اللذات
و الشهوات۔

رسالہ عین القضاات۔ بہتر داود و وحی شد۔ یاد او دختی
کما تخاف السع الضار۔

رسالہ روح۔ ارل و ابہمین و میسرہ دار محمد کردند با این ہمہ طرفتہ
العینی خوف از دل او بزرگتر کنند گاہ بساط او تا بقاب توسیع انگنند گاہ شاہد و
مبشر و راج لقب کنند گاہ شاعر و ساحر و دیوانہ خوانند گاہ در چیز کی از چاکران
ماہر کنند گاہ دندان مار ابلنگ بشکنند۔

رسالہ سلیمان دارانی از حق تعالی باید ترسید و بے ترسیدنی کہ نا امید
نشوی از رحمت او و امید داری از و امید داشتنی کہ ایمن نگردی از مکر او و ناامنی
مکر اللہ فلا باس مکر اللہ الا العزم الخاص و ن بیت۔

کہ ترسد ز بے نیازی او کہ ننازد و ز کار سازی او

اگرچہ فرمودہ است یا عبادی لا خوف علیکم البوم ولا انیس
تخرفون مع ہدایہ از مکر ایس باید بود و نہ از لطف نویسد۔ نظم
اگرچہ با طاعتی از حضرت اولایا من و رچہ با مصیبتی از کرشم لا باس

رویت افعال و صفات تفرقه است و رویت ذات جمع الجمع -
رساله ترجمه عوارف - قریبے کہ بوجد باشد جمع است و غیبت او در بشریت
تفرقه است -

رساله ترجمه قشیری - قول خواجہ جنید حقیقت مراجع میکند و حق تفرقه میکند
چون بحقیقت جمع حاضر مگرداند و بحق تفرقه کند بشا بدہ غیر قیام کرده باشد -

عوارف اما الجمع حکم الروح و التفرقه حکم القلب -
قول خواجہ ابوالقاسم نصر آبادی چون بنده در مقام حیرت تفرقه
شود و بصفت غفلش جمع کنند و چون بمقام جمع رسد و بصفت ذاتش خلعت
قرب برسانند -

قول خواجہ ابوعلی اثبات خلق است در تفرقه و اثبات حق است
در جمع هر که تفرقه نیست عبودیت نیست هر که جمع نیست معرفت نیست هر که
بکلیت از خود دستہ شود سلطان حقیقت بر و مستولی گردد و آن جمع جمع است
و این استیلاک بنده است از خود و بظناے حسن او ز غلبات حقیقت و مراد
جمع استیلاے مراقبہ حق است بر باطن چون اذان بکارے دیگر باز کردند
تفرقه روئے نماید چہ صحت جمع بہ تفرقه است -

رساله امام غزالی جمع صفت حق است و افعالش تفرقه است و کسب
بنده ازان منقطع چہ تفرقه افعال در حکم حق متفرقت و ذات جمع یکے وجود است
و یکے را حکم عدم و یکے را بقا است و یکے را فنا جمع علی التوحید و التفرقه علی الاحکام
هر چه بنده از راه مجاہدہ یا بد تفرقه باشد و آنچه بعنائیت و ہدایت و ہند جمع بود -
ہند جمع برد و نخست یکے سلامت دوم تکمیل سلامت آنکہ حق تعالی
در غلبہ حال و وقت و شوق و وجد حافظ باشد و امری کہ بظاہر بروزاید بر ادانی

رسالہ رموز الوہیین۔

در خوف رجا و در رجا خوف است در ضمن قہر لطف و در ضمن لطف قہر است
در بعد قرب است و در قرب بعد مولف راست
قرب گفتم گشت حاصل بود آن خود بعد بعد وصل گفتم شد میسر انفصالے بود بود
در امید واری نو میدی و در نو میدی امید واری است۔ در معولی معزولی و در معزولی معزولی
است در منع عطا است و در عطا منع در طاعت معصیت است و در معصیت طاعت منظم

اندرین راہ در بدی نیکیست آب حیوان درون تارکیست
ہمان معنی است کہ در ہر قہرے لطف است و در ہر لطفے قہرے و فیہ سر
و در مزجیب۔ مولف راست
چون سر و در مزخوف و رجا را تناختی لابد ز جمع و تفرقہ باید خبر بدل

بیان اصل و سیوم
معانی جمع و تفرقہ و اطالاف غریب ان

رسالہ غریب۔ التفرقہ فصل و الجمع وصل جمعیت باطن مجنون بلیلی بود
از ان روی جملہ موجودات اورا بصورت لیلی می نمود۔ ہر و لیکہ بحق تعالی جمع است
اندیشہ جمیع مخلوقات از ان متفرقت و چون از کمونات اعراض کرد بحق اقبال
دست افتاد تفرقہ از مکالمہ خیز و جمع از مواہب اولیا جامع اسرار باطن متفرق
معاملات ظاہر باشند۔

عوارف۔ الجمع اصل و التفرقہ فرع و کل جمع بلا تفرقہ
زندفہ و کل تفرقہ بلا جمع لخطیل و صحت التفرقہ بالجمع روبہ۔

ہنہ میر در ایچون یقین زبان رسد گویا یقین شود و چون چشم رسد یقین یابد و چون گبوش رسد شنوائی دهند و چون بدست رسد گم نہ گردد و چون بپائے رسد پویندہ شود حضرت رسالت میفرماید ہتر عیسیٰ بود طوق الیقین ہر روزے آب میرفت و اگر یقین زیادت ازین بود سے بر ہوار فتنہ کمال یقین بود کہ حضرت رسالت در شب معراج ہوار شد نظم

پائے بر نماز یقین سر شود / نیک باز از یقین زرشود
یقین با حق درست کن کہ تیج مرغے از ضعف یقین تبر نیست۔

تفسیر استغنی علم یقین انچه از زبان حضرت رسالت ہمارسیدہ است از او امر و نواہی و وعدہ و وعیدہ و ترغیب و ترہیب و عین یقین انچه از انوار ہدایت بدل رسد بغیر واسطہ و این ہر دو در دنیا جایز است فاما حق یقین مرال مشاہدہ راست حق تعالی حضرت رسالت را تخت ہوا سطرہ غیر حق یقین تعلیم کرد و بعدہ بواسطہ حق یقین علم یقین و عین یقین از زانی فرمود و این کار سے عظیم و مرتبہ بلند است نظم

یاد یقین جو ہے ہر حال صلے / نیست مبارکتر ازین منزلے
تفسیر امام زراہد علم یقین انچه بدنیاء علامت خیر و شر آدمی را روی نماید و انرا بداند و عین یقین انچه در مرگ و گور قیامت از عذاب و ثواب معائنہ شود و چون از آخرت بگذرد حق یقین داند۔

اداب المریدین۔ یقین و ہوا تصدیق مع از تفاع الشک۔
قول امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ لکشف الغطاء ما از دوت یقینا یعنی انچه در پردہ میداند اگر آن پردہ کشادہ شود یقین من زیادت نشود۔
رسالہ غریب۔ علم یقین در دنیا بحالت حضور رتیز شود و چون از حضور

آن توفیق بخشید و او را بمجازه بیاراید تکسیر آن باشد که بده در حکم و اله و بدو پیش گردد و
 و چکش چون مجانبین بود تا یکے از معدومان شود و آن حکم را فهم نماند و یکے مسکور باشد
 که از آن حکم حظ گیرد و دست شود این قوی تر از معدوم بود
 شرح ادواب المریدین اگر یکے را طایبی بس مجتبی و اگر همه را می طلبی متفرقی
 من طلب الكل فالتکلیف تر این معنی است مولف راست
 جو سر جمع و رمز تفرقه پشت در خاطر نزدانی یقین را با صفات خسته اش از آن

بیان چهل و پنجم

حقائق و وثائق علم الیقین و عین البقیر و الحق الیقین

قال الله تعالى واعلم انك حتى بآياتك اليقین فرمان میشود که تنها ی
 پروردگار خود را بوضت اوقتا سعادتی یقین تر از روست نماید نظم
 هر که یقینش بارادت کشد خاتم کارش بسعادت کشد
 عوارف الیقین علی سلة اوجیه اسمی و رسمی و علی و عشقی
 و حقیقی و حقیقتی فاما الاسمی و رسمی للعوام و العلوی للذیاء و العشقی
 الخواص الاولیاء و الحقیقی للاسماء و حقیقته الخفیة لسامح صلی
 الله علیه و اله و سلم

رساله روح مرآت یقین بر پنج قسم است اسم الیقین عوام راست
 که بزبان گویند و عمل بر آن کردن نتوانند و علم الیقین خواص راست که نظر بحق
 کنند و رجوع بدو نمایند و هر چه خواهند از حق خواهند انداخته و عین الیقین خاص
 است و آن مقام مشاهده بود و حرام باشد که غیر دوست چیزی در دل او
 آرام گیرد و حق الیقین انبیا راست و حقیقت حق الیقین حضرت رسالت است

تفسیر سہمی۔ قولہ تعالیٰ کیف تکفرون باللہ وکنتن اموانا فلجاکم
یعنی مردہ ہو دید نظمت شرک پس زندہ گردانیدیم بنور توحید و قال علیہ السلام الموت
موتان موت النفس و موت القلب من مات نفسه رالب عدہ الدباق
من مات قلبہ زالت عتہ العفی۔

قوت القلوب الاشتیاق الی الموت مفتاح اللقاء۔
تخصیصات حضرت رسالت و رباب امیر المؤمنین ابو بکر صدیق فرمودہ است
من اراد ان یسطر الی رجل میت یشی علی وجهہ الارض فلینظر الی ان
قحا فہ ہر کہ این مرگ ندارد زندگانی ندارد این چنین مرگ حقیقی باشد و مرگ دیگر فنا بود
رسالہ عنوث الاعظم۔ لو علم الانسان ما کان لہ بعد الموت ما امتنی
الحیو لا فی الدنیا یقول بن بدی اللہ کل لمحہ و لحظہ بارک آمینی امینی۔

رسالہ روح۔ از ہمہ دولتہائے این جهان بعد توحید بیچ دولتی عزیز تر از مرگ
نیست فتنی الموت ان کنتن صادقین۔ سر این معنی است **نظم**
بیرای دوست پیش از مرگ اگر تو زندگی خواہی کہ ادیس از چنین مردن ہشتی گشت پیش از
مرگ اتانہ دار الملک قیامت است و ممر زوار حق و مرکز غارفان و مطیہ
ارواح مقربان و طلیعہ غایت ازلی و مقدمہ کفایت ابدی موت بہ بردن ایمان
است نہ بردن جان حیات معرفت است و موت نکرست۔

رسالہ مختصر احیائے علوم۔ عوام ہر وال جان میرند و خواص ہرگز زندہ
گردند چہ بد از فنا حیات محال است و بد از بقا مات محال پس مومن باید کہ پیوستہ
نظر مرگ باشد کہ لا راحت للمومن دون لقاء اللہ و الموت موعد اللقاء **نظم**
نیری گر بہ مردن غمے گیر سی **بیر از خوشی تا ہرگز نہ میر سی**
ہر بقضائے کلام جان افزائے نبوی کہ الموت جسری وصل الجیب الی الجیب

بغیبت و داز تیر بسکر شود عین الیقین روئے نماید۔

رموز الوہامین ساکناز اول علم الیقین دہند بعدہ بواسطہ علم الیقین عین الیقین
عطا کنند و عارفان اول حق الیقین روئے میدہد و ثمرہ این آن باشد کہ اہل یقین از
آتش دوزخ ایمن شود و لایدخل النار و فی ہر این معنی است و این فرقہ عظام تابشیر
یقین بذر ابجر کنند و بحر ابتر سرد اگر کم کنند و گرم را سرد۔

خواجہ نظامی راست۔

گر قدرت شد یقین استوار گرد زور یا نم از آتش بر آرد
اہل یقین طسائف دیگر اند ماہمہ پائیم گرا ایشان سراند
نعمت یقین بواسطہ عنایت اکرم الاکرمین استقامت پذیرد و طالب
ازین نعمت بہ مطلوب حقیقی رسد مولف راست۔
چو شد رسوخ یقین ہی سزد کہ اہل سلوک فنائے موت و حیات بقا کند معلوم

بیان چهل و پنجم

فضائل موت و حیات و فنا و بقائے ظاہر و باطن سالکان
و محبتان و عاشقان و عارفان

قال اللہ تعالیٰ حلوی المون و الحیوی آلاء لیلوی علیکم احسن عملاً و حق تعالیٰ
اول موت را یاد کرد و بعدہ حیوۃ را مایتر آفازا موت کنیم۔

موت۔ قال اللہ تعالیٰ اومن کان مبناً فاحیسا یعنی آن کس کہ از نفس
خود مردہ باشد یا اورا زندہ گردایم نبور فرست و راستہ کنیم نبور تھلی۔
رسالہ شیخ صدر الدین۔ اومن کان میتاً مردن بہ کثرت شغل دنیا فاحیسا
زیستن بہ کثرت یاد مولی۔

ابدی من مات من العشق فقدرات شهیداً اختصاص می یابند به بین چه عنایت میشود
که فلا فحسب الدین قلوبی فی سلسل الله امواتا ل احياء عدد من هم يريدون
مراد ازین رزق نه خط قالبی و قلبی است بلکه ذوق شربت جمال سلبی و ثبوتی است - رباعی
غازی که براه کشتن اندر تنگ و پوست جان داده به تیغ عشق فاضل تر از دست
فردا می قیامت او بدین گم ماند - کوکشته دشمن است و این کشته دوست -

تفسیر عزیزی - قال الله تعالى اميتنا انفسين و قوله تعالى وكنتم
امواتا و احياءكم ثم يميتكم ثم يحييكم مفسران و محققان را درین اختلاف
است صاحب عزیزی میگوید موت اول نطفه است که در صلبها می پدران باشد -
لان الطففة ميتة و حیات اولی آنکه حق تعالی ایشانرا زنده میگرداند از نطفه و موت
ثانی آنکه حق تعالی ایشانرا میمیراند بعد از حیات و حیات ثانی آنکه حق تعالی ایشانرا
برای بعثت زنده گرداند و نهائتان و موتاتان و حیاتتان -

ترجمه اصول صغائر امانت سه است یکے اضافت بحق تعالی است -
قوله تعالى الله ميتوني الانفس حين موتها و دوم اضافت به فرشته است قول
توفته رسولنا سيوم اضافت بملك الموت است كما قال غيره
يتو فيكم ملك الموت الذي و كمل بكم حقيقة ميراثیدن و
من الله است خلق را اضافت بفرشته برائے نزع روح و بملك الله
جهت قبض کردن ارواح است -

تفسیر عثمانی - الموت موتان موت الابطال و موت المحققين ابتلاي الله به
نفر را بهتر موسی زنده گرد و چندین را بهتر عیسی حیات از حق دهانید آن امتحان بود که
ایشان بیوش می شدند و موت حقیقی آنچه باز زنده نشوند مگر به بعثت -
حیات - قال الله تعالى خلق الموت و الحیوة لیبلى كمر

موت سبب است جسم را بوصول محبوب حقیقی و راه سبب مستقیم بحضرت مقصود اصلی
تفسیر حقائق - کلمات اموانا فاجبا کما ای کلمات اموانا بالشرک فاجبا
بالوجود - رساله حاشیه زبده تا از خود نیری بخدا زنده نشوی و بجای زسی و مرگ حقیقی
آنست که هر چه بمشوق است از ان مرده شود مولف راست - ه

زسین بے دوست هر دم مردن است دوری از جانان خود جان کنان است
ترجمه قشیری - مرگ چهار راست موت ایض گرسنگی است و موت اسود
برج کشیدن از خلق و موت احمر غل که به مخالفت هوا کند و موت احقر که خرقه پاره
بر نیم دو زند رساله محقق - موت الضروری بنج الروح من الجسد و موت الاختیاری
بقضاء و اوصاف البشریت مع بقاء الروح فی البدن -

قول خواجه حکیمی معارف موت انقطاع از حق باشد و موت انقطاع از خلق
اولیا را فوت سخت تر از مرگست یعنی یک لحظه که از حق انقطاع باشد مولف راست
لے صاحبان فوت بگویند موت را کما هست انقطاع از خالق و این بخلق
رساله غریب - موت سه است صوری و معنوی و حقیقی - صوری آنکه جان
از تن برود و این را موت شرعی و موت صغری گویند و معنوی آنکه مرید بغیر شیخ التجا
یکسے کند و این موت طریقی و کبری است فاما موت حقیقی آنکه بغیر حق التجا کند و این
را موت اکبر گویند -

قول محقق - صاحب صدق از موت نه ترسد چه مرگ را راه بقا است و بقا
صفت اخلاص است اهل حقایق از مردن ازان شاد اند که اگر جامه کهنه تن را پار میکنند
خلعت ملال بی می پوشانند قبا ئے ژنده تن را چو پاره کنند و شود شرف شیرین خلعت
رموز الوالہین - طائفه که بدست دشمنان کشته میشوند در باب ایشانست
لایم لقون ال احياء و آنکه به محبت و عشق دوست حقیقی شهید میگردند و سعادت شهادت

المولیٰ لا یجوز ان لا یحییٰ المولیٰ حی بمعرفۃ المولیٰ فیہی بالبقاء احرى واولی
مہمیدات موت فراق و ہجرات و حیات شوق و لقاء است موت
 نزو واکفر است و حیات اسلام و توحید آنکہ رسول اللہ فرمود اللہم ربک اخیّا و بک
 اُموت این نشان کفر و اسلام است و مرگ و حیات ہر دورا معنی این است و
 ان عالم ہمہ حیات در حیات است و این عالم ہمہ موت در موت۔

قول خواجہ حسین منصور اقلونی یا تلقانی فان فی قلبی حیات و حیات
 فی مماتی فاع۔ قال اللہ تعالیٰ کل من علیہا فان و سنی و جہہ دیک ذوالجلال
 و الاکدام۔ **رسالہ غوث الاعظم** یا غوث من لہذا فی فاع الوالد یجبت
 و فاع المولیٰ دہموتی لیرحم لدت الوالد انبہ العبد انبہ۔

کشف اسرار فنا اشیا بہ تبدیل صفات نہ بعد از ذات چنانچہ
 چراغ پیش افتاب فنا نہ پذیرد و فاما ضیاء باقی نمائندہ چمنیں بانوار حقیقت ذوات
 اشیا مغلوب گرد و فانی الصفات باشد نہ معدوم الذوات لا حرق سبحات وجہہ
 سیر این معنی است۔

رسالہ شمس الفاع فاع العبد عن روبة العبد دینہ حقیقت فنا بندہ
 از رویت جلال حق بود و کشف عظمت او بردل کہ در غلبہ جلال کونین فراموش
 کند و از عقل و نفس فانی گردد و از فنا نیز فانی شود۔ **منظم**

نیست کن ہر چہ راہ و راے بود تا دلت خانہ خداے بود

تا ترا بود با تو در ذات است کعبہ با طاعت خرابات است

چون از راے تو بود تو دور است بشکدہ از تو بیت معمور است

قول ابو سعید خراسانی علامت اللہ فی الفاع ذہاب حظہ من الدنیا
 و الاخریٰ۔ **قول متحقق** استلہی عدم الاعداد لہ یعنی حق تعالیٰ را ہستی است کہ

الحمد لله وحده

رساله روح حقیقت حیات آنست که روح را روح ایمان دهند هر که از خودی خود
مردود و وار حق در حق با حق زنده شود حیات حقیقی او دارد - قال علیه السلام لا
حیوة الا للو من دون لقلع ربه - نظم

زندگانی نتوان گفت حیاتیکه مرآت ازنده آنست که بادوست و صفا دارد
منه حیات دنیا بحکم خطاب اول است که اَلَسْتُ بِكُمْ وَحِیَاتِ اٰخِرَتِ
بحکم خطاب دوم لمن الملک الیوم الله الواحد القهار اگر در خطاب اول خود جواب
گفته دنیا را فنا بود و اگر در خطاب دوم تو جواب گفتی آخرت را بقا بودی پس
آخرت را جواب خود خواهد گفت تا باقی باشد -

رساله غیب حیات عوام بوجود روح باشد و این را حیات صغری گویند
و حیات خاص و موصول بحق باشد و آن حیات کبری است زندگانی تن بجااست و
زندگانی دل بقرب الله حیات احیای حق نه بجان است - احباء لا یملون
ولکن یسفلون من دانی دار نظم -

بجز از خوردن و خفتن حیات نیست انسان بجانان زندگانی کن بهائتم نیز جان دارد
حیات دنیا پرده ظلمانیست بر روی تو کشیده چون این پرده از پیش تو
برگیزد بحیات ابدی رسانند تا این حیات بر جا است بقای ابدی در پرده است
حضرت رسالت را حیات نبود نبوت بود در باطن که بدان زنده بوده است -
نیات بشریت شصت و سه سال به نهایت رسید فاما حیات نبوت باقیست محض
اولیا و مشایخ را حیات بشریت میان شصت و هفتاد بود که اعمار امتی بین سستین
و سبعین فاما ایشان بحیات ولایت زنده اند و آن نیز باقی باشد -

رساله شیخ جمال الدین ماسوی المولی محی لا یموت و هذا اولیاء

کنند۔ بدون ذکر حق۔

قول محقق۔ یکے از غیرت حق بر بندگان آنست که اور البقلت یاد کنند۔
قول شیخ الاسلام نظام الحق والدین یعنی غیرت کراہیت دشمنی
 از مشارکت غیر است در طاعت و عبادت۔

رسالہ غریب۔ غیرت بر دو نوع است یکے غیرت حق بر بندگان آنست
 کہ ایشانرا از خطایق نگاهدارد کہ غیرت اوحامیت بندگان است چنانچہ خواجہ ابوبکر
 میگوید احجاب ہوا لغيرہ واما المانع من طریق اللہ اعلیٰ من الغیرت مانع بمعنى ممنوع است
 یعنی آنرا کہ جذبہ حق ر بودہ از طریق اللہ بازماند چہ از صوم و صلوٰۃ و سایر عبادت
 ظاہر منع کردہ شد۔ قالہ تعالیٰ ولا تملوا الصلوٰۃ و التمسکوا و این از
 کمال غیرت باشد کہ اور از اشتغال جوارح بازداشت و مستغرق انوار قلبی و روحی
 و سرگراوند حاکم عن اللہ تعالیٰ و لیاہی تحت قبالی لا بعد فہم غیرتی
 این نیز غیرت چنانچہ خواجہ اویس قرنی فردا ہفصد ملائک بصورت اویا فریستند۔
 تاکسے اور انشا سد جز حق۔

تفسیر بصائر۔ البناز کہ اللہ کان ظلو ما حہو لا گفت سبب غیرت
 بود کہ تاجر من کسے اور دوست ندارد۔

قول محقق۔ الحق غیوہ من غیرتہ انہ لیمحجل الیہ طرعیسا
رسالہ عین القضاۃ۔ غیرت حق تعالیٰ احجاب بیش بند و اذ اقل
 القرآن جعلنا لک و بین الذین لا لومنون بالآخرۃ احجابا مستورا
 این نیز غیرت۔

تفسیر غریب۔ چون ابوبکر صدیق تمام املاک و اسباب خود در راہ حق ایثار
 کرد و صحابہ پر رسیدند کہ برائے عیال و فرزند ان چہ گذاشتند گفت اللہ و رسولہ۔

عدم بر جای نیست اگر من نیست کردم در ملک او هیچ زیان نبود و این اصلی است در
صحت فناء رساله خواجه عبداللہ انصاری - پروانه چون شمع رسید بسوخت نیست
شد بلکه عین شمع شد هستی او خود در تفرقه بود و نیستی بادوست جمع شد - **تنظیم**
نیست شوتا هم کند بصواب لمن الملک را سوال و جواب

رساله قوت القلوب جب البقاء شرک فی المرء بربیتہ لان البقاء صفت
الباقی - رساله کشف محبوب بقا سرگونه است یکے آنکه هر دو طرف او در فنا است
چون اینجمنان که نبود و نخواهد بود و در وقت باقی است دوم نبود و بوده گشت و هرگز
فانی نشود و آن بهشت و دوزخ و آن جہان و اہل آنست سیوم بقائے کہ ہرگز نبود کہ
نبود و ہرگز نہ باشد کہ نباشد و آن بقائے صفات و ذات حق است و مراد از بقاے حق
دوام و جود و یے است -

اقول محقق - البقاء بقاء العبد من مشاہدۃ الالہیۃ مولف راست
زق چو وصف بقایانستی شو معزور بقا بقائے خداست و غیرش در کار

بیان چهل و ششم

غیرت حق بر بندگان غیرت بندگان بر حق

قال اللہ تعالیٰ قل اما حرم ربی الفوق احسن ما ظہر منها و ما باطن فاحش
ظاہر شرک و فاحش باطن حسد است و قال علیہ السلام ما احد اغیر من اللہ و من
غیرتہ الہ حرم الفوق احسن ما ظہر منها و ما باطن یعنی هیچ کس غیور تر از حق تعالی
نیست و یکے از غیر تہاے حق تعالی آنست کہ ہر چہ بر بندگان خود ظاہر او باطنا
حرام گردانیدہ است بر آن ارتکاب نمایند -

رسالہ خواجه ابوبکر شبلی - غیرت الہی بر بندہ آن بود کہ انفس خود را ضایع

حق تعالیٰ فرمود آن بندہ بدل یا غیر ما آرا میدہ است اور اگر کوسے تا دل از غیر ما بردارد
تا من حاجت او روا کنم فاما غیرت بندہ برائے حق بود نہ برحق و آن چنانست کہ ہمہ انفس
و احوال خود برحق دارد و غیرت عمل مریدان است نہ مقام اہل حقائق۔

رسالہ خواجہ نور می۔ وقتے موز نے بانگ نمازی سگفت چون اینجا رسید کہ اشہدان
محمد رسول اللہ شبلی را غیرت جلوہ کرد و گفت لو لا انک امرتني ما صرت معلما
غیرت سرتہ اخری فاکون کافرا لحقا۔ یعنی اگر تو نفرمودہ بودی من یاد نمی کردم
با تو غیرت را و اگر یاد کنم بابر دیگر بس من کافر باشم بکفر حقیقی نہ بکفر شرعی۔

رموز العارفین۔ چون حق تعالیٰ بغضایت خود بندہ را سعادت محبت خویش
ارزانی فرماید در دل و چشم او غیرت پیدا آرد چنانچہ دل از چشم و چشم از دل حسد کند و گویند
القلب یحسد عینی لذۃ النظری و العین یحسد قلبی لذۃ الفکری
از رشک تو بر کنم دل و دیدہ خویش تا اینست نہ میند و نہ آن دارد دست
روح الارواح خلق را فرمود مرا بشناسید و ہمہ را از سر شناخت محروم کرد بحکم
غیرت و گفت مرا بہ بیند و براہ حجاب غیرت نہاد فردا کہ دیدہ با کشادہ شود و عجب
برخیزد و او را بہ بیتہ سجدا حجاب غیرت برخیزد۔

ادب المریدین۔ غیرت و حسد ہر دو از نفس برخیزد و حسد بحکم رشک باندک
او را رنگ آید و غیرت بحکم تعین برائے آنکہ غیر او را رنگ آید۔
ترجمہ قشیری۔ حسد است و غبطت حسد آنکہ زوال نعمت یکے خواہد و غبطت
آنکہ مثل آن نعمت کہ یکے دارد از زو برو کہ مرا ہمچنین باشد و این انبیاء و اولیاء را بود
و حسد خلاف اینست۔

مذہب۔ علامت حاسد آنست کہ اگر حق تعالیٰ یکے را نعمت دادہ است
او بران حکم رضی نباشد و محمداً آن حکم خواہد این خود کفر است دیگر علامت حاسد آنکہ

این آیت نازل شد قال ۱۲ الله تعالیٰ اولم یكلف به بک ایا بسنده مکر و می به پروردگار خود که رسول را شریک گردانیدی۔ این معنی از کمال غیرت بود۔

رساله روح نخبهت بهریت بالا بر صفات خود کشد بر غیر ادلی تو این آنست که ای علم تو بامده و ای امر تو بکلمه و ای حکم تو بمن ده۔ **مولف راست** بر جلال و بر جمال خویش دارد غیرت او را آنکه ذات او احد و ان در دوی نبود سزا **هذه** آنقدر غیرت که بر غیب دارد بر تیر تو همان قدر غیرت دارد۔

هذه در قدرت صد هزار پنجه افزیدن بیک لحظه ممکن و روا است۔ فاما در محبت پنجه افزیدن روانه که غیرت غنا قدرت گرفته است تا تر محبت بکی کیفیت مارا بود قدرت تخم فطرت در زمین حکمت کاست انواع نباتان سر بر زد بعضی گل و بعضی خار بعد غیرت و حدانیت همه را معدوم گردانید که من یکے و ایشان دو آن جلال و جمال است که بر ایشان هم غیرت کرد دیگرے خود کیست۔

هذه حضرت رسالت فرمود حبيب الی من دینا کمر تلک الطیب و الطیب للناس و فی الا عبثی فی الصلوٰۃ غیرت الہی در کار شد بجائے طیب شکنجه شتر بر پشت مبارک انداختند و محاذ ام المومنین عایشه جدا افتاد و نوبه گان اورا بی ابی ملاک گردانید۔ رساله لوح غیرت معشوق زینت عاشق است و غیرت عاشق را پیش معشوق تا کار بجائے رسد که غیرت معشوق غیرت عاشق شود و بحدیکه نخواهد معشوق عکس خود را در آئینه بیند زیرا که میداند که بے مثال و بے نظیر است و مفتون خود گرد و غیرت او این را از راه بردارد۔

قول شیخ عثمان مغزلی حضرت عزت بریکے از پیغامبران وحی فرشتا که فلان بنده را حاجتست و مرا نیز با او حاجت هست اگر او حاجت من روا کند من نیز حاجت او روا کنم آن پیغامبر عرض داشت کرد که الہی ترا چه گونه حاجت یکسے بود

خود سماع است منظم

نکردی رد سوال بسندہ ہرگز گدائی در دلم شیرین تو کردی
 گدائی بالواسع است۔ گدائی عوام رزق حلال و آسانی سوال و مغفرت از عقاب
 و نکال بود و درخواست خواص شوق و محبت و عشق و معرفت باشد و اقترح انحص
 حق را از حق خواستن و غیر اور از ظاہر و باطن مجوشدہ طلبیدن شیخ الاسلام نصیر الدین
 محمود اودھی قدس سرہ العزیز را این نظم در دلدرد

ہر کس از در تو حاجت میسخواید من آمدہ ام از تو ترا میسخواہم
 چنانچہ خانہ گل را از جارب پاک میکنند مقام دل را نیز جاربے ہست و آن
 اینست کہ باوقات مرجوہ و صلوة خمسہ این مناجات بکنند اھی الہی ہرچہ د و ن تو
 در باطن منست آزا پاک کن و انچہ غیر تو ذہنم را فر و گرفتہ است آزا بجارب غایت بر و
فضائل و دعا۔ رسالہ اسرار الطریقت خواجہ جمال بقضایا بیچ چیز در
 نگرداند مگر دعا چنانچہ حضرت رسالت فرمودہ است لا یرد الفضاء الا بالدعا۔
 نزدیک حق تعالی بیچ چیزے گرامی تر از دعا و خواستن حاجت نیست۔
فضیلت و دیگر برای عبادت و طاعت و زبده طاعت دعا است کہ الدعا
مفتاح العبادۃ۔

فضیلت دیگر۔ ہر کہ دست از دعا کردن باز گیر و حق تعالی استجاب دعا از
 باز گیر و قال علیہ السلام ترک الدعاء معصیت حق تعالی قومی را کہ دست دعا بحضرت
 او بر نیارند ایشانرا نحو میدک ما قال اللہ تعالی و یقبضون اند یھم لنسئ اللہ
 فنسبھم آنا کہ دست از دعا کردن بر بندند و فراموش کنند حق تعالی ہم ایشانرا فراموش
 کند اوقات دعا کردن و حاجت خواستن بہد ہر فریضہ و بین العشاین
 و وقت سحر و نیم شب و صبح گاہ و وقت رقت کہ در سیم و جرآن پیدا آمدہ باشد قال

چون کسی را حاضر یا بد تکلف نیکند و چون غیبت شود غیبت گوید بہر کہ حسد کسی نکند حق تعالی
 عمار و دراز گرداند۔ مولف راست
 زخیر و غیرت حق تا تو در امان باشی بکن دُعا و شروط اجا بتشنش موز

بیان چہل و ہفتم تاثیر دُعا و شرائط اجابت و اوقات آن

قال اللہ تعالیٰ ادعونی استجب لکم معنی دعا خواندن و خواستن است درین
 آیت معنی خواستن یعنی بخواہید از من تا اجابت کنم معنی مجیب پاسخ کننده دعا است
 رسالہ غیب۔ ادعونی بالمعذرة استجب لکم بالمعصية ادعونی
 بلا غفلة استجب لکم بلا مہلہ ادعونی من راس الا صطرار استجب لکم
 برفع اسباب المضار و فتح ابواب المسار۔

روح الارواح بے بندہ من ترا بخوانم اجابت نمیکنی تو مرا بخوان تا اجابت کنی
 اگر مخلوقے با مخلوقے بجا نند چون بر خطایے خود مقرر آید او بہ بخشہ ماہم بخواہم کہ تو مقرر
 آئی تا گناہ و عصیان تو در گزایم اگر مخلوقے بندہ خود را بمحاصی آلودہ بیند ادب کند
 اما بہر کہ بمحاصی آلودہ پیش من آید و حاجت خواہد ما سائل را دوست داریم و حاجتش
 روا کنیم۔ و اما السائل فلا تنہد سر این معنی است برادران ہتر یوسف پیش ہتر یعقوب
 زاری کردند و گفتند اسل معناعد ایہنا نع و یلعب ہتر یعقوب ہتر نبوت دانست
 کہ ایشان بیدارت میطلبند تا ما چون سوال کردند و نہر یوسف را برابر ایشان فرستاد
 ترجمہ شیریں۔ دعائے عوام باقوال و دعائے زاہدان بافعال و دعائے عارفان
 باحوال باشد بعضے گفتہ اند زبان مبتدیان بدعا کشادہ بود و زبان محققان از دعا بستہ
 رسالہ رموز الوالہمین۔ این نظم از زبان مبارک حضرت بابرت شیخ و مرئی

نذر سے باوجود ہمراہ گردانہ اگرچہ خیر ہے اندک ماضیہ چنانچہ بہتر موسیٰ دعا کرد رب اللہ صریح لی
صد دی و لیسری امری و نذر این بود کہ کے نیجک کثیر آوند کرک کثیر لاجرم جواب
بر وفق حرا دیافت قال اللہ تعالیٰ قدا و تمیت سولک یا موسیٰ پنجم چون خواہند کہ حاجت
و نیادی عرضہ و ازند مقصود عقبوی برویزی مقدم کنند چنانچہ بہتر سلیمان ملک خواست
گفت رب اغفر لی بعدہ گفت و ہب لی ملکاً لا یبلغی لاحد من بعدی
جواب شد ہذا عطاؤنا فمن ان اوامک بغیر حساب۔

رسالہ روح۔ علامت اجابت الدعاء الموی اطیبة علی الدعاء فان یقین
عن الاجابت فی حظل لم یلیق عن العباد فی حقہ۔ اگر چند روز در اجابت
تاخیر شود دست از دعا باز نہ دارو۔

اما شرائط الدعاء۔ الاول الاضطراب فاولہ تعالیٰ امن یجب ان المضطر
اذ ادعاه و الثانی الاستغاثہ فاولہ تعالیٰ ان تستغیثوک ربکم و استجاب
لکم و الثانی الخلاص قال علیہ السلام ان اللہ لم یستجب الدعاء من
قلب لاہی ای فالب غافل آنکہ در حالت و مجامیز و دیگر مشغول شود
و حاضر نباشد غافل بود دعای او مستجاب نشود و الرابع التضرع فاولہ تعالیٰ
ادعوا ربکم تضرعاً و خفیۃ الخامس الرغبۃ و الودیۃ فاولہ تعالیٰ و
یدعونی ناراغباً و رعباً و السادس اکل الحلال قال علیہ السلام
من کان اکلہ حرام و ملبئہ حرام و مطعمہ حرام فانی لا استجاب لہ
السابع الیقین و الاعتماد قال علیہ السلام ادعوا اللہ و انتم موقوفون
بالاجابۃ یعنی محرابید از خدا کے در حالت کہ شمارا بر اجابت یقین باشد۔

منہ۔ ہزاران ہزار کس بہت کہ ایستادہ دعائی کنند و کس بدعائے
ایشان التفات نمی نماید و شمارا میگویم اعطیتکم قبل ان اسألونی و احکمکم

علیہ السلام اے صومالیہ! اللہ عام عند الرقة فانها رحمة و استجابة و بعد جواب بانگ نماز و بکیر بانگ نماز قال علیہ السلام با علی علیک بالالد عام بین الاذان و الاقامة فانها لا ترد۔ و بعد ادائی خطبہ و بعد از نماز دیگر خاصہ روز جمعہ۔

قواعد القوا۔ دعا قبل نزول بلا کنند کہ دعا از خود و بالامیر و زادعا با بلادر ہو ایجا شود و متعارضان اگر دعا را قوتی باشد بلار باز گردانند و اگر نہ بلا فرد آید و بعد نزول بلا ہم دعا باید کرد و اگر بلا دفع نشود مصوبت او دفع گردد۔ و وقت دعا کردن۔ معصیتہ کہ کردہ باشد بر خاطر نیار و وطاعت ہم کہ کردہ باشد عجب در دل نیار کہ دعا معجب مستجاب نیست نظر بر کرم حق دارد و مومن بود کہ این دعا البتہ مستجاب خواهد شد۔
وقت دیگر قال علیہ السلام بل نزل دینا کل لیلته الی سماء الدنیا حین یبقی ثلث اللیل الآخر یعول من یدعو فی فاستجب له من لبثا لنی فاعطیتہ من لبثی فاعف له رسول فرمود کہ فرد آید رحمت و رضائے پروردگار بر شبے سوم آسمان دنیا هنگامی کہ باقی مانده باشد ثلث شب آخر و حق تعالی بگوید کیست کہ بخواد از من حاجتی پس من آن خواست او اجابت کنم و کیست کہ سوال کند از من پس او را عطا داده شود و هر که آمرزش خواهد از من پس بیامرزیم او را۔ **نظم**
آنکه خواستہ را عطا بخشد گر تو خواهش کنی چنان بخشد

درین اوقات حقیقت دعا مستجاب شود و اما وقت خشم و فازه دعا کنند کہ ضایع رود۔ **شرائط اجابت دعا۔** امیر المومنین ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ فرمودہ است بلای اجابت دعا چند شرط است اگر آن را بجا آرند حقیقت دعا مستجاب گردد و اگر یک ازین شرائط خلل پذیرد در اجابت تاخیر افتد اول آنکہ تسبیح بر زبان راند و پنج بار ربنا گوید حق له تعالی فاستجب لہم و دوم در اقتضای احتیاج درود فرستد قال علیہ السلام الدعایین الصلواتین یعنی میان دو و دو دعا کند سیوم از بر اخلاص دعا کند چہم

عن سنان و منتهی الرحمة من کتابک و باسمک الاعظم و حدل الاعلی
و کلماتک التامات مہرمتک با ارحم الراحمین۔

رسالہ غریب یہ شاخ را در دعا و صبر کردن بر نزول بلا اختلافت بعضی
دعا کردن فاضل گفته اند و بعضی صبر کردن تا ما محقق میفرماید باید که حاجتمندان را بر
زبان دعا باشد و در دل رضا تا ہر دو معنی او را حاصل شود و بزرگے دیگر گفته بندہ
باید کہ مراقب دل خود شود اگر دل بدعا رخصت کند دعا گوید و اگر نہ صبر بہتر در خبر آید
است بعضی بندگان دعا کنند حق تعالی را دعا کردن ایشان خوش آید جبیل
را فرمان دہ کہ حاجت این بندہ تاخیر کن کہ زاری و عجز او را مادوست میداریم
مولف راست

چو خوش می آیدت نالیدن من رہا کن تا بنالم بر درت زار
حضرت رسالت فرمودہ است بندہ باشد کہ دعا کند و خدا ابا او در خشم شود۔
و رحمت خود از او برگرداند بار دیگر دعا کند ہم در خشم آید سیوم بار دعا کند ملائکہ فرمان
شود کہ بندہ من جہنم دیگر بر نمی بندد و از غیر نیخواہد دعائے او مستجاب کنند۔
مولف راست

ترا جو گشت دعا مستجاب شد واجب کہ شکر نعمت منعم ادا کنی ہمہ حال

بیان چہل ہستم

فضائل شکر نعمت حضرت منان و تاثیر ادائی آن

رسالہ تمہیدات۔ قولہ تعالی یا ایہا الناس اذکروا النعمۃ
اللہ علیکم اگر نعم یاد کنند ضرورت شکر گویند شکر نعم جوارح آنست کہ کارے
مرضی کنی و آن عبادت است چنانچہ زکوۃ شکر است او صوم شکر شہوت بطن

قبل ان مدعوئی۔

ہنہ حق تعالیٰ بکرم خود فرمود کہ کسے کہ در دنیا سوال کردن از من شرم کند
من اورا نخواہم و ہر کہ گستاخ و از او زبردہ شرم بردن آید و از من چہ سہ حقیر خواہد من اورا دوست
دارم بشرط دیگر رسالہ خواجہ سہل شستری بہ دعائے کہ حالی است رو بہ حاجت
مقرون شود حالی آنست کہ در حالت دشواری و حیرانی دعا کنند بالیقین مستجاب گردد
و آداب دعا۔ در دعا بچپ راست نہ گردد و بہ یک زانو نہ نشیند و ہر دو
دست تا آئنج برہنہ و دستہارا بالا کند و در چشم و غضب دعا نکند بزاری و آہستہ حجت
عرضہ دارد کہ بلند دعا کردن معصیت است فوالہ تعالیٰ ادعویٰ از بکرم لصرحا
و خفیہ اللہ لا یحب المتعذب۔

فوائد الفوائد وقت دعا ہر دو دست کشادہ و برابر سینہ دارد و این چنین
ہمست کہ دستہا منصل یک دیگر و بلند کند و یقین داند کہ ہمین زمان بر دستہا
من چہ خواہند انداخت۔

نماز اجابت دعائے حاجت۔ باوقات مذکور در میں العشاءین
و نیم شب چہار گانی بیک سلام در ہر رکعت چہل بار فاتحہ خواند فحسب بعد سلام خیار
راست بر زمین ہند و چہل بار بگوید یا حی یا قیوم بعدہ رخسارہ چپ بند و چہل بار
بگوید عنک الوجہ للصحی القیوم حاجت خواہد حقیقت آن ہم بر آید بجز بست۔

نماز حاجت نوع دیگر بہر وقتیکہ اورا خوش آید و دوازده رکعت نماز بیک
سلام بگذارد ہر چہ داند از قرآن بخواند بعد از تشهد این دوازده رکعت سلام نہ بدہ
ہیچان در سجدہ رود و ہفت بار الحمد للہ بخواند و ہفت بار آیت الکرسی بخواند و ہ
بار لا الہ الا اللہ وحده لا شریک لہ لا الملائک و لہ الحمد و هو علی کل
شیء قدیمر بگوید و یکبار این دعا بخواند اللہم انی اسئلك بمقعد العزمین

رسالہ ترجمہ قشیری۔ قال اللہ تعالیٰ لئن شکرتم لازیدا لکم حقیقت شکر
نزد محققان اعتراف آوردن است بہ نعمت منعم بخضوع و صفت کردن خداوند تعالیٰ
بشکوری یعنی او پاداش دہندہ بندگانت بشکر گفتن مر نعمت ہائے حق تعالیٰ را۔
مندہ۔ شکرستہ است شکر عالمان بزبان باشد و شکر عابدان نوسے از

افعال بود و شکر عارفان بقول فیض احوال۔
قول محقق شکر نعمت حق گفتن کسے را ممکن نیست و ان تعدوا نعمة

اللہ لا تحصیہا سرائین ہی است و قلیل من عبادی الشکور ازین جہت فرمودہ است
قول شیخ الاسلام ابن اتق والدین داؤد حسین شیرازی خلیفہ شیخنا و

مخدومنا۔ شکر زبان نہایت ندارد و چہ اگر شکر کی گفت آنرا شکر دیگر باید گفت و بنجین
سلسل باشد شکر گفتن فرمان نیست بگفت کہ قبول شکر ابل علی کردن فرمان است۔

کہ اعملوا آل داؤد شکرا و قلیل من عبادی الشکور۔ ناما ہر کسے بوسع اسکان
خود شکرے بگوید۔ لا تعدوا نعمصر ۲ طاک المستفیو مراد از راہ مستقیم شکر است

و شیطان گوید ہر آئینہ زبان بستم نامردمان را شکر گفتن۔ دہم و دران راہ رفتن بگناہ
مردم را باید کہ شکر نعمت مردمان بگوید تا شکر حق تواند گفت کہ امن لم یستکرا الناس

لم یستکرا للہ قال النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم من نزلت الیہ نعمۃ
فلیستکرها۔ شعر پارسی۔

سید مرسلان و مرسل راز	داد فرمان بشکر نعمت و ناز
گل نعمت برائے ہر کہ شگفت	شکر آن روز و شب بیاید گفت
وعندہ علیہ السلام النعمۃ و خشیہ قید و ہا بالشکر نظم	
خاتم ملک وحی و خاتم دین	شکر فرمود برنجیف و کبیر
باز نعمت چو بہت و خشی را	صید از قید شکر کن اورا

بطن و فرج است یعنی شہوت بطن سبب بقا است و شہوت فرج بقائے نسل است
چہ وجود و ترا دام ممکن نیست پس دوام وجود ترا در وجود فرج تو بستند فجعلہ لسا و لساناً
وج شکر بدن است و شکر زبان گفتن کلمہ طیب است و شکر دل دانستن حقیقت
لا اله الا الله است و شکر جان بودن بر کلمہ طیب۔

اربعین مولانا سدید عوفی۔ شکر باری بر محبوی آنست کہ در بخارا مجبوری بود
نماز در مسجد گزارے اور گفتند یس علی الاعمی حج گفت شکر انہ آنکہ پلے من سلا
است در مسجد روم بعد چند گاہ چشم او بینا شد۔

قوت القلوب۔ شکر اللسان حسن التنازع علی الله و کثر لا الحمد لله
لعالی و اظهار انعامه و احسانه۔

قول محقق۔ شکر المعرفۃ یعنی ہر چہ بر جان از خیر و شر دارد شود من الله
داند و ہوا الضار و النافع۔

رسالہ شیخ جمال الدین ہانسومی۔ الشکر شکران عند وجدان
النعم ہذا شکر العوام و شکر عند فعل ال النعم و ہذا شکر الخواص من یراج
دون حق از و رفت۔

نقل من خلاصۃ الحقائق یسئل بعضهم عن الشاکر و المشکور فقال
الشاکر من یشکر علی الرضا و الشکور من یشکر علی البلاء و قال بعضهم
الشاکر الادی یشکر علی الموفق و الشکور الادی یشکر علی المعقود و قال
المرحوم فتہ الشاکر خو فہ ابلغ و الشکور رجاء ابلغ و الشاکر
المرحوم و الشکور من الشاکرین قلیل و الشاکر من القلیل قلیل
صالح و الشکور یكون مصداقاً و الشاکر یكون صدیقاً
الله علیہ وسلم الطاعم الشاکر یمنی لہ الصائم الصابر

بیان چہل و نهم

غرائب و لطائف منع و عطا

رسالہ شرف فقیر خواجہ حسین منصور میگوید لو عرف خلق العالم حلالاً
 المانع ما سئل من الله العطا اگر خلق حلاوت منع بداند سرگز از حق تعالی عطا نخواهد
 منہ۔ حلاوت منع کسے شناسد کہ خواری سوال تناسد زیر اچہ سوال مراد
 خود جستن است و یافتن مراد از دوست دور افتادن است۔

قول امیر حسین قدس اللہ سرہ العزیز سبحان اللہ در نیافت چندین
 یافت و اندر منع قوت مراد بدوست وصول بود و حضرت رسالت صلی اللہ علیہ
 و آلہ وسلم برائے تحمل قبلہ سوال نہ کرد اگرچہ مراد رسول اللہ بود چہ سائل بر اندازہ
 حال خود میخواست و آنکہ سوال نکند بمقدار کرم خود حق تعالی اورا بدید سوال و شریعت
 عبادت و در حقیقت شرک عارفان برائے اطاعت امر سوال کنند کہ ادعوی
 استنجاب لکھنہ از جهت طمع و نیز نمرک اللہ عام حصیہ مسطور است کمال مرد
 آنست کہ منع از حق عطا داند و یافتن عطا بلا منعه عطاء و عطا عطا منع سیر این
 معنی آنست ہر کہ با منع بندگی کند بے علت کردہ باشد چنانچہ عامہ مومنان از
 کفر گریزند اہل حقیقت از عطا بچنان احتراز کنند چون حق تعالی بعلم قدیم مراد بندہ
 میداند پس یاد دادن چہ حاجت است و نیز محل سوال زبان و عبارت است
 چون سیر حاضر گشت عبارت خواست زبان معبر از قلب است و قلب حق
 قریب تر از زبان است بعید را واسطہ قریب کردن محال است حضرت
 رسالت آراستہ حقیقت بود مراد نخواست و ما را سوال کردن فرمود کہ آراستہ غیر تعلیم
 اگر منع نیستی بود بے هیچ بندہ برور حق نبود و اگر عطاء نبود بے ہر موجودات

چون گزاری تو شکر نستیزد و رشوی ناپاس بگریزد
 نفس موز الوالہین شکر برائے مزید نعمت است و ثنا بامید مہرت و روح
 بعد یافتن نوال است و حمد مخصوص بمنعم و معطی حقیقی راست و نیز شکر بر بد نوع است
 شکر عوام بہ نعمتہائے طواہر باشد از بدنی و دینی چنانچہ صحت تن و عافیت بدن و
 عطیہ رزق حلال و طاعت لازمہ و عبادت متعد بہ و اقامت شرائط شرایع فاما
 شکر خواص بر آلایے نعم باطنی بود چنانچہ فکر و محبت و عشق و معرفت افعالی و صفاتی
 و شکر اخص بنیل آلایے تکریم و روحی از صفات ذاتی و تحیر و استغراق ثبوتی باشد۔
منہ بندہ بھیج وجہ شکر نعم حقیقی نتواند گفت چہ ہر گاہ کہ توفیق شکر یافت
 آن توفیق شکر را شکر دیگر واجب آید باز آن شکر را شکر دیگر پس مسلسل شود۔
 رسالہ خواجہ ابوسعید ابوالخیر ہر کہ این رباعی راورد و خود سازد رباعی
 بے لطف تو من قرار نتوانم کرد احسان ترا شمار نتوانم کرد
 گر بتن من زبان شود ہر مے یک شکر تو از ہزار نتوانم کرد سر
 حق تعالی اور از شاکران گرداند و نعمت دین و دنیا سے او بر مزید گردد کہ الشاکر
 مستحق المزید چون بندہ شکر گوید و دو فرشتہ کہ نامزد بندہ است دعا کنند کہ زیادہ باریعت
قول خواجہ عثمان مغربی شکر شناخت عجز خود است از کمال نعمت حق
 بعضے محققان گفتہ اند میان شاکر و مشکور چہ فرق است تا کہ در حالت ہستی و تو نگری
 شکر گوید و مشکور در حالت نیستی و فقر شکر گوید و شاکر آنست کہ اگر عطا یابد شکر گوید و اگر
 نیابد ہم شکر گوید چمنع و عطا ہر دو از حق میند **نظم**
 بہر حال مرندہ را شکر بہ کہ بسیار بد باشد از بد بتر
مولف راست
 شاکر آنست حقیقی کہ گہ منع و عطا
 منعم و مبلی را یاد کند از دل جان

وقلنا الصبر علی ما یکون۔

قول میخرو منا و شجنا بندہ صبر نہ تو اند کر و کہ ضعیف است فاما تو صبر کنده
رسالہ فیشری صبر برد و قسم است یکے صبر یکسب بندہ است و آن ادا کر
دنوا ہی باشد و دوم صبر کہ از کسب بندہ نیست آن بر رخ و بلا ہائے خدا ایتعالی
بودن است **ہندہ**۔ قاصد امر است بعبادت کردن و ما صبرک الا
باللہ عبودیت است ہر کہ از درجہ اللہ ترقی کند بدرجہ باللہ رسیدہ باشد یعنی از
مقام عبادت بمقام عبودیت۔

قول ابو علی صبر استعانت است بحق از ہمہ بلا ہا از ہمہ صبر ہا صعب تر صبر
کردنست از حق تعالی صبر با حق و فاداری است و صبر از حق جفا کاری است۔
رسالہ مختصر صبر در ہمہ کار ہا ستودہ است مگر در عشق معشوق کہ عشاق صابرانہ
سند و قال اللہ تعالی و عجلت الیک رب لترضی **منظم**
ہر نصیحت کہ کنی بشنوم بے جان عزیز صبرم از دوست مفرما کہ آن نتوانم
فا صبر صبر اجمیلا آنت کہ صاحب مصیبت میان قوم چنان آرا میدہ باشد
کہ آن قوم شناسد کہ صاحب مصیبت است۔

قال علیہ السلام الصبر علی المصیبة تسع مائة درجة بر حضرت رسالت
یکے بے ادبی کرد رسول را از ان ناخوشی پیدا شد فرمان آمد فاصبر فانک باعبادین
آیت رسول تواجد کردام المؤمنین عایشہ درین محل پائے رسول اللہ افتاد حضرت
بابر گشت شیخ این امیدوار را فرمود حق تعالی بندہ خود را میفرماید و لربک فاصبر چنانچہ
کے مر کسے رامت کند و بگوید کہ برائے خاطر من این چنین کار کسے ممکن اللہ تعالی میفرماید
برائے پروردگار جو صبر کن قال النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اذا احببت اللہ
عبدتہ ابتلاہ فان صبر احتبلا وان رضی اصطفاہ۔

معدوم گشته منع مراد حق است و در عطا شایسته مراد بنده است مراد دوست بر مراد
 خود راجع داشتن کار مجبان است **نظم**
 اگر مراد تو را دوست نامرادی ما است مراد خویش دیگر بار من نخواهم خواست
 رساله روح مرد معرفت نه رسد تا منع و عطا نزد او یکسان نباشند و خواه
 شبلی میگوید عارف دوست که منع نزد او دوست تر از عطا باشد.

قول محقق همه آن باد که او خواهد و آن مباد که ما خواهیم مولف راست است
 چه بر منع و عطایت کشاد زین پس دان که صیت صبر و بلا و توکل و تفویض

بیان بحسب ما هم
 فضائل صبر و بلا و محنت و حزن و لطائف توکل و تفویض و
 و شمائل صابران و متوکلان و بلاکشان
 صبر - قال الله تعالی یا ایها الدین املوا صبرا و وصابرا و
 و را بطور ۱.

تجیدات عین القصات - قالب و قلب و روح بصیر امور اند
 یعنی اصبر و اناجسد علی طاعة الله و صابر و ابقول بکرم علی ملاء الله تقا
 و را بطور ۱ با مهاد کم علی التوقی الی الله یعنی استوار باشید بر تیر با شوق
 رویت حق صبر بر سه قسم است الصبر فی الله ای فی سبیل الله آن سکونت
 و الصبر الی الله آن اخلاص است و الصبر مع الله آن دوام مشایقه است
 در صبر حصول سعادت معیت است با حق تعالی که آن الله مع الصابرين
 خدمت خواهد فرمود صبر علی باعثة حق است بر غلبه باعثة هوا.
قوت القلوب - اکنز المعاصی فی متین فله الصبر عما یجوب

محبوب مذموم باشد.

بلا و محنت و حزن - قال الله تعالى ولبلو نكمر لشي من الخوف
والخوج ولفص من الاموال و الالف و الثمرات یعنی هر آینه بیازمایم شمارا
پنجین از ترس و گرسنگی و نقصان کردن مالها و نفسها و میوهها یعنی ابتلا از مودان است
محبت و راحت و نعمت و معنی برگزیدن و پاکیزه گردانیدن و بر کشیدن و سزاواری
قرب دادن قال الله نه الى و فساك فحق نایعنی نخته گردانیدیم ترا به بلائی خود
تا صافی گشتی و پاکیزه و شدی و سزاوار قریب ما شدی - ایست دیگر و لبلى المولى مباه منه
بلاء احسن تر این معنی است.

کلمات قدسی یا موسی من لم یصبر علی بلای فلیرح من تحت سما فی
فلیطلب دیا سوائی و معنی آیت دیگر و لربك فاصبر و تفسیر مسطور است حق تعالی
بنده خاص را بطریق منت مینماید که برای رضای پروردگار خود بر بلا و حکم ماضی کن که
حلاوت ایمان نیابند تا به هدف تیر بلا مبتلا نشوند **مضارع** من ساخته جان با هدف تیر بلا
فصلیات دیگر - قال علیه السلام یتعاهد الله عبده بالبلای ما سعاد
الو الد السبق و لده و عده علیه السلام السلاء کز من کما د الله
لا یعطى الا باولیاءه - **منظم**

ما بلار ابحس عطا کنکیم تا مرا و را ز اولیایه کنیم
و عنه علیه السلام ان اسد السلاء علی الالباء و قر الالباء و قر الالباء
تذکره الاولیاء قول خواجین بصری لبس لصادق فی دعوایه
لبس علی صواب مولا -
روح الارواح - اگر بلا و محنت و غم نبودی زهره لذت بهشت نیافتندی
همواره لذت بهشت نبافت از آنکه بلا ندیده بود.

فوائد الفؤاد صبر بر سر لوع است۔ صبر منہج یعنی از عورات پر پیر کند و میل
پیشانی نہ نماید و صبر علیہن یعنی اگر بر پیر نہ تواند کرد زنی یا کینز کے کند و بر بلائے
ایشان صبر نماید و صبر علی النار است یعنی اگر آئین و قسم بگزرد و در خطر آئے فسق افتد صبر
بر آتش باید کرد۔

شامل صابران۔ رسالہ سر اللہ حقیقت صبر آنست کہ صبر در صابری
ار صابر بزرگتر نزد و صابر از صبر در دوسے گریزد از جهت آنکہ صبر ستیہندگی است و
ستیہندگی از بے معرفتی است و اگر یہ صبر شرک است و صابر بر را صبر شرک نہ چہ کند
کہ دعویٰ تقبر دعویٰ ربوبیت است و آن کافر ی است چون حق حق است صبر
چیست و صابر کیست و در قہر او صبر کردن از نایافتن اوست و اگر نہ با قہر او کہ بر آید
کہ یک صدمہ منادی قہر صد ہزار جان نبی و ولی منہزم کند صبر در لطف از نا تمامی است
و ایستادگی و اگر نہ صولت قدسی صبر صابران را سرمایہ صبر نگذار و شرط صبر رسم صبر است
و مادر دم عشق از صبر بیگانہ شدیم اگر صبر نماند علم صبر معلوم است کہ عاشق بر ہمہ علمہا
محیط است قول عاشقہ است۔

استغاث صبری من الصبر فسادی الصبر با صبر صبر
رسالہ روح الارواح یعنی صبر صیت جس کردن است الصبر اسرار
الحیث و اظہار النعمت و حقیقت الصبر تجر العبلوی من غیر الدعوی صبر رہر بلا چشین
است و از دعوی دم در کشیدن۔

رسالہ طوابع صبر بعد و رود بلا باشد و ان مقام بہتر ایوب علیہ السلام بود
انا وجدنا لا صابرا صبر موجب اوراک سعادت ابدی و سبب نیل عزت سرمدی
است و ثواب آن بشمار قال اللہ تعالیٰ انما ی فی الصابرون اجرهم
لعبس حباب۔ ترا بختی است صبر در بلائے محبوب محمود است اما صبر از لقاے

ترجمه قشیری - الحزن علی القلب من مخاضه القطع به -
تقویض و تسلیم قول شاه شجاع کرمانی - نلت من علامه
 التقویض ترک الحکم فی اقدار الله و انتظار القصاص وقت الی وقت
 و تعطیل الازده لندیم الله -

قول شیخ عبداللہ سہل تسری - حین سئل عن التقویض
 فقال من ادعی نبأ فلیس بمفوض - **بشعر**

افوض امری الی خالق وحسبی الہی ونعم الوکل
 و لا ارجعت الی فیروز قال لا لہ بکلی عقبل

رساله مختصر معنی تسلیم سپردنت و سپارنده مالک باید تا سپردن درست
 آید خلیل الله گفت اسلمت لرب العالمین سرودن آتش فانی بدارفنا که موقوف
 مخلوق بود مکافات تسلیم آمد و حبیب الله گفت و افوض امری الی الله مکافات
 تقویض سرودن آتش باقی بدارفنا چرا که ان حضرت رسالت آمدند براو که موقوف
 حق تعالی است

ادب التحقیر - خود را تسلیم کردن بحق تعالی آنست که نعمت و بلار را
 ازوداند و بیکے شاد و بدیگری غمگین نشود و الا انما فری بغایبی افتد که تسلیم قرار دست
 باحق معرفت درست که بنده بلا و نعمت اوست - **نظم**

بگزاشتم مصلحت خویش بدو مگر کشد و رزنده کند او داند
 کشف اسرار تسلیم و ترک تصرف نشان بندگی است که ملوک را در ملک
 ملک تصرف نباشد که تصرف در حکم اعراض از حکم است و آن کفر باشد قال الله
 تعالی قل لا املک لنفسی نقض لا امر الا ما شاع الله و لو کنت اعلم
 العیب لا استکترت من الحی و ما مشی السوء ان انا الاند بهر و بشین

قول خواجہ معروف کرنی۔ لیس بصادق فی داعیہ من لم یلذذ

علی ضرب مو لاہ۔ فضیلت دیگر قول خواجہ جنید۔ لیس بصادق من لم یلذذ علی

ضرب مو لاہ۔

قول مالک وینار۔ البلاء سراج العارین و یقظة المریدین و هلاك الغافلین۔

قوت القلوب۔ البلاء من اخلاق المبلی اگر در منزل بلا مبلی را یاد کنند آن بلا اورا نعمت شود۔

قول رابعہ۔ بلاء المحب عدی نعمة۔

قول عبد اللہ انصاری۔ بلا از دوست عطا است و از عطا نا لیدن خطا است ادب بلا آنست کہ شکایت و جزع نکند و خبر مبلی التجا بغیر نہ نماید و نزد اہل سنت و جماعت از حق تعالی وضع بلا و محنت بر بندگان واجب کما قال اللہ تعالی و اذ ابتلی ابراہیم اہم ربہ بکلمات۔

خرن۔ قال علیہ السلام ان اللہ تعالی یحب کل قلب خرن صاحب خرن در ماہے چند ان راہ طریقت رو کہ دیگرے ساہانر و چون حق تعالی بندہ را دوست دارد و خرنے در دل او پیدا آرد و در تفسیر مسطور است خرنے کہ در دل مبارک حضرت رسالت بود اگر جمیع انبیاء و مرسلان فردا جمع شوند بوی ازان خرن نتوانند کشید۔

قول خواجہ اگر محزونے در زمین بگذرد حق تعالی بر آن اُمت رحمت کند قال علیہ السلام ان المحزن فی ظل اللہ تعالی بزرگے بود اگر یارے ازان او سفر کردے گفتے چون محزونے را یہ بینی سلام من برسانی۔

وكلت الي المحبوب امرئ كلك فان شاء اجابني وان شاء اتلفا
رساله غريب علامت توكل سپه چیز است سوال نکند و اگر فتوحه آید
رد نکند و چون بستاند حبس نخند.

قول خدمت خواجه المتوكل لا يطلب من مولاه رزق فدا کما
لا يطلب عمل فدا.

رساله شمسیه توکل بر چهار قسم است متیقن وغالب واستواء الطرفين
ومغلوب متیقن آنکه یقین داند که آنچه روزی هست رسیدنی ست قال النبی
صلی الله علیه و آله وسلم رزق العوام فی یمنهم و رزق الخوایس
فی یقینهم وغالب آنکه بیشتر داند که آنچه روزی من هست رسیدنی است و آنکه که داند
که نرسد و استواء الطرفين آنکه دل او در وجود و عدم رزق برابر باشد و مغلوب
عکس غالب است.

قوت القلوب بحقیقت التوکل الفرائض التوکل ای ترک السکون
بمقام التوکل

رساله شیخ جمال النسوی - التوکل قطع الاسباب مع اطمینان
القلب بغير التردد و ترك طلب الرزق قال بعض اهل الیاسه
التوکل التقه بالوعد و ترك التدبیر للعد و قال السمری التوکل
ترک تدبیر النفس و عن بعض الحكماء انه قال مثل التقوی و
الیقین کمثل کفی المین ان والتوکل لسانهما و به يعرف الزیاده
و النقصان.

ترجمه قشیری حاتم را گفتند از کجا بخوری گفت و الله خزائن السموات
و الارض و لكن المناقین لا یفقهون حقیقت توکل آنست که در تو بپیش

لقوم لوق مدون -

کشف المحجوب - عزیز بنده باشد که سبب اسباب از و بردارد و او منظر
وار و حق باشد تا بر چه صفت آید یعنی هیچ تصرفی اختیار نکند الا الفتی التدبیر
والسلامة فی السلیب - **تظیم**

تسلیم نمی شوی از ان غمگینی تسلیم شو بهر آنچه آید همیشه
طوبایع تسلیم غن و در و بلا باشد این مقام بهتر ابراهیم بود که حبسی سوالی علم
بحالی گفت **تظیم**

علم تسلیم هیچ دانی چیست ارّه بر سر نهند و تو تسلیم
خدمت خواج فرموده است معنی تفویض گزاشتن کار یکس و ماندن بچیز
اگر کسی روی حق آرد و لقت و اعتماد بر او کند و کار خود بد و کار او هر چه از مجاهد
پیش آید بر آن مستقیم ماند و ارجح کم نیاید و کرم هائے خدا با انواع معاینه کند -

رساله غریب - هر که در میدان تفویض افتاد مرادات او را همچنان در
کنار او نهند که عروس را در کنارش دارند بهتر جبرئیل خلیل الله را گفت هل لك
عند (5) حاجه فقال حبسی دبی میثوی **س**

آن شنیدی که تا خلیل گفت وقت آتش جبرئیل نهفت

کرد بیرون سرازیر چه جان کای برادر تو دور شو ز میان

عصمت او دلیل من نیست علم او جبرئیل من نه بس است

چون یل آن خویش را بگزاشت آتش از فعل خویش دست بداشت

توکل قال الله لعالی ومن یلو کل علی الله فهو حبه معنی
توکل استوار بودن و اعتماد کردن بر وعده های حق است هر گاه که وثوق اعتماد
شود بنده باشد و اعنایت حق تعالی التوکل لقله بالله است -

کہ بروئے خوبان معرفت داشته اند کہ ایشان را بر شک از غیر نگاه میدارد
 هر که بروئے توکل کند در مبداء عشق مستم بود هر که در هستی او در آمد
 پس حاجتمند توکل باشد که توکل کردن از غیر در آمدن است و اگر
 جائز است حق انس است حاجتمندی اسم توکل نیست نه وقتی بیگانه بود و اکنون
 آشنا است که او بدو توکل میکند.

رساله شیخ نجم الدین کبری - التی کل علی الله وهو الخرج عن
 الاسباب والسبب بالکلیه ثمة بالله كما هو بالموت والقاعه هي
 الخرج عن الشئ ان النفسانيه والتمتع بالحيوانيه.

رساله وحی - اسرار التی کل استقام القلب عند الوجود والعدم
 مولف راست

یعنی وجود رزق خوشدل نشوند و اندر مدش حزن و غمگین نبوند
 قول شیخ علی وفاق - توکل سه درجه دارد اول درجه توکل صبر است و
 آن صفت مومنان است - فو له لعالی فتق کلوا ان کلتم مومنین
 دوم درجه توکل تقویض است آن صفت اولیا است که افاض امری الی الله
 سیوم درجه توکل تسلیم است آن صفت انبیا است متوکل رادل بروعه
 حق ارا میدہ باشد و صاحب تقویض حکم حق رضی باشد و صاحب تسلیم بعلم حق بند کند

بیت - ترا جو نعمت صبر و توکل و تسلیم زق عطا شد اندر رضا شن باشم

بیان پنجابہم و حکم
 فضائل رضائے خدا کے معنی آن و شامل ارضیان

اسباب پیدا نیاید.

قول ابو سعید حماد از توکل اضطرار است بے آرامش و آرامش است بے اضطرار.

رساله ادب المحققین. توکل حقیقی آنست که بدانند که عطا و منع بحکم دوست و قسام مهربان و بے غفلت است گمان توانست که از رزق چار نه است اما رزق را از توچار نیست نظم

بد نیال روزی چه باید دید تو بنشین که روزی خود آید پدید
قول محقق الرزق رزقان رزق تاتیه و رزق یاتیک. در تفسیر است معنی رزق کریم آنست که غایب نشسته رزق برساند.

رساله شیخ عبداللہ انصاری. توکل آنست که چون نیابی شکر کنی و چون بیابی ایشا کنی و قتی خواجہ جنید بخدمت رابعه آمد پرسیدای جنید حال خوردن تو چیست گفت اگر بد بخورم و اگر بد قانع باشم رابعه فرمود سگان کوهی مارا همین خاصیت است رسید بگو چه کنم گفت نظم

اگر بد او بگو شکر کا ند را کن خیر است اگر بد او تو بر بندگان بکن ایشا ر
قول پیر مهر لوی. دست بجنبان تا کاهل نشوی روزی از خدا دان تا کافر نشوی مراد از جنبا نیدن دست آنست که در شب تاریک از بستر بخیزی و وضو سازی و نماز کنی و دست برداری از حق حاجت خواهی.

رساله سر اللہ. توکل آنست که چشم از غیر حق فارغ باشد و اگر برسم بد و نگریم در توکل کافری است و اگر از و در نگریم در توکل موجدی توکل باران یقین است که از ابر و جو و در دل بار و شبهات نفسانی بردارد و توکل چادر عنایت است که

بند در مشاهده مولی مستغرق شود از بلا خبر نباشد. رباعی
 در ده قدح در که آن می باید
 در دیگر زشت بیستری باید
 تخت عجب یک بی خوش فرخ است
 هر چند می خورم و گرمی باید
قول محقق من الرضا ان لا یقول العبد هذا یوم تتدیده الحس ولا
 تتدیده البهائم بزرگ گفته گفت این باران چه خوش می بارد با تف آواز داد که ناخوش که
 باریده است منظم

هر چیز که هست آنگنان می باید
 و آن چیز که آنگنان نمی باید
قول خواجه فضیل عیاض الرضا نظر القلب الی عدم اختیار
 الله تعالی للعبد.

ترجمه قشری نشان رضا سپهر است ترک اختیار پیش از قضا و نایافت گزاف
 پیش از قضا و هیجان دوستی در میان بلا رسول علیه السلام فرمود اسالک الرضا بل الرضا
 که رضا پیش از قضا غمت بر رضا و رضا از پس قضا عین رضا است.
 رساله ادب المریدین - الرضا هو السلک ذی البلوی -
 رساله سرالشد حقیقت رضا صفت اوست و آن صفت آنگاه ترا است
 که توبه صفت خویش مانی و ادراک و شناسی از خود و بیه حکم او دم نرنی که به محکومی محکومی
 است و رضا را نشان است رضا از و رضا بد و و رضا در و رضا از و مسلمان و
 سکون در حکم است و رضا بد و عارفیت و سکون در مشاهده است و رضا در و سخوی
 و به رضا بودن است رضا در حکم شاید و در حق نشاید اگر راضی شوند غورمند شوند و هر که
 غورمند است موقوف است و هر که موقوف است از اسرار بیرون است طفل است
 آنکه راضی است محقق است آنکه نه راضی است. راضی نشود اگر تور راضی شوی او را راضی
 شود اگر تور راضی نشوی آنچه مبادی است رضا است و آنچه انتها است نارضا است

قال الله تعالى رضى الله عنهم ورضوا عنه هر چند بنده خود را از حق تعالی راضی
ترباید باید دانست که حق تعالی از او راضی است **رابعی**

آنکه رضای حق بجان میجویند در راه رضای او بسر می پویند
هر ایک همه آن کند که حق فرماید حق نیز همان کند که ایشان گویند
قال علیه السلام ان الله رجا لایهی رضا ثم و غضب بعضهم شما

انهم یرضوا سر رضا و یغضبوا بعضه **نظم**
هر چه خواهی آن کند گر هر چه خواهد آن کنی آنچه گویی بشکند و گر هر چه گفت او بشنوی
رساله غریب - رضا آنست بلائی که رسد از آن کراهیت نکند و از آن
حظ گیرد و صبر آنکه چون بلائی رسد بدان صبور باشد و بی باک کراهیت الرضا مع الشوق
والصبر مع الکراهیه این باشد.

قول خدمت خواجه - بنده را همه وقت رضای مولی باید حبت فاما
اگر در مقامی عمر بیکار رضای حق حاصل شود کافیست **نظم**

ای حسن کنفس تو ما را باش تا همه عمر ما ترا باشیم
در خبر است ای انا الله لا اله الا انا من لم یرضی بعضای و لم یصبر علی

بلائی و لم یسکر علی عجمائی فلب طلب ریا سوای و لیخرج من تحت سماء
هر که به بارگاه رضا رسید صحیفه او در نوشتند زیرا چه آنچه او کند عزیز تر بود که حفظ را بران
اطلاع دهند قال علیه السلام الرضا بالقضاء بآب الله الاعظم

رساله طواع الرضا شح لا فی الحنة تجر صاحبها الی الحنة یعنی
مستعلق آن درخت را بهشت میکشد.

منه - رضا استقبال بلا است چنانچه گفت الرضا استقبال الاحکام
بالفرح این مقام حضرت رسالت بود و لسوف تعطیک ربک فترضی چون

بیان نخباه دوم است

در فضایل استقامت جمیع امور دنیا و آخر
رساله ترجمه قشیری - قال الله تعالی ان الذین قالوا ادبنا الله
ثم استقاموا استقامت راسه درجه است اول تقویم نفس دوم تهذیب دل
سوم تقرب به پر

قول شیخ ابوعلی جرجانی - الاستقامت خسر من الکرامات
حق تعالی استقامت طلب کرده کرامت که کرامت نفس تو طلبیده و
استقامت حق تعالی طلبیده -

رساله عوارف - قيل لا ابي خفض ابي الاعمالي الفصل قال
الاستقامت لان النبي عليه السلام يقول استقيموا اولن مخصوصا -

قول ابی علی جرجانی - کن طالب الاستقامت لا طالب الکرامات
فان نفسك متحركة في طلب الکرامه وريدك يطلب منك الاستقامت
قول خدمت خواجه - استقامت درجه کمال است هر که مستقیم نبود و صفت
خود قدم اول بصوت نه نهاده باشد و هر که او را کارها استقامت نباشد جهه او بے سود
باشد و از مقام بقامی نرسد قوله تعالی ولا تلک فی الکالی لفقت غزلها
من بعد فوله نشان استقامت اهل هدایت آنست که در معاملات ایشان فتوری
نبود و نشان مقصد ان آنست که در منازل ایشان توقف نیفند و نشان استقامت
اهل نهایت آنست که در احوال مشاهدت مرایشان را حجاب نباشد -

قول اصحاب تحقیق - استقامت در بیرون آمدن از معهودات نفس
و جهدا شدن از رسوم و عادات خلق و حاضر بودن بحضرت حق بحقیقت صدق در عطا

رضا آنست که او ترا بعبودیت خود پسندد و تو او را بر پویشیت پسندی و نارضا آنست که به الوهیت هر چه یابی از ان بگری -

رساله اسرار الطریقت خواجه حماد - اگر صد سال آن کنی که او پسندد برابر آن یک ساعت نباشد که آنچه او کند تو پسندی - مولف راست است -

نوع کار و مصلحت خود بدو تمام گزاشد - هر چه هست رضایش نو خوشتر است
رساله روح - رضا ما را علت نیست و سخط را هم رضا است ما موجب سخط

است و نه موافقت موجب رضا و سخط ما موجب مخالفت است نه مخالفت موجب سخط و اظهار این سر موجب کمال محبت است -

رساله ترجمه قشیری - رضا نزدیک مشایخ خراسان از جمله مقامات است و آن از نهایت توکل است و مشایخ عراق گفته اند که رضا از جمله احوال است که بکسب بنده حاصل نگردد -

رموز الوالیهین - رضا الله لعالی من الحق ام باستقامة الطافه
و العبادة و رضاهم بالله المغفرة و الجنة و من الحق اص باستقام
المحبة و المعرفة و رضاهم من الاله المرتبة و الوصلة و من
الافضل الذي لا يريد و من المولى الا المولى و رضاهم بالمولى
الا شعرا في صفات الثبوتينه و المحي بالقران الذائقة - این جمله
مقامات مقامات ساکنان و طالبان و مویان مولات و مویان و درستان
حق تعالی بود که در چیز تجریر انجامید اگر بغایت المنان و توفیق احنان برستمال
این اعمال استقامت و استقامت یا بند امید باشد که باحوال عارفان و
آمال عاشقان مقترن شوند - مولف راست است -

استقامت کار اصلی است اندر ظهور و بطن - هر که توفیق نبخشد حق بدین گردد اخص

قسم دوم
در بیان احوال ارباب حقیقت از انبیا و خواص

بیان اول

معانی مقام اهل طریقت و حقیقت و حال قوت

مقام - قال الله تعالی و ما من الا اله مقام معلوم معنی لغوی مقام جای آرام بر چیز است و صحاب طریقت را مقامات است و آن کتب است از خود دفع توان کرد و ارباب حقیقت را احوال است و آن از واردات و مواسبات الهی بود بر دل و دفاع و مطال آن ممکن نه و بعضی معتقد ایان طریقت و حقیقت فرموده اند که هر یک ازین دو فرقه مناسب حال خود مقامات دارد چنانچه مقامات طبقه طریقت توبه و انابت و تقوی و زهدات و توکل و تسلیم و صبر و تقوی است که جمله آن در قسم اول در بیان طریقت مذکور است و مقامات زیر حقیقت چنانچه شوق و محبت و عشق و معرفت و یافتن اسرار سری و نیل انوار روحی که فیصل آن در قسم حقیقت مسطور است و ما من الا اله مقام معلوم این باشد که روندگان راه طریقت و حقیقت تا در هر یک مقامی ثابت نشوند و حق ان نگزازند بمقامی که بالاتر از اوست نتوانند رسید چه مقام عبارت است از اقامت طالب برائے حقوق مطلوب -

رساله رموز الوهیه - مقام عام است و مقام خاص و مقام خاص مقام عوام طریقت استقامت بر اوامر و ترک نواهی و استقامت بر اطاعت احکام

و عبادت و محبت و معرفت حق است۔

رموز الو الہمین قولہ تعالیٰ فاستمعوا لمرات معنی ظاہر آنست کہ
راست باتن چنانچہ فرمودہ شدہ از ہیبت این آیت چند موسیٰ از محاسن مبارک
حضرت رسالت پید شد شبتی سورۃ الہود برین حاکیست استقامت عوام در
شرعیات و استقامت خواص در طریقت و استقامت خاص انخاص در حقیقت باشد
استقامت العوام فی اوامر الملک و استقامت انخواص فی اوامر الملکوت و استقامت
خاص انخواص فی امور الشر و البجروت۔ مولف راست۔

نہایت است مقامات را مقام رضا ہدایت است مراحوال را رضا بنرا
دیے باید در سر دو استقامتی باشد کہ نماید رو مر تر از رضائے خدا

حال ترجمہ قشیری معنی حال دارد سے بود کہ از حق تعالی بدل صاحب لاک
 رسد بے قصد و اکتساب و آن شوق و محبت و عشق و معرفت باشد و این تاثیر
 صاحب احوال است تا احوال بندہ را صفت نگردد و حال برود و قطع نہ گردد
 صاحب حال یکے آنست کہ اوقات مبرجہ را بمجاہدہ و مراقبہ و مراعات مشغول
 دارد ہر کہ اوقات را مراعات نماید وقت با او موانست گیرد صاحب حال
 شود و دایما این ورود و مونس وقت خود سازد کہ یا محمول احوال و الاحوال محمول
 احوالنا الی احسن الاحوال۔ دوم آنکہ بے اختیار او در دل دارد بے پیدا آید کہ در
 ساعت ہر چہ از حق خواہد بیاید و ہر بار کہ خواہد وقت پیدا آرد کہ اورا ابو الوقت
 گویند و یکے آن بود کہ وقت صاحب او باشد ہر چہ وقت فرماید آن کند الصوفی ابرہ است
 این است۔

رسالہ خواجہ ابوالحسن لوری گفت وقت دعا کردم اللهم اذقنی حلا
 لا تعب و صفہ آوازے شنیدم کہ با ما برابر می سکینی بندگان را گردان افریدہ ام تا
 ربوبیت از عبودیت پیدا شود۔

رسالہ لواح۔ در مبداء بوقت نزول روح مرکوب و حال را کب بود و چون
 روح غالب شود حال مرکوب گردد۔

قول محقق۔ الحال سکوت اللسان فی فنون البیان ربانہ از بیان
 حال ساکت و معالہ او بہ تحقیق حال ناطق بود الحال فنار المقال و الافعال
 یکے مر یکے پر سید حال تو صیبت گفت اگر ترا حال بود سے بن نہ پرداختہ۔ نظم
 غم دل با تو چہ گویم کہ ندار می غم دل با کسے حال تو ان گفت کہ حالے دارد
 قول خدمت خواجہ۔ ادلیاے یکے صاحب حال باشد و یکے
 را حال صاحب باشد و آنچه از اسرار حق از ایشان بیرون افتد از غلبہ حال بود

الہی است مولف راست

شیخ و طریقت است دین ہر دو نیک پس این مقام عامہ اہل سلوک راست
و مقام خواص عبور نمودن از عالم ملکوت و نزول نمودن بمنزل تروجیر و
است مولف راست

آنانکہ روندگان راہ حق اند اندر ملکوت ماندن شان است احباب
رسالہ عین القصبات بمن رضی بمقام حجب عن مقام یعنی ہر کہ رضی
شود بمقامی کہ رسیدہ است محبوب گردد از مقامی کہ پیشتر است نفس را مقام
خدمت و قلب را مقام محبت و روح را مقام قربت و ستر را مقام مشاہدہ است طلب
حق را اینہا ہمہ حجاب اند تا کہ از ہر یک عبور کند بمقصود اصلی نرسد و مقام اخلاص اولیا
و انبیاء بعد عبور مقامات ملکوت و جبروت وصول و اقامت بعالم قدسی و لاہوت
است مولف راست

اینجا ہر مقام و نئے مکان و نئے منزل صحو اینجا ہر حیرت است و محو اندر محو
قوت القلوب - الدل مع اللہ تعالیٰ مقام محو دو بعد از
المکاتبتات بسراہر الغیوب کما ان المنعز اذا فارقه العز
ساعۃ نکل رعیتہ و قتی بہتر حضرت زندہ پوشیدہ و کشتی سوار شدہ بود آبخاچند
بر ناخر بوزہ میخورد و ندوست و کخم بہتر حضرت می زدند از ان خواری بہتر حضرت ذوق
میگرفت کہ این من انشہ است ہمان مقام محمود بود۔

ترجمہ عوارف - مقام از نکاس است و حال از مواہب و بعضی
گفتہ اند مقام ہم از مواہب است زیرا چہ نکاس بمواہب پیچیدہ می شود
و مواہب بکاسب مخوف می ماند در مقامات کسب ظاہر میشود و موبہبت
پنهان منہ - الحال لا یستقر لایہایحی ل و اذا استقر صار مقاماً

قول خدمت خواجہ چون حال بکمال رسد وقت شود حال ولیا را بوقت
و وقت انبیا را و بعضی محققان حال را بر وقت فضیلت داده اند و بعضی فضیلت وقت جلالت
ترجمہ پیشیری۔ وقت مبتدی راست و حال متوسط را و نفس منتفی را۔
رسالہ ششم۔ ہمت یقوت صاحب وقت بود کہ گاہ از فراق دیدہ
سپید کرد و گاہ از وصال بینا گشت و ہمت ابراہیم صاحب حال بود کہ در فراق
مخزون شدند در وصال سرور در ہر چہ دیدے ہمہ حق دیدے و گفتے لا احب
الا فلین حال صفت مراد است و وقت صفت مرید۔

کشف محبوب۔ حال واردے بود بر وقت کہ مراد را مزین کند چنانچہ
روح مرحوم را و وقت آن بود کہ بندہ بدان از ماضی و مستقبل فارغ باشد کہ چون وارد
الہی بر دل رسد گذشتہ و آیندہ یاد نہماند و اگر باندیشہ دی و فردا مشغول گردد و از وقت
محبوب ماند و حجاب پراگندگی آرد پس لا محالہ وقت محال باشد و قیام حال بوقت
ہر گاہ صاحب وقت صاحب حال شود تغیر از و منقطع گردد کہ وقت را بے حال
زوال روا باشد و چون حال بوقت پیوست جملہ روزگارش وقت گردد و زوال
روا نہ بود۔

رسالہ ششم جنید لبس نئی اعز من ادراك الوقت فان الوقت
اذا فات لا تستدرک۔

رسالہ رموز الوالہین۔ حال وقت مشترک است میان انبیا و اولیا فاما
فرق لطیف و رمز غریب بہت کہ حال و وقت اولیا بصفات افعالی باشد
و حال و وقت انبیا بصفات ذاتی انجہ افعالی است گاہ باشد و گاہ نہ فاما ذاتی ہمہ
وقت باشد بے زوال و بے نقصان۔

مولف راست بیت

و حال از جمله افضال و مواهب باشد و صاحب حال از خود فانی و بجای که حق تعالی او را داده است قایم ماند و اگر حال از او لیا برود و ولایت باقی ماند.

رموز الوهیه
خواجہ جنید می گوید احوال کالبر فانی بقی فحدیت
النفیس۔ درین کلام چند رموز لطیف است اول آنکه احوال اعراض است و احوال
ابقائے و دوام نیست چنانچه تحقق میگوید احوال نازلته تنزل بالقلب و لا تدوم
پس آئینه اگر باقی ماند حال نبود پس حدیث نفس باشد۔ دوم آنکه احوال تاثیرات
است بجز دور و حال اثر خود پیدا کند و خود رود و آن اثر شوق و محبت و عشق
و معرفت بود و آنچه بدین ماند پس طالبان مولی را آن تاثیرات در اضطراب و حرکت
میدارد و هرگز انظر بر عرض حال افتد او را بقا نگوید و آنکه نظر بر تاثیرات احوال کند
پس آئینه باقی گوید سیوم آنکه مراد از برق احوال اینجا معنی درخشیدن است کما قال
الله تعالی یکاد البرق بعدة فرموده کما أضاء لهم مشوقه یعنی هرگاه و هر بار
که برق بدرخشد روشن کند مرا ایشان را راه که بروند ایشان در روشنائی آن پس احوال
کالبروق اینست یعنی بدرخشد حال بر دلهاے طالبان حق تا روشن شود ایشان
را تا تاثیرات احوال چنانچه محبت و عشق و معرفت و قرب حق تعالی۔

وقت۔ رساله طوابع۔ قال علیه السلام لی مع الله وقت لا

یسعنی فیه ملک مقرب ولا یثنی مرسل حضرت رسالت مراد از ملک مقرب
روح مقدس خود دارد و نبی مرسل ذات مظهر خویش یعنی چون وجود من در وجود من
نرسد و بقائے من در بقائے من بیاگر دوازده ولایت بشریت در گزرم و از عالم
برگزرم و من نیستی از کمال اتحاد برستی متحد گردد در استغراق مشاهده و اندر اک
مکاشفه مرا با محبوب و تنه پیدا آید که در آن وقت روح و قالب من را حجاب گردد
قال محقق من لم یعرف الوقت فالوقت له مقت۔

مولف راست است

بدان حقیقت ایمان یکے ز احوال است تراشناختنش فرض و از مہمات است

بیان سیوم

انواع ایمان عوام و خواص و خاص انخاص و زیادت و نقصان
و مخلوقی ایمان اسلام و دین و فرق کردن میان مومن و مسلم

قال الله تعالى يا ايها الذين امنوا امنوا بالله ورسوله والكتاب
الذي ارسل على رسوله والكتاب الذي ارسل من قبله ايمن امر عوام
مومنان است که ایشان ایمان تقلیدی و قولی دارند ہمین بر زبان میگویند کہ
ایمان آوردیم جدا و رسول خدا و کتابهای منزل بدین گفتن زبانی از ظلمت کفر
بیرون آیند و بنور ایمان منور میشوند کہ الله ولی الدین امنوا الخ جهم من
الظلمات الى النور ای من الکفر الى الاسلام ایمان تقلیدی آن بود کہ از
عقاب و عذاب جهنم نجات یابند و نعم نعيم محفوظ گردند تا ما معانی ایمان حقیقی
عوام ندانند و بر آن عمل نتوانند کرد کما قال الله تعالى ليقولون بالسنتهم
ما ليس في قلوبهم

عين القضاة درجا وید نامه مینوسید کہ لا اله الا الله گفتن دیگر است
و دانستن دیگر و بر آن بودن دیگر فاما صفت ایمان خواص که مومنان حقیقی را ندانست
که برین پنج چیز عمل کنند اول اما المومنون الذين اذا ذكر الله وجلت
قلوبهم یعنی چون خواص صفات قهر جلال حضرت قهار میشوند و لهائے ایشان
بترسد ترس دل چیست آنکہ رعایت اطاعت او امر و تعجب نواهی علی الدوام

چون دستی مقام و حال و وقت اهل معنی را کنون تلوین و تمکین و مرور سر بهم میدان

بیان دوم

و قایق تلوین و حقایق تمکین و غرائب لطایف

ترجمه قسری - تلوین صفت ارباب طریقت است و تمکین صفت اصحاب حقیقت
طائفه اول همیشه در زیادت احوال باشد و طائفه دوم همیشه در وصال بود و نشان

اهل وصال آنست که کلیت از خود جدا گردد - رساله شیخ عبداللہ انصاری - تمکین آنست که کار ملک گردد و از کوشش
برید و آن را در نه چیز باید جست سه از تن بحالت بیاری و در ویشی و غریبی و سه از اذن
دل در ظن و تمنی و عمت و سه از خوی در خشم و بهم و حاجت -

قول محقق - چون بعضی صحابه در عالم تمکین رسیدند امیر و وزیر ی کردند
پس ایشانرا جمع مضر نیامد -

رساله ششم - تمکین رفع التلوین تمکین عبارت است از اقامت

تحققان در محل کمال و در مرتبه اعلی و قرارگاه منتهیا نیست در شکیگاه و تلوین درجه

مبتدیانست از منازل راه مہتر موسی پیغامبر متلون بود که تجلی بر کوه طور دید و او

بمیرش گشت و حبیب اللہ علیہ افضل الصلوۃ تمکین بود از کتات نقاب تمکین

در تجلی رفت و از حال برنگشت و مراد از تمکین آن نیست که بنده متغیر نشود تا

آنکه بشریت باقی است تغیر نبرد و لیکن مراد تمکین آنست که آنچه بر او حقیقت

کشف شود آن هرگز پوشیده نہ گردد بلکه زیادت شود - منظم -

تا پنزل در رسی باید که جائے نہ ایستی شکر بموسے بازمانی مراد آن رہ نیستی
و تلوین برعکس اینست یعنی تغیر پذیرد و اگر چیزی کشف شود پوشیده گردد -

علیه السلام المومن الفصل من الکعبه خواص عالی همت و عشاق سامی همت
 بدین پنج چیز هم بسنده نکنند ازین نیز عبور نمایند چه این همه دون حق است و عز ازیل
 درین محل بر اغوا و اضلال خواص قصد بر کمال میکند مولف راست
 قصد او بر قاصدان کعبه صدق یقین هر زمانه هست تا در تیره اغوا افکنند
 او نماز و تقوی و تجرد و ترک و کشف را در نظر نارد که در دو بند و زانها نشکند
 هرگاه بتوفیق الله الحنان و عنایت المنان خواص آن همه را نفی کن بایان
 خاص انخاص که تمام نفی غیر و اثبات ذات است رسد تا ما صفت ایمان خاص
 انخاص آن است که شیخ شرف الدین پانی پتی آن مجذوب باخبر و از غیر بے خطر در
 رساله خود نبشته است که الایمان هو الاعراض عن غیر الله و الاقبال الیه ثمه آن مشاهد
 و قربت و تقارر دیت باشد درین محل عز ازیل هیچ نفع تعرض نتواند رسانید
 مولف راست

اینجانه غیر و زحمت اغیار نیز نه اینجانه کفر و ایمان داند کیسه داند
 اینجانه گفتگو اینجانه های محی اینجانه حس و جو خواند کیسه خواند
 و چند قوای از اقوال مشایخ نبی افعال و محققان صاحب احوال در بیان
 اوصاف و ما بهیت ایمان سمیت سالکان طریقت و طالبان حقیقت در حقیقت
 آمد تا بر دقایق و حقایق آن اطلاعی و معرفتی بکمال حاصل آید
 رساله کشف اسرار احسان الایمان ان تعبد الله کانک تراه
 فان لم تکن تراه فانه یراه انک این صورت ایمان است قال علیه السلام
 لا تکمل ایمان العبد حتی یطی الناس انه مجنون
 رساله عنوان لا اله الا الله روح ایمان است محمد رسول الله روح اسلام
 لا اله الا الله گفتن ایمان زبان است که یقین لول بالسننیه و مالیس فی

واجب بیند و بر آن استقامت و مداومت نماید و آذاتلین علیهم ایات
داد لھم ایمانا یعنی چون بر خواص قرآن خوانند بحضور دل و جمعیت خاطر شوند و
وعد و وعید و معانی آن فهم کنند تا زیادت شود سیوم و علی بیہم یتوکلون
اعنی خواص بہر حال کار دل بر پروردگار خود بندند و سبب قوت و کمیت و جمیع
مصالح خود و اتباع و اولاد بجز حق تعالی بر غیرے توجہ نکنند و گرد حیلہ و تدبیر نیکنند
و بر کرم حق بندہ کنند و من یتوکل علی اللہ فھو حسیلہ تحفرت رسالت
در شب معراج از حق تعالی بے واسطہ ہمت جبرئیل شنید کہ نزدیک من هیچ چیز بہتر از
توکل و صبر نیست - چہارم الدین یقیمون الصلوۃ یعنی آنکسانیکہ در نماز
مقیم اند ایشان نیز بندگان خاص اند مراد ازین اقامت حضور تن و حضور دل
و شہود کجاست کہ لا صلوة الا بحضور القلب و حضور قلب نہ آن نمازی

کہ ظاہر بہ نماز و باطن بہ بازار باشد - **نظم**
تن درون نماز و دل بیرون گشتہا میکند بہرمانی
ایچنین حالت پریشان را شرم باید نہ از بیخوانی
پنجم - و مہار د فہو ینفقون یعنی ہر چہ ہار و زی کردہ ایم خواص را از
نعم دنیوی و عقبوی و علم و معرفت و صدق و محبت باید کہ بندگان خدا را ازین
ایثار و انفاق کنند و بے نصیب نگردانند اولئک ہم المومنون حق ایشان
باشند مومنان بر حق و آنانرا باشد ایمان حقیقی لھم درجات عند ربھم و متفق
و در حق کدریم - مرایشان را باشد مرتبہ بلند نزدیک پروردگار ایشان
امزیدہ شوند و رزق کرم یا بند یعنی بے کسب و تعب و بے دویدن و پوئیدن
رزق یابن و بعضی مفسران تحقق میگویند رزق کرم آنست کہ دلہا بے خواص
دانود و معرفت روزی گردانند و ایشان را فضل باشد بر کعبہ کما قال

قول محقق - ایمان علی شمسنه اوجه مقبول و مطبوع و معصوم و موثق و هر دو کما المقبول ایمان الانبیاء و المرسلین و المطبوع ایمان الملائکته و المعصوم ایمان الملئین و الموقوف ایمان المبتدعین و المر دو ایمان المواقین -

رساله غریب - ایمان نزد حق تعالی جمعست یعنی هدایت پس غیر مخلوق باشد و نزدیک خلق تفرقه یعنی همه مومنان از ان نصیب می یابند -

قال علیه السلام خلق الله ایمان و حقه بالسماوات الله تعالی ایمان آفرید و خلعت سخاوت او را پوشانید که همه خلق نصیب میرساند و ازین اقرار مراد است فلما نزدیک علماء در زیادت و نقصان ایمان اختلافت آنانکه زیادت میگویند بر این آیت متک میکنند که لبر داد و ایمان نامع ایمانهم در تفسیر است که ای لبر داد و البقیامع یقینههم و آنکه محققان گفته اند که ایمان همه خلق بحسب ایمان حضرت رسالت گناه کبیره است و آنکه حضرت رسالت فرمود که الایمان کل فی القلب ببادته و نقصانه کفایت است که وقتی هتبر جبرئیل بحضرت رسالت صلی الله علیه و اله و سلم سوال کرد که ایمان چیست رسول فرمود ان تؤمن بالله و ملائکته و کتبه و رساله و الیوم الآخر و الفدر خیره و تنزه من الله تعالی فقال جبرئیل صدقت پس اگر کسی درین کلام که رسول فرمود زیادت و نقصان کند کفر باشد و چون از ایمان یقین مراد باشد کفر نیاید -

روایت اصول صغار حضرت رسالت فرموده است زیادت و نقصان ایمان کردن کفر است و در قران فترا د یقصر ایماننا فرموده است بعضی گفته اند ازین زیادت یقین مراد است و بعضی گفته اند مراد ازین زیادت بقا آدمی است یعنی هر که بیاری زید ایمان او زیادت است بران که زود

قلوبہم کفر دست کفر مقتاعد اللہ ان تقی لو اما لا نفعلون۔

قوت القلوب۔ روح الایمان الفرائ۔

رسالہ شمسہ بحقیقت لا اله الا الله کسے رسد کہ از غیر حق نترسد شیخ
خواجہ جنید شیخ سیاه بابیتے را دید ترے در دل خواجہ افتاد پرسید تو آدمی یا دیوان
سیاہ گفت تو موی یا کافر خواجہ جنید گفت مومن آن سیاه گفت اگر تو مومن می بودی
از من نمی تریدی **نظم۔**

در مبداء کار بود خواجہ را این حالت ورنہ بودہ است خواجہ شیخ برحق
فلا تخافہم و خافون ان کلفو موہبیں یثراہن معنی است۔

قول خدمت خواجہ الایمان نصفان نصفہ صہب و نصفہ
تکون و نیز ایمان دور کن است النعظیم لہم اللہ و السنقمت لخلق اللہ
رسالہ وحی اسرار امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ حاکیا عن اللہ
تعالی یا احمد اگر حلاوت ایمان خواہی نفس را از طعام و زبان را از کلام روزہ فرائی
عوارف۔ حلاوت ایمان کسے باید کہ حق تعالی و رسول اوراد دست
دارد از ہر چہ جزا دست۔

قول محقق حلاوت ایمان در شب بیداری است و از محصیت ہر شیئی
الحیامن الایمان آنست کہ در بے فرمانی از خدا شرم دارد و بداند کہ حق تعالی می بیند
و این نتیجہ ایمان است معنی این حدیث در ہر کہ این سہ خصیلت ذمیم باشد اگر گوید
مومن منافق خالص بود اذ احدث کذب و اذ اوعد خلیف و اذ امن خاک
قول اہل کلام ایمان دو جزو است فعل بندہ و فعل معبود اقرار بزبان
و قبول طاعت فعل بندہ الہیت و آن قایم بنفس عبد است پس عرض و مخلوق باشد
قائما ہایت و تصدیق و ادن فعل معبود است و آن نہ جوہر است و نہ عرض۔

قلب المؤمن جبر من الف قلب مسلم لان ایمانه فوق ما لا ایمان مسلم
تفسیر غزیری و زنجالی یعنی اسلام یکے مر یکے را فرمان برداری کردن و
 چیزے یکے سپردن و مسلمان شدن و گردن نهادن با خلاص است اسلام برد و
 وجه است یکے اسلام مومنان کہ ان الدین عند الله الاسلام این اسلام
 گردن نهادن است با خلاص ظاهر با شریعت و باطن با لطیفه و الحقیقه دوم
 اسلام بے اخلاص است و آن منافقان راست۔ قال الله تعالی قالت
 الاعراب انا قل لمؤمنی ان لکن قوی الی اسلمنا لے محمد بگو ایمان نیا ورده
 اید و بے اسلام آورده اید از بیم تیغ و حفظ مال و اتباع خود ہر کہ کلمہ شہادت گوید و
 اوقات خمس بجا آورد و زکوٰۃ بدہد و روزہ ماہ رمضان بدار و حج گزار و مسلمان
 باشد تا مادرجہ منوی است کہ حق تعالی فرمود انا مومن نہ گفت انا مسلم۔
تخصیصات ابو شکور ان السی صلی الله علیہ وسلم فرقی بین
 الاسلام و بین الایمان حین شکل عہدہ الایمان قال ان لو من بالله و
 ملائکتہ و کتبہ و رسلہ الی آخرہ فاذا استكمل عن الاسلام قال اقام
 الصلوٰۃ و ایتاء الزکوٰۃ۔

دین۔ **تفسیر مستخلص**۔ دین را معنی لغوی بسیار است یکے کیش و امر پذیرفتن
 طاعت و عبادت و در بردن از معاسی و جزا دادن و حکم کردن و حساب و توجہ
 و ملک را بذن و مقہور کردن و امور گشتن و اسلام آوردن و صدق در زیدن
 و خضوع و خشوع نمودن معنی ہر ایک از دین در آیات و احادیث محل اسماع معلوم
 شود تا مادینے کہ بمعنی کیش است شش است اول دین صابیان ایشان
 سہایک پرستند و بقبیلہ نماز کنند و زبور بخوانند دوم دین مغانست کہ آفتاب
 و ماہتاب پرستند سوم دین مشرکانست کہ بتان پرستند۔ چہارم دین جہود است

تر میرد. آقایین فرمعی. از علم کلام نزدیک امام شافعی انشاء الله تعالی در
ایمان علی الاطلاق گفتن جائز است و نزدیک امام اعظم در ماضی و حال گفتن کفر
است و در استقبال کفر نیست.

رساله شیخ بهاء الدین سهروردی قال علیه السلام الطهور شرط الایمان
طهارت جامه و تن و جائے شرط عامه مسلمانان است که برائے طاعت و عبادت و
طهارت آن احتیاط نمایند کما قال علیه السلام نبی الاسلام علی النظافه فاما
سبأ لغت نکند تا نفس در ریانیانند از و اما طهارت صدر و تبایل کردن و مایم سجایم
شرط ایمان مومنان و متقیان است نفس را ازین نصیب نیست که از چشم مردمان
پنهان است اکیم بطهارت دل و ستر از ماسوی الله شرط ایمان صدیقان و عارفان
و عاشقان است.

قواید الفوائد. علامت سلامتی ایمان آنست که وقت رختن از دنیا بپوش
زرد شود و جین عرق کند.

الاسلام. رساله ترجمه احیای علوم. اسلام عام است و ایمان
خاص و آن اشرف اجزای اسلام است.

قول خدمت خواجہ اسلام محمد و شصت باب است و ایمان هفتاد
و سه درجه یک درجه ایمان زیادت از صد و شصت باب اسلام است چه اسلام
بطایر تعلق دارد و ایمان به باطن.

قوت القلوب قال علیه السلام الاسلام علامتہ و الایمان موعودہ
الایمان فی القلب و الاسلام اعمال الایمان

قول اصول صغار. الاسلام هو الانقباض و الایمان التبعیق این فرق
نویست فاما نزدیک حکما اسلام غیر ایمان است و ایمان غیر اسلام نیست. ان

کہ ان الذی آمنوا کفروا این کفر در باب عوام مسلمانان است کہ در فطرت
با ایمان آفریده شدہ بعدہ گفتن کلمات کفر کافر شدند این کفر اول باشد قولہ تعالیٰ
اول کا وہ سر این معنی است۔ ثم آمنوا باز ایمان آوردند فاما ایمان تقلیدی یعنی
بے دلائل و بے حجج و بے یقین و بے تحقیق کفر کف و واپس باز کافر شدند از
ایمان تقلیدی رجوع کردند بایمان تحقیق پیوستند و بدلائل و براہین قاطعہ و یقین
و تحقیق و اثقہ بعلم الیقین قولہ تعالیٰ فمن یکفر بالطاغوت و یؤمن
باللہ فقد استمسک بالعروة الوثقی رمز این معنی است این قسم خواص است
عوام را درین آمد نیست مثلاً محقق این را ایمان ثانی خوانند نہ اولیٰ و اگر آپس
از ایمان ثانی ہم کافر شوند لانه یس متوحید الصراف پس بکفرے دیگر روے
آورند کہ آن کفر محض ایمان است بعین الیقین قولہ تعالیٰ اولیٰ کہ المومنون
حما یعنی بوحده صرف وصول یافتند محققان و موجدان صرف این را کفر ثالث

گویند مولف راست

تو بمن کفر پیش بہت دانی و آن شرط لسان و قلب ایمانی
ایمان مقرران و کفر خاصان چیزے دگر است فہم آن نتوانی
رسالہ امام عزالی۔ کفر سے است البیسی و محمدی و حقیقی البیسی بہ نفس
تعلق دارد آنکہ بہتر براہیم گفت و احبیبی و بنی ان لغبد الاصلنا میں پیش
بت صورتی نبود مراد ازین بت پرستیدن نفس داشت۔ مولف راست
بتان صورتی بسیار اند در ظاہر و بے باطن نفیست نشان بزرگ ترا
النفس ہی ضم الکبرتر این معنی است۔ طالبان حق و مقامے رسید کہ آنجا
نور البیس برایشان تجلی شود و ایشان دانند کہ این نور اللہ است آنرا بہ پرستند۔
کما قال الحسن نصری ولو ظہر لوزہ للخلق لعبہ ولا بالوہیۃ و ان نور طالب

در رساله امام محمد غزالی بالا سطور است -

منه - در عالمی یک کفر را جمالی گویند و آن کفر نفسی و شیطانی است و دیگر کفر را جمالی خوانند و آن کفر قلبی و روحی است - **نظم**

در ایمان کافری شرط است لیکن توجاه سرفهم آن نداری
تو تا از خوشی تن کافر بگردی بهستی ندایمان نداری
فمن بکفر بالطاغوت وبومن بالله فقد استمسک بالعروة الوثقی
تبر این معنی است -

منه - کفر و ایمان دو حال است تا مادام که مردم با خود است از کفر و ایمان خالی نباشد و چون از خود خلاص یافت اگر کفر و ایمان مردم را طلب کنند نیابد تا از خود پرستی فارغ نشوی خداست پرست نتوانی بود و تا بنده نشوی ازادی نیابی - **مولف راست**

تا بنده از کفر دی آزادی کو تا غم نخوری بگو ترا شادی کو

منه - بر کفار خطاب نیست اخبار است **نظم**
دین کون و مکان هر دو بر انداختی است باین دو مقام تا ابد ساختنی است
قول امیر المومنین عمر رضی الله عنه - لیس فی القرآن ذکر الاعداء

و خطاب مع الکفار یعنی ایشان مخاطب نه اند بلکه ایشان معاتب اند
و آنکه ذکر کافران که در قرآن آمده است آن کنایت می رود با مومنان چنانچه در این
بیت است - **نظم**

زین ذوق نمی میرم کان دوست زانگاه دشنام مرا گوید رو بادگره کرده
قول محقق - الکفر و الایمان مقامان و ادعای العرش جهان بزرگوار
و املوی ازین عرش دل مراد است -

و عورت کند که مقصود و مقصود تو منم ازین رو کفر ابلیس گویند فاما کفر محمدی که نسبت بدین
دارد بر طالب الهی دشمنیها اول چیزیکه تجلی شود نور محمدی باشد و آن نور را جماع
و کمال بود که آن جوینده حق در گمان افتد که این نور الهیت است پس آنرا بجای
پرستند و در کفر لایزال آید بدین سبب محققان این را کفر محمدی گفته مولف راست
شیخ هادی و مرشد اکمل باید از بهر این که گیر و دست
پس کشد زین دو کفر نورانی کفر ثالث که آن حقیقی هست
برساند مرید طالب را اندر آسنا و داردش پیوست
اسم کفر حقیقی بحق تعالی منسوب است و آن چیز غیبی و الهام لاریبی تلقین الهی
و تعلیم خدای منعم و معلوم نگردد و اگر تکالیف در عبارت آزند سامع را شفا حاصل
نیاید مولف راست

اسرار رموز حق کے دانند آنگاه ازین کفر بدل نادانند
این کفر حقیقی که محض بیان است بے عون الله فهم آن نتوانند
مخصصات عین القضاات کفر چهارم است کفر ظاهری و کفر نفس و کفر
قلب و کفر حقیقت کفر ظاهری همه خلق را معلوم است که به کذب کردن آیات
قرآن و انکار احکام شریعت و نبوت محمد بود و کفر نفس نسبت به هوادار و که من
الحمد لله الا چون رونده راه حق ازین مقام عبور نماید مقام و منزلت
نفس بدو عرض کنند چنین دانند که این صانع است ازان فرقیه شو که اما اسلطان
علی الدین متولونه و الذین هم مشرکون یعنی مسلط گردد شیطان بر آن
کسان که روئے آرند به شیطان پس ایشان با خدا شریک کرده باشند شیطان را
بسیار از سالکان درین مقام کافر شده اند و کان من الکاذبین سرائر معنی است
درین مقام شیطان را بداند و به بنید که کیست فاما کفر قلب همان است که

کفر الطریقت کفو له تعالی الذی یهدون عن سبیل الله ویدخلهم
عوجا و هم بالآخرۃ کافرون **مؤلف راست**
روئے گردانیدن از حق کافریت بیست این پوشیده کفران پوشش است
و البصا من مال بصارت ه و راع بصیر یهه الی الدنیا و الحق
فقد اورد عن المولی و هدا کفر الطریقت و الثالث کفر المعرفة
کما قال الحق المعرفة حجاب بین العارف و المعروف لانها عبر
و الاقبال الی العیر کفر عند الاخص و الرابع کفر التحقیق من
کس من اهل الحقائق فی المحبت و العشق و التوحید فهو محجوب
عن لقاء المحبوب و المعشوق و جمال الاهدیت و هدا کفر عند
اصحاب المحو فی الله -

منه - کفریکه مغان دارند از حقیقت آن غافل اند و زاریکه کفران می نمایند
در سر آن جاہل اند -

ایام همایم فرماید

مغان خورشید را ران می پرستند که از حسن رخس هستند غافل
اگر سر رشته معنی زار بجنبند حل شود آن کفر و شکل
مغان همین به ظاهر پرستی آتش و آفتاب خود را سوختند و لے چراغ از رموز
و اسرار کفر و قتی نیاز فرستند - **مؤلف راست**

لے کفر مغان جمله ز تو بیخبر اند ز اسرار و رموز تو همی بی اثر اند
گر کشد از حسن جالت بنگرند ایمان آرند از معنی برگزینند
قول غوث الاعظم من شغل نسوای کان لصاحبه ذنابو مر
القيمة - رساله رموز بعضی ساکنان مساکن حضرت الوهیت چون در عالم

رساله معارف مولانا روم قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 كان لله دمان ما كان فيه كفر واسلام ويكون لله دمان يكون فيه كفر
 اسلام عین القضاة میفرماید

در عشق تو جان و تن بهم باختن است و این کون و مکان هر دو براندختن است
 که مؤمن و گناه کاند بودن با این دو مقام تا ابد ساختن است
 مولف راست

زمان نخستین ازل بود و آخر ابد بود کفر و اسلام آنجا میوید
 قول کعب احبار ال ارواح المومنین من نود جمال الله و
 ال ارواح الکافرين من نود جلال الله نظم

اکفر و ایمان رفیق یکدیگر اند هر دو راه دو وصف می سپردند
 رساله خواجه بایزید کفر اهل الهیت اشرف من اسلام اهل المنیت
 ابراهیم همت کفران صورت نه بند یعنی اهل همت در هیچ مقامی امنی ماند اگر چه
 کشف کرامت و محبت و معرفت باشد قایم اهل منیت در اسلام ماندند و خود
 را چیزی دانستند مولف راست

ای مسلمان خیرت نیست که مؤمن چه بگوید زین مسلمان رسمی که تو داری چیست شود
 رساله شیخ خبزیل اگر بر رونده طالب حقیقت تجلی افعالی و صفاتی شود
 و آن در آن بماند کفر او بود

عطیه غریب بر مانی الکفر علی اربعة اوجه کفر الشریعت و کفر
 الطریق و کفر المعرف و کفر الحقیقت الاول کفر الشریع اقال الله تعالی
 و من یرتد منکم عن دینہ فیمت و هو کافر و قال عیبه السلام من
 الکفر الایحجام فقد کفروا و یرایات کثره و احادیث و اقریه و الثانی

کافری و کفر است بے ستم و رمز
 اگر تو پرسد کس چیت و بیر آن بگو
 مومن برق یقین داند و دار و نهان
 سخی کن تا مکر های نفس شناسی بقدر
 این همه سرالہ نایم اندر بیان
 کفر و نفس است جلے ہر دو اندر طور صد

بیان
 اسامی نفوس و معرفت و ترکیب و خاصیت و کیفیت و میان دو صفت
 ذاتی نفس کہ ہوا و غضب است

رسالہ رموز الو الہمیں۔ یاد آنکہ نفس را معانی منوع است چنانچہ النفس تن
 و دل روح و بر اصطلاح ارباب طریقت بخارے است لطیف و متشکل بہ صورتی
 کہ خواہد شود و ذات باری را نیز نفس خوانند چنانچہ بہتر عیشی گفت اللہ اعلم ما فی
 نفسی و لا اعلم ما فی نفسک ازین نفس ہستی باری تعالی مراد است و این حقیقت آدمی
 است **عین القضاۃ**۔ در صفت وجود باری تعالی وصف این نفس کردہ است
 و محل گفتہ آید و ہر یک ازین نفوس را اوصاف و معرفت ہست و کیفیت و ترکیب
 ہست و شناخت ہر یک ازین اسامی کہ کہ ام نفس است از آیات و احادیث
 و اقوال مشایخ باستعمال ترکیب معلوم شود چون بغایت الہی بولایت پرورش
 شیخ کامل و مکمل معرفت این نفوس مرید را در حیر حصول انجام سعادت من عرف
 نفسہ فقد عرف ربہ اختصا ص یا بد مولف راست

معرفت نفس خویش معرفت نفس است ہر چہ در ان نفس ہست ہست نفیست اثر
 تا رموز و اسرار نفوس مذکورہ در نیابند و مکر ہائے نفس را مارہ و لواہ ندانند و انوار
 و اطوار طہمہ و مطمینہ نشاند کہ خلقت آن از چیت و بہر چیت و خواص چہ
 دار معرفت حق حاصل نیاید من لا یعرف النفس لا یعرف رب النفس۔

حقیقت وصول یافتند در باطن خود زنارے از غیر موصول دیدند خواستند تا ظاهر و باطن را بیک رسته کشد بدین سبب تارے چند درجید وجود خود انداختند و سر رشته جبل متین عنایت ظہرت مظهر الخلق بسینین هل ظہرت مظهری ساعتہ در دل ایشان بجنبایند زنار در بر گردند و راه تجانہ برگرفتند و این بیت را اور و ساختند **نظم**

درون تجانہ و بیرون امنجات مسلمان شود لازنار بگل
این زنار کفر است بلکه درین رموز و اسرار است مشہور است کہ خواجہ یزید وقت مرگ زنار بر میان بست و گفت الھی ان فلت یو ما سبحانی ما اعظم نقائی و اما البوم کافر و مجوسی اقطع زنادی و اتقی ال ما شہد ان لا اله الا الله محمد رسول الله اگر چه بر قضیہ حدیث نبوی کہ من تسبہہ بقوم فهو منهم نزدیک اصحاب شرع این فعل ممنوع است فاما در مذہب ارباب حقیقت مقبول است و لهذا مولانا روم میفرماید اذ بهذا التسمیہ لیسیرتھم لا یلبسھم عین القضاۃ میفرماید برگزین شدن اندک کار نیست لکن اگر کسی را بطلن عمارت حضرت رسالت بنیاد این کفر آمد کہ گفت اللهم الی اعوذ بک من الکفر المقصود اہل شریعت بر معنی ظاہر کفر نظر دارند و فرقیہ حقیقت بر معانی باطن آن کہ فی الکفر شر عظیم و فی الزنار رموز و تمثیل من عرف حقایقہ و علم دقائقہ هو مو من حقیقی مولف است **نظم**

کفر چہ دانی کہ چیست بر تر از ان کافریت اگر تو شوی بت پرست دانی ہم این ہم آن
بت چہ شناسی کہ گیت خوبی حنش نصیت صرف مسلمان شوی یافتہ از شرک امان
سجدہ طاغوت چیست کردہ ولت و بنیم ورزی اگر کافری بر ہی از ان در زمان
چون شناسی دو کفر اول و ثانی بکوش تا کہ بسویم رسی یابی ز ایمن نشان

من ثلاثة عشر اتباعها اربعة من الالب واربعة من الام واربعة موقدة الله
تعالى واحد من خزينة الله تعالى ان چهار که از پدر است العظم والعصب الجلد
والخ وآن چهار که از مادر است الشعر واللحم والدم واللون وآن چهار که از قدرت
حق تعالی است النطق والسمع والبصر والشم وآن یکے که از خزینه الله است مولد
خلقت نفس قالیبی دیگر که مذکور و ماث و مشابہت مادر و پدر و وصیت
قال علیه السلام ان کان ماء الرجل بسقی فهو ذکر وان کان ماء المرأة
لسقی فهي انثی وان کان ماء الرجل غالباً بشبهه الولد لابیله وان کان
ماء المرأة غالباً بشبهه الولد لامه۔

رساله غریب۔ سپیدی و سیاہی فرزندان از عهد بهتر نوح پیغامبر باز
شده و قتی بهتر نوح خفته بود فوطه بسته باد آن فوطه را پر ایند برهنه می نمود یکے پسر
مهر نوح آمد و برهنه دید بخندید مهر نوح او را دعلے بد کرد از و همه حبشیان و زنجیان
شدند دم پسر آمده دید بخندید روی گردانید و برفت از و همه یا جوح و یا جوح شدند
و پسر دیگر آمده دید چشم خود پوشیده و فوطه بر اندام ایشان انداخت از و همه فرزندان
سپید روی شدند و همچنین مردے بحضرت امیر المومنین علی کرم الله وجهه آمد و
گفت من و قوم من سپید رویم و بچه که آورده است سیاه هست از من نیست
حضرت امیر المومنین امام علی کرم الله وجهه قوم او را پرسیدند در آنکه این فرزند در حل
ماند از حیض بیرون آمده بودی عورت گفت یک روز باقی بود حکم کرد که فرزند از
آن تبت۔

خلقت نفس قالیبی دیگر۔ فوله علیه السلام خلق الله تعالى
آدم من اديم الارض كلما خرجت دريته على حسب ذلك منهم
الاسود والاسيف والاحمر والاسمر والمخلب والطيب۔

نخست بیان خلقت نفس عالمی کیفیت و ترکیب آن کنیم کہ ظاہر است
رسالہ معارف مولانا روم در نفس آدمی ہزار ہزار باب است اوہر بابے
عالمیت و در ہر یک از قہر و لطف صفتہ است در یکے ناز و در یکے نیاز و در یکے محبت
در یکے عشق

در این معنی است۔ ریاضی

ای نسخه نامه الهی که توئی
بیرون ز توفیت هر چه در عالم
وای آینه جمال شاهی که توئی
در خود به طلب هر آنچه خواهی که توئی
اگر چه در قالب آدمی جلگی صفات شیطان و سبعی و بهیمی و بناتی و جمادی بقیامت
ولیکن چون باضافت بیدی مخصوص شد هر صفتی ازین صفات و میره را قابلیت
صفات البهیت کرامت گردانید و این عنایت میست از نفع روح بود
خلقت نفس قابلی و دیگر قال علیه السلام خلق الله تعالى بنی آدم

متابع او شود.
کیفیت دیگر مرصا و العباد و حقیقت بازگشت نفس انسانی سوئی حضرت
 عزت است نفوس سعدا با اختیار و نفوس اشقیاء با اضطرار قال الله تعالی ان البنا اباکم
 دیگر فرموده که باید که معرفت دون و لایق هدای و فریق حق علیهم الصلاه
 دیگر فرمود که او رشا الکتاب الذین اصطفینا من عبادنا منهم ظالم لنفسه
 و منهم مقتصد و منهم سائق بالخیرات داد الله ابن نفوس ذات ایتان
 مراد است که مجموعه روح و نفس است چون حق تعالی در وقت مراجعت
 ذات انسانی را بلفظ نفس خواند باینها النفس المطمئنة ارجی الی ربک بحقیقت
 این خطاب با ذات انسانی است.

کیفیت دیگر رهنه چنانچه در عالم ارواح ذریات را چهار صنف کرده بود
 در عالم شخص انسانی نیز چهار مرتبه نفس را ظاهر کرد مطمین و ملهم و لوازمه و اماره صغوف
 ارواح هم بدین ترتیب بود.

روح الارواح چون حق تعالی خواست که این ترکیب عجیب و شکل غریب
 آدمی را بمقتضای علوم اطلاع دهد با اقتضای حکمت نسخه از عالم اکبر و دین عالم اصغر ثبت
 کرد برین بنای شیخ بایزید قالب خود را مختصر لوح محفوظ گفت که انالوح المحفوظ پس
 قالب را بصورت افلاک و طباق زمین آفرید در فلک دوازده بروج است
 در قالب تو نیز دوازده تقه نهاده عینان و اذنان و منخران و شندیان و سبیلان
 و فم و سر و چنانچه ملایکه در طباق سموات و ارضین می آیند و می روند تو ای کالبد
 ترا چنانچه گردانید و چنانچه شش حیث جنوبی و شمالی در فلک است شش تقه در تن تو
 جانب یمن و شش جانب یسار کرد قال الله تعالی دلت تقدیر العزیز العظیم
 وید من الملک الحکیم چنانچه هفت کواکب را حکما بسعادت و شحمت بر بسته اند

قول ابن عباس - الا دبر وجهه الا رضى

رساله معارف مولانا روم ضعیف در آدمی از خاک است و جهل از
صلصال و نجار و نجیل از طین و شهوت از احاء مسنون -

خلقت نفس قالبی دیگر - محقق فرموده است که قالب آدمی را
بصورت اسم محمد آورده اند راسه کالیم و بداهه کالحاء و الیطن کالیم الشانی و در جلا ه
کالدال مولف راست

چون محمد حبیب حق بود است	جمله انسان بد دستی حبیب
آفریده بصورت نامش	پس در آن شکل بر عجب غریب
سرا و صاف نوزداتی خود	کرده آن زمره را بد پلف نصیب

رساله غریب - نیمه قالب آدمی از فرق تا پای راست آدم است و چپا و
و خطی از سر و میان کام و زبان و دندان تا فرو و خصیه که هست علامت آنست
مرصاد العباد و در هر ذره از ذریات آدم ذره خاک آدم و ذره نفس و حی
در آن تعبیه کرده تا سوال همه از ذریات آدم ممکن باشد و الاجواب بے تعلقی
روح بقالب و استماع سوال و جواب میسر نیاید پس بوقت تعلقی روح بقالب
را روح خوانند و نفخت جمله من روحی

نفس قالبی - رساله شمسیه - روح اگر چه قرب حق داشت و از مکانه و مقامات
و مکاشفه حق بهره مند بود تا ما از مد رکات صبی و شهاداتی و کلیات و جزیات هر دو عالم
خبر داشت کمالات مقامات و معرفت حقیقی ذات و صفات حق بواسطه صحبت

قالب یافت
قال شیخنا - در قالب آدمی دو عالم است علوی و سفلی علوی از ستر تاب
و سفلی از ناف تا فرود اگر علوی قوت گیر و سفلی متابعت او کند اگر سفلی قوت گیر و علوی

ریاضت و تزکیہ نفس قالبی۔ رسالہ امام غزالی۔ ہر کہ امروز خود را با تش
ریاضت و مجاہدہ بسوزد فردا آتش دوزخ را بادے کارے نباشد۔

ریاضت و مجاهده بسوز و فدا آتش و دوزخ را با دوسے کارے نباشد۔
رسالہ امام احمدی محققان ریاضت از ہزار مسئلہ یا نزوہ مسئلہ بیرون آورد
و اختیار کرده ہر کہ برین کار کند ہزار مسئلہ ریاضت نفس عمل کرده باشد یکے بہر گزنگی
و تشنگی آب و طعام نخورد و دوم بہر آزار خشم نگیرد و سیوم بہر خشم جنگ نکند و بخردی
نمائید چہارم از ناشنودہ و ناویدہ خود را دور دارد و پنجم بہر نیشے کہ باشد از سخن حق گفتن
بازماند ششم بہر عجبے نہ خند و ہنقم بہر دردے نہ نالد ششم بہر نیشے و مصیبتے جزع و فزع نکند ہفتم
بہر بعتے ناز و ادنیازگی نیارد و ہم کدج کسے مغرور نشود یا ز دہم طعام ہر کسے نخورد و دوازدہم
بہر کارے سخن نگوید سیزدہم بایہ یکس کفر اچ نکند چہار دہم بد انچہ پندیدہ حق باشد حق درودہ۔
پانزدہم از اقوال و افعال نامحمود و در باتہ چون چہل شبانرو ز برین استقامت یابند
از جلد موحدان گردند و در معرفت برو بکشایند نفس لواہ بدین ریاضت ملہم شود و ملہم

مطلبه گبر دود
نفایس الانفاس مفعول شیخا ومحمد و منا ابدال که ابدال میشود بدین
چهار چیز است اول قلت الطعام دوم قلت المنام سوم قلت الكلام و چهارم احوال
جفاء الانام ابدال آنست که ذیایم او بجای بدل شود و این سرمایه ریاضت است و در کتب
اعظم هرگز اساطیر ریاضت رومی را یافت امدی و دولت سرمدی روزی گشت
ا رساله ترجمه قشیری - قوله تعالى والذين جاهدوا فاسلوا فیهم
سئلنا یعنی آنکسانیکه مجاهده کنند و طلب قرب اهل آئینه را نیز راه خود بدیشان ناهم -
قول ابو علی وفاق اصل مجاهده بازداشتن خود نفس است از ماکولات

رسالة غوث الاعظم باعوت من اخيار المجاهدين الى اوليائهم عليه

هفت فوت بامر و سامعه و ذائقه و شامه و لامسه و ناطقه و عاقله در جسد آدمی پیدا کرد
اصلاح شود ران بر بسته و این شاخه در دل است و تیر این درین کلام مندرج که ان
فی الجسد مصفیه اذا صلیحت صلح بها سایر الجسد و اذا فسدت فسدت بها سایر الجسد الاوهی
الغالب و چنانکه دو عقده فلک راس و دنب نخعی الذات و ظهور الاثر است در قالب
صحت و سقم است و حرکات او چون حرکات کواکب و ولادت چون طلوع کواکب
و موت او چون غروب کواکب و اسقاط منزلت چون بیوط کواکب این قدر اعتبار
علوی است اما بدالم سفلی جسد تو زمین و عظام جبال و مخ چون معادن و جوف چون
دریا و امعاء و عروق چون جداول و گوشت چون خاک و موسی چون نباتات و روی
چون غار و پشت چون غامر و پیش روے مشرق و پس پشت مغرب و بین چون جنوب
و یسار چون شمال و نفس چون ریح و سخن چون رعد و اصوات چون صواعق و
خنده چون برق و گریه چون باران و اندوه و غم چون ظلمت و ایام صبا بهار و ایام
سبب و ایام کهولت خریف و ایام شیخوخت شکتا و خواب چون مرگ و بیداری
حیات خواص جمیع موجودات از حیوان صامت و ناطق و نباتات و فلکیات و
جز آن در نقطه خاک تعبیه کرده اند اما آدمی در هیچ چیز باز نیاید

کیفیت قالبی دیگر رساله صنعانی حق تعالی قالب را بدین از طبیعت
ساخته و بدو است چهل عمود عظام و نهصد و بیست بند اعضا بر دو ستون بالادشته
و بر پایه عمارت آن خزینه شش خادم نصب کرده بدین اسامی جاذبه و دافعه و ماسکه
و دافعه و غاذیه و نامیه و در میان آن خزینه جسمانی جوهری لطیف و گوهری لطیف
روحانی یعنی دل و روح و دلیعت نهاد و در حرم آن خزینه لالی و ارقیت مختلف
اللون از طحال و امعاء شوارع بنشاند و صد و ششت جوے در آن بدین روان
کرد و پنج حارس یعنی حواس خمس برائے محافظت آن شهرستان مومل کرد و

قول شیخ ابو بکر نفس وقتی کافر است وقتی منافق و وقتی مرئی
کافر از آنکه هرگز با حق سازد و منافق از آنکه عهد وفا نکند و مرئی سبب آنکه هر کار
که کند بر با باشد.

کشف محبوب بر رگه نفس را بصورت مار دید گفتم من نجات دهنده
دورستان حق ام اگر من با ایشان نباشم ایشان بپاکی خود مغرور گردند و منکر گردند
چه هرگاه در طهارت دل و صفای سر و نور ولایت و استقامت طاعت خود بینند
آن دیدن ایشان را زهر قاتل باشد چون مرا بینند آن نظر را از ایشان بخیزد.

ادب المریدین النفس صَوِّرُ وَالنَّظَرُ إِلَيْهَا شَرٌّ وَالنَّظَرُ فِيهَا
عبادة نظم

یک نفس تو صدیک است مگر بتوایی بشکن بت نفس خود مکن آسانی
قول محقق نفس عین است نه صفت بلکه او را صفات است مجایز

برائے قنای اوصاف نفس است نه برائے قنای عین نفس
قول خدمت خواجہ شیخ الاسلام و المسلمین شیخ زین الحق
والدین داود حسین شیرازی نفس آدمی مثال مفاکے و گورے است که
در آن انواع نجاست و مردار افتاده باشد اگر سیله در آید آنرا پاک کند چنانچه نماز
بدان جا توان گزارد و اگر در پاک کردن آن مشغول شوند از یک جانب پاک
میکنند و دیگر جانب می افتد فاما طریق خواجگان ما آنست که نظر بر حق دارند
تا فیض عنایت در آید تمام را پاک کند.

رساله مختصر احیاء العلوم - اعدی عبد و لابن آدم من نفسه مردم با
دشمن که بسازد از شر او آیین گردد فاما چون باد شمس نفس بسازد مردم را پاک
کند هر کرا نیکو داری و به پردری در قیامت شکر تو گوید مگر نفس تو که از تو گله کند

مستاهد فی اسامع او الخ باخوت لا بد للطالبین من المجاہدہ کمالاً بدلہم
مثنیٰ۔ رسالہ خواجہ جنید۔ اجمع ہزار پیر طریقت است کہ نہایت ریاضت انت
ہر بار کہ دل خود را طلب کنی ملازم حق یابی۔

رسالہ سیدی رفاعی۔ الیاضہ ہوا الاعراض عن التہوانبہ و
الاقبال الی طرق الدامیۃ فہند الشریعہ مما کان حراماً و عند الطرفیۃ
مما کان مباحاً و عند الحقیقۃ مما کان حلالاً۔

قول محقق۔ ہر چند کہ استقامت اعمال قالب بر قلب زیادت میشود
اثر ایمان از غیب در دل می افزاید۔ لیکن داد و ایماناً مع ایمان ہر ستر این نیست
مقتدا یان اصحاب ریاضت فرمودہ اند از نفس قالبی عمل شیطانی و ظلمانی پدید آید
بنفس بخاری رسد و از ان کہ در تے بدل سرایت کند و از دل غشاوتے بروح رسد
نورانیت روح در حجاب افتد راہ روح بعالم غیب بستہ شود و فیض بد و کمتر رسد
پس بقدر حجاب بنیائی و شنوائی و گویائی روح نقصان پذیرد اگر بر قانون شریعت
معاہجت نمایند بصفت صمد بکرم عی فہم لا یعقلون موصوف گردند ہر چند
استقامت اعمال جنہ بر قالب زیادہ میشود اثر ایمان از غیب در دل می افزاید۔
کیفیت نفس بخاری۔ رسالہ کشف اسرار۔ و نفس کہ در تے
است مزوج ہوا و میل ادب را دلفاذا مر خود و خاصیت او خلاف حق۔

قول شیخ جنید۔ لباس الکفر قبا مک علی مراد نفسک بنائے
کفر بر مراد نفس است چہ نفس را با اسلام مقارنت نیست لا محالہ اعراض از اسلام
نماید و معرض منکر بود و منکر بیگانہ۔

رسالہ گزیدہ۔ ولا تقتلوا نفسکم ای لا تخلصوا یعنی غافل مباشید
از نفس خود ہر کہ از نفس خود غافل شود نفس او را بکشد۔

و ارحام محفوظ اند از صلب بصلب و از رحم بر رحم می پیوندند یعنی در نقطه پدر و نیمه در
نقطه مادر تعبیه کرده و لهذا بعد فنائی نفس بخاری خواهد ماند یا در بهشت یا در دوزخ
و آنکه حضرت رسالت فرمود که لفسک یلین بحسبک یعنی نفس میان دو پهلواست
آنست که بیشتر اثر صفای او از میان دو پهلوا ظاهر میشود.

معرفت نفس بخاری - رساله سرالذکر نفس سه است اماره و لوازمه و مطبئه
اماره قوله تعالى و ما ابرى نفسی ان النفس الامارة بالسوء ۱ الا ما رحم ربی
این نفس را روینده گویند که همه احوال موافق قهر است و افعالش پسندیده شیطان
و مذمات بد و مضاف و تخم فساد و مایل بشهوات و کافراست اگر ریاضت ندی
دعوی خدای کند و اگر بسته ادعی کسری و از جمله عیبهای که طاعت آموختن است تا مرد
را در هملکه ریا و سالوس و ناموس اندازد و خود پرست گرداند و از ثقل عبودیت فتور
بر مرد نهد تا از دوام عبادت منقطع شود تا ثبات را بشهوات از راه برد و زاهدان
را بجاه زید فریب و صابران را در غضب آرد و فقرا را بسوال متهم کند و عارفان را
بر خست و شبهات افکند تا حق تعالی را شناسی نفس را ندانی و دانستن او
وقت باشد که مجبور بر مقامات و سیر بر حالات و طیر در مکاشفات شده باشد
نفس صورتی و شبیهی و مثلی ندارد و آنچه او را نفس خوانند از صفات قهر است و
در تحیل نیاید خطره است که ارعالم کفر در دل متعن و رود کند و دعوی او از معنی بدی
آید و آن لقاء حق است اگر بدانی که نفس چیست او نفس نفس است و اگر حبس
نفس بداند که نفس چیست حق است و این سریت میان عارفان میان
حق - اما نفس لوازمه - قال الله تعالى لا اله الا هو بالنعس ۲ الوامه این را
جوینده خوانند یعنی دل مخزون که همه وقت در طلب حق اند و بکین باشد چون
در افواه خلق اسم نفس افتاده دل ندانند.

مراد هر که بر آری مطیع امر تو شود و مکر نفس که امر تو شود چون مراد بیا بد-
 رساله ششم صد شبر در رسته آن تباهی نه کند که یک ساعت شیطان
 با مردم کند و صد شیطان آن تباهی نه کند که یک رفیق بد کند و صد رفیق بد آن
 تباهی نه کند که یک ساعت نفس کند **نظم** -

ای نفس خسیس و گره و هر جایی بر هر شگه که بر رستم قلب آئی
قول محقق خلق پر سه گره اند که و سه را تو رفیق دادی تا روح ایشان نفس را
 مغفور کرد سعادت ابدی یافتند و آن جدنا لهم العالیون و گره و سه را شقاوت
 در راه نهادند تا نفس ایشان روح را غلبه کرد شقاوت یافتند قال الله تعالی الا
 ان حزب الشیطان هم الخاسرون و گره و سه موقوف ماندند تا وقت مرگ اگر
 وقت مردن دل او هم رنگ نفس ماند شقاوت آید و اگر نفس رنگ دل گرفت
 سعادت روئے نمود و اگر موقوف ماند اهل اعراف بود قال الله تعالی و علی الاعمال
 رجال یحیرون کلاً بسماء هم قال النبی صلی الله علیه وسلم اما الاعمال
 ما یخو اتیتم

رساله مرصا و العباد و نفس بخاری که متائس اول است و در جمیع اعضاء
 داخل است چنانچه روغن در کنبه و این نفس در جمیع اعضاء حیوانا باشد اما نفس انسان را بقا بود
 و نفس حیوانا را نه زیرا چه خلقت او بخاصیت عناصر است ناچیز گردد و بقای نفس
 انسانی را دو سبب است یکی بقای حق در تحمیل طینت که خیرت طینت اوم بدی
 دوم بقای روح وقت از درج با قالب که قال الله تعالی و لفحت منه من روحی
 ازین از دو واج دو فرزند متولد شد یکی دل دوم نفس بخاری دل پسر آمد مانند پدر شد که
 روح است و نفس دختر شد با در مانند گشت که خاک است پس آن ذرات در اصل

بصورت کفار کنند و این عوام مومنان و معاصیان را باشد و اصحاب المشاکمه -
ایشانند که از چپا در دوزخ روند تا آلائش معاصی ازان قوم محو شود و معاصی ایشان بر عباد
غالب آید و اما من خفت موازنه فامه ها و بیه صفت ایشان است و اگر
برگنا و خود معترف شوند شاید که بتوبه ایشان قبول افتد و اخرون اعتراض و ابدن لوهم
حلطوا عملا صالحا و آخر سیئاعسی الله ان یلغب علیهم -

ملاحظه - از حق تعالی خطاب یافته با ذوق و بی شعور و ایشان با بهام ربانی
حق را از باطل بشناسند آنگاه متبع حق کنند و از باطل اجتناب نمایند **فَاللَّهُ هَا**
فخوره ها و نقوبها این باشد و ملهم را مقتصد هم گویند جهت آنکه متربط و وصف
برو یکی صف انبیاء و صف اولیا از اول صف اثر بر توفیق برایشان رسیده -
و خطاب الست بر بکم از پس پرده شنیدند و ذوق آن گرفتند اگر چه در ابتدا بر مراد
نفس قدم نهاده باشد و بعنایت حق ازان روئے گردانیده و معاصی ایشان بطاعت
اطاعت بدل شده اولئك یبدل الله سیئاتهم حسنات این باشد و بعد و تا
بمقام خود برسد پس سابق و الهامی برایشان ثابت گردد و از جانب راستا در بهشت
روند و اصحاب المیزنه خواص اولیا باشد -

مطینه - نفس آرامش یافته بخوشنودی خدا بود یا اینکه النفس
المطمئنة ترجی الی ربك راضیه مرصیه برین حاکمست از پیشگاه بهشت
برویت رسند و ادخلی جنتی سر این معنی است ان الذین سبقت لهم منا الحسنی
اولئك عنها مبعدون یعنی ایشان کز امارگی و لواگی و هوادور باشند و السابقون
السابقون اولئك المقربون صفت ایشان بود و منهم سابق بالخیرات ایشان
بودند و این مقام انبیا و اولیاء خاص النخاص باشد -

رساله گزیده - اماره نفس شهوت است و لوازمه نفس سعصیت و مطینه نفس

اما نفس مطمئنه قال الله تعالى يا ايها النفس المطمئنة ارحي الى

ربك راضية مرضية اين را نفس گویند و روح ناطقه خوانند۔

منه معرفت نفس بر سه قسم است عام و خاص و خاص الخاص معرفت

عام صورت و افعال او را بشناسد آنچه ناموافق تربیت و طریقت باشد و معرفت

خاص مرصدا و العباد و نفس چهار است اماره و لوازم و ملهمه و مطمئنه اماره این

النفس الاماره بالسوء این نفس تجاری قهر و تر الهی است و متشا و جمیع ذایم بر مومنان

عاصی و منافقان و کافران نسبت دارد و مقام ایشان در صف چهارم بود و از مقام

خود نتوانند گزشت و شقی و مود و داند که لا یصلیها الا لا شقی الذی کذب و لو لی برین

حاکم است اشقی کافران و منافقان اند که کلی روی بد بنا و تمتعات آن آورده اند

جا وید در دوزخ باشد خالیدین و بیها ابد ایشان بوند فاما شقی عاصیان باشند۔

بموا افتت هوای نفس کار می کنند و برخالفند فرمانهای حق مصر باشد و می مانند

که بد می کنیم و دل ایشان بقبول سعادت ایمان و گفتن کلمه طیب و صوم و صلوة

باشد و لیکن بخالفند بعضی فرمانهایم کنند بشفاعت رسول الله جا وید در دوزخ

باشد اگر چه از دوزخ سوخته چون انگشت سیاه بیرون آرند فاما رویهای ایشان

چون ماه شب چهاردهم تابان باشد و بر پیشانیهای ایشان نبشته که هؤلاء حققاء الله

من النار حضرت رسالت صلی الله علیه و اله و سلم فرموده بیشتر امتان مرا که بد و زرخ

برند سبب دمان و فرج باشد۔ **مولف راست**

از گفت کذب و غیبت و از خوردن حرام دیگر زنا و فعل لواطت علی الدوام

لوازمه۔ و لا افسم بالنفس الا لای امله یعنی صاحبان نفس لوازمه سبب فسق

و فجور است بسیار کنند و ایشان ظالمان نفس خود هم باشند که قال الله تعالی منهم

ظالم لنفسه نام ظالمی ازین جهت یافتند با آنچه نور ایمان در دل دارند و می معطل

غضب آنست از حسد نخواهد که کسی را چیزی باشد و خاصیت هوا آنکه خواهد هر چه دیگر
دارد ملازم باشد و جمیع ذایم دیگر ازین دو صفت متولد میشود و این دو صفت در نفس
ضرورت می باشد هوا جذب منافع کند و غضب دفع مضرت تا نفس در عالم
کون و فساد باقی ماند و پرورش یابد و این دو صفت معتدل باید و اگر زیادت باشد
عقل و ایمان را مضرت نماید قال علیه السلام **الهوى البغض لله عیدک في الارض**
یعنی دشمن ترین خدا آنست که پرستیده میشود بر زمین نزدیک حق تعالی دشمن ترین خلق
در زمین آنانند که می پرستند هوا را نفس را۔

قال المحقق الغضب مفتاح کل شر چون ملائکه صفات سبعی در قالب آدم دیده
گفتند **اجتمعل فیها من یفسد فیها ویسوء الدماء**۔

رساله عین القضاہ۔ فی الله تعالی هو علم قوی منا الحد و من
دوله الله۔ جمال اسلام کے نیم چون بت هوای پرستم اسلام وقتے باشد کہ از معبود
هوای معبود خدای روی آریم۔

کشف محبوب۔ ہوا عبارت است از اوصاف نفس بخاری و ہر روز سجد
و شصت لباس الوہیت پوشد و بندہ را بفضالت دعوت کند۔

طوالع الهوی تنجیہ فی النار تجز صاجبها الی السلام ہوا درختی
است در دوزخ بتلائے ہوا بدان آویختہ است و آن درخت مراورای کشد سوے
دوزخ۔ کیمیائے سعادت۔ حق تعالی ہوا را از میان جلال و جمال پیدا آورد
فاما جمال را ہوا حجاب شد۔

رساله خواجہ ذوالنون مصری گفت یکے را دیدم در هوای پر دگفتیم
این از چه یافتی گفت قدیم بر ہوا ہنادم در ہوا شدم۔
خواجہ نظامی گوید۔

طاعت و عبادت و معرفت است.

رساله محبت الاسلام تا نفس ظلمی و جهولی خود یعنی هوا و غضب را بحال اعتدال نرساند شناخت نفس ممکن نشود که از کیست و بر چه آفریده اند و در هر مقامی چه کار خواهد کرد چون کمال معرفت از ظاهر شد دیوانگی و پروا نگی بنور بخشی شمع حقیقی رسد کت له سمعنا و نصر اولسانا باشد و بشرف بی سیم و بی بیصر و بی منطق مشرف شود و هر کس نفس را به پروا نگی شناخت حق را بشمعی شناخت.

روح الارواح فردا نفس اماره بظلم و جنایت خود اقرار کند کرم الهی دستش گیرد و بمقید جاتیان رساند.

معرفت هوا و غضب رساله مرصدا و العباد هوا و غضب نفس را در وصف ذاتی است و این خاصیت خاص است و خمیرمایه دوزخ است و هوا را خاصیت خاک و آب است میل او سوی سفلی باشد و غضب را خاصیت باد و آتش است میل او ببالا و نزع بود هوا سفلی و ماده است و غضب علوی و زبر بر بهاء هوا غالب است و غضب مغلوب و بر سباع غضب غالب است و هوا مغلوب است هوا بصفحت جهولی و غضب بظلمی موصوف است هوا اگر از حد اعتدال تجاوز کند غالب شود شره و حرص و ابل و خست و دنارت و بخل و خیانت و شهوت بار آورد قال علیه السلام الهوی و الشهوت معجونه بطینت ابن آدم فاما اگر غضب از حد اعتدال تجاوز کند غلبه نماید مردم را بدخوی و تکبر و حدست و تندی و خود را نگی و استبداد و بی تباقی و ترفع و صلابت مستولی گردد و اگر صفت غضب یکم مغلوب و ناقص افتد بے حرمتی و بے عزتی و کسلان و عجز و دیوانگی و ذلت روی دهد و اگر ناگاه غضب غالب شود و نتوانست راند حقد در باطن پیدا آید و اگر هوا و غضب هر دو غالب آمدند حد متولد شود و خایت

چون در تن پیوست بر براق و نجات فیه من روحی سوار آمده و هرگاه که از قالب
مراجعت کند بر براق نفس سوار شود تا آنجا که جداست و براق نفس که دو شهر
دارد یکے موادوم غضب بے این دو تواند پرید۔

قول محقق۔ لا اله الا الله ما سلك احد طريقا الى الله تعالى
اگر موانع بود بهیچکس راه بخدا نتوانست بر چون مواروی بعلو آرد همه عشق و محبت
گردد و چون غضب قصد علو کند همه غیرت و بهمت گردد و روح را بر اے وصول
حضرت بدین دو آلت احتیاج تمام است زیرا که روح پیش از اتصال بقالب
این دو آلت نداشت۔ **مولف راست است۔**

این ترکیب نفس بخاری و هوا و غضب است بے این دو دیگر ترکیب است با انواع
ترکیب نفس بخاری۔ رساله سرالمنذر۔ اگر خواهی نفس مطیع تو شو و مطیع
حق شوی تا زمام ابد است تو دهنند و اگر نه زمام تو بدست او دهنند۔

رساله شمسیه۔ تا عقبات اذنامی نفس را قطع کنی جمال معانی روح
نتوانی دید چون میل حق از دون دی قوی گردد مرادات نفس پست شود و مل
الحمد لله قلیدہ ترا العجب کثیرا۔

منه۔ کلید در دوزخ مرادات دادن نفس است و کلید ابواب بهشت
منع و نهی بواسطه نفس و اعراض نمودن اروے و نفی النفس عن الهوی فان
الحجة هی لما ویسر این معنی است۔

رساله شیخ ابوبکر وراق۔ سلامتی نفس بدو چیز است تجویعها فی
تنبیجها و تنبلیجها فی تجویعها۔

رساله عین القضاة۔ چون از تشبیه و شک فارغ آید نفس او را
برنگ دل گرداند الله هم فی الدنیا و قلوبهم فی الاخری لا یستوفون۔

مهرز هوا تا فتن از سردی است ترک هوا قوت پیغامبری است
 هوا بر دو نوع است یکی هوای لذات و شهوات این دو در خرابات بر دو
 خلق از فتنه او امین باشد و دوم هوای جاه و ریاست است صاحب این دو
 در دیوانها و صوامع می باشد و فتنه خلق گردد.

رساله روح الارواح هوام را حجتن است هر کس را آنجا بردش که مراد او باشد
 قول خواجه جنید هر که ترک هوا کند بصلت حق مکرم شود و هر که غضب فرد
 خورد بصفت طیبی حق سیراب گردد.

ترکیه نفس بخاری مرصدا و العباد و سالک را حقیقت باید که دو صفت داشته
 مذکور را با اعتدال دارد و بفرمان شیخ استعجال نماید و در تقوی کوشد نه در خصمت محوین
 دو صفت یکی ممکن نیست که جملی است فلاسفه از بنیاد غلط افتادند که سجاعت ال
 نتوانستند داشت. هر که جاذب منافع است اگر بقدر حاجت و ضروری جذب
 نمند و میل بر زیادت افتد از بنیاده روی نماید و از ان حرص تولد شود و اگر بجهت
 پیش نهاد عمر ذخیره کند اهل ظاهر گردد و بخل آید و اگر بخل بجزیره ذلیل و دنی کند خست
 و نات پدید آید و اگر چیزی لذت نخواهد شهوت زیادت شود و اگر ازین صفات و خلقت
 یکم مغلوب افتاده است انوثت و خنوثت و فرومایگی روی دهد.

ترکیه دیگر چون هوا و غضب در نفس اعتدال یافت صفات حمیده پیدا
 چنانچه حیا و جود و سخا و شجاعت و تواضع و مروت و قناعت و شکر و صبر و وقار و شجاعت
 و اخلاق دیگر پس نفس از امارگی بمطنگی رسد و بارکش روح شریف گردد و در قطع منافع
 و مر حل سفلی و علوی براق صفت بعارج اعلی عیش و مدارج قباب تو سین رسد و بحق
 خطاب ارجعی الی ربک را ضمیمه هر صیغه شود چه روح را در آمدن بعالم
 سفلی و رفتن بعالم علوی بمرکب چاره نیست که او پیاده تواند آمد و رفت

معرفت ذات حق طلبہ نفس حقیقت خود را آئینہ ساز و دوران آئینہ نفس محمد را شناسد
پس از آن نفس محمد را آئینہ سازد کہ درایت بقی لبلة المعراج فی احسن صوره نظر
آن آئینہ آمده است۔ مولف راست
نفس چون بر درگاہ دل پرده داری افتد
ہر کہ زد بگشت بکسر دستگاہ دل رسد

بیان ششم

کیفیت و ماہیت و اوصاف و معرفت و امراض و معالجت و
وحیات و ممات و دل و شمال صاحبان

کیفیت و ماہیت و دل و کلمات قدسی۔ ان فی جسد ابن آدم
لمضغۃ و فی المضغۃ قلب و فی القلب عقل و فی العقل قوۃ و فی
القوۃ ادروح و فی الروح خفی و فی الخفی نور و فی النور انوار۔

مرصاد العباد۔ قال علیہ السلام ان فی جسد ابن آدم لمضغۃ اذا
صلحت صلح بها سایر الجسد و اذا فسدت فسدت بها سایر الجسد الا و فی
القلب۔ دل پارہ گوشت است صنوبری جانب پہلوئے چپ آدمی زیر سینہ و این
صورت جمیع حیوانات راست فاما و لے کہ آدمی راست و بر و جانے است روحانی کہ
حیوانات دیگر ندارد و آن جان دل آدمی را از محبت و معرفت حق و لے دیگر ہست کہ
ہر آدمی را نیست قوله تعالیٰ ان فی ذلک لکدرا لمن کان لہ قلب۔

محققہ گوید۔ ان فی الدنیا الساماکتبر و القلب فی الانسان قلیل
یعنی آن دل کسے برابر باشد کہ اور ابا حق تعالیٰ انسے محبتے بود ازین دل حقیقی مراد است
کہ دل جان گویند۔ نظم
سر نشتر عشق بر برگ روح زدند
یک قطرہ فرو چکید نامش دل شد

قول خدمت خواجه مردے بود نفس را هر صورت و حیثیت خود
 بر مصلحت نشسته وید پر سیدی گشتی گفت نفس تو آن مرد است قد او بشتن و کشتن ادا آغاز
 کرد نفس گفت زدن و کشتن من این چنین نباشد خلاف من کن این گفت و
 ناپیدا شد بمفهوم طالبان معانی نفس باد که کیفیت و معرفت و ترکیب و اوصاف نفس
 قلبی در شامل دل مشح و کیفی باز داده شده است مبرهن خواهد شد۔
کیفیت و معرفت نفس روحی۔ رساله جاوید نامه حضرت رسالت
 فرمود من عرف نفسه فقد عرف ربه۔ چون از معرفت نفس معرفت الله تعالی
 می توان رسید پس فرض آمد که معرفت جمیع نفوس حاصل کند حق تعالی نفس روحی
 را بصفته آفریده است که همه اوصاف موصوف تواند شد۔ و بهر صفتیکه موصوف
 شود او را نامی بود چنانچه مطہین و طہم و لوامه و اماره و کلمه طیب و جان جان هم
 گویند و اوست که ادراک چیزها کند و حقیقت جمله بحیثیت و بمعنی دیگر این نفس را
 طبعی و حیوانی و نفسانی هم گویند مبدء النفس طبعی در جگر است که آن غذا با با اندامها
 رساند و لذات را طلبست و مبدء الروح حیوانی در دست و فعل او در رگها است
 و اندامها را نگه دار یعنی زنده دارد و طلب ریاست کند و این روح لطیف تر از روح
 طبعی است و مبدء الروح نفسانی در دماغ است و او کار فرمای حواس ظاہر
 و باطن است و فرق کننده میان حق و باطل۔

تتمید است۔ هر که معرفت نفس خود حاصل کرد معرفت نفس محمد رسول الله
 صلی الله علیه و سلم او را حاصل شود لقا جاء کمر رسول من النفس کمر تر این معنی
 است و هر که معرفت نفس محمد رسول الله صلی الله علیه و سلم حاصل کرد معرفت و معرفت
 ذات باری تعالی است اگر چه که از هر که معرفت ذات حاصل کند مگر بر منبر که
 من رانی فقد رانی الحق این باشد هر که خود شناس نیست محمد شناس نباشد هر که

الوہیت اینجا است نفس و شیطان راجز در طور صدر دیگر اطوار مجال از دو حامی نبیا و حجتا مرسل شیطان مادر تر این معنی است۔

فوائد الفوائد طور سه است اول طور حسن آنچه مطعومات و مشروبات و مثل این تجس معلوم شود دوم طور عقل بد و علم متعلق است کسبی و بدیهی سیدوم طور قدس آنکه در عالم قدسی رسیده باشد کینہائے عقلی و بدیهی بدانند و این کار احضار انبیاء و اولیا است۔

کیفیت دیگر تولد دل از قالب و روح است قالب مادر است و روح

پدر است خواجه نظامی فرماید

چون ملک العرش جهان آفرید	ملکت صورت و جان آفرید
دل کہ برو سکہ سلطانیست	اکدش جسمانی و روحانیست
زین دو ہم آغوش دل مد پدید	آن خلفہ کو نجلافت رسید
و ادب تزیین کرم ریزشے	صورت و جان را بہم آمیزشے

و دل پسر است بہ پدر ماند و از پدر لطافت گرفتہ و از مادر کہ خاک است و قاریافتہ محمود الطرفین و مرضی البجانبین۔

روح الارواح۔ دل نہ روح است و نہ قالب اگر روح است جسم از

کجا است و اگر قالب است لطافت بہر چراست نہ این است و نہ آن ہم این است و ہم آن۔

کیفیت دیگر۔ دل وزیر و بادشاہ است یکے روح دوم نفس اگر نفس برو غالب آید انقیاد او کند و اگر روح غالب شود مطاعت او واجب بیند۔ سبی القلب قلبا ثقلیہ۔

رموز النواہین صاحب تالیف۔ و لیکہ ہمہ وقت بما سوی اللہ مشغول

مرصاد العباد و کیفیت دل دیگر - این مضمون را هفت طور است قوله
 تعالی و قد خلقکم اطوارا برین جایست طور اول را صد زبانت و جائے
 اسلام است که امن تنج الله صدرا للسلام و هو علی نور من ربه و
 این طور پوست دل است و محل وسواس شیطان و تسوئل نفس است که یوسوس
 فی صدور الناس من الجنة و الناس اگر معاذ الله بشوم معاصی و تاثیر قهر الهی
 نور اسلام فتور پذیر و ظلمت کفر فرو گیر و لا کن من شیخ بالکفر صدرا در مقام دائم
 همورین طور است صورت و خاصیت هر یک زیمه در محل گفته آید طور دوم را قلب
 نام است معدن ایمان و خزانه حق است و اولئک کتب فی قلوبهم الايمان
 برین جایست و خانه نور عقلست فیکون لهم قلوب یعقلون بهارینای دل
 که آنرا بصیرت گویند هم اینجا است حسن بصر ظاهر بر نور بصیرت است و لیکن
 لغی القلوب التي فی الصدور طور سیدم را شفاف نام است جائے محبت
 و شفقت اولاد و احقاد و محل عشق و مودت خلق و اولیاء و انبیا است قوله تعالی
 قد شفقتنا احبا و یغیران و مشایخان را محبت بر مردمان و امتان هم ازین طور
 است عشق مجازی ازین طور نگذر دازین جا است که حضرت رسالت فرمود حبیب
 المؤمن الدنيا بلته الطیب و السام و فراه عین فی الصلوة و جائے دیگر
 فرمود اولادنا اکبادنا طور چهارم را فواد نام است محل مشاهده و رویت جلال
 و جمال و صفات دیگر است ما کذب الفواد ای شیرین مخنی است - طور پنجم
 را حقیقت القلب نام است مقام شوق و ذوق و محبت و عشق باری تعالی است
 دوستی غیر از اجمال نیست طور ششم سواد خوانند مقام مکاشفات غیبی و علم من
 لدنی و معارف حروف مقطعات و مخبئه اسرار الهی و علم اسماء است که و علم آدم الاسماء
 کلامها اینجا است طور هفتم مهجبه القلب است ظهور انوار صفات ذاتی و تجلیات

پنجم باطن مشاہدہ منجائبات کند و بگوش دل استماع کلام حق و بمشام دل رواج
غیب بویید و بکلام دل ذوق محبت و ایمان و شوق و عرفان یابد و جس پس دل عقل
است کہ بدان معقولات عالم فهم کند پس ترقی درجات آدمی در سلامتی حواس دل
است الا من اتى الله بقلب سليم

منہ - دل پنجم صرف است در دریای صورت آدمی انداخته و دران
در قیمتی روح پنهان کرده تا بدریای اشکال صورت دل فرو نشوی بدان در گرانمایہ
کہ روح قدسی است نرسی مثال دل چون لکن است و روح چون شمع در خانه صورت
نہادہ اگر چه یک محل است ہمہ خانہ بوی روشن است مثل نور کہ شکات
فیہا مصباح -

کیفیت دل دیگر - مرصا و العباد گل دل از ملاط بہت است از
آنجا آورده اند و با بحیات ابدی سرشتند و بہ تصد و شخصت نظر عنایت منظور
گردانیدند چون بکمال رسید خزانہ خاص الہی شد و دران خزانہ گوہر ہای گرانمایہ و
بہ ہر ہای اسرار محبت و عشق و معرفت و قرب داشتند و از خانہ ان ملکوت مخفی
کردند و این ستر با ایشان بکشانند و گفتند الانسان سری و اناسرہ -

کیفیت دل دیگر - دل آدمی را در آفرینش آہن آئینہ ساختند تا آئینہ
روشن از واید اگر نیکو نگاہداری روئے ہمہ عالم در و بہاید موقوف راست
ترا گر روشن است آئینہ روئے حاد و بینی چہ باشد روئے جان نے نریخ جان و روئینی
و گرنہ زنگار گیر و محبوب شود و کلایل مران علی قلوب ہمہ ما کافو ایکسبون -

رسالہ مرصا و العباد - در جہد و بہا قفلہا نہادہ اند قولہ تعالی ام علی قلوب
افعالہا حق تعالی بغنایت خویش این افعال را کلیدے با سہ و ندانہ پیدا گردانید
قولہ تعالی له معالبد السموات والارض اول دندانہ شریعت است چون

باشد و بجزیره و هوا جس بازی کند و برائے خود نمائی سخن حق نشود و جمال الله نه بیند و فلوب

الاهیة سر این معنی است - **نظم**

دل بر آب تسوئے پر آب سکت / تا بجنید نیست روئے درو -

ننماید بجهیج و جسم مگر / آنکه ماند ز جنبش آب سبو

کیفیت دیگر مرصدا و العباد - دل را یک روئے بروج است و دوم بقا

هر دو فیض که از روح می ستاند بقا لب قسمت میکند و بجاری رگهای باریک که از هر عضوی

بدل اتصال دارد و در آن رگ برسد و اعضا را بحس و حرکت می آر و میرساند اگر فیض روح

در آن رگ نرسد آن عضو از حرکت بماند و مغلوب شود و اگر فیض بدل نرسد جمله قالب

از کار بماند و حیات منقطع گردد و چون دل بصفت فیض موصوف میشود و آنگاه بصفات روح

بحیات و علم و عقل و سمع و بصر و بصفات دیگر متجلی میگردد و دل چون بحال تصفیه رسد

سختن جمیع تجلی صفات الوهیت شود و در شان زوی چند کثرت و بر طریق کوه طور به تجلی

سرانگتنه پاره پاره مگردد -

رساله خواجه شبل - چگونگی دلهامتنوع است - تندرست دل پیغامبران دانند

دل عارفان منور و دل پرینه گاران زنده دل مومنان غافل دل منافقان بیمار دل

گناه گاران مرده دل کافران - حق تعالی ستونی از یاقوت سرخ آفریده است سر آن

ستون زیر عرش است و بن آن در دل مومنان چون مومن کلمه طیب گوید عرش بجنبند

و از سرش آن مومنان خواهد تا آنکه ایشان زنده باشند فرمان شود ای عرش بجنب و قرار گیر

گوید قرار بگیرم تا گوینده کلمه را بنیامری فرمان آید آمرزیدم -

کیفیت دیگر **رساله سر الله عین القضاة** چنانچه قالب را پنج حس

ظاهر است دیدن و شنیدن و بوییدن و چشیدن و گرفتن و عالم شهادت را بدین

ادراک میکند دل را نیز پنج حس باطن است که بدان ادراک عالم غیب میکند -

شیخ آئینه دل و لوح خدا است پس حق را در جان شیخ نبیند و شیخ خود را در جان مزیند
کیفیت دیگر - قال علیه السلام مثل القلب مثل ريشة ياد في
 فلاة يقلبها الريح - این بیابان بین الاصبغین من اصابع الرحمن است و لها را
 باد حمت الهی در عالمها میگرداند و در عالم روزگاری جولان میکند فهم کن این کدام باد
 باشد که دل را میگرداند از مصطفی بشنوا لستوا الیخ فانها من نفس الرحمن **قطعه**
 بادے کہ سحرگہ ز سر کوئے تو آید جانهاش فدا باد کز بوسے تو آید

این آن باد است کہ نفس رحمانی گویند -
کشف محبوب - دل بر مثال آسمان است و تن مثال زمین چنانچہ زمین
 را بهفت اقلیم است و آسمان را بهفت طبق و قالب را بهفت عضو دل را بهفت طو
 است و بهفت طور سجده کردن واجب است سجده اطوار آنست کہ رؤی از مخلوقات
 بگرداند و از تعلقات عقبوی نیز برآشود و در جمیع چیز توجیه حق کند **قطعه** -

ای دل تو ہزار سجده بر پیش رخسار کان سجده کہ تن کند نماز کے نبور
قول ابن عباس - قال الله تعالى بل هو قرآن مجید فی لوح محفوظ
 دل مومن است کما قال فی کلمات الدسی ما وسعنی ارضی ولا سماء ولا کون
 وسعنی قلب عبدهی المومن یعنی زمین مرا بہر تابد و آسمان طاقت نماند و عرش
 در خور مانیاید دل مومن را قبول کرد سخت ما و را قبول کرده بودیم یکے از مصطفی پر سید
 این الله گفت فی قلوب عبادہ و هو معکم اینما کنتم و این باشد چون دل
 ترا حاصل شد بوجہ جمال عزت خود ترا نماید -

کیفیت دل دیگر صاحب مرصا و العباد میفرماید حق تعالی چون
 دل را آفرید عقل بر بین او داشت و ہوا بر مثال و عشق بر پیش اصحاب میس آناں کہ
 متابعت عقل کردند و اصحاب شمال متابعت ہوا نمودند و متابعت عشق آناں

و ندانند شریعت برین پره نفس برسد نفس از بند معاصی خلاص یابد دوم ندانند طریقت است چون بر پره دل رسد که در ارات و ذامم باطن برود و دل محبت حق گراید سیم ندانند حقیقت است چون بر پره روح بنشیند عالم جبروت و ملاهوت معاينه کند صرب الله مثلا للذين آمنوا امراد ازین ضرب مثل فضل و تکلیف است کیفیت دیگر قلب المومن من الاصبغین من اصباح الرحمن قلبها

کیف یساع چون دل بین اصبغین الله است یعنی در قهر و لطف حق تعالی از هم حمیده آید و هم ذمیه هم او را مرض باشد و هم صحت و هم موت باشد و هم حیات کیفیت دیگر امر صا و العباد و دل دایم متحرک است مانند افلاک بسعد و نحس و دوازده بروج دارد در استار دل همه حماید است بزرگ سرخ چنانچه حیا وجود و صفا و تواضع و مروت و قناعت و صبر و اخلاص و محبت و معرفت و ثبات و چای پره ذامم است بزرگ سیاه چنانچه غضب و کذب و شهوت و بخل و کبر و حق و حسد و عجب و حرص و بغض

کیفیت دیگر دل را قلب گویند سبب آنکه میست او در آفرینش باز گونه آفرینش است حکمت الهی آن بود اگر نه اینچنین بودی شعله آتش دل همیشه مشتعل است بدایع رسید و مردم را بقا ممکن نبود نظم

هر چیز که هست آنچنان می بایست و آن چیز که آنچنان نمی بایست و نیز در عرب هر چیز که خالص است آنرا قلب گویند و دل خالص جوهر آدمی است پس قلب گفتند

کیفیت دیگر رساله تمهیدات - دلها بر دو قسم است یکی در مقابله قلم الله باشد یعنی دل تصفا و با قابلیت بود که حق تعالی بقلم و قدرت معانی و اسرار خود در آن دل بنویسد و دوم آنکه دل را در توجیه بجان شیخ کنند و اراقبه چه دل مجاز

صفت دل دیگر قال علیه السلام قلبی ملو من عرشى الله لخالقته آن عرش در عالم کبری است اگر چه آن عرش ظهور است و صفت روحانیت دارد که الرحمن علی العرش است و از صفت روحانیت او را خبر نیست و قابل ترقی دارد که جبار است فاما دل من عرش خدا است که محل ظهور است و روحانیت دارد و قابل ترقی است و از صفت روحانیت او را حفظ و شعور است بر مدد فیض الهی که بر عرش کبری میرسد توام عالم جسمانی موجودات بدان است و مدد فیض که بر عرش صغری که قلب مومن است میرسد اینست که القلب هو العرش والصدر هو الكرسي بل هو قرآن محمد فی لوح محقق طه - این صفت دل مومنان حقیقی است یعنی نفسان محقق گفته اند عرش کبری دل مومنان است و صغری عرش که جبار است -

رساله قصص سنگویه عرش را صفائی است بر افغای که از بندگان در وجودی آید عکس آن در عرش پیدای شود - و همچنین دل نیز عرش الله است چون صفا پذیر و بر چه در عالم لا یوت است عکس آن در دل پیدای آید -

صفت دل دیگر قول امیر المومنین علی کرم الله وجهه - و بها بصفت موصوف است - دل عوام طریقت بصفت میبای قال الله تعالی و حاکم قلب ملبب آنست که باز گردد از جمله معاصی بسبب حق و دل خواص بصفت سلیمی موصوف است قال الله تعالی الا من انی الله قلب سلیم آن بات که در آن دل جز معرفت و محبت حق چیز نمیگزرد - سلامة القلب ان یكون مملو من محبت الله فاما دل اخلاص شجیدی موصوف است قال الله تعالی لمن کان له قلب او القى السمع وهو شهید آنست که او مشاهد صفات ذاتی باشد در جمیع اشیاء -

صفت دل دیگر ان الله تعالی فی قلب اولیاءه من غیب تحیز و تمکین قول خدمت خواجه - دل در دنیا به نیابت خدا نظر مجازی با قالب دارد

دیدند و بصفت و السالقول او لئک المقبول موصوف گشته عقل
عقل و المعقول رساند و هوای را با وی برود عشق عاشق را بمعشوق اتصال دهد -
قول خواجه ابوبکر طبرسی غم خوردن بیهوده عقوبت دل است هر کس دل
بحق بست ز تار بر دیش بستند و هر که با غیر نیاز کند نیاز او همه ناز گردد و نادا و همه را اگر در
هنر از هنر افسوس باشد که او بتو نظر کند و دل تو بغیر او بیند خواجه با غلام نظر میکرد آن
غلام نظر در جمال خود کردن گرفت خواجه او را بکشت گفتند سخت دوست میداشتی چرا کشتی
گفت امن بدوی نگریتم او که باشد که بخود نگرود -

روح الارواح هر چه در خیانت را عفو نیست فاما جرم و خیانت دل را عفو
نیست حق تعالی میفرماید اگر جرم دل را عفو کنیم غیرت محبت برود -
کیفیت و تکرر قوت القلوب فی القلب طریقان الفوائد مکان
العقل و القلب به السمع و البصر لمن كان له قلب و السمع و البصر و محل الايمان
کس فی فلو بهم الايمان برین حاکمست -

اوصاف دل رسانم روح حلقه قلوب عبادی من و صوفیانی عرش
آفرید و برکتف مقربان نهاد بهشت آفرید بر صفوان و او دوزخ آفرید بر یالک سپرد دل
مومن چون آفرید یالک گفت الهی آتش عشق در دواست بمن ده رضوان گفت که
حقیق آتش در دست بمن ده مقربان گفتند عرش محبت در دست بمن ده رب العزت
همه را مغزول کرد گفت القلوب بین اصبعین من اصابع الرحمن مراد ازین قهر و لطف
است و جلال و جمال است گاهی نازان و گاهی گدازان میان این دو صفت
بدوش و گاهی میان این دو حالت بیهوش مانده و این بیت خوانده نظم
که شربت وصل تو مرا مست کند که ضربت هجر تو مرا پست کند

صفت دل دیگر خواجه حسین بنصور قلب المؤمن کامله آت اذا نظر
قلیما تجلی ربہ -

صفت دل دیگر روح الارواح عرش صفت رفعت واردا و ابراهان بنده
است کرسی رفعت عظمت است و ابراهان بس است نفس و عوامی پنداشت اینست
واردا و ابراهان کافی است دل که رفعت عرش و عظمت کرسی و بلندی آسمان بطلت
زمین ندارد و بانکسار شکستگی است ما و ابراهانده ایم -

منہ - اے رضوان فردوس ترا و اے مالک دوزخ ترا و اے کرم بیان عرش
شمار اے دل سوخته تو مرا و من ترا دل در حضرت حق است حق را می بیند و حق نمی گردد -
صفت دل دیگر منہ حق تعالی با قوالب سخن از ربوبیت گفت و با
قلوب حدیث محبت کرد اے قوالب من خدائے قلوب من و دستم اے قوالب شما
آن منید و اے قلوب من آن شما اے قوالب در تعب باشید که ربوبیت از
عبودیت آن تقاضا میکند و اے قلوب در طرب باشید اے قوالب شما در حقایق
مجاہدت و اے قلوب شما در حقایق مشاشرت اے قوالب شما طاعت را مکنید
و اے قلوب شما طاعت تنها مکنید اے قوالب برنج باشید و اے قلوب بر سبزه باشید
صفت دل دیگر منہ - وقت نبشتن از راق لوح در کنار اسرافیل
بود چون کار لوح دل رسید حق تعالی بیچ کس حواله نکرد و اسرافیل که سی هزار ساله راه بالا
اوست لوح در کنار او نگنجید امروز دلهو پرده غیرت است بکسی نمی نمایم فردا و غیب
دیدہ شود العیونہ بالنسیۃ علی النعوس والغیورۃ الملوۃ بیتیہ علی القلوب -

منہ - قالم آدمی مہلت آفریدم در قلب ہم مہلت می بالیست و مہلت
قدرت بل مہلت حشمت موجودات با کرم تمام شد دل چون برائے شناخت نیست
اگر یک لحظه اگر در یک لحظه در وجود آدم قدرت خود آشکارا کرده ما ششم ما ششم

اگر قالب پهننگ دل شود او نیز منظور باشد کرد قال علیه السلام ان الله تعالى ينظر على قلب كل مومن ومومنة في كل يوم وليلة ثلاثمائة وستين مرة فاما ان نظر بر دل هر مومنی نیست مگر وی که بصفت ان رحمت الله فریب من المحسنین موصوف شده باشد اما فی قلوب المخلصین بر این معنی است۔

صفت دل دیگر رساله شیخ احمد۔ قلب المؤمن حرم الله وحرام علیه ان یلج فیہ حیة الله تادل را از ایدیشه غیر حق خالی نداشتند محل مرهبت حق نباشد مازاع البصر وما ظنی بر این معنی است۔

صفت دل دیگر تمهیدات۔ القلب بیت الله این کعبه باطن است محل زیارت حق ازان در شب بته داشت تا از طوارق قهر دران هیچ ورودی نرسد کعبه ظاهر اگر چه آن هم خانه حق است فاما زیارت کما خاص وعام گردانیده در او بازگذاشته تا هر که هست در آید در کعبه ظاهر هر کس با ثار صفات افعالی بسنده کرده و بطلب آن سرگردان شده فاما در کعبه باطن طالبان خصم خانه را آنگاه یافتند و گفتند **منظم**

سالمادری مقصود همان گردا بدیم
درست در خانه و ما گرد جهان گردیم
آورد دل تو و توازان عاقل او حاضر تو را در غایب **منظم**

آن نافه را که جستی بهم با تو در کلیم است
تواز سیه گلیمی بوسه ازان ندیدی
بهمه داد و علیه السلام مناجات کرد الهی ترا کجا جرم فرمان شده انا عبد مسکون قلوب
لا حولی **منظم**

چیزی که تو جوین نشان ادی
بالتست همی تو جایی دیگر جوئی
چون دل را بمعاصی مجوس کنی و بغیر او مملو گردنی نعمت اسرار الهی و گنج رموز صدائی
که در آن جا است بر تو پوشیده ماند **منظم**
آن چشمه که زان خضر خود آب حیات
بالتست لیکن بگل انپاشش

رسد و از آن روزن شوق مشاہدہ بیند و از دیریکہ عشق شراب الفت چتہ و از روزن
قدیم طمہ و فاسد و از روزن آید بجملہ نقاش برند و آن سرای عرصہ حق است۔

شناخت دل دیگر منہ۔ دل روحانی محل وحی است و خانہ علم و
کنج حزن و گنج حسن و درج وحدانیت و خزینہ روح قدسی است گاہ در قدس قدس
رود گاہ در انس انس گاہ در قدرت رود و گاہ در عظمت گاہ در ارادت رود
گاہ در ولایت گاہ در قدم فانی است و گاہ در ابد باقی و گاہ در عبودیت است
و گاہ در ربوبیت گاہ در جلال است و گاہ در جمال و گاہ اورا بستود ستودنی کہ قدس
از لایک برگزشت و گاہ بگویند کہ البیس را از رنگ آید چنانچہ حضرت رسالت فرمود
است قلب المؤمنین اصبعین من اصابع الرحمن یقلبہا کیف یشاء

شناخت دل دیگر منہ۔ دل مقام تجلی ربانی است و برستان جاودانی
است تخم و ایمان است و ثمرہ او محبت و تجرؤات معرفت بصورت خورداست معنی
بزرگ و اسع تر از عرش است زیرا چہ محل نظر حق است لا یسعنی ارضی ولا سما
و انما یسعنی قلب جلدی المؤمن دل بیت المقدس جان است و مراد جانان است
و دیوار بقا است سقف کبریا است دوست برادری متصل و نہ منفصل و نہ
خارج و نہ داخل چنانچہ در کیف و کم تجدد و نہ بعرض است اگر بدان محل برسی عقل کل را
در بان بینی حق را بادوست یابی و دوست را باحق اگر او را بینی این را بینی و اگر این را
نبینی او را بینی پیش ازین در عبارت نیاید مگر کہ جان با جانمان بگوید۔

شناخت دل دیگر منہ۔ حق تعالی خود را در دل بروح قدسی نماید از گاہ خلقت
دل بدید آید و افعال حق بشناسد و در دل بر توفات است و مکاشفہ دل بدون صفات
شناخت دل دیگر منہ۔ ویکہ از قلب و تردد و سراسیمہ باشد اورا دل

دوستان خود آشکارا کردن دوست ترازان میدارم که قدرت نمودن خود

صفت دل دیگر۔ قال علیہ السلام کس الامور بسر الاکبر حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حافظ جبل را فرمود ہر چه ترا مشکل شود برائے قوی آن بدل رجوع کن و بجز و لایحوز از مفتی دل قبول کن۔

صفت دل دیگر۔ رموز الوالہین۔ حق تعالی چون آدمی را از جمیع موجودات و مخلوقات متصرف و مکرم گردانید۔ دل اورانیز از عجائب غیبی و اصناف غرائب لاریی کہ در صدر مسطور است ارزانی داشت و معانی اسرار رموز و انوار دل را کیس نہایت ندانست و بہائے عوام طریقت را بفہم و ادراک ذوق و لطافت طاعت و عبادت و تبدیل ذائقہ مجاہد مشرف گردانید و دہائے خواص و اخص را بجمول حقائق و دقائق معرفت و محبت و عشق و قرب و توحید و مشاہدہ بوصول مقامات سری و روحی و جبروتی و لاہوتی اختصاص داد۔

صفت دل دیگر۔ بہشت را بدوستان آراید و دوستان را بدل و دل را بخود شناخت دل و لطائف و غرائب آن۔ رسالہ سر اللہ معرفت دل بر قسم است۔ عوام عارفان اخلاق دل شناسند مگر آن اینست کہ افعال حق بدانند پس آن عوام مومن حقیقی شود و خواص احوال دل شناسند نتیجہ آن باشد کہ کشف صفات ذات اللہ تعالی اورا حاصل شود و از موقنان گردد و خواص انوار دل تناسل و تاثیر آن بود کہ حق تعالی شمع از تناسل ذات قدیم اورا ارزانی فرماید تا موحد صرف شود

شناخت دل دیگر۔ **مذہب**۔ اہل دل جسمانی تا دل روحانی مسافرت است و از دل روحانی بعد ہزار روزن است مروج را بدان روز نہا بجز ملکوت عجائب غیب و بدائع ملکوتی مبد و از ان محل فیض را بصفات انسانی فرستد و از روزن فیض انوار توحید می بیند و از ان روزن صرف تفریدی بیند و از ان روزن محبت آثار جمال درمی

ہر عقو کند و لے جرم و جنایت دل را عفو نیست اگر جرم دل عفو کنیم غیرت محبت برود و محبت
نماند ہر دل کہ فاشہ کش عشق نیست لکہ بر فرق اوزل کہ نہ دل است این نیز مرض بود
مرض دل دیگر رسالہ محبت الاسلام امام غزالی۔ دل آئینہ است
و ذما تم و دود ہر گاہ کہ دود ذما تم و معاصی بائینہ دل رسد تا ریک گرداند فردا جمال الہوت
روئے ننہاید و محبوب ماند قال اللہ تعالیٰ من کان فی ہذہ اعمی فہو فی الآخرۃ
اعی برین حاکیست۔

معاجزت دلہائے مریض۔ بعضے مشایخ فرمودہ اند کہ تبدیل ذما تم
بحماید موجب صحت دل است و این دشوار است سالہا بریاضت و مجاہدہ زحمت
باید دید و بر قضیہ لا تبدیل تخلق اللہ این معنی استحالے تمام دارد فاما اطباء حاذق
طریقت و حکماء کے کامل حقیقت برائے البطال و دفاع امراض دلہا دارو ہا
آسان و مجرب فرمودہ اند ہر کرا توفیق الہی رفیق گرد و اورا مفید آید۔
علاج اول۔ ترک محبت دنیا و مال و جاہ و اختلاط خلایق از خوش و بیگناہ
علاج دیگر۔ تحریر از سخن لایعنی و تجنب از بسیاری خواب و خندہ و خالی
داشتن معده از طعام قلت الطعام و قلت الکلام و قلت المنام شر این معنی است
علاج دیگر۔ رسالہ امام خداوی صحت دل بسہ چیز حاصل شود یکے تنہائی
از خلق و ذم خاموشی سیوم غم مرگ پیش دل داشتن۔

**علاج دل دیگر نفی کردن خطرہ و ہوا جس از دل چنانچہ درین کتاب محل بیان
خطرہ و ہوا جس مذکور است۔**

**علاج دیگر قال علیہ السلام ان بکل عی صقالہ و صقالہ القلب
ذکر اللہ چون در ذکر استقامت شود لامالہ از خلق تجریدہ گزینید تا بمقام تفرید
رسد و آن نفرت باطن است از جمیع محبوبات و مطلوبات۔**

توان خواند مگر و نه که بلطف زنده و تندرست و منور بود مولف راست است
چون دل بیان قرب لطف حق است موت و مرض و حیات و صحت یابد
امراض دل رموز الوهین - قوله تعالی فی قلبه بهم امراض
ف ۱۲ هـ الله مرض این مرض در دل کافر و مسلم باشد مرض دل کفار کفر و شرک
جلی و پرستیدن اصنام است و مرض دل مسلم از معاصی و شرک خفی بود اغلب بیماری
دل از خشم و گوسه و زبان ظاهراً است چشم بر چه در عالم تهادت می بیند نقش آن
در دل می شیند دل دایماً همان تماشا میکند از مشاهدات غیبی محبوب می ماند و لعل
اعین لایبصر و ن بهار این می است و گوسه آنچه از لایعینها میشوند مسمع
گوش بدل میرساند از ان باطن بدان لایعنی ملو میشود از استماع کلام حق محروم میگردد و در
اذن لایسمعون بهارین حاکمیت نظم -

او با همه در جمال چشم همه کور او با همه در حدیث و گوش همه کر
و زبان از گفتن کلمات شتی خلل در ناطقه دل می اندازد از ان سبب بیتش وقت
تکلمش با هوای نفس می باشد که آنرا هوا جس گویند از حدیث کردن با روح و شربا کم
میسازد ازین جهت هوا جس ذهنی با امراض صمد بکمر عی ففهم لایبصر و ن -
معلول و بیمار میشود اگر طالبان حق بعلاج این امراض چنانچه مرشدان و مشایخ
اطباء حاذق و لها فرموده اند جد و جهد نمایند از مرض به بلکه موت افتد -

تفسیر طبری مرض القلوب اشده من جمیع البلیا -

مرض دل دیگر شب جهان بفرو شدن آفتاب است و شب دل پر شدن
سعد یعنی تاریک گردد و تاریکی مرض است -
مرض دل دیگر هر دل که در سبب قرار گرفت خراب گردد این نیز بیماری
مرض دل دیگر روح الارواح - حق را از دل فراموش کردن نشاید که

موت دل دیگر - محققه میفرماید النفس اذ مات رفع عنه لطمه الخلق و القلب اذ مات رفع عنه لطمه الحق و النفس اذ مات بكت عليه الاقربون و القلب اذ مات بكت عليه الملائكة المقربون و النفس اذ مات تباعد عنه الاجماء و الاقربان و القلب اذ مات تباعد عنه الملوك الحمان و النفس اذ مات ذهبت امواله و القلب اذ مات ذهبت ايمانه -

موت دل دیگر - رساله ابو عبد الله خفيف من اثر صحبت الاعيان على مجالسة الفقهاء ابتلاه الله بموت القلب -

موت دل دیگر - رساله سری سقطی - چون دل بومن بشوی معاصی مرد همچو سنگ و کلوخ شد هر چه خواهد بگوید و هر چه خوش آید کند -

رساله رموز الوالیهین - تا آدمیت عدیمت نپذیرد و تا هستی صفت نیستی بگیرد دل از بعد حق ببرد - **مولف راست** -

زیهستی نیستی چون رود در کن دبیرانگه بینی نوعوس وصل را با خویش کشد کش **حیات دل** - رساله اسم الله - هرگاه در دل بومن کلمه طیبه نگویند -

و بدان گویا گردن نقاب معنی جلال که بر چهره جمال است بعضی از آن بکشداید حرفی نورانی بنویسند یا زرد یا سپید در نظر بر شکل الف یا ب یا پ مفرد یا مرکب پدید آید -

حیات دل دیگر - رساله محبت الاسلام امام غزالی هرگاه که خطاب حق از خلق بیزاری جوید و در کارهای ظاهری و باطن و دینی و دنیاوی حق را وکیل کند که

فانخدوا و کذبا بهیج وجهه احتیاج بغیر حق نماند دل حیات یابد -

حیات دل دیگر - شیخ الاسلام فرید الحق والدین قدس الله سره و اعز

خود را برین آرند که تاجه بنیند این قسم ساکنان است و فکر مقام بنیندگان است و نهایت حال عارفان -

مرصاد العباد قال علیه السلام - الله مرهلی قومیت تفکرون فقال لهم تتفكرون فی الاله الله ولا تتفکرون فی ذات الله - تفکر در ذات ممنوع است جز خاص انخاص را که حق تعالی شمرده از رموز ذات و سرے از اسرار آن بر ایشان کشف کرده است بیت -

زهر دو عالم و از خویش تا گردی گم محال فکرت ذاتی به باطنت بندد
 کیمیا سعادت - تفکر در ذات و صفات حق کردن مقام
 بس بزرگ است هر کس طاقت آن ندارد و عقول بر آن نرسد اصحاب توحید از آن منع کرده اند و گفته اند لکم طمّ تقدّر و اقلّ ولا فاما مشایخ اخصّ را آن نظر داده اند نه بردوام که ایشان هم طاقت نتوانند آورد و مگر وقت از وقتی که در آفتاب دایم بیند تا ببینا شود -

اوقات تفکر و تاثیر آن - اگر تفکر بعد ظهر کند حضور و رضا و تسلیم حاصل شود و در نیم شب روشنائی دل و یقین یابد و عیوب نفس و هوا معاینه شود و در هر یک که کشف باطن و معرفت روی نماید و از عقبی چیزی نمودار شود و مستجاب الدعوت گردد -

رساله غریب فکر با نوع است یک فکر در ازل و ابدا کند که در ازل با من چه کرده اند و در اید چه خواهند کرد دیگر فکرت در وقت است که بمن چه امر شده است و نهی از چه فرموده پس مردم می باید که همه وقت در فکر باشند گمان رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم متواصل الاحزان او دایم الفکره -

شرط تفکر و فکر - چون مردم در فکر باشند اخلاق بهمی بر و غلبه نتواند کرد و شهوات و غضب و شره مغلوب گردد و حیا روی نماید و حصول تفکر بمرستگی باشد قال علیه السلام

فرمودند که هر محله و سرلحه از عالم غیب بر دل شده ندای آید که زنده آن دل است که در محبت و اشتیاق ما بیشتر است هر گاه که دل زندگانی یافت قالب نیز بصفت دل موصوف شود و در این حیات ابدی از زانی فرمایند و از موت امین گردد و غلجیلند حیات طیبه ترین حاکست. **نظم ۵**

دل زنده هرگز نگرود و هلاکت تن زنده دل گر بمید و چه پاک
کس کش بدانش روان شد جوان گرش تن بمید و با ندر روان
حیات دل دیگر و آن مراعات دل بظاہر و باطن و فکر و فکر و حضور است
و محل گفته آید مولف راست **۵**

یک فکر و فکر و ذکر و مراقبه هم پس حضور و مراعات لازمند بدل

بیان ششم

لطایف فکر و فکر و تمیان غرائب مراقبه و مشغولی باطن و مراعات
دل و حضور و غیبت آن

فکر و فکر تحیدات آدمی را سعادت نهاده اند که اولیاء و انبیاء هر آن سعادت
می پویند و می جویند و آن سعادت بقای الله تعالی است و آن نتیجه محبت است و محبت
نتیجه معرفت است و معرفت نتیجه فکر است فکر نور اطلیه تجده یعنی باندیش پس
بجو اورا تا بیایی **نظم ۵**

همه چیز را تا بخونی نیابی مگر دوست را تا نیابی بخوی

رساله خواجه جنید: التفكير اعلی من العبادۃ لان العبادۃ یقطع
عن الموت فی الجنة و التفكير لا یقطع عنهم و عقبی طاعت نباشد
فاما فکر خواهد بود چون بر فکر استقامت شود فکر روئے نماید فکر آنست که به تکلیف

شود و همین الله کاتب میان دل و حق حجابی که هست در تفکر و فکر آن محجب بخیزد
 قلم الله کار کند دوم آنکه شاخ را و محققان را پرند که فاسدوا اهل الذکر از کتب
 لا تعلمون چه قلم الله بر لوح دل شیخ کاتب است و دل مریدان را از ان قلم حجاب است
 اگر تو دل خود را بفکر و مراقبه شیخ برابر داری شعاع آن بر دل تو افتد آثار قلم الله در تو پیدا
 آید از اینجافرموده اند و اتفاق مشایخ است که هیچ عبادت و عملی افضل از مراقبه شیخ
 نیست مولف راست -

باشیخ مراقبه حق هست قدس این قسم تشریح است و سریت عظیم
 رموز الوهیهین - فکر متفکر کی در مقام بلوین است و گرد و محل نمکین آنکه در
 بلوین است - سیر افعالی و صفات سلبی دارد و آنکه در نمکین است در صفات تنوینی
 و ذاتی متحر است در فکر اخلاق میخی غلبه تواند کرد و شهوت و غضب و شره مغلوب
 شود و نیز متفکر به کلیف خود را برین آرد تا چه بیند -

مراقبه - قال الله تعالی فارلقب الهم من نقبون و آیت
 دیگر و کات الله علی کل شیء رقیبا و جائی دیگر فرمود و ارتقوا الی معکم
 رقیب معنی مراقبه منظر بودن و نگاهبانی کردن دل است چنانچه فرمان میشود فارلقب
 ای فاستبطر یعنی دل را حاضر دار و حق را بر دل ناظر دان که این بر همه فرض است -
 رساله سکوت العارفين قال الجندی من راقب الله فی سره لا یحس
 جوارحه -

قول خواجه جعفر - مراقبه نگاه داشت تراست بلا حلق در هر خطره چون
 دل خود را به یقین منظور حق شناختی و اداب آن نگاه داشتی منتظر باش تا انوار سصد
 و شصت نظر لطف جلال و جمال که بر دل تو می تابد از نقاب غیب روی نماید -
 ترجمه قشیری - قال علیه السلام صل کالدک تراه قال الجی لکن قهره -

حوقی ابطو بکمر
رساله شیخ عثمان مغربی - اول تفکر بدلال و برابری هستی حق تعالی در
 موجودات و مخلوقات از علوی و سفلی کنند بعد در نعماء و الاذیاری تعالی تفکر بنعماء
 قسم عوام طریقت است در نعمتهائے ظاهر دنیاوی بود چنانچه از بنده معاصی در
 وجود آید و حق تعالی رزق میدهد و از جهمت صحت می بخشد و از حرامیم عفو میکند مثل و
 مانند این تفکر بنعماء است فاما تفکر آلاء قسم خواص است در نعم باطنی و آس محبت و عشق
 و معرفت و صدق و شناخت صفات افعالی و ذاتی و توحید باری تعالی بود جز این تفکر
 هر چه بود و سوسه شیطانی باشد.

قال الفقیه ادا ادا الانسان ان منال فضل التفكير والتفكر في
 خمسة اشياء اولها في الايات والعلامات والثاني في النعماء و
 الثالث في ثوابه والتابع في عقابيه والخامس في احسان
 الله وجفائه منه وما ينفعك فما سوى ذلك وذلک وسوسه
 اديب المریدین چون بمعیت باحق در دل قوی شود فکر آنگاه درست
 آید که آنجا که ملک را اطلاع است و نه بنی مرسل را بی مع الله وقت لا یسعی فیه
 ملک مقرب و لا بنی مرسل شرا این معنی است -

رساله مختصر احیای علوم - چون متفکر بفکر جمال بود بطرب آید و چون بفکر
 جلال باشد بفریاد شود **مؤلف راست**

در هر دو بود هم طرب و هم فریاد **زین رو بحال نیز قهریست عظیم**
رساله عین القضاة - هر که معنی چیزی نداند و خواهد که بداند آزاد و راهست
 یکی آنکه بدل خود رجوع کند تا بتدبر و تفکر معانی فهم شود که اقلابتد بیرون القدر این
 حاکمست علم بالقلم علم الانسان ما لم یعلم ای بخت لم الله پس لوح دل

نیارده باشند فردای قیامت پرسیده خواهد شد که بکدام گنه نفسهای خود را گشته بودی
مختصات - خدای را در آئینه جان پیر دیدن آن است که میر پیر را در
 دل خود تصور کند قطعا میر انجا حاضر آید.

طریق مراقبه اینست - طالب حق در خلوت شکم تنی و پشت برهنه بر طریقی
 قعدہ بنشیند و بحضور تمام چشم بسته چنانچه هیچ عضو نه جنبد و زبان از لطق و گویش
 از سماع باردار در اوقات مر حوه چنانچه بعد فجر و عصر و استواء نصف شب مراقبه
 کند تا هوای که زیر نفس است از فرمایش حواس ظاهر مغزول شود و اگر در اثنا مراقبه
 حس کار فرماید کردن مذموم.

مرصاد العباد در مراقبه بر دو نوع است ظاهر و باطن ظاهر آنکه حواس خمس ظاهر
 را از جمیع موجودات و مخلوقات بیکار گرداند و در خلا و ملاحا حواس مذکور به بالا یعنی مشغول
 نگذارد **کشف محبوب** - هر که چشم از موجودات فرو خواباند لا محاله بدل موجودات یا
 بیند لعل زای من آیات ربی الکبریٰ میسر این معنی است که امیر المؤمنین ابو بکر ص
 از حضرت رسالت برید ایتله الکبریٰ چیست فقال رسول الله صلی الله علیه
 وآله وسلم رأیت ربی عروجل لیس بینی و بیند حجاب الامن یا قتی قتی
 بیضا عفی روضه الحصر اعبر که مجاهده چشم از شهوات بخواباند لا محاله چشم
 سرق تعالی را بیند **منظم**

بسیار سعدی از همه عالم بدوخت چشم
 تمامی نمایدش همه عالم خیال و دوست
 چون تصرف هوا از حواس ظاهر بواسطه کثرت مراقبه و فکر فتور پذیرفت و تنقلا
 یافت مراقبه باطن بخوبترین وجوه روی نماید.

منه - سه حواس ظاهر موجب فتح حواس باطن است قال علیه السلام
 ذلک من اعمال القلوب افضل من جبال اعمال الجوارح و این بر جمیع طاعتات

فانله میرا ک اگر تو نباشی از آنها که اورا به منی بدرستی که او ترا می بیند این اشارت
بمراقبه است هر که مراقبه متواتر کند و در جمیع احوال حق را بر ظاهر و باطن و حرکات
و سکونات و محظرات و خطرات خود مطلع داند دل او در یککاشفه اطلاع حق افتد
و در ا حقیقت برو بکشانید.

رساله غریب مراقبه بانواع است تحت مراقبه شیخ برود لازم و واجب
بیند بیدیه دل هم به پیچیده که شیخ را در حضور حیات دیده است هر که میوسته دل خود با دل
شیخ مراقبه دارد و در طلب فتوحات غیبی و فحیات ربانی از روضه شیخ نصیب دل او شود
من القلوب الی القلوب روزنه سر این معنی است چه مرید اول توجه بحضرت
عزت نتواند کرد که مرید را حجب بسیار است و تو گرفته عالم شهادتست با غیب اشائی
ندارد و دل شیخ متوجه حضرت است هر چه از انجا بدل شیخ میرسد بدل مرید هم برسد
و سقلمه و هم شمر ابا طهوی را در جام ولایت شیخ بدو دهند و یسقون
فیها کاسا کان امر اجها ان یخبلوا بعده در جام نبوت محمد بعد از ساقی حق بر
بدو دهند چون این معنی استقامت یافت اگر هر بار جواب که شیخ را بچشم ظاهر مرید تواند
دید و این ترس غریب و غیب است بعد مراقبه اسم الله است یعنی نقش اسم ذات
را بر نگ زر و در دل تصور میکند و نظر بر آن دارد و آن کثرت مداومت و مواظبت نور
این اسم در دل ظاهر گردد و بعد مراقبه علم دل است به تقریب حق یعنی دل بداند که حق تعالی
مرا می بیند ازین مراقبه همیشه و تهرته در دل پیدا آید چنانچه پادرا از کردن نتراند و سخن غیر
حق گفتن نیاید الحمد للعلی بان الله میوری در دل او شود بعد مراقبه نفس است
یعنی هر نفسی که از مردم بر آید بداند فردا ازین نفس شمارے و پرسته خواهد شد برهان این ایت
اما بعد لهم عدل شیخ الاسلام نظام الحق رضی الله عنه معنی آیت و اذ الموعدة
سألت بای دلب قلت بدین عبارت فرموده است هر نفسی را که بیاد حق بر

المنته لئلا که دلم صید غمت شد و از خوردن غمها بے پراگنده برستم
چون این مقام حاصل گشت در انوار مشاهدات نفس صفت روح گیر و لوازم بطشگی
گراید مردم در عالم تحیر و استغراق افتد انشاء الله العزیز

حضور و غیبت دل - رساله غریب حضور دل لازم مراقبه و مراعات
است و مراقبه بمعنی حضور نباشد چنانچه مشاهد بے مراقبه نبود فاما حضور با هر دو بود برین
قضیه بعضی محققان گفته اند میان حضور و مراقبه چندان فرق نیست و بعضی فرقی هم
نهاده اند مراقبه آنکه حق را ناظر دانی کامله بهر آنکه و مشاهد آنکه خود را ناظر حق دانی
و الله را منظور صل کامله تا ۲۴ هر که در مراقبه سه بار این دعا شرا بگوید الله معی الله
ناظری الله شاید او را حضور پیدا آید -

کشف محبوب - مراد از حضور حضور دل است بولایت یقین تا حکم غیبی
طالب را حکم عینی شود و مراد از غیبت نیز غیبت دل است از دون حق مجده که
از خود هم غائب گردد و از غیبت خود هم غائب شود و علامت آن اعراض بود از حکم
رسوم پس غیبت خود حضور حق آید و حضور حق غیبت از خود و بعضی مشایخ غیبت را
بر حضور و حضور را بر غیبت ترجیح داده اند چون جذب از جذبات حق دل طالب را مفهوم
کند غیبت حضور شود و شرکت و شمت بر خیزد و اضافت بخود منقطع گردد معنی جذب بر بودن
است که غایت حق تعالی بے واسطه کسب یکے را سوسے خود بر باید و این بهتر از
عبادت پیری آدمی باشد قال علیه السلام جد له من جذبات الرحمن خیر من
عبادة الثقلین اگر معامله ملائکه و جن و انس جمع کنند بر خوداری از تجلی نتواند بود مگر
بجذب حق که بنده را بقرب اودانی رساند جذبته من جذبات الحق تواری می عمل الثقلین
شرا این معنی است پس ازین رو مجذوب را هر دم وجودے نو میزاید و بتصرف جذب بهر نحو
میشود و ازین محققه می دیگر در عالم الوهیت میگزارد و از معنی محو الله ما اسناعد

و عبادت اجسام راجح و فائق است۔ مولف راست

اینست مراقبہ طوابع کفایت ہم ^{بشوق طریق مراقبہ باطن ہم} مراقبہ باطن ترجمہ قشیرتی۔ مراقبہ باطن مراعات دل است و آن مخرمہ مراقبہ ظاهر بود و مخرمہ مراقبہ باطن خالص شدن بسر و علانیت بود و مراعات دل نگاہ داشتن دل از گشتن چپ و راست است و در شستن و خواستن و خلوت و جلوت منع کردن دل از مہاجس و نیز در استنکاح کایت آئندہ و گذشتہ کردن ندید و اگر نفس در اثنائے مراعات دل عبادت کردن القا نماید نہ کند چہ میخواہد از مرتبہ اعلیٰ بمنزلہ ادنیٰ افکند۔

قول خواجہ احمد معشوق۔ ہر کہ حق را در دل مراقبہ کند باری تعالی حرکات تن را در عصمت و نگاہ دارد و از شائبہ غیر مبرا گرداند۔

رسالہ خواجہ امام مردم چون در جامہ خواب شود ہر شب سہ بار بگوید اللہ می اللہ ناظری اللہ شادی و بعد چہ شب مہفت بار بگوید و بعد چہ شب دیگر یازدہ بار بگوید علامہ و اثر عظیم در دل پیدا آید درین حال نیز اگر نفس بالقائے لایعنی و مہاجس شیطانی باعث گردد با او متکلم شود و بگوید کہ حق و شیخ می بیند آنچه تو می گوئی نتوانم کرد و از شیخ و از حضرت حق استمداد واجب بیند ازینجا دل را حضوری حاصل آید و عینینی از حق تیسیر شود۔
مشغولی باطن۔ قول خدمت خواجہ شیخنا۔ کار مشغولی حق دارد و ہر چہ جز آن است مانع آن دولت است فارغ مشغولی آن است کہ بظاہر مشغول بود و باطنش سجاہت مختلف پراگندہ باشد و مشغول فارغ آنکہ بظاہر تحمل انتقال خلق میکند و باطنش از دون حق فارغ و بحق مستغرق نہظم۔

دل و جان ہم مشغول و نظرد چپ و راست تا اندانند رقیبان کہ تو منظور مہمی
شیخ سعدی تمییز نماید۔ قدس اللہ سرہ۔
دل پیش تو ام دیدہ بجائے دیگر ستم تا خلق ندانند کہ ترا می نگر ستم

تخصیصات عین القضاة تا غایب نشوی حاضر نباشی و تا حاضر نباشی
 غائب نشوی شوق رویت از حضور خیزد و سحران از غیبت شبانروزی بست چهار
 ساعت است در هر ساعت یک هزار نفس از مردم برمی آید و این ولایت محاب
 حضور است شما نفس ایشان دانند غایبان را ازین چه خبر و چه اثر **منظم ۵** -
 تا نباشد دوست ایشان حضور سرفرو نماند و قتی ورنه از
 رساله ترجمه عوارف تا طالب در مراقبه و مشاهده است حاضر است
 چون این هر دو مفقود شود غائب باشد **منظم ۵** -
 باد بیرون کن ز ستر جمع گردی بر آنکه خاک را جز باد نتواند پریشان داشتن
رموز الوالهیمین - یکه حاضر است و یکه حضور حاضری بجانب بنده است
 و حضور از حق حاضری بطاعت ظاهر است و حضور با طاعت باطن پس حضور غیبت
 بود و غیبت حضور و خودی بخودی است و بی خودی خودی است چون بغیبت است
 مقام مراقبه و فکر و فکر و حضور استقامت یافت و حال گشت مرد از دل سخنم بشنود که
 وقتی از کس نشنیده است و نقشبند و صورتها گوناگون و عجایب است و تحفه های
 درون معاینه شود باید که طالب حق بدینها التفات نه نماید و از ان عبور کند تا بحسب
 قابلیت طالب بانوار منجلی گردد و دریا با سر منجلی شود که صاحب اسرار شدن کاره اصلی
 است و مقام انوار بحسب اسرار فرعی است بعد از نفس نبور سر منور شود و بجزبات
 روح مجذوب گردد و از المارگی بیرون آید بلوگی رسد از انجا بمطنگی گراید غریب ستری
 و لطایف روحی از شوق غیب روی نماید **مولف راست ۵** -
 چون شدی حادی تو بر اسرار دل ستر هم باید که دانی چیست آن

بلینٹ ہر دمے محوے واثباتے حاصل میشود۔ **نظم**
 سالکان یک دمے دو عید کنند عنکبوتان نگس قدید کنند
شعر عربی

وکی فواد وامت مالک بلا شہ بلک فلیف تنقسم
نظم

طعنہ ہی زنی مرا کین دل خود کس مدہ این دل من بدست تست ہم تورہ نمیکنی
 اینجا از شعور خود و از شعور خلق و از بے شعوری خود فارغ آیند اهل انوار و
 تر این معنی است۔

رسالہ شمس۔ حضور افضل من الیقین لان الحضور و طنات و الیقین حضرت
 پس حاضران در شپہ گاہ و متوقفان در پای گاہ باتند غائب آن بود کہ از کل ارادت غائب
 شود با ارادت حق تا ارادت حق ارادت او آید و حاضر آنکہ او را دل رعنا نبود و فکر
 دنیا و عقبی در دلش نباشد و با ہوا آرام نگیرد۔ **نظم**

خیال در ہمہ عالم بگشت و باز آمد بجز حضور تو خوشتر نیافت جائے را

ترجمہ شیریں غیبت عائب شدن دل است از دانستن آنچه میرود و از احوال
 خلق بسبب مشغولی حس بندہ دارادے کہ ہوسے رسد و احوالیکہ بر و گرد و چون از خلق غائب
 شد بدل حاضر گردد و بحضرت حق این حالت را حضور خوانند و حضور بر حسب غیبت ہاست
رسالہ غریب حضور دیدنی است نہ گفتنی و در حضور گفت بے ادبی است

و بے ادب را بدین مقام نرسانند و گفت برائے شنیدن است و شنیدن برائے دانستن
 و نمائش فارغ گردانیدن است ازین شواغل اگر طالب صد سال در مطالعہ و معاملہ
 باشد پس یک نطفہ غائب شود چیزے کہ از وفوت گرد و پیش نیاید۔ **نظم**

غائب مشوکہ عمر گر انما یہ ضائع است الا دیے کہ در نظم یار بگزر و

قول محقق نفس مقام خدمت دارد و دل مقام محبت و روح مقام قربت و ستر
مقام هیبت فنانے ستر از بازماندن مشایده است۔
رسالہ ترجمہ شیریں۔ ہر کہ در ستر با خدا خیانت کند خدائے تعالیٰ پرودہ بر او
بدرود را آشکارا۔

من کلمات القدسیۃ فی الروح خفی و فی الخفی سر و فی السر انما۔
قول محقق۔ ۱۲ اللہ تعالیٰ علم و هو السر لا یطلع علیہ احد
مولف راست۔
چو سیر ستر میسر شود محقق را سوز معرفت روح سعی کردن ز دل بجان

بیان

تنوع روح و ماہیت و اوصاف و تجلیہ روح و معرفت روح
قال علیہ السلام اول ما خلق اللہ روحی روح حضرت رسالت از پر نور و راقبت
پدید آوردند و از نور روح محمد ارواح مومنان آفریدند امان اللہ و المومنون
منی ستر این معنی است۔

ماہیت روح دیگر خدمت خواجہ با قدس اللہ سرہ الغزیز فرمودہ روح را
صورت و ہیئت نیست چون حق تعالیٰ بندہ را کشف روح روزی کند تمثیل بدو
نماید خانجہ بہتر خبر تیل کہ بر رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم آدے بہ تمثیل صورت و حیہ کلہی
قول محقق۔ الروح روحان روح حایر و روح مقیم فالروح الجاری
لجوج بالنفوس و الروح المقیم لا یجوج الا بالاموت۔ و در خواب روح نا طقہ می
متحرکہ و نامیہ می ماند۔

ماہیت روح دیگر رسالہ عین القضاۃ ہدائی۔ روح چہارہ است

بیان هشتم

اسرار تیر که میان دل و روح است و مگر سر و دقایق آن
 کشف المحجوب حق تعالی سر را پیش از روح بهیست هزار سال آفرید و در
 درجه میل داشت و هر روز سصد و شصت بار کشف جمال بر سر تجلی کرد و بر آس
 امتحان در ابدان انداخت چنانچه دل محبت پیوست و روح بقربت پیوست
 بصلت اختصاص یافت محققان را درین دو قول است بعضی گفته اند السیر بین القلب
 و الروح و بعضی فرموده اند و الخفی بین الروح و الفیض آنچه میان روح و فیض است
 آنرا خفی گویند عالم السیر و انخفیات این باشد خفی را جز حق تعالی کس دیگر نداند مگر
 اطمینان خاص که او را بغایت خود شناسا گرداند و اما کیفیت سر او لیای خاص باشد
 و لهذا خواص را قدس الله سره العزیز گویند و این دعا است بعضی راجع تعالی حجاب
 از سر ایشان برداشت که صاحب سر شدند تا حجاب بر نداشتند صاحب سر نشوند
 رساله مختصر احیای علوم بر سر معنی روح است و آنکه سر سر گویند اتصال
 روح است بحق و این روح قدسی بود **نظم**

گردد سر او یکدم ز بیم کفر و ایمان هر دو را بر هم زیم
 لیک وصف حسن مشوق این اینچنین هم جز که با محرم زینم
 روح از خلق تیر است و حق از روح تیر

رساله ترجمه قشری بر سر بیتال روح است و محل مشاهده و محبت و معرفت
 است سر آنست که مگر ابدان اشرف بود و سر سر آنست که غیر حق را بران اطلاع
 نباشد تیر معنی بود پوشیده بده را با حق در همه احوال و سر لطیف تر از روح است و
 و اسرار از او بود از رقی اغیار

قدرو منزلت و ہدشب قدر کہ منزلت یافت از روح القدس یافت کہ تملک الملکۃ
والروح این باشد بلقی الروح من امرہ علی من یشاء من عبادہ اما از خود
و از ہر دو جہان نگزری روح را نہ بینی۔

خواجہ ابوسعید ابوالخیر قدس اللہ سرہ الغریب میگوید۔ **منظم**
ای دریا جان قدسی کریمہ پوشیدہ است پس کہ دیدہ روی اورا نام کے بشنیدہ است
ہر کہ بینہ در زمان ارض او کافر شود ای دریا کین شریعت گفت گو بہ بریدہ است
کون مکان ہم زون از خود برون شو تباری کاینچنین جانے خدا از دو جہان بگزیدہ است
تو ہنوز دل خود ندیدہ جاں را کہ مہی و جان را ندیدہ خدای را کجا مہی روح
باقالب نہ داخل است نہ خارج نہ متصلاست و نہ منفصل ہم داخل است و ہم خارج و ہم
متصل است و ہم منفصل **منظم**۔

ای دریا جان قدسی اندرون و جہاں کس نہ پیش عیان کس نہ ادش نشان
گر کہ گوید کہ دیدم در مکان و لامکان بر درخت غیرتش آویختہ شد پیش از ان
معنی قل الروح من امرہ ربی اہل معرفت دانند روح از امر است و امر خدا اتاد
و قدرت است اما امرہ از ۲۲ ارادہ سیئات بقول لہ کن فیکون است
ماہیت روح دیگر رسالہ غریب۔ روح را چار خاصیت است چون
بعضا رسد بناتی شود۔ مرتبہ دوم حیوانی شود مرتبہ سوم نفسانی مرتبہ چہارم انسانی شود
رسالہ نور باطن۔ روح آئینہ است و شہوت آب و غضب آتش این دو
آئینہ را سایہ کند۔

رسالہ مختصر خلق ربستہ روح و از روح خبر نہ و روح طالب حق و از حق خبر نہ۔
عین القضاۃ فرمودہ است روح باقالب نہ متصل است و نہ منفصل ہمچنین حق تعالی
باہرہ عالم۔ **منظم**۔

نامیه و متحرکه و ناطقه و قدسی نامیه مشترک است میان انسان و سایر حیوانات و نباتات و در رحم و خارج آن در پرورش و نمو و این روح مخلوق است که خلق السموات و الارض و ما بینهما و متحرک مشترکست میان انسان و جمیع حیوانات خارج نباتات و این روح را حیوانی هم گویند چه حرکات جمیع حیوانات بواسطه این روح است این روح نیز مخلوق است و این روح اثر غایب است و ناطقه مخصوص با انسان است و در حیوانات و نباتات نیست و این را روح انسانی گویند و از عالم امر است بعضا تعلق ندارد و فل الروح من امر رجب برین حاکمیت فاما روح قدسی مخصوص با نبیاء و اخص اولیا است و این را سکینه هم گویند و انزل علیهم السکینه برین حاکمیت و منفوخ نیز گویند و نفخت هیله من روحی برین شاید است انبیا و اخص اولیا را کرامات و معجزات و درجات و فهم معانی باطن و مکاشفات و خرق عادات احوال اموات و اماتت احوال تاثیر این روح است و در عوام بشر نباشد الروح عالم ماکان و ماسکون صفت قدسی است اما فیض امداد نور الهی است یعنی من وجهه اللہ تعالی است و این را اثر ذات گویند و از صفات است و ممد و از روح مذکور است انبیا و اخص اولیا که درک معانی و فهم حقایق و معرفت اشیاء و اجناس دیگر کنند بواسطه روح القدس باشد.

نامیت روح دیگر - اگر شریعت بند و روانگی حقیقت نیاید میسکینم که روح چیست اما غیرت الهی نگذاشت که بگویم بهتر عیشی را خلعت روح القدس بپوشانید بودند و آید ماکا بروح القدس برین ناطق است و تیر آدم و آدم صفقان که برهم فضیلت یافتند برین روح یافتند و آید هم بر روح.

مست - روح را از عالم خدا بقالب فرستاد و لقد اوجینا الیک روحا من امرنا - هر کجا که جمال روح جلوه کند بر تو آن جمال بر هر چیز که رسد آن چیز را

منقاد و لیکن من گوهر لطیف و نورانی و قالب مجسم و زندانی تاریک می بینم فرمان شد
 ۲۰ دخلی کار دهه و اخراجی کار دهه چون در رفت انوار روح بدماغ رسید چند شومنی
 قدر بر وفق قضا و قدر آشکارا گشت عطسه نزد و گفت الحمد للرب العزت فرمود
 ۲۱ هر جمک ردک -

قول محقق - در فرق آدمی سوراخی است باریک آن را یا فوخ گویند چون روح
 عارفان و مجبان را خواهند عروج کنند باقی در آن سوراخ یا فوخ در آید و روح
 ایشان را سوار کنند به پرند -

ماهیت روح دیگر رساله غریب - جا نهائے کفار و ظلمت مجوس
 اند و مجوس ندانند که با ایشان چه کنند و ارواح پارسایان در آسمان دنیا با عمل و عبادت
 خود شادمانند و ارواح مریدان در چهارم آسمان بلذت صدق و سایر اعمال خود با ملایک
 می باشند و جا نهائے شهیدان در پرهای مرقان بهشت هر جا که خوش می آید میروند
 و می آیند و جا نهائے شتاقان در حجب انوار بر بساط ادب قیام کرده و ارواح عارفان
 در خطایر قدس شب و روز سخن حق می شنوند و جا نهائے خود در دنیا و بهشت می بینند و
 جا نهائے مجبان در مشاهدت جمال و مقام کشف مستغرق اند -

اوصاف روح - تصدیقات عین القضاة الارواح چند موجود
 ۲۲ الله ليسوا بملئكة لهم دوس وايد و رجل ياكلون الطعام -

رساله مرصا - در روح هفت صفت است نورانیت و محبت و علم و حلم
 و انس و بقا و حیات و از هر یک از این صفات اوصاف دیگر متولد شده و مجموع پدید
 آمده چنانچه از نورانیت سه صفت موجود شد سمعی و بصری و شکلی و از محبت نیز سه
 صفت آمد چنانچه شوق و طلب و صدق و از علم و صفت آمد - ارادت و معرفت
 و از حلم چهار صفت و قار و حیا و تحمل و سکون و از انس دو صفت و از حیات دو صفت و از محبت

حق بجانب اندر نهان و جان بدل اندر نهان ای تهاں اندر نهان اندر نهان اندر نهان
 نور ذات در روح نهان است و روح در دل نهان است و دل رقا لبیان است
 ماهیت روح دیگر رساله تراش معرفت ارواح بر قسم است عام و خاص
 و انحصار عام تاثیر وجود روح داند و خاص خاصیت و حرکات و اثرش شناسد و احصا
 در مکاشفه ذات روح بنید چنانچه نمایند مثل و یا جز آن اگر روح را کسی بیند چنانچه است
 عاشق او شود چه جلوه خداے بر جمال حسن روح است و در چشمش نور لایزال است
 و در گوش گوشتواره سبوحی است و بر وجودش طلیه الوهیت است کسوت حق
 دارد و شاید حق است هر چه در عالم الوهیت است عکس آن در جان پدید است
 و آن عکس را کسی فهم نکند مگر آنرا که فهم کنند **منظم**
 گفتم ای جان بدین نکوی تو از کجائی مرا بگوئی تو
 گفت من دست کرد لا هوتم قاید و رهنمای ناسوتم
 گویند و رتن آدمی روح است که او را ناطقه میگویند و حسن صوت که از نر
 و دف و جز آن می آید آن اثر کلام جلال است **مولف راست**
 فهم معینائے این اصوات هر کس کند عارفان و عاشقان دانند مگر در مزان

رساله امام غزالی - احکامیکه از حق در روح پیدای آید روح کافر و مسلم
 آنرا میداند و مشاهده میکند چه او عالم است اگر گویند چون روح کافر مشاهده دارد
 کفر جزائی در زد گویم سبب سبب معاصی و شر مبر او محبوب میگردد کافر میشود
 رساله خواجه ابوبکر واسطی - الروح لا یدخل تحت دکل کن روح چون
 در کن و کان نباشد از عالم آفریده نباشد از عالم افریدگار باشد لغت قدم و ازلیت دارد
 قول محقق - چون روح را خطاب شد که در قالب در آ او گفت خداوند

دیدہ از دیدہ نشکو تاہ عقلہا در معرفت گوہر او قاصر عارفان بینند و لے حقیقت بد نہند
ہر کہ اور ادین حق را دید و ہر کہ اور اشناخت حق را شناخت من عرف روحہ عرف
دبہ در حکم حاکم است و در عبودیت منفرد در ہجران رنجور است و لے از حق محبوب است
صورت مرات روح است حق با اوست و حق بے اوست و روح صورت مرات
فل الروح من امر دینی از اشکال جدا کردہ مولف راست ہے
پیش ازین وصف روح نتوان کرد فہم آن در خمیر کے گنج
تجلیہ روح کہ موجب قربت حق است رسالہ مرصا والعبادہ
روح چون بقالب پیوستہ بود طفل بود استحقاق تجلیہ نہ داشت از غذائے لطف جلال
پرورش می یافت اگرچہ بر کلیات علوم و معارف روحانیات اطلاع داشت
فاما از غذائے متسوع ابدت عند دینی بطحمنی و بسبقی محروم بود آدر اک
کلیات و جزئیات عالم شہادت بے آلت حواس انسانی و قوای بشری و صفات
نفسانی ممکن نبودش چون بقالب پیوست طفل بود اول بنڈ لے او امر و نواہی
پرورش یافت تا بحر کات نفسانی و ذہانیم در ہلاکت نیفتد بعدہ از دو پستان طریقت و
حقیقت شیر دادند تا بلاغت عقل رسید و از تعبد نبی شیخ مرتبہ تصفیہ و تجلیہ یافت
تا مستحق خطاب بھائے غیبی و مستعد جواب بھائے آن شد منظر ہے
اگر خواہی کہ چشم جان شود باز برو جان آدر کمال دانش انداز
مولف راست ہے
چو شد وقوف بر اسرار قلب روح کنون حصول معرفت حق بود ز نور عقول

بیان ہمس

شناختن انواع عقلہا کہ انسان بدان مخصوص است

وازلقاء و صفت ثبات و دوام و از حیات و صفت عقل و فهم و روح را و صفت باقوتست مدركه و متحرکه و عبارت دیگر نظری و عملی بهم گویند سعادت روح این است که بدین دو قوت بهمه کمالات نفع آید۔

سعادت نامه غزالی بهر نقشی که در لوح ظاهر کنند چون بران نقشه دیگر نویسد نقش اول دوم را قبول نمند هر دو مبدل شوند فاما در لوح روح چندین هزار در هزار نقش نبشته و نقوش یک دیگر ایمنه نگشته و باطل نشده۔

وصف روح دیگر رساله غریب۔ روح اول بیفت محبت پرور یافت که بشرف یحیهم مشرف گشت والاچه زهر بود که بدولت بمحونه رسید۔

مرصاد العباد روح را وصول بحضرت حق بے وسیلت عشق و محبت ممکن نیست محبت در روح مشابه ظلمت است ان الله خلق الخلق في ظلمته اینجا سوال است چون روح محمد از پر تو نور احدیت است ظلمت و کدورت چگونه تشبیه باشد جواب ذات احدیت بصفات لطف و قهر موصوف است هر چه در روح نورانیت و صفوت است پر تو لطف بود و هر چه ظلمت و کدورت باشد از اثر قهر است۔

رساله شیخ واسطی خلق الله الارواح من نور الجلال والجمال فلو لانه سترها للسجد لها كل كافر۔

رساله روح الارواح فعل روح سوختن حجاب است و گفتن او انا الحق است از حق شنود بے واسطه و حق را بعین بے حجاب قائل نفس است بے یت

محل این عقل روح مقدس است و حیات موحدان از دست مگس است در گل
بنی آدم پدید آمده تا هر خط روح ماطقه او را ببوید و بقای جاودانی دارد و از نور تجلی
مزید می آید باقی بماند.

و اما معرفت عقل - بر سه قسم است عام و خاص و خاص الخاص معرفت عام
بجوهر عقل غریبی نیست و معرفت خاص در عقل الهامی است و معرفت خاص
الخاص بعقل کلی است و این عقل حقیقی است که در مسند حق خلیفه است نظم
بر در غیب ترجمان خرد است شاه تن جان و شاه جان خرد است

رساله روح - چون حق تعالی جوهر عقل آفرید به نظر مبتش دید مثلث آب مثلث
آتش و مثلث نور شد آب و آتش بهم آمیخت دود از خواست و باتش بوج زد
از ان نور عالی گشت از کف زمین و از دود آسمان موجود کردند و از نور سه شاخ شد
از شاخ زبرین آفتاب و کواکب و سیارات و ثوابت آفرید و از شاخ میانه عرش
و کرسی و بهشت و نور شاخ زبرین در خزانه ستر خود ذخیره کرده بدان نور فهمها عالمها
و دلهای عارفان و اسرار موحدان و سرایر انبیاء و مرسلان آفرید.

صفت عقل کلی و آسامی آن - در بیان جلال و جمال بعبارت و وصف
دیگر نیز آمده است.

قوت القلوب حضرت رسالت میفرماید حق تعالی عقل را از نور آفرید
و عقل نور است و راست که مهتر آدم جایافت چون عقل آفریده شد الله تعالی
فرمود پیش آید گفت پس رو پس رفت همه چهره را را بقلم حاجت است
و علم را بعقل و اول همه خیر با عقل آفریده شده است حق تعالی در کلام خود از
تو می گوید که و ادانا دینم الی الصلوة اتخذوها هذ و اولعبا ذلک
بالفهم قوی لا یعقلی ن در خبر است عاقل کیست آنکه بدینا فریفته نشود و آزاد

رساله سرالهدی حق تعالی آدمی را از جمیع مخلوقات بعقل مخصوص گردانیده تا هنوز عقل میان حق و باطل فرق تواند کرد عقل وزیر روح است و خازن وجود و کاتب وحی و الهام و نسخ و دفتر پیغامبر اخلاق را و پی و افعال را معلم مذهب حواس و مویب انقاس و زاجر و سواس و غاسل او و ساخ اگر عقل نبوده سلاله مخار آدمی در ملک تعظیم عبودیت نبوده نقاش کارخانه ملکوت است هر چه از حضرت بیرون آید بر صلت او خیال بر لطف بتاندد و در درج وجود نقش کند.

هنگام عقل چهار است اول غریزی و دوم الهامی و سوم مجازی و چهارم حقیقی غریزی دانسته بود که حق تعالی در آدمی پدید کرده تا بدان تمیز کند میان افعال مذمومه و محموده و بدین صفت آدمی مخصوص است از جمیع جانوران و محل غریزی در دماغ است و اسیر عالم دل است تا علوم الهی از اینجا گیرد و زیادت و نقصان پذیرد و چه مستقل نیست و به نفس خود مستقل است تا ما الهامی مخاطبات ملک است که بکلمه به بکلمه به مردم می رسد و بدان افعال حق را از افعال خلق و صنایع و مقادیر باری عز اسمیه می شناسد و جولان میکند و به قوت آن نور در آیات حق تعالی بقبض زیادت میشود و قدیم از محدثات جدا میکند و حالات را گدائی میکند محل این در دست اگر او نبوده دل را شیا طین رحمت میدادند و از کتاب و از سنت و شریعت خبر نشده که موافق حقیقت است اما مجازی او را که است که حق تعالی در جبلت دل آفریده است و دل متقلب است از ارادت گاه به در قهریات افکند و گاه در لطیفیات مجازی است از ان بردوام نیست هر که قائم است به هیچ طاعت نقصان نگردد و هر که متفرق است سر از مناسی بر آرد چون حق تعالی خواهم قضا و قدر را در جهان بشریت نهاد و بدان نور را از دل منطس کند اما حقیقی آنست که پیش از وجود آدمی حق تعالی آنرا بیا فرید از نور صرف و با او خطاب کرد و اعاجیب بیست به یاز نمود تا در عبودیت استوار گشت و بعد ایما در عالم فرستاد و بر روح و ولایت داد

نخست اوصاف علم معرفت و شامل عارفان بیان کنیم بعد حقایق و دقائق عارفان
و فضائل و لطائف آن در حیز تحریر آوریم.

اوصاف علم معرفت بطوالع معرفت تخم است هر که در عالم معرفت تا
قدم تر باشد محبت سوخته تر و لذت او از رویت محبوب بیشتر.

رساله امام غزالی معرفت بر قسم است عام و خاص و اخص الخاص.

صاحب مرصدا و العباد می نویسد معرفت عقلی و نقلی و مشهودی است
عقلی معرفت عام است که جمیع لطایف از انسان و جن در آن شریک و متفق اند
که الله تعالی موجود است و آفرنده موجودات و پدید آورنده مخلوقات و صانع مصنوعات
است بے آلت و رازق حیوانات ناطق و غیر ناطق است الی آخره این معرفت
صفات افعالی و سلبی است که عوام این همه بنور عقل شواهد شناسد و بنور دل آیات
قدرت میند و بنور ایمان صفات افعالی در باب نظر ارباب باطن و اما حقایق آثار صفات
سابق از حموس و نفوس و عناصر اربعه و آنچه در جهانست نتواند شناخت در آخرت
بدانچه اینچنان تمام است و روح بحسب شہوات محبوب است سئلوا هم ایا انما
فی الافاق و فی الفسهم برین حاکی است و اگر بعد غایت ازلی به تعلیم و تقصیم
مشایخ و اولیای حضرت صمدی بعضی عوام را شمره ازین معانی ارزانی فرمایند معرفت
صفات افعالی و نفسی خود حاصل شده باشد و بر تریه من عرف نفسه ریده بود.

مولف راست

ایکده نفس خود ترا حاصل نیست معرفت فهم صفات ذات حق کس حد عقل تو بود
اما معرفت نظری خواص راست که بحواس باطن و ذکا و دل و نور ستر شناخت
احوال مقامات از بعضی و بسط و جمع و تفرقه و طلب و وجود و کشف و ارادت عطا
کنند و بعضی را شمره از صفات ذاتی براندازه که داده باشند معلوم کنند آنهم بر تو نوزد

آنکه بنده طمع نباشد و هر که بدون خدا مشغول شود اگر چه از حلال باشد زیان زود شود -
 اورا قائل نتوان گفت قال الله تعالی یا ایها الدین امنوا لا تلهمکم أموالکم
 ولا اولادکم عن ذکر الله ومن یفعل ذلک فاولئک هم الخاسرون و عقل
 وزیر و ندیم معرفت است و مقاش در دل و عاقل خانه خود رفته دارد و تا سلطان
 آنجا نزول کند و امر و نهی بر عاقلانست و بزرگترین محبت حق بر بندگان عقل است
 پس کار باطن بعقل کند و آنچه در خزانه دل است بشمع نور عقل توان دید تا نور معرفت
 و نور عقل هم نیامیزد و عاقل نباشد اولئک کالانعام بل هم اضل اولئک هم
 الخالون - و در هر دلیکه ذایم غالب شود حمایه ارواح نیابد که الضدان لایحتمان و
 ذایم بجای بدل کن تا عاقل شوی -
 قول شحقق عقل است و لب آن عقل غریزی هر چه ظاهر باشد بداند و لب در
 کمال حال و آن به باطن تعلق دارد و مولف راست است بر معنی عقل و کتب
 واقف چو تدی کن فهم کنون معرفت ذات و صفات -

بیان یازدهم

تنوع علم معرفت از عقلی و نظری و شهودی و صفات سلیمی و شبنوی
 و ذاتی و معرفت خلقت نفس حضرت رسالت و عظمت و جلال
 او و حد معرفت و شامل عارفان عالم و خاص و انحصار

قال الله تعالی - وما خلقت الجن والانس الا ليعبدون ای
 ليعرفون و فی الکلمات القدسیه کنت کمنا مخفیا فاحسب ان
 امراف فخلقت الخلق لاعرف - اکنون بنویس اشراکمان و بعایت الهی

نشود ذات را نتواند دریافت و او را ذات است تا آنرا در نیاید بصفات نتوان
منه آنکه صفات سلبی حادث است و احوالش قدیم کردار او زمان
 و مکان است و خلاصه او ازلی صورتش فانی و جانش باقی است - معرفت ذات و
 صفات باری تعالی بر دانستن زمان و مکان حقیقی حاصل آید و این سخن مشایخ متقدم
 و متاخر از غایت غیرت پوشیده داشته اند -

منه معرفت عام در شناخت اخلاق دل است و معرفت خاص بر کمال
 دل و معرفت خاص انخاص در مشاهده انوار قلب است -

منه معرفت را یک حد تشبیه است و دیگر تعطیل - **منظم**
 هست در وصف او بوقت و نسیل **نطق تشبیه و خاموشی تعطیل**

معرفت نکره است آنکه دانستند اندانستند اینجا علم جبل است زیرا چه علم قدرت
 و سمع و بصیر و کلام و ارادت حق به تشبیه بیش ندانی و او از آن منزله است چنانچه
 شیخ ابوسعید ابوالخیر میگوید معرفت چیست آنکه ندانی و بدانی که ندانی و ندانی که بدانی -

نظم

گر ندانی ببد دست ره بردن شرط یاری است در طلبی دن
منه در بهشت هر روز از شناخت حق عالمی گشاده شود که پیش از آن
 نبود و آن ابدی باشد هرگز بسز نیاید -

منه معرفت با انواع است معرفت ذات که از هر که داد دانستن
 آن تواند داد و معرفت صفات از معرفت نفس حضرت رسالت حاصل آید لکن
 جامع رسول من النفس کمثر این معنی است و معرفت افعال و احکام از نفس
 خود حاصل کن و فی النفس کمثر افلا تبصرون بدین ناطق است -
صفت معرفت دیگر معرفت در دنیا تخلف از الله است

صفات ذاتی است چنانچه او پس قری میفرماید معرفت ربی بر بی پس تو در میان نه
نور حق صفات خود را می بیند اما معرفت شهودی انبیا و انصا انصا خاص راست و آن
شناخت ذات مقدس است تعالی عن درک الافهام والا و ما هم که مقصود اصلی
از فطرت آدم و آدمی و مطلوب کلی از اظهار عرفان معرفت ذات خود بوده است
که اجابت آن اعرف فاما از کمال غیرت عزت و جلال عظمت تحقیق معرفت
ذات بحدی که پس نداده و ما قدر و الله حق قدره اے ما عرفوا الله حق معرفت ستر این معنی
است

تخطی
سبحان قادی که صفاتش ز کبریا بر خاک عجز میفتد عقل نه بسیار
مگر آنکه حق تعالی بغایت خود کسی را از بندگان خود بخود شناسا گرداند چنانچه

امیر المومنین علی کرم الله وجهه گفت معرفت الله بالله
رساله است پنج بزرگه پیر عین القضاة واللّه ما عرف الله لا الله
وصف معرفت دیگر - انا عرفنا الله لا مانت علی السموات
والارض والجبال فابین ان یحملنها و لا شفقتن منها و جملها
الاسنان انهم کار ظلوما جهولا -

رساله است پنج بزرگه پیر عین القضاة واللّه ما عرف الله لا الله
ابن آسمانها یعنی ملائکه اگر چه بنور ملکیت میدیدند و میداشتند و اهل زمین یعنی پیام
و دواب را با آنکه جسم کشیف بود فاما انوار علم و فهم فواید نداشت که قبول کند فاما
انسان هم بصفت حیوانی و هم بصفت ملکیت داشت احتمال توانست کرد و
امانت قبول نمود که فتبارک الله احسن الخالقین خطاب یافت و بصفت
الانسان سری و انامه موصوف شد -

تمهیدات عین القضاة حق را صفات است تا معرفت آن حاصل

کیمیای سعادت - امید گستن از اصل معرفت تقطیل است و دعوی
کمال معرفت خیال تشبیه و تشیل است -
قول ابو علی جرجانی - گمان نیک بودن بر خدای کریم غایت معرفت
است و صدق یقین -

رساله شیخ ابوسعید ابوالخیر - هر که در خوشیتن نیکو گمان است خوشیتن را
شناخت و هر که بد گمان است خدای را شناخت -

رساله روح الارواح - معرفت حیرت القلب مع الله زندگانی دل تو
با خدا و توفیق باشد که در حیات یکدیگر صحبت کنند یک حیات غیبی که و لحن فیله
من روحی و دوم حیات غریزی و مدوی که و کذلک ۲ و حینا الیک روحا
میں امر داپس از صحبت این دو حیات معرفت متولد شود و زندگانی دل مع الله
منه - نهال معرفت که در باغ شمع تو شایند آکن نهال معرفت تو بود که
شاخش وفا است و املو فون بعهد هم اذ اعاهد و ابرگش رضا
است که رضی الله عنهم و رضوا عنه ذلک لمن خشی ربه - و شگوفه
اش جود ثنا است که الحمد لله علی حال و میوه اش وصل و لقاء
است که وجوه یومئذ ناصراته الی ربها ناظره -

قول محقق - ثمره معرفت روی از خلق گردانیدن و توجه بخالق کردن است -
رموز الوهائین - هر که از معرفت ظاهر و باطن شیخ محرم و پیغمبر است یقین
و آن که از اسرار و رموز سلیمی و ثبوتی مرید حقیقی بپرواست - مولف راست
- معرفت شیخ مگر دو حاصل حاصل نشود معرفت ذات حق
شمایل عارفان - قال علیه السلام لو عرفتم الله حق معرفته
لمشیتم علی نجور و زالت بدعاءکم الجبال -

فاما در آخرت بر دهد هر که در این جهان کار و در استیجا بر نخورد و من کان فی هذا عالمی
 فی الاخرة اعلمی - در قیامت یکے گوید یارب مد آید مرا خوان که در دنیا شناخته
قول امیر المومنین ابو جبر - العجز عن حدك لا در اذك و در اذك هر که
 عاجز شد که من در دنیا فتم او دریافت -

منه من عرف الله لا يقول الله ومن قال الله لا يعرف الله
 نظم -

گر صد هزار سال همه خلق کاینات فکر کند و صفت ذات خدا
 آخر بجز معترف آیند کایه اله دانسته شد که هیچ ندانسته ایم ما
قول خواجه شبلی حقیقت المعرفة العجز عن المعرفة -

قول ابوسلیمان دارانی - اگر معرفت را صورت کنند از کمال زیبایی و
 جمال نیکی آید هر که به بنید ببرد و همه نور با پیش روی او تاریک نماید جز نور الله
 رساله خواجه با نیریزد المعرفة ان لعرف بان حرکات الخلق
 و سلنا لهم بالله بالله -

قول خواجه بو طیب سامری معرفت طلوع حق است بر اسرار
 بمواصلت انوار -

قول خواجه ذوالنون - اکبر ذنبی معرفتی آید که گناه کبیره بود اگر
 بگوید کسی که ذات پاک خدا من بخود شناخته ام -

قول خواجه حسین منصور معرفت عبارت است از دیدن اشیاء
 بلاکت همه اشیاء در معنی کل شیء هالک الا وجهه این باشد -

قول پیر میر یو - ورائے همه معرفت آنست که الله را از همه چیز بخود نزدیک
 تر دانی و از همه چیز دوست تر داری -

دشت و حیرت عارف بچشم گریه و بدل خند در آفتاب عالمان و انهدا بعارفان باشد
رساله حصول الوصول خواجه حماد کاشانی ز علامت عارفان
 سیه خیز است یکم آنکه چون نظر بر ایشان افتد مهابت در دل بیند و پید آید و چون
 کلام ایشان بشنود و دنیا بر دل سرود شود و چون از نظر ایشان باز گردند دل بملاقات ایشان
 مایل باشد.

قول محقق عرف الله بالله و عرفته مادون الله تعالى

رساله طوابع قلوب العارفين ریاض القدس و اسرار هم حدائق الانس
رساله وحی از امام جعفر یا احمد روزه چشم عارفان تا دیدن حرام است
 و روزه زبان ترک سخن لایعنی گفتن و روزه دل غیر حق بدل تا گردانیدن عارفان چون
 این چنین روزه دارند اگر چه باکل و شرب و مباشرت مشغول شوند در طریقت و
 حقیقت صام باشد.

رساله خواجه اویس قرنی من عرف الله لا يخفى عليه شيء
 و لا انس له مع غلبه الله

قول محقق عارف را کلام اندک و تحیر بسیار باشد من عرف ربه
 کل لسانه ای لسان باطنه و دلم تحتیر کامراد ازین خاموشی آنست که
 جز حق با غیر سخن نگوید ایل معرفت غم دل خود با حق نگویند از آنکه او میداند که در دلش
 چیست و فراموش هم نموده است که سوال کند جسی ربی سوالی این باشد.
قول محقق عارف آنست هر لطف و قهر که بدو رسد از حق داند و غیره را
 در میان نبیند. **منظم**

گرگزندت رسد ز خسلیق مرغ که نه راحت رسد ز خسلیق مرغ
 چون برین استقامت یابد حجب از دلش بر خیزد عارف طالب دل بود چون یافت

روح الارواح۔ ہر کہ اور اشناخت صفت نہ تواند کرد و ہر کہ صفت
او کند نشاخرہ است۔ من عرفہ لم یصفہ و من یصفہ لم یعرفہ۔

بیت ۵

آنکس کہ درو معرفتے ہست کہ است آنست کہ با پیچ کشش معرفتے نیست
ہر کہ اور اشناخت کار او باریک است و آنکہ شناخت راہ برو تار یک است۔
من کان بربہ اعرف فہو من ربہ اخوف۔

رسالہ سمر اللہ اہل معرفت حقیقی آمانند کہ تجلی آثار صفات حق تعالی و تجلی
ذات باری جل و علا اور احاصل شود چون حوصلہ عارف در معرفت فراخ گردد
بداند کہ ہر چہ میدانم نیست و انچہ می باید دانست پیچ ندانستہ ام۔
آخر بجز معرفت آیند کی الہ۔ دانستہ شد کہ ہمیشہ ندانستہ ایم ما۔

رسالہ عن القضاۃ۔ عارف بحق جابل است و جابل بحق عارف ہر کہ
باقی معرفت افتاد شب اور اصبح نیست و دریائے اور اساحل نے۔
قول محقق۔ العرف حجاب العارف عن سر المعروف۔

رسالہ ختم الولایت از شیخ محمد ترمذی۔ اہل معرفت ذات آمانند کہ
بجلیہ آثار صفات ذاتی متجلی شوند و تجلی نور ذات ایشان را عطا فرماید نہ بہ کشش
و نہ تمنع طالب چنانچہ فرمود و لقد آیتنا ابراہیم رشد لا۔

قول محقق۔ من عرف اللہ حق معرفتہ عید اللہ بیکل
طاعۃ رسالہ ترجمہ قشیری۔ عارف باید کہ اول مصنوع صانع بشناسد تا
بواسطہ آن معرفت حاصل آید۔

منہ۔ احوال مخلق را بود و عارف را نہ چہ احوال رسم است و معرفت
فنائے رسوم اقتضا کند باستیلاے ہریت حق و غایت معرفت دو چیز است و

جو عرفانت شده حاصل بیاید نفی غیر حق پس آنکه ذات او اثبات باید کرد و طالب را

بیان دوازدهم

حقایق علم نفی و اثبات و غرائب و غموض و اثبات اثبات و عجایب
محمود محو و مشرق و شامل نایمان و مثبتان

بدانکه در جمیع موجودات و مخلوقات از سفلی و علوی و بری و بحری و جمادات
و نباتات و حیوانات ناطق و غیر ناطق نفی و اثبات هست اگر نظر در ظاهر کنند که این
مخلوق حادث و فانی است غیریت ثابت شود اینجا نفی آید و اگر در تیر حقیقی بنزد
که ما در اثبات فی ثلثی ۱۲ و ۱۹ رأیت الله هیه اینجا اثبات آید منظم

هر چیز که آن نشان هستی دارد یا بر تو نور اوست یا اولست به بین
و هر نفی و اثباتیکه خواهد کرد به تقلید نکند یعنی بداند که در خلقت این شیء صفت
قهر است یا لطف

رساله رموز الوهیه بین نفی و اثبات هر دو قسم است قولی و فعلی قولی علمی است
آنکه بدانند و زبانی بگویند و عمل بدان کردن ندانند فاما فعلی علمی است آنکه علم را بعمل مقرون
گردانند مثلاً هر نظم و نشر از پاری و عربی و ترکی و هندوی و اقابول و روایات و احادیث
و آیات که سماع شود در فهم معانی آن خوض نمایند که در نفی است یا در اثبات و هر شیئی از
اشیاء که در نظر آید آنرا نیز نفی کنند و نور احدیت که از او چه گویند در ان اثبات فرمایند
مولف بر است

هر چه اندر نظر آید ترا دون کنی نفی و ذات حق اثبات

چنانچه محقق گوید علم عدوات و معرفت مکر و مشاهد حجاب من رعی بمقام حج
عن امام شیرین معنی است سالک سالک حقیقی باید که میان نفی و اثبات راه گم نکند

باز بدو تسلیم کنند تا محفوظ و مستور باشد از خلق و دل بترک ادب پلک گیرد.
قول محقق - عارفان از بیم خوات نظر حق به هیچ چیز قصد نه کنند و اگر دست
 ایشان بجز العین بهشت باز آید طهارت معرفت بشکند و اگر بجنب روی زمین در نظر ایشان
 آرند و ایشان بدان میل کنند در اجابت ایشان بسته گردد.

قول خواجه ذوالنون مصری - قلوب العارفین کمتر من کنوز الله تعالى
 سلطان ابراهیم اوهم رضی الله عنه میفرماید

قلوب العارفین لها عیونٌ نری ما لا یراه الا بالظہرینا
 واجتله تطیر بعین ربینا الی ملکوت رب العالمینا

قول شیخ جنید حق تعالی از سر عارفان سخن گوید و عارف خاموش بود.
قول خواجه ذوالنون - عقوبت عارفان باز ماندن است از یاد حق تعالی
 رساله شمسیه مصیبت عارفان آنست که از غیر حق ایستاده کنند و شرک
 آنکه خیر حق خیر خواهند و کفر ایشان آنکه با دون خدای صحبت کنند.

قول محقق - عارفان دو گروه اند بیگانگان خدای و آن باشند و یگانگان
 خدای شناس شوند.

قول خواجه جنید را پرسیدند عارفان زمان کنند خواجه بعد از تامل بسیار گفت
 و کان امر الله قد را مقدر را.

تفسیر امام زاهدی حق تعالی در بهایم هم معرفت نهاده است کما قال الله
 تعالی والذی قد افهدی یعنی آن خدای که تقدیر کرد و هرگز را ناده و راه
 نمود و الهام داد و هرگز را بچونگی گرد آمدن با جفت خود و قال علیه السلام
 ان الله اتقانی ابهت البهایم الا عن اربعة معروف صانعها
 را رقیها و عدوها و روحها کف یاتی البها مولف راست

كما حاكيا عن الله تعالى انت لا وانا ولا غيري اين نیز اثبات اثبات است.

رساله خواجه شبلی - صیانت القلب عن رويہ الغیر لله لا ان العبد لا یب لیغنی در اثبات حق رویت غیر شرک است و غیر خود نیست.

رساله عین القضاة - بعد نفی اثبات و بعد اثبات اثبات اثبات و بعد اثبات اثبات اثبات محو و بعد محو محو اینجا لقاء الله روی نماید.

ترجمه قشیری معنی محو برداشتن اوصاف غالب بود معنی اثبات اقامت احکام غالب باشد بزرگتر بزرگتر را پرسید که چه چیز محو شود و چه چیز اثبات آید گفت در وقت محو است و اثبات محو آن وقت حق تعالی هر که مرا و از او محو کند بشهودیت خود اثبات دهد و هر که از شهودیت خود محو کند بشهودیت اختیار بازگرداند و در بودی فرقت اندازد و خواجه شبلی را گفت همه وقت در حرکت میباشی نه توبایدی و نه اوبالتست و مقام معیت سکونت اقتضا کند گفت این ایست من در هویت او محو شده است استیلا و آن حال را ببقدر کرده فلما حق برتر از محو است چه حالت محو را اثر باقی ماند و حالت محو را اثر باقی در نماز نیست این طائفه آنست که شهودیت حق محو گردد که پیش مرایشان را بارند بپند.

منه - لا اله الا الله نفی است اول قدم ازین دایره بیرون باید نهاد ساکن و متوقف نباشد اگر هم درین دایره مانند زنار و شرک روی نماید و لا اله الا الله دایره اثبات است چون طالب درین دایره در آید بحضرت وحدت رسد **نظم**

لا دوسر شد دور باشد دین و دنیا همه را دور باشی میز غم هر که که الائی میسر غم
و هم درین معنی امیر خسرو گوید -
لا اله الا الله که به توحید خواست
کوشش اود و گواهند راست
لا اله الا الله و را لازم ده
هر چه جز الاهی را لازم ده

رسالہ غریب تاثر نفی سرفرازی و سروریت از آنکه بدون سرفرو
نمی آرد این سروری از عنایت ذات حاصل است و تاثر اثبات عجز و بیچارگی
است اینجا محو هستی صفات خود میشود و اثبات ذات حق میکنند پس وصول به جود
بیچارگی حاصل آمد نه بسرفرازی - مولف راست است

هستی صفات جمله چون نفی شود تحقیق که ذات پاک اثبات بود
توحید حقیقی است اینک گفتیم چیز که جزاوست از دلت گبر بود
معرفت در مقام نفی است چه شناخت در افعال خواهد بود و معرفت ذات
مستحیل آنجا اثبات باشد -

ترجمه تشریحی - الرحمن علی العرش استلوی مراد از این آیت نفی مکان
خود است و اثبات حق تعالی -

مختصر احیاء علوم - لاجری علی لسان اهل تحقیق اربع کلمات عنی و عندی
ولی و اما این نیز نفی خود است - مولف راست است
چون شد نفی و اثبات تحقیق شاید از توحید و وحدت شوی نیز واقف

بیان سیزدهم

حقایق و غرائب انواع توحید و اتحاد و فرق میان احد و واحد و احد
و وحدانیت و لطایف و دقائق آن علم عظیم و شمال موحدان
معنی توحید یگانه دانستن و یگانه گفتن است و این توحید اقوالی و فعلی و مصل بنده بود
فاما چون در دل بنده پدید آید آورده حق است اگر فعل الله گویند هم درست باشد -
موحدان حقیقی بیان توحید با انواع کرده اند بعضی گفته اند که توحید بر چهار نوع است
ایمانی و احسانی و عیانی و غیبی و بعضی فرموده اند که توحید بر سه قسم است عام و خاص

عزیز طالعان حقیقی را ازین مقام پیشتر شدن ندید و باز دارد۔

رموز الوہامین حضرت احدی بغایت سربدی بر ضمیر حق پذیر بر محمدی
کہ تسمیٰ کُلِّ شَیْءٍ ہَا لَکَ الْاَوْجَہُ کشف گرداند و سعادت ابدی بر مغوی
کُلِّ مَنْ عَلَیْہَا فَاَنْ یَبْقَیْ وَجْہُ رَبِّکَ دَوَّ الْجَلَالِ وَ الْاَکْثَامِ بِخاطر
خطیر یکے از امت احمدی بحق و متیقن کند نفی را اثبات غیر را بذات اثبات اثبات
دادن او تواند اشارتے باشارت و عبارتے با بشارت متضمن ترین علوم وقائق
از رسالہ زبدۃ الحقائق درین نظم رایت اشاعت داده آمد۔

شول جلہ اشیا وجہ باری است عدم ذاتی است اندر کل اکوان
چو شد ثابت ہلاک و نفی اشیا و قوام ممکنات از ستیشن ان
بالیقین وجود جمیع موجودات عاریتی و فانی است و نیست ہست نامیست
و وجود حق تعالی واجب الوجود و قدیم و بہت نیست نامیست۔

قول محقق۔ نفی را اثبات کردن تیر و درمز سابق است اگر بدین فعل استقامت
شد موصوف گشت برائے فہم قاطعان و درک طالعان حقایق وحدت استشہاد
از قول محقق نیز نموده آمد متلایکے از کسے بچیت تجارت مالے اور دہ از روی صورت
او غنی باشد فاما سبب آنکہ مال غیر نیست او فقیر بود وجود مخلوقات مثل ایمنست
و خود نامہ و فیما مذاہ سراسر معنی است۔

قول محقق۔ ہوں و لا غیر لا و کلا و لا۔

منہ۔ نفی الغیر اثبات الکفران و اثبات الغیر محض العرفان۔
تخصیصات۔ سالک از نفی باثبات رود و عارف از اثبات بہ نفی
آید و باز این نفی را اثبات کند۔ مولف راست۔
عارف چو از اثبات سوئے نفی رسید اثبات حقیقی است و محض توحید۔

گویند واحد ذاتی و ثالث الی آخره و اینها حق تعالی بپشتی صفات واحد باشد کما قال المحقق
لحد فی ذاته و واحد فی صفاته میاجات لطف جلال و جمال لا احد سوی الله
ولا واحد مثل الله.

اتحاد و تمجیدات عین القضاات - اتحاد بر اصطلاح خلق دور ایک
کردن است چوں میان دو کس یگانگی شود متحد گویند تا بر اصطلاح اصحاب طریقت
و حقیقت معنی اتحاد دوی برگرفتن است یعنی ایشان بوجود ذات حق تعالی جمیع
موجدات و مخلوقات را عدم می یندازند چه از روی حقیقت همه معدوم اند و حادث ذاتی
اند و وجود باری تعالی قدیم و باقی است.

رساله غوث الاعظم - لا اتحاد حال لا یعبیر بلسان المقال بل من
بسه قبل مولف راست است.

چون اتحاد حال است اندر بیان نیاید مقل بود کسی که گفت فهم و غرض آن -
رساله طالع قاضی حمید الدین ناگوری - اتحاد عبارت از فعل بود
و فعل گاه باشد و گاه نباشد خلاص محبت که آن ذاتی است هرگز روا نبود که بود -

شامل موحدان - ترجمه احیاء علوم موحده متفرق بود بحق که جز حق کسی
را دست ندارد و از غیر مترسد و در هر چه بیند حق را بیند و پنج حس باطن او فکرت غیر حق
نگزرد و موحده اگر در عالم تصرف باشد خود را همه او مید و اگر در سیر عینی بود همه تنوا به را
بے شواهد بیند چه موحده را اندر اختیار حق اختیار خود نماید و اندر وحدانیت حق سجده
نظاره نبود چنانچه قاضی حمید الدین ناگوری میگوید نصیب موحدان از عالم توحید حیرت
است - **رموز الوهین** - بر مقتضای معنی کلام ربانی که قل کل من عند الله
هر گاه که مراد میشود هر چه هست از نزدیک حق است پس موحده دست که بر ذمام
و عیوب و کفر ظاهری و باطن بر هیچ کس طعنہ نکند و نظر خود در علم و حکم واردات مشیت

واخص و بر قول بعضے قولی و علمی و علمی است و بعضے گفته اند حقیقت توحید ہم کردن و عمل مقرون گردانیدن کار سے عظیم و درجے اعظم است۔

رسالہ غریب۔ توحید پر چار نوع است ایمانی و احسانی و عیانی و غیبی توحید ایمانی قولیت کہ آن عوام را بود چنانچہ از دوست بدوست نالیدن نیز توحید قولیت چنان نالیدن و باز نمودن حال خود است بدوست کہ چیز تو کہے ندارم کہ با او بگویم این گلہ نباشد بلکہ نیاز بود۔ مصراع۔ از دست تو قصد ہم بدست تو و ہم۔ و احسانی علمی خواص را باشد کاندہ ہر اے بدانی کہ حق ترامی بیند و عیانی علمی است اخص را بود کاندہ تراہ چنان دانی کہ می بینی تو حق تعالی را و غیبی چون داد تنوع توحید مذکور بدہند بوحدت و وحدانیت رسند۔ مولف راست۔

چونکہ معلوم این انواع توحید۔ کنون در باب رمز و غمض وحدت۔

وحدت و واحدانیت یعنی کثرت و صرف توحید۔

رسالہ تمہیدات عین القضاات۔ وحدت برد و نوع است کثرت و صرف وحدت چنانکہ ذات تو یکے است و لے اعضا و بسیار دارد پس ہر چہ در اشیاء و موجودات حق را بینی آن وحدت کثرت باشد۔ فلما وحدت صرف آنست کہ جمیع موجودات و مخلوقات را معدوم دانی و نفی کنی و خود را افعال و افعال خود را از میانہ دور گردانی آنگاہ وحدت صرف شود ما را ایک شئی اسوی اللہ رمز این معنی است۔

فرق میان احد و واحد۔ رسالہ ہمدانی۔ احدانست کہ اور اکفرو ثانی نباشد و از کسے زادہ نہ بود و از او کسے نہ زاید قولہ تعالیٰ قل ھو اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد و حق تعالیٰ بہستی ذات خود احد بود این توحید علمی است فلما واحد انکہ اور ثانی و ثالث و رابع باشد چنانکہ

المجد ومن عرف عن التوحيد فهو مشرك ومن لم يعرف ذلك فهو كافر ومن
اتى اليه فهو عابد وشن و من سال فهو جاهل -
رساله سرالله حقيقت توحيد درگفت نيابد و اگر بگويند كفر است چه
صفت موحديان کردن کرا محال است هر که داند حق آن اوست چنانکه هست
نظا هر کافر است و بحقيقت مومن و اگر چنان داند که آن اوست چنانکه هست
بحقيقت در توحيد موحده و در تشرعش کافر است -

منه - توحيد حقيقي ذروه عليا في احوال و عوده و تقى مقامات است
حليه اوليا است و تبيان انبيا حقايق توحيد نه هر ره روى يافت که متر توحيد لباس
ربوبيت است تا واحد در واحد نشود و رنده در عين عيان توحيد نه رسد -

منه - توحيد قسم است عام و خاص و اخص توحيد عام بعد از ارشاد حق
سير کردن است در آيات و حجت حق و بسليت عقل و نور ايمان و شواهد حدثان باسکن
باشد از اضطراب شک و در حد اثبات وحدانيت يقين حاصل شود و از خطرات
نفى باز دهد و تقدیس ذات کریم پيبد و تنزيه صفات عزيزداند که حق تعالى واحد است
من کل الوجوه و ذاتش در صفاتش بکيا است و قدش از حد و ث جدا و از جواهر
و اعراض زمان و مکان و تشبيه و تعطيل و كيف و حيث و قبل و بعد و جهات و حدود
و صورت و حلول و ضد و ند و مثل و شکل و جز و کل منزله است و ذات و صفاتش را
بقدم اثبات کند چنانچه العالم بعلمه و الملتصك بكلامه المريد بارادته
و السميع بسمعه و البصير بصره الحى بحياته و الجميع اسماعه الحسنی و صفاته
العليا توحيد خاص سير کردن است و شواهد صورت و روح و عالم صغرى که چند حق باطل
آنها آيد و از زمام و حايده از خود رفتن است بحق که صورت آدم عالم معانى است جمیع
کون را بوجود حق مجموعيند و موجودات را در ربوبيت او موحده و داند فرق میان توحيد

حق دارد نه بر صاحب عیوب تا اگر از معیوب داند شرک باشد فاما از روی امر تنبیہ کردن واجب است کہ جمیع اعیان اولیاء و اول دعوت عمل بر امر کرده اند و اگر نہ در شرایع خلل افتد کما قال اللہ تعالیٰ کنتم خیر امة اخرجت للناس تا مرون بالعرف و اتقنہوں عن الملک۔ **قول محقق** نزدیک موحّد در توحید بیگانگی آشنائی است و آشنائی بیگانگی است یعنی بر دو یکے باشد۔
 نہ فردان نہ اندکے باشد یکے اندر یکے یکے باشد

بسیار این رمز است۔
قول خواجہ حسین منصور موحّد را توحید کثرت حجاب است التوحید حجاب الموحّد عن کمال الاحادیث غرض این معنی است۔
 توحید حقیقی ترجمہ قشری حقیقت توحید فراموش کردن توحید است این لحاظ باشد کہ بندہ بیگانگی حق قائم گردد و در مکاشفہ افتد۔
کشف محبوب حقیقت توحید حکم کردن بود بر بیگانگی چیزے و صحت بر بیگانگی آن چیز حقیقت صحت توحید آنست کہ ہم در آن محو شوند و غیرہ بنیند این خاصہ انبیاء و اخص اولیا است۔

قول محقق۔ ہر کہ از علم توحید بعبارت بسندہ کند و از اصندا و آن روے نگردد اندر زندیق شود کہ التوحید دون الجبر و فوق القدر است۔
کشف اسرار۔ توحید ثمرہ تعریف است و تعریف دادن صفت حق تعالیٰ است و ثمرہ تعریف عارفان بودن بندہ است برین کہ حق تعالیٰ جمیع اوصاف قدیم و بقا موصوف است و بندہ بجمعی صفات خود حادث و فانی است۔ **تظم**
 توحید روح خود جو نمودن گیرد کونین ر بود خود ر بودن گیرد
 رسالہ خواجہ شبلی۔ سال سائل منی بالتوحید فقلت من اجاب عن التوحید فهو

ادیکے است بے تعدد و تَبَعُضُ و تَغْيِيرُ و تَکْرُرُ و صفات دیگر بے دانستن اوزمان و مکان
نشود و توحید علی بر سه درجه است درجه اول عملی آنست که جذبہ عنایت و نفخہ قدم بر
روندہ این راه وارد گردد و غشاوت جہل و غفلت از پیش چشم مرید صادق بردار دتا
با نوار فلسفنا عدک عطاءک بصرک البوم حلیدک باطن اور امنور گردانند تا دعوی
توحید و یگانہ وصول کہ داشت از فرق تا قدم زنا پریند و نفس خود را پیش ہزار صنم در سجدہ
یابد آتش حسرت و حیرت در سینہ اوزبانہ زند و آب ندامت و پشیمانی از دیدہ اوباریدن
گیرد و حال بد حال خود تحقیق شود و معنی فظوق ۱۲ ان لا ملجاء من اللہ الا الیہ بر
ضمیرش مرقوم گردد و روی نیاز بحضرت بے نیاز بندہ نواز آرد و غم دل بر آن حضرت عرض
دارد اضطرار ش بقایت رسد و عدہ ۱ من بحسب المصنظر اذا دعا لک یكشف
السوء عیا یا پریند و در سراوند آرد و ہند کہ افذایت من اتخذ الہۃ ہوا الا ہرچہ غیر
ما را پرستی موجد نہ اگر میخواہی توحید صرف یا بی قبلہ دل بختا کن و از غیر تبرا جو پرے گفت رحمتہ
علیہ -

آتش دارد دل من آتش دارد	و این آتش دل مرا خوش دارد
گر شاہ علما من کمرش دارد	در دیش دل خویش منقش دارد

تا علم تو بعل توحید مصدق باشد ہر گاہ کہ مرید و طالب صادق ترک علایق گیرد و
از ماسوی اللہ مجر گردد و در قبول و مدح و ذم یکسان شود بادل درجہ توحید علی رسیدہ باشد
درجہ دوم توحید علی درین درجہ چندان از نور ظہور حق بر روندہ آشکارا شود کہ ہمہ اجزای
وجود او در پیش چشم شہود در اتراق آن روے در نقاب آرد چنانچہ ذرہای ہوا در اشراق
نور آفتاب نہ آنکہ ذرہ نیست ہست ناما در نور ظہور آفتاب در نقاب میشود و ادب اللہ
لحقہ خستہ در ظہور نور حق جمیع موجودات در نقاب است نہ آنکہ نہ خدا شد یا بدو
پرست یا در و مضر شد تعالیٰ هن دلت علو اکبیل و یا حقیقت بندہ نیست شد

عام و خاص آنست که عوام توحید را بشواهد عقل باز یابند و خواص چون حق را ندانند
فتناز خود در بقا و حق یابند توحید خاص انخاص از حق بحق سیر کردن است و سیر آنکه که
روح مقدس از همه مرکب حد و ثبوت پیاده شود و علو او سفلی گردد و کون کبری و صغری
باشواید و دلایل در کتم عدم اندازد و خود را بدریای نیستی غرق کند پس از بحر بقا سر
برآرد بخود حق را بیند پس بداند که از نیستی هستی یک گام است و گام دیگر بقوت
عبودیت بیخاک ربوبیت و در هوا هویت پرواز کند اینجا بعد مدتی قدسی که بر جان
اورسد جلالت جلال از ولایت تمانه عاشق رعنا باشد موحید بکجا شود که مبادی
عشق بندگی اقتضا کند و عظمت توحید خدای اقتضا نماید این مقام را اقتباس عشق
نام کرده اند.

رساله تشریح المکان - توحید سه نوع است قولی و عملی و قوی و موقنی
که زبان بمواقف دل الله هدان لا اله الا الله و حده لا اله الا الله
و الله هدان محمل اعمیل و رسول الله بگوید و این صورت قالب توحید است
ازین توحید از شرک جلی نجات یابد و دمار و اموال در عصمت باشد و از خلو و دوح برسد
و به نعیم بهشت برسد و این توحید از زوال و ترنزل و در رست و سلامت و ثبات نزدیک
تر از توحید کسانیکه بعقل خواستند تا بتوحید رسند و در شک و شبه افتادند چنانچه مکتب
در توحید دلائل میگویند و بواطن ایشان به شک و شبه آگند چنانچه این سقا بغدادی
بر آب و جله ایستاده صد دلیل بر وحدانیت گفت بعد ترساشد و در ثالث ثلاثه
دلائل گفتن افتاد اگر او را دلیل توحید روشن شده بود و برگرد درین و اقول قیاد
توحید علمی موقوف است بر شناخت زمان و مکان و دانستن حقیقت آن تا حقیقت
زمان و مکان ندانند بر وحدانیت الطف مطلع نگردد و فهم نکنند که حق تعالی نه درون
عالم است و نه بیرون متصل است بعالم و نه منفصل و یک ذره عالم از حق دور نیست سخن

یگانگی خدا و تحقیق کسی ندانسته مگر خدا که تعالی فلاسفه و معتزله چشم احوال در جمال توحید دیدند یکی را و دیگران صمد دیدند ظلمت خودی بر ایشان افتاد حق را گم کردند جمله صفات او را منکر شدند و گفتند ما موجودیم او را موجود نتوان گفت ما عالمیم او را عالم نتوان گفت ما قادریم او را قادر نتوان گفت همچنین در همه صفات ما با جوان مردان ثابت قدم در اسقاط حد و اثبات قدم نوز ظهور بر جان ایشان آشکارا شد که ما دون الله در شمع آن نوز نا چیز شمرند هم صفات کمال اثبات کردند گفتند عالم اوست و دیگران همه جا بل اند و قادر اوست و دیگران همه عاجز اند موجود تحقیق اوست دیگر همه معدوم اند عرش تا فرش در نظر شود ایشان عدم صرف نمود معتزله و فلاسفه از تنگ جستی و بیجا صبی و فراط بنیائی و نادانی صفات طامات و بی اصل خوانند در کفر و ضلالت افتادند و ندانستند آنچه نزد ایشان طامات است تحقیق عین توحید است در مقام توحید اقدام بسیار است هرگز پیم راه رونده و در یک قدم توحید نبوده اند و نخواهند بود.

کشف اسرار حقیقت التوحید الفناء فی التوحید یعنی وجود خود را موجودی حق فانی داند که در یگانگی دوی نیست مولف راست

تا توئی در میان هست دوی او و تو یگانگی نبود

محو شو تا سوی یگانه حق او بماند توئی تو برود

رساله غریب مسئله الفناء فی التوحید مشکل است در عبارت نیاید و آنکه بتکلف گویند شفا حاصل نشود و آنکه دل چیزی نفهم کنند بیان نتوان کرد و این ترسیت لا یدر که الحق قول عقل را نفهم این مستحیل است مگر لعنایت و تلقین الهی هر که در توحید فانی شد او را نام و نشان نبوده و استل نام و صفت او همان باشد که حق نهد بوقتش که حضرت رسالت صلی الله علیه وسلم فرموده لی مع الله وقت لا یسع فیله ملامت معتزله و جبریل ازین سخن شکسته باطن شد بعد رسول فرمود لا بنی مرسل ازین بنی مرسل

ما بودن دیگر است و نادیدن دیگر فاما نمی ناید چنانچه چون در آئینه مستغرق جمال شوی آئینه را
نه بینی زیرا چه مستغرق جمال خودی نتوان گفت که آئینه نیست شد یا جمال آئینه شد یا آئینه
جمال گشت دیدن قدرت در مقدورات همچنین دان بے تفاوت

در آتش انتظار می باشد راحت جو می و زار می باشد

تا سدره نہی تو در رہ ا د از دیده بہ پای دار می باشد

و این قدم را الفنا فی التوحید گویند بسیار کسا را اینجا قدم لغزیده است بے بدرقه
شیخ اکمل و بے غایت مد توحید این بادیہ را قطع نتواند کرد و درین مقام رونندگان بہ تفاوت
باشند کہ بعضی در یک ہفتہ یک ساعت و بعضی ہر روز یک ساعت و بعضی دو ساعت درین
حضرت بار بیش نیایند عظیم کسے باشد کہ سبہ شباروز بار یا بدین نظم

اندین بحر بیکرا نہ چو غوک دست و پائے بزن چہ دانی بوک

اندین راہ گر چہ آن نکسی دست و پائے بزن زیان نہ کنی

دریغ کہ درین ملک عظیم ترا قدم گاہے نہ باشد و درجہ سیوم توحید علی الفناء عن
الفناء است رونده از کمال استغراق و قوت استشہاد احساس بہ بقائے خود وارفنا
خود و دانستن آنکہ این ظہور جلال و جمال است بہ یک صدمہ زحمت وجود خود در چشم شہود

در کتم عدم برداز و ہم ہفتہ اینجا خود را وکل کائنات را در ظہور حق گم کند ہیچ نہ بیند جز حق
مخوفی مجو و مجلس فی مجلس اینست درین مقام نہ اسم است و نہ رسم و نہ وجود است و نہ قیم
و نہ عدم و نہ عبارت است و نہ اشارت نہ عرش است نہ فرش نہ اثر است نہ جبر کل

من علیہا فان و یبقی و وجہ ربک ذو الجلال و الاکرام این باشد این

مقام را توحید مطلق و عین الجمع و جمع الجمع گویند و فناء الفناء خوانند و نسیم کل تنی ہا لک
الا و جہلہ بمشام روح درین مقام رسد انا الحق و بجانی ما اعظم تثنائی اینجا گویند این توحید
بے شرک است فاما توحید حقیقت ازین مقام مبرا است ما وجد اللہ غیر اللہ یعنی

قوت القلوب کل المفات من انوار الافعال والمصنفات المالمحبت
فانها من نور حقیقت الذات.

قول شیخ واسطی الهاء فی بحوره راجع الی ذات الله لا لصفاته
رساله مختصر احیاء علوم دمحبت هفت هزار مقام است تا هر کس با چه چیز
محبت دارد بمحبتیکه میان مخلوقات است در اول درجه موافقت طبیعت بعده
میل بدان اینجا بعیر میل نکند بعده مودت است که خیال علاقت با او نماید کما قال الله
تعالی عسی الله ان یجعل بینکم و بین الذین عاد یلعن منهم موی ده بعده
محبت شود بعد آن مشتاقی است که اشتیاق افعال و حرکات محبوب باشته و شوق
روی دهد که هر چند که بینه شوق بیشتر شود بعده وله و حیرت پیدا آید بعده عشق ظاهر گردد
رساله شد ارضی الله عنه سعادت ابدی از محبت خدا حاصل شود و
چون آن محبت غالب گردد و بهمال رسد عشق گردد و الذین آمنوا ۲۲ شد حب الله
نرا بن معنی است.

قول شیخ الاسلام نظام الحق والدین قدس الله سره العزیز
محبت بر دو نوع است محبت صفات و محبت ذات اول از مکاسب است و دوم
از مواهب الکتاب محبت یاد کردن محبوب است مع تخلیه القلب عما سواه و یاد و دوست
بدفع خلق باشتاد خود و محبت بر سه وجهه است اول با نزد او و اغترال دوم ترک دنیا و بقا
سیوم بدفع نفس و شیطان و ساعت فساد عینه بحق التجا کردن.

هذه تحصیل محبت حقیقی موقوف بعد اوست نفس است و نشان عداوت
نفس فحالت هوا است و مخالفت هوا بر وجه کلیت بکبار حاصل نیاید الا درجه درجه
اول باید که از سر یک گاه که خلق را بدان اطلاع نیست و خالق را بدان اطلاع است
بجبر بر خاسفنی که پیش گرد آن نگرود و بران ترات نماید تا شجره شجره محبت در اتمار آید.

مراد خود بود چه در عهد رسول الله مرسله دیگر نبود چون حضرت رسالت از مباح بازگشت
جبرئیل برسد ازان عالم که شامی آید چه دیدید رسول فرمود لے برادر چه جائے سوال است
که محمد از محمد همین می پرسد که چه دیدی این معنی فنا شدن در توحید است.

رساله شیخ رشید الدین پانی پتی بقادر توحید عبارت از کمال استغراق
است در وحدانیت و کمال استغراق وقتی حاصل آید که از غیر اعراض نماید.

رساله عین القضاء تا پروانه گرد شمع است با خود است و محبوب از
حقیقت شمع است چون خود را بر شمع زد و بسوخت باتش یکے گشت اینجا چه گویم پروانه
چه شد متاعی دیگر نموده می آید اگر چه مشکل است هم بگویم تا ترا دوی بر جا است آدم
و حوا است چون دوی از میان برخاست یکے خدا است این نیز القضاء فی التوحید
است **مولف راست**

چو در وحدت شدی ثابت محبت رو دهد در دل
ازان جامل و دود پس و له اندر جان کن منزل

بیان چهارم
معانی میل و مودت و وله و محبت و لطایف و غرایب آن و شامل
والهان و محبان و محبوبان

مفهوم ضمایر طالبان محبت اصلی و معلوم خواطر جویندگان عشق حقیقی باد که مشایخ
را در تقدیم و تاخیر مقامات مذکوره اختلاف است چنانچه خواجہ غزالی میگوید المیل اول
ثم الود ثم الوله ثم المحبت ثم الهوى ثم العشق و بعضی مشایخ و اهل حقایق بر عکس این
گفته اند نخست بیان محبت کنیم که قرآن بدان ناطق است کما قال الله تعالى ایله
و یحیی و نه محبت و میل و وله و مودت.

ہرچہ جزا و ست۔

منہ۔ یعنی زلزل یکن عہد لہ ذنوب کثیرۃ تفرجبت اللہ یعنی نہ

باشد کہ مرا ورا گناہ بسیار بود پس اورا دوست دارد خداے۔

منہ۔ المحبت محو کجیب بصفائتہ و اثبات المحبوب بذاتہ محبت آن بود کہ

کل اوصاف خود در طلب محبوب نفی کند کہ فناء صفت محبت با ثبات ذات محبوب است

تا محب بصفت خود قایم نماند و قے مجنون نقش خود و نقش لیلی یکجا نبشته دید نقش لیلی را

تبرائید گفتند چه محبت است کہ نقش محبوب می تراشی جواب داد اگر در من نیابید اورا بعد

جدا بنویسد۔ **سیت**۔

چون عاشق را کسے بکاود معشوقہ از د برون آرد **نظم**

من آنکہ خود کسے باشم کہ در میدان حکم او ندل باشم نہ جان باشم نہ سراسم نہ تن بشم

چون است بقای من باقی به بقائے تو پس ہم تو بان مانی خود را چه بقا خواهم

قول محقق۔ محبت بندہ را با خدا آنست کہ در جمیع اوقات و جمیع احوال خدا

حق طلبد و بطلب رویت بقرار و بے صبر بود و از غیر او تیرا جوید اعظم مقصود و اہم مطلوب

از حیات بشری محبت اللہ است۔

رسالہ ششم۔ برائے محبت خداے نقالی طرق بسیار است اما بہتر و آسان تر

آنست کہ محبت شیخ در دل جایا بد از ان محبت حق زود تر میسر گردد کہ محبت شیخ

محبت اللہ برین حاکمیت است۔ **سیت**۔

تا تو زسی بشیخ با حق نہ سی زیرا کہ میان شیخ و حق نیست درمی

و طرق دیگر آنکہ فرمان شد فل ان کدق تحبون اللہ فاللہ دعوی یحبک اللہ بخو

اے محمد اگر شما دوست میدارید حق را پس شما بعت کنید مرا تا دوست دارد شما را حق تعالی

منہ۔ نشان محبت در محبت دوام فکر است دوام خاموشی

مقصود کلی را بجهت بدیعون رب العالمین -

منه محبت را چه است که خود را بکلی محبوب متغول کنند و جان و دل و تن را در راه محبت بذل گردانند و نظایر و باطن را در اطلبند -

رساله شیخ جبرئیل محبت خدا بر همه فرقیه است پس از دوستی اغیار تبرأ و آید چنانچه رسول را فرمان شد قل ان کان آباءکم و ابناءکم و اخو انکم و ارداءکم و عشیرتکم و اموالکم فتموهما الی آخره یعنی حق را دوست تر دارید از دوستیها اینان ازینجا است که حضرت رسالت فرمود ایمان بهیچکس درست نیست تا آنکه حق را دوستی را از چیزهای دیگر دوست تر ندارد هر کس زبانی گوید که خدا و رسول خدا را از همه دوست میداند فاما چون بر احوال و اعمال ایشان نگریه خلاف قول باشد هر کس دیدار حق تعالی را دوست دارد حق تعالی نیز دیدار او را دوست دارد فی المشرق قال علیه السلام من احب لقاء الله احب الله لقاءه در حدیث است چون حق تعالی بنده را دوست دارد جبرئیل را فرمان دهد که من فلان بنده را دوست خود گردانیدم خدا و آسمانها و رده تا اهل آسمانها و او را دوست خود گیرند و این محبت را در مشارب خلق اندازند تا اهل زمین او را دوست گیرند

قول خواجه فضیل - فرض الحمت اذ اقل لك تحب الله فاسکت

وان قلت لا کفدت یعنی کفران نعمت -

تفسیر لطایف قشیری محبت العبد لله تعالی حاله خالصه لطفه

یجد هامن نفسه و حملته لك المحاله علی موافقت امره علی الرضا و دون الکراهت و نفیض منه تلك المحاله آیتاره سبحانه علی کل شی و علی کل احد محبت بنده مر خدا را عبارت است از حالتی خالص و لطیف که از بنده و نفس می یابد و باعث میشود آن حالت مر آن بنده را بر موافق شدن و اطاعت نمودن او و فرمان خدا را بر سبیل رضا بکراهیت و می خواهد آن حالت از دیگر گزیدن خدا را بر کل امتیاد بر

رسالة شمس المحبت محو الارادت واخرق الصفات واما حاجات
محب رادره محبت از محبوب نماند تا بهما از زیادت شود و از محبوب تنفقت باید برآید
بقای محبت را تحقیقت محبت آنست که محب نه خویش را بیند نه محبت را -
رسالة غوث الاعظم المحبت حجاب بین المحب والمحبوب فاذا انزل المحب
عن المحبت وصل بالمحبوب -

عوارف - قول ابو یعقوب سوسنی لا یصح المحبت حتی لا ینخرج من رویت المحبت
الی رویت المحبوب بقائه علم المحبت -
رسالة ابوالقاسم نصر آبادی - بهشت باقی است با بقای حق و محبت حق
تر باقی است به بقای او -

ترجمه قشیری - حب دو حرف است ح و باح اشارت بر وح است و با به
یعنی هر که در محبت و در آید جان و تن فدا کند -
قول خدمت شیخ الاسلام و المسلمین زین الحق والدین
و اوج حسین شیرازی قدس الله سره العزیز خلیفه شیخنا و محدثنا -
حب بسیار معنی دارد یعنی حب آوندی که چیزی دیگر در و نگنجد یعنی در دل محب جز حب محبوب
دیگر نگنجد دوم حب گوشواره است یعنی چنانچه گوشواره گوش را لازم گرفته است محب
محبوب را لازم گرفته است سیوم یعنی شتر است چنانچه شتر بر او نشیند و هر چه بار بر او می
اندازند قبول میکند چهارم سه پایه است که بر او آوند نهند که تمام بار او احتمال میکند -

رسالة قطبی - محبت بنده بر سه نوع است محبت عوام ایمانی است نایان
باشد کما قال صاحب قوت القلوب کل مومن بالله مح له و لکی محبت علی قلله
۱ ایمانده و کشفه - قال الله تعالی لیدد ۲ و ۳ ایمان مع ایمانهم و این را محبت افعال
گویند چه حصول آن محبت نظر و فکر و بر منع صانع است و علامت آن محبت رغبت نمودن

چون در چیزے نظر کند آنچیز را نبیند و چون با او سخن کند نشنود چه نادیدن و ناشنیدن
سبب استعراق باطن بود با محبوب -

تفسیر تاج المعانی - محبت حق بر مقدرات قدرت عقیقه بسته است
و اشارت از آن عقد اینست که ان الله اشترى من المؤمنین أنفسهم و
أموالهم بالحب لله صاحب نفس میگوید اشتری یعنی اختیار است یعنی حق تعالی
اختیار کرده است از مؤمنان نفسهای و مالهای ایشان تا بدو را ایشان را بهیشت -
تفسیر رموز - بر مقتضای این آیت سرایهدایت یحیهم و یحبیهم حضرت
ذوالجلال و الاکرام در ازل ازال بعلم قدیم انسان را بذات مقدسه خود دوست گرفته و ایشان
نیز ذات حق تعالی را به تعلیم الله دوست داشته اند **مولف راست** -

اول ز دوست بود محبت بسوی ما و انگاه کرد ما را این ز محب خویش
ورنه کیا دوستیش همچو ماکان فانی و لایق و چو لی ز حد میش

پیش شیخ ابوسعید این آیت خواندند گفت الحق یحبهم و الله لا یحب الا نفسه
قول مخدومنا - لیس المحبت من تعلیم الخلق انما المحبت من تعلیم الخالق برین
حاکمیت است بآنچه بخونده بر ذات راجع است نه بر صفات و محبت از صفات و است
ما اتفاق محققان نه بر قول منکلمان چنانچه در طوابع معلوم است که محبت حق ابعاد را
محبت عقیقه بسته است و قدرت ذاتی پس محبت هم ذاتی باشد برین تفسیر محبت خدا
مرئیه را و محبت بده مر خدا را در ترتب و طریقت و حقیقت جایز و درست آمد -

منه هر که دعوی محبت و معرفت کند بهر موع و حرکت و ساکت و نظری که
خواهد کرد و مطالبه خواهند کرد که الله و فی الله و مع الله است یا نه -
رساله تمهیدات اول حریفیکه که بر لوح محفوظ پیدا آمد لفظ محبت بود پس
نقطه یا نقطه نون متصل شد محبت گشت -

رساله خواجیه بایزید - المحبت استقلال الکثیر من نفسک واستکثار القلیل
من حبیبک محبت بسیار خود اندک و اندوایمک دوست بسیار پندارد و این معامله
حق است بر بنده که نعمت دنیا بر بنده داده است آنرا اندک خواند که قیل متاع الدنیا
قلیل آنگاه در عمر اندک و جای اندک و متاع اندک ترا بسیار گفت والد اکبرین الله
کدینا والد اکراته تا همه بداند که دوست حقیقت خداوند است و این صفت خلق
درست نیاید چه از حق به بنده هیچ چیز اندک نیست.

قول خواجیه محی معاذ حقیقت المحبت لا تنقص بالجفاء ولا تزيد بالتزید
العطاء و در کمال محبت و ناپتون جفا و جفا چون و قابود - **منظم**

گر قصد جفا دارد سر در رهش اندازم و در راه و فاکیر و حان در قد متس ریزم
چون محبت صحت پذیر و ترا بی ادب ساقط گردد و وقتی تبلی را به تهمت جنون
جس کرده بودند محبان و دوستان دیدن او آمدند خواجیه پرسید من الله شر قالوا احبناک
تبلی ایست از سنگ زدن گرفت ایشان بگریختند خواجیه گفت لو کدت احبای ما فیه تم
من بلاغی محبان را بلائے محبت نعم بود از لغما گریختن خلاف عقل است.

قول خواجیه محی معاذ هر که سخن محبت میان نا اهلان نشر کند دعوی رعنا می کرد
باشد - رساله سرالله المحبت محو الحیب بعدا تبه و اثبات المحبوب بذاته بر تو باد
اگر در تجبه هست گردی و در یحیی نیست شوی پنجه میگوید همه بر وار یحیی دلایک
همه بگزارد چون یحبه هم کوئی آن کله گریبان تو گیرد و گوید ترا بر من حکم نیست و چون
یحیی نه کوئی عرش و فرش پیش تو آید گوید من آن تو نیم.

منه المحبت حاله لا یعبدها مقالة و ان ساعت که آتش محبت
در سینه محبت شعل شود و سوز آن از نفس بیرون آید از حق تعالی ندا آید که سلف فرشتگان
پر و بال خویش گرد آرید و از راه بر خیزید بر هر که این آتش برسد نه پر و بال مصلح

است در امتثال او امر و نواهی و تقرب حقیقی بدان و این محبت اصحاب نفوس از اهل شریعت نیز باشد و منافاتی نیست فرسوق و معصیت را و محبت دوم خواص راست آن محبت ایقانی است مرغواص مومنان را و این محبت صفاتی گویند که خصوصاً بتأیه حقایق صفات الهی بصحبت اهل الیقین و علامت آن محبت تجانی است از دنیا و رغبت سوی عقبی و این محبت منافاتی در شریعت است نه منافاتی در حال و محبت سوم مراخص راست این محبت عیانی است که ایشان را باب ارواح و اهل حقیقت اند و این محبت را ذاتی خوانند که خصوصاً بالتجلیات و الکاشفات و این محبت از محض مواهب است برکات متابعت و استقامت حضرت رسالت صلی الله علیه و سلم در تربیت و طریقت و علامت آن محبت توار و افحال حرب حالت باشد درین مقام سالک فانی بود بقضا و اختیار و ارادت خود چون این محبت غایت کمال رسد عشق گردد.

شرح مشارق محبت خدام بنده را کشادن حجابهاست از دل بسته و برگزیده برای خود.

رساله خواجه عبد الله قسری - المحبت منافقة الطاعات و مباینة الخلق
محبت آنست که با طاعت محبوب دست در اغوش کند و از مخالفت او اعراض نماید هرگاه که دوستی در دل قوی تر بود فرمان دوست بردوست آسان تر شود ملاحظه می گویند بنده در دوستی جایی رسد که طاعت از او برخیزد و این باطل و زندقه است و مخالطه سخت خورند اند چه روا باشد حق تعالی بنده را تمیز و متفرق صفات و انوار ذاتی گرداند آنجا شمار از و بخیر و لا تقربوا ۲۲ الصلوة و الله یستکادی سر این معنی است و نیز روا باشد در حالت گزارد فرمان دوست کردار از بنده برخیزد گویند این کردار من لایق آن حضرت نیست از کرده بماند چنانچه حضرت رسالت فرموده و انه لیغان قلبی و انی لا استغفر الله فی کل یوم
صلی علیهم و آله

کشف محبوب - محبت الهی و آدمی لایسلی لایسلی آتشی را که ادراک تو اندک کرد
و محبت عالیت و حالت هرگز قالت نباشد یعنی محبت بخت راست نیابد
محبت بنده با خدا صفت است که در دل بنده پدید آید و در تقریر بیخند

منه فردا جمله شرایع را قلم نسخ در کشد این دو چیز ابد الابد ماند یک محبت دوم
شکر محبت ذی که من المحبت حیوان عبادت الله عبادت الله هرگز محبت و شکر
و معرفت در دنیا حاصل شود این صفات در گور با او منس باشد

شمال محبان و محبوبان مختصر احیاء علوم محبت آتش گیریت دل
محبان آتش کده و آن آتش آرا میده بود چون محب محبوب را یاد کند یا سخن او بشنود
آن آتش بی فروز و آنرا دار و گویند و وار و مانند باد است که آتش افروز دگر در یارین
آتش ریزند همه آتش گردو - **شعر**

و فی فو اد الحب نار هوا آخر نار الحییم ابد دها بیت
آتش دوزخ همین تن را تواند سوختن سوزش جان باشد از نار محبت دم بدم
قول خواجه سمنون محب شرف محبان در دنیا آنست که حق با ایشان باشد
و شرف عقی آنکه ایشان با حق باشند پس دوستان خدای در دنیا و عقی با حق اند

قال علیه السلام المراء مع من احب برین جا کیست
رساله سر الله محب را به نظر اول نصیب طلب نیست به نظر دوم نصیب
طلب است چنانچه فی لیجهم در ازل گفت و انگاه بچو بند در حمایت خود آورد
من گفتم لیجهم تر از خودی خود یاری گفتن نبود و بچو بند هم من گفتم چنانچه محبت خود بر تما
جلوه کردم و محبت شما بر جلال خود عرضه کردم تا من در خدای بودم دوست تو بودم دانی این
حدیث چیست راز من در راز من و راز من در راز من و راز من در راز من و راز من در راز من
کشف در مجاب و لوز در دله

یہ لایک ہنرم است اسکا کہ عشق شعلہ زد۔ در بر بوبیت و عبودیت پہنچ لطیف تر
از محبت نیست کہ مردم را بہ محبوب رساند ہمہ محبان خواستند تا در محبت قدم زنند نقطہ
ازلی بچہ ہمد و یچہ ہمدہ با استقبال آمد ہمدہ در شکر عاجز شدند و دیگر سختند و دانستند
بے سوال دادہ است محبت ما بہ محبت او قائم است نہ محبت او بہ محبت ما۔

منہ۔ ہرگز از دوستی خود کشیم ویت از دیدار دہیم من قتلہ حبیلہ فلیتہ
ربہ و من قتلہ محبتہ فدیۃ دولت و نعمت دنیا بہر کس و ہیم اما بلا
و محنت بہر کس نہ ہیم محبت از غیب بیرون آمد بعرض رسید عظمت دید بکسی رسید گرفت
دید بہر بہشت رسید نعمت دید بدوزخ رسید عقوبت دید بملاک رسید عبادت دید بآدم
رسید محنت دید بہم بدان جا قمر گرفت گفت مادر معانی اسرار و حقایق موافقت داریم
محنت صفت من است و چون حدیث من رود ہزار ہزار بہشت کجا بر آید ما ہرگز را
دوست داریم کار و سہ سہ از ہم و شتر خصمان او را بکفایت کنیم ہر کہ بادوستی از دوستان
من بر و ن آید ما خصم اویم۔

رسالہ مختصر احیاء علوم۔ بندہ من ہمیشہ نزدیکی من جوید بگزاردن نوافل تا آنکہ من
دوست داریم اورا چون دوست گرفتہ اورا شنوای و مینائی و گویائی او من با تمہن
بتنود و من بندہ و من سخن گوید۔ قال علیہ السلام حبیب اللہ یعنی و یصم محبت
من محب را از غیر ناپیدا گرداند بغیرت و از محبوب ناپیدا گرداند بہ ہیبت۔

قول محقق۔ در محبت جنسیت می باید تا میل بہ یکدیگر درست آید کہ الجنس مع
الجنس آمیل پس فانی را با باقی چہ جنسیت است۔

جواب مولف۔ ہرگز احق تعالی سعادۃ محبت خود روزی خواہد کرد و اول
بصفتی از اوصاف خود موصوف خواہد گردانید و بدان انس خواہد داد پس جنسیت صفاتی
خواہد آمد بچہ ہمد و یچہ ہمدہ جنسیت صفاتی است۔

گفتہ اند طلب خود مرد و درآمد و راه مسدود و طلب از یافت برمی آید نہ یافت از طلب -
نظم ہم چیز را تا بخوی نہ یابی مگر دوست را تا نہ یابی نہ جوی
 آدمے بہ تحقیقت ہیچ چیز بر تو فریقہ تر از طلب نیست - **بیت** -
 ہر جا کہ روی و ہر کجا کہ باشی تو اورا بہ طلب کہ ہست این را بہ طلب
 رموز الوالہیین - الطلب فاعان طلب من اللہ الی العبد و طلب
 من العبد الی اللہ طلب کردن بندہ را طلب حق است و طلب حق باشد طلب
 والوجلان تو امان تر این معنی است ہر کہ طلبید ہم یافت و ہم نہ یافت و ہر کہ اطال
 تحقیقی طلبید بمطلوب اصلی رسید خواہد یا زید پر سید الہی راہ تو چہ گونہ است فرمان
 ارفع من الطریق فقد و جدلت چون طالب بمطلوب رسد طلب نیز حجاب
 ترکش واجب باشد -

شائل طالبان و مطلوبان - کلمات قدسی - یاد او من عرفنی
 قصدنی و من قصدنی ارادنی و من ارادنی طلبنی و من طلبنی وجدنی و من وجدنی لایطلب غیری
قول ابن عباس حاکما عن اللہ تعالیٰ -

انا الموحی و فاطلنی تجدنی فان تطلب سواہی لم تجدنی
رسالہ غوث الاعظم نعم الطالب انا و نعم المطلوب انا
قول خواجہ جنید طلبنا لا فی الصفا و وجدنا لا فی الکد و رة -
قول سیر ہر نو طالب را چہ چیز باید لقمہ بے شبہت و ذکر بے غفلت و
 وقت بے فرقت و خلوت بے زحمت -

قول مولف طالبان برد و نزع اند طالبان صفات و طالبان
 ذات - **نظم** -

گر این مطلبی گوی آن مطلبد پس ہر دو یکے بود لیکن فرق است

قول خواجه ابوبکر شبلی - اگر محب سخن نگوید ملاک شود و اگر عارف سخن گوید ملاک
 گردد. رساله سرالمنتهی محب را قرار نبوده قرار نشان سکون است و سکون در محبت
 شرک است ۱ روح الاجباء فی قبض الله تعالی یکا شمعهم بالانوار و یلاطفهم
 بصفااته ترجمه قوت القلوب - مردی مردی را لعنت کرد حضرت رسالت
 فرمود لعنت کن که او دوست میدارد حق تعالی را در رسول او را پس از خلاف کردن شرح
 از محبت یردن نیاید روا باشد که بنده را گناه بسیار بود حق تعالی او را دوست دارد.
 رساله طوالع - بمیان صادق را در غیبت تحمل مراقب نباشد و در مشاهده قوت
 مطالع جمال نبود در هر دو مقام طالب و مشتاق باشد - مولف راست است
 هم محبسی و هم تو محبوبی هم تو مشتاق و هم تو مطلوبی شعری
 الاطال شوق الابرار الی لقاء وانا الی لقاء همراة شد شوقا
 چه دانی که محب و محبوب یکمیت پس نیرد بان طالب و مطلوب یکمیت

بیان پانزدهم

معنی طلب و طریق طالبان و در یافتن مطلوب و لطائف
 شوق اشتیاق و فرق میان این هر دو و شامل طالبان مشتاقان
 طلب - قال علیه السلام من طلب للذیاء وجد وجد طلب و وجدان
 خاصه انسان آمد ملائکه و جنیان را ازین دولت حرمان است -
 رساله روح نغمت مطالبه باید تا طلب ار طالب درست آید طلب مایه طلب
 است و طلب او طلب دوست -

قول محقق - الطلب رد و الطریق لشدن چون مرد صاحب همت در طلب
 شود خطاب آید ما را طلب خود نیابی و نتوانی یافت و اگر خود طلبی متک باشی بالتحقیق و اگر

آتش بزم سو زم این ندریب و کمیش عشق تو نهیم سبب در پیش سبب کش
تا که دارم عشق نهان در دل خویش مقصود در به توئی نه دین آنست نه کش

منه - طالب باید که خدا را در دنیا و آخرت بجهت نه طلبد و در بهت
بخوید که راه طالب در باطن اوست بس در خود طلبد و فی النفس کم فلا تصمد
تر این معنی است هیچ راهی بخدا بهتر از راه دل نیست - **منظم** -

لے آنکه همیشه در جهان می پویی این سخی ترا چه سود دارد و گویی
چیزی که تو بویان نشان ادوی بالست همی تو جائی دیگر جوئی
منه - هر که طالبان خدا را خدمت کند بواسطه رسد و هر که بواسطه
او عاشق گردد -

منه - با حایفه مطلوبان هر خطه خطاب آنست که -
۱ لا طالی شوقی ۲ لا یسار الی لقاء و ۳ انا الی شوقی لقاء هم اشد شوقا
اشتیاق و شوق و فرق میان هر دو ترجمه قشیری - شوق
بدین محبوب تسکین دهد و اشتیاق زیادت گردد و آرام نیابد و شوق باعث دل است
سوسه دیدن محبوب بیشتر خلق را مقام شوق است نه مقام اشتیاق و هر که در حالت
شوق افتد حیران ماند و قرار نماز علامت شوق دوست داشتن مرگ است در حالت
راحت شوق سوسه محبوب فائز بود و اشتیاق در حضور - **مولف راست** -
جمال در نظر و شوق در مبدع افزون - و لے چو غائب گردد و شوق دل سوزد -

قول ابوعلی و قفاق شوق صد جزا است از ان نور و نه حضرت رسالت را
بود یک جزیم خلق را از غیرت خواست که بجزویم مرا باشد گفت انا لک الشوق الی
لعاک - **قول خواجه عثمان خیری** - فان احل الله لای این تعزیت است
مرشتا قازا حق تعالی میفرماید منم که اشتیاق شما سوسه درگاه من غالب است -

قول محقق اذ كان رجل في الكعبة ولا يطلب رب الكعبة
فليس في الكعبة واذ كان رجل في الكنيسة ولا يطلب رب الكنيسة
فانما كان في الكعبة. **مولف راست** -

خواهی روی بکعبه و خواهی تنبکده باشد دل خراب مرا میل سوی تو
محمّد است - روندگان راه حق از روی صورت دو قسم آید طالبان اند
و مطلوبان طالب آن باشد که حقیقت جوید تا یابد و مطلوب آنکه حقیقت ویرا جوید
تا بدان انس یابد از روی حقیقت طالب خود مطلوب است تا اگر بخوید بخویندش و
اگر آگاه نکنندش آگاه نشودش انبیا و بعضی سالکان طالبان خدا بودند فاما حضرت
رسالت سر همه مطلوبان بود و امت او به تبعیت او یحیی هم و یحیی بنده تبارین
معنی است - مهتر موسی را گفتند و لما جاء موسی لمقاتلنا حضرت رسالت را گفتند
آله می یعنی او را بیاورند آمده چون آورده نباشد و نیز مهتر موسی را گفتند انظر الی
الحیل و محمد را گفتند الم ترا الی ربک ما بتو نگرانیم و تو با نگران شو انبیا علیهم السلام
بنامهای و وصفهای خدا سوگند خوردند چنانچه باشد و بالحق الذی لا یموت و
جرآن و حق تعالی سبحان محمد سوگند خورد که لعنک و بروی و موسی محمد قسم راند که
و الضحی و اللیل ایشان همه طالب بودند و حضرت رسالت مطلوب **مولف**
راست -

مطلوب حق او بود و اگر جمله طفیلی محبوب حقیقی او و ان جمله مجبان
منه - چون طالب با خراطایی رسد خود او را هیچ مذهبی جز مذهب مطلوب
نبود و حاج حسین منصور علاج را رسیدند تو بر که ام مذهبی گفت انا علی مذهب ربی
و بزرگان طریقت را پیر خدا باشند پس ایشان بر مذهب خدا باشند - طالب را با صاحب
مذهب کار است نه با مذهب منظم -

اگر در دلت شوق ما هست بسیار دو صد چند از آن شوق را راست سویت
هـ - اگر ذره آتش مشتاقان بر آتش دوزخ رسد چنانکه کافران را از دوزخ
 فذاب باشد دوزخ را هم از آتش مشتاقان عذاب بود جز یا هو من فاک نورک
 اطفی لاهی تر این معنی است -

هـ - یک علامت مشتاقان آنست که مرگ را با آرزو طلبند در حالت
 عافیت و صحت و با خوشی خواهند علامت اشتیاق المشاقین تمنی الموت علی سباط العونی
 و تمنی الموت مع الراحة هم گفته اند نشان شوق آنست که جمیع کارهای او بر حسب ملود
 متمنی شود و رفتن بحضرت آرزو کند هر که امروز در شوق آنست فردا در همین ذوق است
 بر سر سوز شوق باشد - **نظم** -

هر که امروز معینی رخ آن یار ندید طفل را هست اگر منتظر فردا شد
 مادامیت الحبت باقیه فالشوق باقی للمشتاقین چون مشتاقان جمال بشا
 رسند ذره از سونگلی ایشان کم نشود و بدین جمال میرنگردند -
قول محقق - هر که اشتاق حق بود همه چیز را حق مشتاق او گرداند در اخبار است
 که در توریست نبشته اند ما شمار اشتاق خود میگردانیم و شما مشتاق ما میگردید و سخن غرض
 شما میشوند آنیم و شما نیستید و شمارا می ترسانیم و نمی ترسید -

رساله سوانح سرالشیه - دل آنشکده است پر از آتش شوق و عشق در آن
 چون سمندر است که از آتش میخیزد و حیات او با آتش بود پس بقای عشق آتش
 شوق باشد و آن آتش ساکن است نه سوزنده چنانچه بهتر موشی آتش دید و آتش نور
 بود انسان من جانب الطور را برین جا کیست و آتش بر درخت دید و درخت
 سبز و تر و آن آتش در غایت احراق و اشتراق و از آن آتش انوار عشق ظاهر
 گشت و در او بود که این آتش سوزنده هم باشد بر آتش شفاست تا به تنجد و نفا با

فاما الجمله نهاده ایم چون آن بجز روشنا با پیوندید -

قول خواجہ نظام الحق والدین رحمۃ اللہ علیہ نسبت محبت است
بعده اشتیاق و شوق است اشتیاق بملاقات کم شود و فاما شوق کم نشود و نظم
جمال در نظر و شوق همچنان باقی گد اگر همه عالم بدو دهند گدا است
و بعضی مشایخ شوق و اشتیاق بیک معنی داشته اند -

رموز الواعین - الاشتیاق لایل الطریقه و الشوق لارباب الحقیقت اشتیاق
و شوق عوام لریقت بصفات افعالی باشد و اشتیاق و شوق خواص بصفات ذاتی و
اشتیاق و شوق خاص ان خواص بذات بود - مولف راست -
در قدسی و فیض شان نگیرند قرار خواهند که بیشتر بگیسند آرام
الاشتیاق تعطش القلب الی اوصاف المحبوب و الشوق تحس الروح
الی لقاء المحشوق - مولف راست -

هر کس بر قدر حال خویش دارد ذوق و شوق عارفان دعا شوق از ذوق و شوق ذاتی است
حصول الوصول خواجہ حماد کاشانی - الشوق شوقان شوق العوام
الی امور و القصور و شوق خواص الی رب الغفور علویت رویت برانند از ذوق و شوق باشد
بعضی هم از اینجا شوق روند این کاری دارد و بعضی را بنیایت حق چنانجا شوقی پیدا
شود تا ذوق یابند -

شماکل مشتاقان - روح الارواح - قلوب المشتاقین مودرة بهودا لله
و اذ الحرك اشتیاقهم اضاء النور ما بین السماء و الارض فیعر صله علی
الملائکه و یقول هو لاهل المشتاقون انی الشهد کمرانی الیهم اشتوق
الاطال شوق الابرار الی لقاء و اما الی لقاءهم شد شوقا
انیت - مولف راست -

هر کس بر قدر خود لاقی و وصف میکند
عشق او پاکست و صافی از چینی از چنان
مارا آنچه با آدمی افتاد با هیچ موجودی و مخلوقی ارج و ملک تیقتاد - نظم
عشق تو که در ازل مرا و سر بود
کاریت که مرا تا ابد افتاد است
دین و مذہب اہل عشق خدا است عشق جو بہ جان ما آمد عشق ما جو بہ وجود او را
آنچه چنانچه جو بہ بی عرض متصور نباشد عاشق بی معشوق و معشوق بی عاشق ممکن
نبود این ہر دو یکدیگر قایم اند و غیریت نیست - نظم

چون حاصل حاصل با مقصود کردند
جانزاعی و عشق تو جو بہ کہ دید
تقدیر و قضا چون قلم بر کردند
عشق تو با غم ما برابر کردند
نیز عشق الہی بر دو طریق قسمت شد نیمے حضرت رسالت را دادند و نیمے

البیس را چنانچه خواجہ حسین منصور میگوید
تحت العیوب الا لاحمد ملیہ السلام
ولا یلیس حضرت رسالت ذرہ از عشق بر موجدان بخش کرد مومن آندہ را البیس
ذرہ از ان بر مغان و ترسیان و جهودان قسمت کرد ذرہ بشارت و شہادت بصریت ایشان
اوراک انوار عشق الہی توانست کرد عیشی پرست و موشی پرست شدند و اگر نہ بقتضای
قول محقق کہ الحادۃ کثیرہ و لکن الطریق واحدہ جادہ منازل ربوبیت است و آن
بسیار است فاما مقتاد و مذہب رارہ خدا یکیت سبب تصور فہم و توری درک در
غلط افتادند در شرآن فرو نشاند عشقیکہ در دنیا آمد همچنان بکرو پوشیدہ رود الامات الشہ
بر اندازہ قابلیت ہر کس را شمرہ نصیب کردند - فاما عشق میانہ در بیان مبنی گنجد بقدر
فہم گفتہ آمد عشق میانہ آنست کہ حق تعالی خود بر خود عاشق است - نظم

بر نقش خود است فتنہ نقاش کس نیست درین میان تو خوش باش - این قسم
من العبد الی اللہ است و نہ من المولی الی العبد است بیان این دو قسم است پس
سیوم باشد محققے راست -

کاهل النار اذا نقيحت جلودهم اعدت للشفاع لهم جلودهم ترسوی و نظر
 اول آتش دید که من جانب الطور ناراً خطاب آمد فی اننا الله مولف راست
 نور عشق دوست بودست آنکه موسی دیدار هست نار و نور ایل عشق را یحسان یار
 که بسوزد که لب از دگر کشد گاهی کشد سوسه خود مر عاشقان را بسوزد یکبار بار
 تا در باطن محب فرط شوق و دغور اشتیاق محبوب غالب و باعث فتود هرگز نیست
 عشق و سعادت عاشقی وافر حظ و کامل نصیبند گردد مولف راست
 نصیب شد چرا از شوق و محبت متراد و دل ز عشق و عاشق و معشوق خطی گیرم در جان

بیان شانزدهم

تنوع عشق و لطایف و غرایب آن و شمول عشاق و معاملات
 معشوق حقیقی با ایشان و آثار آن
 تنوع عشق بمجید است عین القصات - عشقها سه آمد صغیر و کبیر و میثاق
 و هر یک ازین درجه مختلف دارد و عشق صغیر من العبد الی المولی است اگر بنده را با مالک
 خود عشق افتد بر ذل عبودیت چیزی میفزاید یعنی بر بندگی گرفتاری دشواری قوی
 زیادت شود و در مالک ازان هیچ نیفزاید که او با عزز مالکی خود است بدینها چال تقاضا
 باشد نظم

گفتم دلم دید که شد گفتا چه غم دار و مرا عاشق چرا میشد کنون چون شد اگر تا شود
 فاما عشق کبیر آنست من المولی الی العبد و این عشق خداست بایندگان خود نظم
 میان ما و شما عشق در ازل رفت است هزار سال بر آید همان نخستین است
 و آن عشق را که ندانست نهان آمد و نهان رفت - نظم
 عشق پوشیده است هرگز کس ندیشد چنان لافهای میبندد تا که زندان این عاشقان

من العذاب الالادی دون العذاب الاکبر و عذاب اکبر کافران را
هم باشد و آن اینست که حق تعالی خود را یکبار بر ایشان بنماید و آتش عشق و مشوق
نخود در دل ایشان افکند بعد از لقاء الله از ایشان محجوب نشود و ایشان از ان
سعادت محبوب مانند کلام انهم عن ربهم یوبئیل المحجوبون در این معنی است
پس عذاب اکبر ایشان همین حجاب لقاء الله باشد.

قول خواجه شبلی - العشق نازک یقع فی القلب فاحرقت ماسوی المحبوب
رساله یو ار تنی عشق در اول مرتبه بهر است و بهر آرزوی است
بعد آن عداقت است و آن تعلق دل است سوی محبوب بعد آن عشق است
از روی تحقیق عشق جز لایق ذات باری تعالی بر غیر نیست ناقصان و اهل
شهوت ماس حتم با حتم را عشق خوانند.

خواجه نظامی میفرماید

عشقیکه عشق جاودانی است	باز سچ شهوت و جوانی است
عشق آن باشد که کم نگردد	تا باشد از ان قدم نگیرد
آن عشق که سرسری خیال است	آنرا ابدالابد زوال است

مردی در غایت قیاحت بر زنی در نهایت ملاحت عاشق شد آن زن
آیند بدست آن مرد داد که ترا با وجود این چنین قیاحت شاید که بهر عشق من کنی
یعنی هر که دعوی عشق حق کند او را در افعال و اقوال خود نظر باید کرد که با وجود هیچ
افعال و بطالان احوال دعوی عشق حق چه گونه بکند آخر این عدالت باشد نظم
گفتی که در دامن ما خود را شناس دست بر غیر دین شرمندگی سر در گریبان کرده ام
علمائے ظاهر اطلاق لفظ عشق بر حق خوانند اما سبب آنکه ایشان مجرم ندانند
آنرا که مجرم اسرار شده اند از استعمال این لفظ باک نداشته اند و از رلف و خال و خال

معشوق خود است - عاشق خویش در عشق سخن ز رفت ازین میث -

منه عاشق حقیقی چون معشوق را عطا می دهد آن عطا بر معشوق نباشد
 با عشق خود باشد او را چند آن با عشق خود میل است که پروا می بچکس ندارد نظم
 در آینه روح به بند خود را پس عاشق خود شود که به نقصان است

من نیز در رویی پسیم خود را پس شایه و شهود می یکسانست
قول محقق دیگر در عشق میانه عشقیکه من المولی الی العبد است آن ادلی بود
 و هست و خواهد بود و آنکه من العبد الی المولی است از جهت بندگان بود و در دنیا روی
 دارد و آن بتقلید است چون از دنیا باخوت روند رویت شود آن عشق عیانی بود
 و ابدی باشد این عشق سیوم است -

رساله غوث الاعظم قال العوت رایت الرب تعالی فماله
 یارب مامعی العشق فقال الله عز وجل عبثت بی و فی قلبک عن
 لدوائی - ویکر - یا غوث اد اعرفت ظاهر العشق فعلیک بالفناء عن العشق
 ثلاث العشق حجاب بن العاشق والمعشوق - رباعی -

در عشق اگر نیست شوی هست شوی و از عقل اگر نیست شوی پست شوی
 این بوالعجبی بین که گراز باد عشق بهشیار شوی گه که سرست شوی

مجنون صفت باید که بتعین نام لیلی جان تواند باخت فارغ را از عشق چه خبر
 اهل عشق مجنون را محبت الله فی الارض گویند فردا سے قیامت اهل عشق را پرند که
 دعوی عشق ماکر دید از آثار عشق چه آوردید گویند الہی از بشر مختصر چه آید که حضرت ترا
 شاید مجنون را در محاضری ایشان اند که این بهم بشر است در عشق بهجو خود سے چه کرده
 بهم شرمند شوند و سرافرو گنند ناکسواد و لیسهم عند ربهم تراب یعنی است
قول سر السعد العشق عذاب الاکبر و عذاب اکبر اهل عشق نیست و لذت فیه

اجراً علی اللہ۔

رسالہ سوانح عشق را مقامات افعال و صفات از درون برون آمد و عشق
خلایق از برون درون رود تا طور شفاف که قَدْ لَدَغْفَهَا حُبًّا نِهَایت اوست هر که در
طلب عشق جانها را تواند باخت هنوز عاشق غیر است و عشق غیر محبت حق او را غالب
است۔ **نظم**۔

در میر کا رعاشقی هر که نباخت خاتمان عاشق دوست نیست او عاشق خانان بود
رساله مختصر در عشق مفید هزار مقام است تا هر کس را درجه و مقام دادند
نظم۔ که گفت من خبری دارم از حقیقت عشق دروغ گفت که از خوشبختی خبر دارد
اصد و بست و چهار هزار بیضا لمبر علیه السلام را ذره بیتش نبود در عهد دولت
حبیب اللہ این حدیث آشکارا شد۔

قول شیخ الاسلام زین الحق والدین داود شیرازی خلیفہ
شیخنا و محمد و مناور۔ العشق یغیر الحسن جمال و الحسن یغیر العشق زوال سے سہد
العیون بغیر و جہاک ضایع و یکاھن بغیر فقد ک باطل۔

قول عین القضاات۔ اگر عشق طلیہ تمثیل نہ آہستہ از کمال و لطافت
و غریب جمال و طرافت او ہمہ روزندگان راہ کا فرشتہ ندے از ان جہت کہ تمثیل ہر لحظہ و ہر
بار جالے دیگر و شکلی خوبتر و حسنے افزون تر نماید و آن بے نہایت است پس اہل عشق
آزاد معشوقی پرستیدند و آن معشوق نہ ضرورت کا فرشتہ ندے۔

منہ۔ العشق ہوا طریق و رویت المعشوق ہوا بکمنۃ و الفراق ہوا النار

والغذاب۔

قول خواجہ ذوالنون مصری۔ عذاب قرب و موافقت ہزار بار از
عذاب بعد و مخالفت سخت تر است لا معک طاقت ولا مع غیرک راح

هنگامه - عاشق را از دوزخ ترسانیدن چنان بود که پروانه را از شمع تنویر کند روا بود که عاشق در خود فکر معشوق را بیند و مستوق تا آنکه بیدار گردد و دوست گیرند درین مقام اقد و بر خیزد عاشق و معشوق یکدیگر در **شعر** - اما من اهو و من اهو انا، سخن روحانی حللایه مولف راست **ع** عاشق و معشوق عشق هر سی که در آن اصل به فرق میان من و تو هست تحقیقت هر دو **شعر** - در دل النجاج و دقت النجره فتنایها و تشکال الالهه و کما عجم و لا قلیح به و کما قلیح و لا عجم میان عاشق و معشوق تحقیقت بیگانه نیست با معشوق را بجهنم تار آمد و بچو لوله بود سر رشته این فتنه از اشارت حاجبیت آن اعرف غاست -

معارف مولانا روم - عاشق محمود عشق است و عشق محمود معشوق -

رساله لواجب معشوق را قبله و لطفی است شراب لطف بعاشقان و در جام قهر دهد و شراب قهر بهادقان در جام لطف چنانکه تا هر چه بقهر محو شود به لطف اثبات یابد - **هنگامه** - ناز و کرشمه معشوق را معشوق را میرسد که کند زیرا که عاشق پیش از وجود خود معشوق را مرید نبود اما معشوق پیش از وجود عاشق مرید عاشق بود او را خواست که ما را خواست - **نظم** - بے عاشق و عشق کار معشوق بیاست به تا عاشق نیست تا معشوق کجاست **هنگامه** - اگر معشوق در نظر عاشق ناز و کرشمه کند و عاشق شور و فغان برآرد و معشوق را در آن لذت باشد و اگر عاشق در حضور معشوق نیاز و عجز و مستندی خود نماید معشوق جهان گیرد و خوشی عاشق در آن باشد **نظم** -

ناچار زیار ناز باید دیدن به بانای غم دراز باید دیدن و چندان پیش یاز باید برهن به تالوزنه ناز باید دیدن
همچو لذت و درای آن نباشد که عاشق معشوق را نه بیند و نه حواش و زاری بسیار کند بعد از آنکه معشوق
دیر تر بے جواب دهد عاشق را اران لذت عظیم تر و بے نماید **نظم** -
سال پیش در رخسار واکه آن سلطان شناخته است که این ناله گدای مراست
هنگامه - عاشق پیش معشوق عشق و زاری بسیار میکرد معشوق را شفقت آمد گفت چه

فالمستغاث منك اليك - نظم ۵ -

از دست تو ہم پیش تو فریاد کنم ز آنکس
چون جز تو نمی بایسم فریاد رس را
قول خواجہ حمید الدین ناگوری - چنانکہ عشق از راه بصر اثبات یافت
براه سمع نیز اثبات یابد بدینچہ بواسطہ نظر بود دفعتاً واحدہ باشد و از ان بے آرامی
اقضا کند و اینچہ بواسطہ خبر بود تارہ تارہ باشد عشق در وجود معدوم است اما
دیدن حال لعل آید و اثر ظاہر کند این عشق صفت مجازی است فاما عشق حقیقی
مشعلہ از میان دل و جان برآورد نارد الله الموقد التي بطلع علی لا هلاکة برین
حاکست عشق حقیقی است و عشق معشوق تابست عشق است ندانم عشق
کدام است و معشوق کدام و این سرے عظمت چہ ممکن بود کہ اول کشش عاشق
بود آنگاہ انجامیدن این و آن حقایق بکس گردد۔

شامل عشاق و معاملہ معشوق با ایشان کلمات قدسی اذ
احب الله عبداً عشقه و عشق علیه فيقول يا عبدی انت عشقی و
محبی و انا عشیقک و محبک ان اردت ام لم ترد - نظم ۵ -
اگر خواهی تو ما را و ر سخوایی ترا ما در ازل بودیم خواهان
تو زان یاد ما زان تو هستیم کس دیگر نمیگنجد میانان
ایضاً - حاکبنا عن الله تعالى اذ اذکرنی عبدی فاکثر الدکوک عشقی
و عشقه - مولف راست ۵ -

مگر تو بسیار یاد و دست کسی ہم تو عاشق شوی و ہم معشوق
تمجید است - نشان عاشق آن است کہ بلا و قہر معشوق را بہتر از لطف
دراحت و دیگر آن داند عاشقان و جویندگان آنحضرت را خطاب میشود - نظم ۵ -
بر درگاہ مازہ ہزاران دار است بر ہر درے سر مریدے زار است

هر که هست از توبه سود کند مگر عاشق **نظم**

نرسید عاشقان را پارسا بی / که ایشانرا گنبد آفرینند

لَوْ لَمْ تَنْبِیْ الْحَاقَّ اللَّهُ لَقَعَمَ بَنِيَّانَ فَبَعَثَ لَهُمُ الْبَدِیْخَ لَهْرَ الْجَدِ

ترک این ذنب کفر باشد و فرمان روای این ذنب طاع **نظم**

توبه گویند گزانش معشوق بکن / هرگز این توبه نباشد که گنهال است عظیم

وعید در راه ایشان وعده است و وعده در حق شان وعید روز و منزل

نماز و نیار آمد و شب و رز و از اجسامهم از ضیة قلوبهم سماویة بل عریة

رساله ابو سعید الوائجیه ان الله لا یولی احد العساق مما یددد عنهم

از جهت آنکه هر که هست هر چه کند باختیار خود کند فاما عاشق را اختیار هست مسامح

او بر لبه اختیار معشوق است و چون اهل عشق مأخوذ نباشند بدانچه از ایشان در وجود

آید پس حقیقت مصاحبت و مقارنت ایشان مردم را سعادتی ابدی و دولتی سرمدی **نظم**

خواجہ شبلی راست

اما عاشقان نشین و هم عاشقی گزین / با هر که نیست عاشق کم کن قریبنا

باشد که عاشقان چو به بنزدی دست / تو نیز در میان ایشان به بیسنا

تر این معنی است

رموز الوالیهین - پروانه عاشق شمع است و در فرقت شمع بمقرار و بے تاب

باشد و چون وصال شمع حاصل شود چنان در آویزد که وجودش تمام بسوزد پس همه شمع

شود و از بے ضعیف و خفیف در عشق مجازی جان عزیز خود فدا نمیکند آله و عوی

عشق حقیقی میکند اگر نه چنانکه آن جانور زار و زار است پس هزار مرتبه اراں برم

سوخته واد و خرت کتری و حقیرتری **نظم**

تا سوختن عشق ز پروانه بدیدم / سوخته همه سوختگان خام گرفتیم

خواست داری بگو عاشق گفت این میخواهم کہ امروز خود را بیا رایی تا آشوب جان من بپذیراید
من بہمت عاشق در عشق و رائے بہمت معشوق است چہ منتہائے
 بہمت عاشق بہستی معشوق است تا پر تو انوار بہستی او برد تا بد و بنودش قائم کند
 و منتہائے بہمت معشوق بہر بہستی عاشق است تا بہستی او مسلم ماند و زحمات او از راه
 بر خیزد **نظم**

اورا کہ ز تو مراد بہستی باشد اورا نہ مراد خود پرستی باشد
 عالی بودش بہمت بر تو ز بہمہ گر چہ نظرش بسوے پستی باشد
 وصال در مرتبہ معشوقی است و فراق در مرتبہ عاشقی اہمیشہ در ناز است
 دآن ہمیشہ در گداز بیشتر ہلاکت عاشق از افشائے سر معشوق است افشاؤں سر
 الرہبتہ کفر و فرماں است ہلاکی خواجہ حسین منصور ازین بود خواجہ حسین را پیش از آنکہ
 بروار کردند یکے پرید عشق چہ چیز است گفت امروز بہی و فردا بہنی و پس فردا بہنی
 اول روز کشند دم روز سوختند و سوم روز خاک او بیاوردند و بہ باد دادند **نظم**
 حاصل عشق این سخن ہمیش نیست سوختم و سوختم و سوختم

من کمال حسن معشوق جہ در آئینہ عشق مطالعہ توان کرد **نظم**

در آئینہ عشق ہمی دار نظر باشد کہ در وعین جالش مینی
 پس ازین جہت وجود عاشق برائے حسن معشوق بیاید **نظم**
 آئینہ ایم و او جملے دارد اورا ز برائے حسن او دریا بہیم
 المؤمن مرآة المؤمن ستر این معنی است۔

روح الارواح شفیع عاشقان بحقیقت جمال معشوق است توبہ ہمہ درست
 است مگر توبہ عاشقان کہ توبہ از عشق گناہے عظیم است **نظم**
 بواجب مذہب است نہ ہیش عشق ہر کہ توبہ کند گنہگار است

و شکر ازان کار درین رساله نبسته شد - مولف راست است -
 تو امان است چون ملامت عشق عشق بر جا ملامت آنجا بین

بیان هفدهم

دقائق ملامت کشیدن عشاق و ماندن دل بدان سلا
 کشف المحجوب - الملامت روضه العاشقین و زمهره المجهین و راحت التواقین
 و سرور المریدین در خلوص محبت ملامت را تا اثری تمام است اول ملامت حق تعالی را
 ملائکه کرد بوقت تنیدن ایلی جاعل فی الارض خلقة انسان گفتند اتحمل فیها
 من یسدر فیها و لیسفک الدماء مشهور است که چند هزار فرشته را ازین ابرام
 بسوختند پیش از وحی حبیب الله را هم سکر و بگفتند و دوست میداشتند حق تعالی محمد را
 خلعت محبت خود در برش کرد و همه زبان ملامت در از کردند و کاهن و شاعر و کاذب
 و مجنون گفتند - نظم -

در عشق ملامت می رسوای کافر شدن و گبری و ترسائی
 حق تعالی صفت محبان خود کرده که لا تخافون لولی و لا تکره ایشان از ملامت
 کنندگان ترسند ملامت خلق غذاست و دستان حق است و این قسم غیرت است که
 که حق تعالی محبان خود را از ملاحظه غیر محفوظ میدارد تا چشم نامهران بر احوال حال نیکیا
 نیفتد و ایشان نیز نظر بر حال حال خود نکنند چه ایشان نیکوکار و محب و محبوب
 حضرت اند و نفس لوامه بر ایشان تسلط نیابد و اگر نه بلع و وصف خلق عجب درین
 دل ایشان جای یابد و محب گردند خلق را گماشتند ایشانرا ملامت کنند و ایضا
 پسندیده خلق نباشد پسندیده حق باشد -

منه - ملامت بر سر وجه است - یکے راست رفتن که درین

و آنکه بکجه جان خود را معشوق حقیقی در باز و پروانه وار با تش عشق او در سازد
و نظر در سوختگی خود کند از حضرت معشوق عتاب شود و گویدش **نظم**
چرا شد اگر تو شدی سوخته از آتش عشق شبی هزاران پروانه سکوخت پر تو شمع
هفت - هر که نوا به حیات جاودانی یابد در عشق بپسیرد آنکه هم در حیات مرده
بود معشوق بری گو **نظم**

بمعشوق مباش تا نگردهای مرده در عشق بمیر تا بسانی زنده

شیخ محمد الدین بغدادی درین بیت شحید شد **نظم**
بیه جرم و گناه عاشقانرا میکشش پس بر سر گورشان زیارت میکن
قبض ارواح عشاق حقیقی بید الله بود بیواسطه عزرائیل بر بسط حجتی که میراث ثقیف
و المعشوق بوده باشد **مولف راست**

متنازه جان عاشق خود چو معشوق نذار و کار عزرائیل آبخا
عاشق صادق و دواعی عارف جان میداد خوش میخندید اصحاب پر سید و وقت
مردن که ساعتی اصعب و حالتی اذیب است خوشی و خنده چیست گفت **مولف راست**
چو جانان پزده را بردارد از رخ دید عشاق جان شادان و فرخ

چنانچه در زمان ما خواجه جمال کاشانی آن عاشق لغات ربانی بردار این تخفیف شد
در سماع این بیت شنید که **نظم**

ای اعلی آن قدر صبر کن امروز که من لذت گیرم از آن زخم که بر جسم زد
دوم روز تبسم کنان جان داد و بعد غسل اثر تبسم همچنان باقی بود حضرت بابر گت
شیخ الاسلام قطب الدین سخاوت قدس الله سره العزیز درین بیت جان داد که **نظم**
کشتگان خمر تسلیم را هر زبان از غیب جانے دیگر است

چون مقامات عشق را نهایت و حالات عشاق را غایت نیست یکے از هزار

رود که خلق او را رو کند و این هر دو گروه مخلوق در مانده باشند سالک و عارف را باید که حدیث
نطق بر دل نگرانند.

کتاب **عین القضاة** عز ازیل آن عاشق و دیوانه خدا را دوست
داشت محبت مجتبت بلا و قهر و ملامت بر روی عرض کردند آن محکبا گواهی داند که عاشق
صادق است تا قهر و ملامت همه از لطف و سلامت دیگران دانست **نظم**
ملاست از دل سحری فرو نشوید عشق سیاهی از جیشی چون رود که خود رنگ است
دوستان حق هر روز هزار بار از شراب وصل مست شوند و عاقبت زیر لکد
ملاست و فراق بخت گردند **نظم**

نکنید در مندان گل از سیاهی شب که من این صباح روشن ز شب سیاه
کرو بیان و مقربان و روحانیان را درجه عشق و ملامت نیست و امر ماضی
اگر چه عباد و زهاد و اعیان حق بودند این مرتبه نداشتند مگر بعضی از استان محمد برین
سعادت مشرف شده اند **مولف راست**

نرا چو دولت عشق و ملامتش دادند ز وجد و حالت ترو سماع باید حفظ

بیان همیشه

معنی **تقنی** و فضیلت حسن صوت و اباحت شعر و غزل بمطالعیت
حضرت رسالت و صحابه و کیفیت سماع و اختلاف و اوصاف
و شرائط و تاثیرات آن

تقنی معنی تقنی سر آیدل است و امکان خوش و آواز خوب است چنانکه در
صحاح و نهاییه مسطور است الغنا بحسر الغین و المده سماع و الغنا لفتح الغین الغنیة
و الکفایة و سر آیدن بحکم احادیث صحیح و روایات فصیح جائز و مرخص است کما قال

دارمی میکنید و معامله را رعایت نمی نماید و ملامتش میکند آن راه خلق با دست در و دست و دیگر
 را از خلق باه پدید آید که بمیان حق را هر کس مزاحم شود و نشانه کرد و خواهد تا اول او فراغ
 یابد در کینه و فعلی کند که ظاهر بخلاف شرع ماند تا خلق متعجب گردد و ملامت کند این راه را
 بود اندر ضائق و دیگر را فسق و ضلالت و کفر و ظلمت گریبان گیر شود تا مخالفت شرع میکند
 به ملامت و تقیست میکنند این راه به بود در و دست امیر المؤمنین عثمان رضی الله عنه به بود
 آنکه چهار صد غلام داشت پشواره بهرم سر کرده در خانه آورد گفتند چرا این چنین
 میکنید فرمود ایدان اجر ب نفسی وقت خواجه بایزید رحمته الله علیه ماه رمضان بود که
 در شهر رسید تمام خلق ب عظمت و کرم استقبال کردند وقت خواجه غارت شد فرست
 از آستین کشید میان بازار خوردن گرفت خلق همه بتاخت و ملامت کردند مرید را گفت
 بر یک مسئله شرع عمل کردم همه خلق مرا زد کردند و نیز شیخ بود کامل حال مرید از شهر
 فصد دیدن کرد بعد از چند گاه در شهر آن شیخ رسید پرسید شیخ کجا است گفتند در فلان
 باغ است آن مرد در باغ رفت دید شیخ با کودکی صاحب حسن در خلوت شطرنج می بازو
 از او بد عقیده شده باز گشت شیخ فرمود بیا چرا بد اعتقاد میدستی من در چنین این کودکی
 یعنی دیده ام شگرف و این را در شطرنج رعایت است خواستم تا در صحبت خود در آرم تا آن
 نعمت بدو رسد و لذت شطرنج بتدريج باز آرم امثال این حکایت بسیار است اختصاراً
 کرده آمد.

- مذمه** الملامت ترک سلامت ملامت دست داشتن از سلامتی است
 بر اے وقوع از حاکم کردن فعلیکه در شریعت آن به صیغه بود و نه کبره تا مردمان ملامت کنند و او را
 هیچ مضرت نیاید.
- مذمه** طلب ملامت عین ریا بود و ریا عین نفاق.
- مذمه** مرای در راه رود که خلق او را قبول کند و ملامتی به تکلف راه

او از ناخوش و منکر کرده اند و هم در تفسیر مینادی مسطور است که فرواجله بهشتیان را الهان
داودی دهند مقرر ضمیر محققان و متقیان باد که روایات سابقه بر مذمب ماست و در مذمب
حقی میسر روایتی در حرمت تغنی میسر نیست.

قوت القلوب - آنکه میگویند که حضرت امام اعظم فرمود ایتلیت مرة او
مزین معنی ایتلا برگزیدن و باز بودن و رکشیدن است پس برگزیدگی باشد منع و آنکه
بعضی از اصحاب ابو جعفر گفته اند که التغنی حرام بدین حدیث تنگ کرده اند که قال
علیه السلام صوتان ملعونان صوت ویل عند مصیبة و صوت مزمار عند نعمته و آنکه صدر
شعید در جامع صغیر و حسامی آورده است که الغنا حرام یا امر؟ نهله لجهی و
اللهو حرامم معلوم علمای محقق و متدین باد که صدر شعید علت حرمت ابویدارد و
اما اگر در غنا که لهنو نباشد حرام نبود.

روایت حسامی - و اد اعدم ا لعلة عدم الحكم و آنکه در بنای مسطور
است اعلم ان التغنی للهو و معصية و آنکه گفته است استماع الملاحی حرام
در مجلس علیها فسق و التلذذ بها کفر این جا نیز لیه علت است.

رموز الوالدین - معاذ الله تغنی اصحاب طریقت و حقیقت و سماع ارباب
محبت و معرفت بله و لغو باشد چه شنیدن ایشان و متابعت آمان متنوع است
و فتنه از خوف قهر و جلال و مباعدت از حضرت ذوالجلال و تصور بطاعت و فتور اطاعت
باشد در آن حال گریه و زاری و عجز و بیچارگی کنند و از فرط شرمندگی و تقصیر سبکی بعد ر
خواهی سپس آیند و برای اجابت آن اتماع از رسول الله و شیخ و صلحا و پاکان مجلس
استماع نمایند پس سرگرا عقلی و تمیز باشد بدانکه لغو و لودرین محل چنانست و اردو
وقت در سماع با سماع ابیات تحمل بر اوصاف حضرت رسالت و شیخ و قرب ایشان که
باحق دارند فکر نمایند و از واردات فرحتی در دل و روح بر جان نازل شود و تواجده

علیہ السلام میں لہر تھیں بالفرداں فلاں مہا۔ روایت ذخیرہ الثقی لرفع الوحشة
یہ مجوز و شمس الایمہ خرسی با این روایت یا راست و می گوید ادا کاں و حد و یتعنی
لرفع الوحشة عن نفسه فلا باس و روایت کنز لدعی الی الولیمة فلم یسع
یفعلا و باکل۔

روایت یلع الصغیر۔ (جل دعی الی الولیمة او طعام و ثم و حد
للعب و العنا لا باس بان یفعلا و یا کل لانه لیس لهما م۔
قول امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ۔ ثبات النفس بالعدا و تبا
الدعج بالعنا۔

قول عبد الرحمن سلمی۔ العنا اذا لم یکن معه شہاب و ما لا یجہلہ
لا باس ترجمہ قشیری یقنی راحت دلہاے اصحاب معافی و لذت جاہلہے علمائے
ربانی است و لہذا پیش مسابرا نہ کران تقی و منندین از متقدم و متاخر دور محافل قضاة و
مفتیان متیقن مقرران باحمان خوش خواندہ اند و جامہ و جبتل از نہ کران و علمایا فتر
تفسیر بصایر۔ چون جہتر داؤد علیہ السلام زبور باحمان و حسن صوت او اگر ہے
ہر کہ شنیدے یحماہ طعام نخو استے و اطفال از گریہ بماندے و شیر نہ طلبیدے و آب
زبان بالیتابے و برگ درختان پر نیختہ و ہر کہ از جن و انس و وحوش و طیور و ہوام
تقنی داودی سماع کر و ندے جان بد و ندے چنانکہ وقتے چہار صد جنازہ شنیدن
آن آواز بیرون آورند و مولانا نے درست ہے۔

آن قوم کہ منکر است ازین ذوق محروم شدہ ز نعمت شوق
بے درد و فسر و طبع و بے ساز چون صوت حمیر میسکر آواز
و این جسا نوران کہ دادہ جانند بہتر ز ایشان کہ بد مرا نند
مفسران آیت ان انکر الا صوات الحمیر بیان مذمت

اباحت استماع و گفتن شعر و غزل متابعت حضرت رسالت
تفسیر زایدی - بروایت خلیل احمد کان الشرح ابی رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم من الکلام الکثیر و لہذا کعب زہیرہ قصیدہ درود حضرت
 رسالت باصفت اعظم سعاد محبوب خود کہ آنرا غزل گویند و در اشعار پارسی عربی
 معتاد است و مالوف کہ اول جذبت غزل نویسند بعدہ درود مجروح در آید
 چنانچہ قصیدہ کعب زہیرہ و ابیات در ان این بود کہ شعر
 بآنت سعاد فقلبی ۲ التوم مقبول مغمو اندھا کھر یفلد مکبول
 بعدہ صفت گرانی میرن و باریکی کمر و شیت دادن محبوب میکند
 هیفاء مقبلہ عجز ۲ عمدہ ۴ - لا یستکی قصر قیھا و لا طول
 بجلی عو ۲ ارض ذی ظلم ۲ اذ بتسمت کانه منھل بالراح معلول
 بعدہ شخلص بدایح حضرت رسالت میکند -
 ۲ انبت ۲ ان رسول ۲ اللہ ۲ و مدنی و العو عند رسول ۲ اللہ مامول
 ۲ ان الرسول لود لیستضاء به مھند من بیوف ۲ اللہ مسلول
 حضرت رسالت را بعد شنیدن این قصیدہ ہر تہ پید آہ چنانچہ در امر مبارک
 بیقاد و یاران آنرا پارہ پارہ کردہ ستند بعدہ فرمود انا ضامن لقا ائھما و
 سامعھا و حافظھا بدخول الجنہ ہر گاہ کہ حضرت رسالت چنین ابیات شنید
 و تراجد کرد و خوانندہ و شنوندہ و دارندہ را امیدوار ہشت گردانید پس طائفہ کہ
 مذمت شعر و غزل کنند ایشان چہ باشند عفا اللہ عنہم -
روایت تفسیر غریب نقل من قوت القلوب - قولہ تعالی
 و من کل ثقی خلفنا روحین لحکم تدکرون و الکلام ۲ ایضا زوجاں منتقو و
 مبطوم فالمنقو بر کلام العام و المنقوم کلام الشعر ۲ -
روایت مضمات - لشھادت الشاعر اذ الرقید ف و شعره مقس لہ
 لان الشعر لیس لفیق -

کنند و وقتی تاثیر لطف جمال بشنیدن حسن صوت و ابیات تا دلیل بر صفات سبلی و
 شہنی حضرت لاهوتی واجب بینند و از امید واری رویت و مکاشفات انوار ہریت
 متحیر و مستغرق شوند طایفہ کہ ازین معانی پیچرانند و طبقہ کہ ازین نشانی بے اثر اند
 با تباع ہوائے نفسانی و القائے شیطانی یعنی و سلع را حرام مطلق گویند و مستحقان مذکور
 را بفسق و تکفیر نسبت کنند اعراض بر احادیث و روایت کردہ باتند و این مقتضی بکفر
 باشد عفا اللہ عنہم و عن جمیع العافلین۔

فضیلت حسن صوت۔ قال اللہ تعالیٰ بہد فی الخلق ما یبشاء
 بعضہ مفسران گفتہ اندایہ نیرید فی الخلق بالالحان و مراد ازین حسن صوت است و در
 تفسیر در راست قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما بعث اللہ نبیا الا کانا له حسن
 الصوت و انس بن مالک روایت میکند از رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکل
 نئی حلیۃ و حلیۃ القرآن الصوت الحسن حضرت رسالت از غزوہ باز
 کشتہ بود عبد اللہ معقل اما فتحا لک قحامینا بالحن خوش و آواز خوب میخواند
 رسول فرمود زینوا القرآن بالصوت الحسن روایت میکند براء بن عازب از
 حضرت رسالت حسنوا القرآن بالصوت الحسن فان صوت الحسن تہرب القرآن
رسالہ خواجہ ذوالنون مصری۔ حق تعالی اسکان خوش و صوت حسن
 را در دلہای مصفا و جاہلہای مزکا و دلیعت نہادہ است تا بواسطہ آن آلاش
 بشریت و کدورات نفسانیت از بواطن ایشان مضمحل گردد۔
قول محقق صوت حسن بدل چیزے در نیار و فاما آنچه در دل است
 بجنبانند و بہ تحرک آرد۔

در خبر است۔ درختانیکہ در بہشت اند از ہر یکے صوتے و لحنے خوش و
 مختلف بیرون می آید۔

بنواندے گفتند فرستادیم فرمودی بابتے فرستاد تا این بیت بنواندے کہ سہ انبیا
کرام اتینا حکم فرمایا ما و حیا کرم و این معنی در مصابیح مسطور است۔ قال علیہ السلام
لا اله الا انصار شجبون الشعر و چند کتب فقیر و علم الہی چنانچہ منظومہ و متفق
و جامع الصغیر و الامیہ و جزآن نظم است و چند آیت در قرآن منظوم نازل شدہ چنانچہ
لن تسالوا البر حتی تسفوا و دیگر الفاظ علی و حمد الہی بابت بصیرہ و دیگر لا بدع
مع اللہ الآخر۔ دیگر و بینا فوقکم سعادت ادا۔ دیگر و فل جاء الحق
و ذهق الباطل ان الباطل کان ذہوقا دیگر آیات بسیار است اینجا دوسہ آوردہ
است فاما آنکہ علمائے ظاہر میگویند در قرآن است کہ و الشعر اعشعہم العالی
الا الذین امنوا۔

در قفا و امی خانی مسطور است کہ لایقبل شہادۃ السابع و آنکہ گویند کل شاعر
کذاب این در باب شعرائے کفار است کہ صحابہ و رسول را جو و فحش می گفتند یا ہم
گویم کسانیکہ در مذمت کہے جو دشمن بنویسند اینان نیز کذاب و فاذن و میر و دوشہاد
باشند پس آنکہ علی الاطلاق در گفتن و خواندن و شنیدن اشعار مستحکم مذمت و تہقیر
کنند امانت و مذمت صحابہ کرام و صاحب مذاہب و اولیاد مشایخ کردہ باتند و بلا نظر
کیفیت سماع از حلال و مباح و مکروه و حرام و شمائل سامعان و فضائل
محرمان اسرار و انوار الجماع

رسالہ شمسیہ شیخ الاسلام نظام الحق والدین رحمۃ اللہ علیہ فرمودہ است
کہ سماع علی الاطلاق حرام نیست و علی الاطلاق حلال نہ بر عوام حرام است کہ بہو و لغو
شنوند و بر زہاد و مباح است و براہل تصوف مستحب است و بر عاشقان حلال
نظم گفتی کہ بذہبم حرام است سماع پدگر بر تو حرام است حرامت ما و
آہم خدمت خواجہ میفرماید سماع بر چہار قسم است یکے حلال آنکہ شنوندہ تمام میل

روایت قنّاوی کبیری۔ وان تعنی بشعر فیه محش صالح یقسیل
شهادتہ لایہ یحکی عن عبرۃ وعلیہ العتوی۔

روایت بستان فقیہ ابواللیث سمرقندی۔ قال کان اصحاب
النبیؐ بناسند و الشجر و البی علیہ السلام جالس بینہم یتسمون
ہتر آدم علیہ السلام در مشیہ قایل گفتہ آن اینست۔ **شعر**

تغیرت اللہ دومس علیہا و وجہ الارض مغیر قبیح
نخیر کل ذی طعام و ذوق و قل بشاشۃ الوجہ الملیح
امام اعظم ابو حنیفہ شعر گفت یکے ازاں اینست۔ **شعر**

احب الصالحین و لست منهم لعل اللہ یرقی صلا حسا
و چند اشعار از انشاء ام المومنین عایشہ و امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ و صحابہ
کرام در جهان ماندہ و در قصص انبیاء مسطور است و آنکہ حضرت رسالت را
معراج بود ہتر جبرئیل را فرمان شد کہ اپنے در عالم علوی است ہمہ رسول بنا جمیع
محل بنمود چون زیر عرش رسید حجرہ قفل کردہ دید فرمود یا خلی جبرئیل اپنے درین حجرہ
است چراغی نمائی گفت کلید این در دنیا است رسول فرمود کجا است و نزد
کیست گفت زبانہائے شعر کلید این گنجینہ اسرار است چون حضرت رسالت
بدینا آمد ان حدیث فرمود ان للہ تعالیٰ کنز تحت العرش مفاتیحہا السنۃ
الشجرۃ۔

رسالہ کشف اسرار۔ رسول را از شعر پرسیدند فرمود الشعر کلام حسہ
حسن و قبیحہ فلیح۔

ترجمہ شیرینی۔ ام المومنین عایشہؓ نے را از اقارب خود بشوہر داود حضرت
رسالت پرسید این غرض را بدیدہ دادند گفت دادیم و فرمود کہے را بادے و مرشادی تا

لا یجوز طعنه والطاعن مطعون واللاعن ملعون۔

تفسیر مجاہد۔ امام قشیری در آیت فہم فی روضۃ یحبون نبشتہ اند کہ یحبون بمعنی سماع است یعنی حور عین و در بہشت بحسن صوت این کلمات گویند کہ یحبون الخالدات و لا تموتن الخلد الخن الناعمات فلا یبوسن الخلد الخور حورائے بہشت این سماع کنند از درختان بہشت ہمہ گلابا فرو دہند۔

و قول دیگر است یحبون یعنی بہشتیان در جنت بسمع باشند و نیز این قول امام قشیری است کہ آیت و ہم فی الخلد فاکہون مراد اینجا بسمع است و حضرت رسالت در باب موسیٰ اشعری فرمود لقد اعطیٰ من مازا من مرامیکال دو دوا زین حدیث معلوم می شود از مرامیر مراد آواز خوش است۔

رسالہ حجت الاسلام امام غزالی۔ اگر مرید عامی در مجلس شیخ باشد اورا نیز سماع مباح است کہ بشنود کما قال علیہ السلام ہو لا وقی لا یتقی بہو جلیس ہم یعنی مشایخ برحق قومے اند کہ منشیان ایشان بدعت نشوند۔ ترجمہ قشیری بہستمان را در سماع سہ حالت است بعضی راسماع بعلم است نظردے بشواید و دلایل دین باشد تا ہرچہ موافق شریعت بود قبول کند و ہرچہ غیر موافق شرع باشد رد کند و بعضی راسماع بوجد بود و او در حکم و ارادت سماع باشد و در ملک حال افتد و با کسب بسخن شروع بخند و بعضی راسماع بحق باشد اورا بودہ حقایق بود و آن عالی تر ہمہ حالات است و فاضل تر از دو طائفہ مذکور

ہنہ۔ سماع بر دو قسم است تفرقہ و جمع سماع تفرقہ حاضر شدن است بخلق و شنیدن بشہود خلق و سخن بندہ است با حق و سماع تفرقہ آنست کہ برائے او نشنوی قال سماع جمع حاضر شدن است بوجد حق و غائب شدن است از یاد خلق و سخن حق است بابتندہ و این سماعیت کہ بد و شنوی۔

بجانب حق باشد و مجاز بیچ میل نه دوم مباح است آنکه صاحب سماع را میل سوچه حق بیشتر بود و بجانب مجاز اندک سیوم مکروه است آنکه میل سوچه مجاز بسیار باشد و جانب حق اندک چهارم حرام است آنکه میل جانب حق بیچ نباشد و همه سوچه مجاز بود مجاز سوچه که ممنوع شرع است تا اگر میل بجلال خود و یا کنیزک خود دارد آن مباح باشد نه حرام چنانچه در مشروع میکند فاما صاحب سماع باید که فرق میان حلال و حرام و سماع و مکروه کردن بداند و نه الشربین الحق و السامع.

رساله شیخ جمال الدین قدس سره العزیز سماع مراد معرفت را واجب است و مریدان را مستحب و محبان مشایخ را مباح قال علیه السلام من

احب الله ما احبهم

کشف محبوب سماع نائب راندامت بر خاص گزشته باشد و حسرت بر طاعت آئینده و محب را القطار علائق کند و مشتاق را مایه شوق رویت باشد و تشیل این بافتاب است که بر همه تابد یکے را بسوزد و یکے را فروزد و یکے را گدازد.

قوت القلوب من الکمال السماع مجمل فقد انکر سبعین من القلوب

منه ان بعض الصحابة مثل معاویه و عبد الله بن جعفر و جزآن از اهل مکة بر سماع مواظبت و مداومت نموده اند تا زمانه من بعضی شیخ ابوطالب میگوید و نیز از باب شرع در شنیدن سماع رخصت کرده اند کالحرس و الولیمة و الحتان و یوم القدر و من السفر بروایت مشاود وینوری و اتفاق جمیع فقهاء است که در سماعیکه فسق و لیهو نباشد شنیدن آن مباح است چنانچه درین باب عبد الرحمن سلمی احادیث و اخبار جمیع کرده است پس مطلقاً حرام گفتن سماع را نشاید تا بگویند نخشد رساله امام فخر الاسلام صاحب السماع لیس من قلیل اهل البیت اذ لا مقال بان بعض الصحابة سمعوا من يتلو تلوهم صدقاً و نوعی

منہ۔ سماع را صد ہزار لذت است کہ بیک لذت ازان صد ہزار سالہ
راہ معرفت تواند برید کہ عابدان بر ہیچ عبادت آن میسر نیاید۔

منہ۔ در سماع عالم جاہل است و عاشق فانی و سامع قائل است و در
ہر عشق ہر دو یکے است در سماع امر و نہی است و ناسخ و منسوخ است و سماع بر
عارفان مفتاح گنج حقایق است بعضی بر مقامات شنوند و بعضی بر حالات و بعضی
بر مکاشفات شنوند و بعضی بر مشاہدات چون در مقامات شنوند در عتاب باشند
و در حالات در نقاب و در مکاشفات بوصول بوند و چون در مشاہدات شنوند در جاہل
باشند از ہدایت مقامات سماع مانہایت ہزار ہزار مقام است و در ہر مقام
صد ہزار سماع است و در ہر سماع صد ہزار صفات است چنانچہ تغیر و توہیح و فراق
و وصال و بعد و قرب و حرقت و ہیجان و جوع و عطشان و خوف و ہیمن و رجا
و غیرت و دہشت و صفا و عظمت و عبودیت و ربوبیت اگر یکے ازان صفات بجان ہمہ
زما و عالم رسد بے اختیار جان از ایشان بر آید و نیز از ہدایت احوال مانہایت آن
ہزار مقام است در ہر مقام ہزار اشارت است در سماع و در ہر اشارت تے انواع
و در است چنانچہ محبت و شوق و عشق و حرقت و بعد و فراق الی آخر تا اگر یکے ازان
بدل ہمہ مریدان رسد ہمہ را سہرا زن بگسلد و ہمین از کشف ہدایت و نہایت آن در
سماع نمایش است اگر یکے انہا ان نمایش ہمہ عشاق نمایند چون سیاب بقرار گردند
و آب شوند آیین جا است کہ بعضی سماع کم شنوند و مریدان را منع کنند نہ از
حسرت سماع بلکہ از غیرت و رجب سماع یعنی ہر مردی سے حق سماع نتواند گزارد
تا اگر در حالت سماع دل مرید بکلی جانب حق نباشد اور آفت و بلا باشد و آنکہ بعضی
گفتہ اند کہ سماع حرام مراد ازین حرمت عظمت است چنانچہ کہ را گوید بیت احکم
لے بیت الحکم و العظمت۔

منه - سماع قبض است و سماع بسط است و قبض سببیت است و ثمره سماع بسط انس است و سماع بذایت است و سماع نهایت ثمره سماع بذایت تلویین است یعنی گردانیدن از صفتی به صفتی و ثمره سماع نهایت تمکین است آنکه مدام بر یک صفت باشد و سماع صحو است و سماع محو ثمره سماع صحو هستی است بخود و ثمره سماع محو نیستی از خود و هستی است بحق و سماع جذب است و سماع حجب سماع جذب به آنکه ترا از تو بتنازه بحق رساند و سماع حجب آنکه ترا بر تو رد کند و از وصال حق بپرانند و سماع بعد است و سماع قرب ثمره سماع بعد عطش است و ثمره سماع قرب بهشت و حیرانی - رساله سرالذی سماع بر سه قسم است عام را و خاص را و احصی را است عوام سماع بطبیعت شنوند و این مغلسی است و خاص سماع بدل شنوند و این طالبیست و احصی سماع بجان شنوند و این محبی است -

منه - سماع اهل عتق را سلم است و آن پنج نوع است سماع حق است و سماع از حق است و سماع در حق است و سماع بر حق است و سماع با حق است - اگر یکی از ان سماع اضافت بغیر حق کند کفر بود و راه نایافته و وصال ناخورده تا نگان سماع بے نفس شوند و مریدان محبت بے عقل شوند و سالکان شوق بے دل شوند و شوریدگان عشق بے روح شوند تا اگر بے نفس شوند زیندقی اند و اگر بعقل شوند معتبر آیند و اگر بدل شنوند مراقب اند و اگر بروج شنوند حاضر اند و سماع که وراء حضور است همه وحشت و دله و حیرت است -

منه - تلذذ احوال در سماع مختلف است بروقف مقام روح قدسی لذت تواند یافت و این حاصل نشود مگر اهل معرفت را و اگر چه جمیع حیوانات بسماع مایل اند زیرا که هر یکی را باندازه خود روحی است که او بدان روح زنده است و آن روح بسماع زنده است -

نہج داند آشفته باطن نہ زیر۔ با و از مرغ بنالہ فقیر سلامت محت سماع و تواجد آست کہ
وحشت از دل منکران بہ برد و آتش وجد دیگران زیادت کند سماع اور بر حق بود۔
رسالہ ششمیہ۔ بعضے را در سماع حال غالب می آید چنانچہ تمیز نمی ماند
و بعضے را با آنکہ حال روی داد مغلوب نمی شود۔ این کمال است۔

مست۔ در حالت سماع و تلاوت یہ ستم سعادت نرول می یابد اول از عالم
فیض بر عالم جبروت بعد آن در دل اثر میکند آنرا احوال گویند و آن میان ملک و
ملکوت است از ان بکائے و حرکتے ظاہر میشود آنرا گویند کہ از ملک یحاج میرسد۔
عوارف۔ اباحت سماع بقیاس ثابت است و قیاس رکنے از ارکان
اصول فقہ است معلوم از باب علم اصول فقہہ باد کہ در آدمی شش قوت است پنج
حس ظاہر و یک عقل و ہر یکے بلذتے مخصوص شدہ است لذت باصرہ بمبصرات جمیلہ
چون سبزہ و آب روان و نقوش صورت لطیف و لذت شامہ در مشروبات طیبہ
چون مشک و عنبر و گل و جز آن و لذت ذائقہ در ماکولات مذوقہ چون شہد و شکر
و حلوا و میوہائے شیرین و لذت لاسہ چون جامہ نرم و ابریشم و اشیائے آشن و لذت
سامعہ بمسموعات متحین چنانچہ کلام بامعانی و اصوات موزونہ و مرقہ از آدمی و نیز اردستان
و قمری و فاختر و کبوتر و شمش لذت عقل در علم و محبت و معرفت و معقولات برہانی و
تفضیہ ثابت و صادق است کہ لذت از حرام نیست پس لذت سامعہ برچہ حرام باشد

رباعی

سرکہ در آواز بگوینان است آن سرخیان آمدہ در قرآن است

تا بشناسی صحت آن دعوی را فی الخلق نریدہ مایشا برمان است

و نیز حرام آست کہ بیل قطعی ترک آن ثابت است چنانچہ دیدن عورات

نامحرم و اعضائے سفلی مخصوص آدمی و بوسیدن گندگیہا و بلویہائے کریمہ و قبیح و چشیدن

شیخ الشیوخ در عوارف می نویسند۔ یا نئی لا تنکر السماع فانه لا اراک
و در وصیت نامہ پیر فرمودہ ہے فرزند در سماع تا دیر منشین و آنرا منکر ہم مشو و در شنیدن
عادت کن و دیر دیر تنو تا تعظیم آن از دل تو نرود۔

رسالہ خواجہ سہل قسری۔ صاحب سماع را در حالت است یکے سرود می
تجلی در حالت سرودش بر آتش باشد و این صفت مرید الست از عجز و ضعف باطن
بود و در حالت تجلی دل او آسایش گیرد و این صفت اہل و مال است کہ ایشان شفا

تکمیل دارند۔
قول شیخ الشیوخ منکران سماع را سه حال است یا جاہلان سنت رسول اللہ
انہ یا مغرور بلعلم خود اند یا افروہ طبع اند و بعضے صاحبان سماع از آواز مطرب و نظم صد ہزار
رموز کہ در آن کنوز اسرار باشد فہم کنند۔

ترجمہ عوارف۔ بگریہ کردن در سماع قولہ تعالیٰ و اذۃ سمعۃ ماۃ۲ انزل الی
الرسول تریٰ علیہم نفیض من الدمع معا عرفو۲ امی۲ الحق بعضے صحابہ
در نزول آیات و شنیدن اسرار و معانی میگریستند و از صفت بشریت بیرون می آمدند
حکمت گریہ در سماع آنست کہ صاحب سماع را حرارت حزن و برودت برد البیقین
یکدیگر می پیوندند اشک از آن پیدامی آید چون در سماع رقت بدل آید و گریہ کند
ہر حاجت کہ باشد از حق بخوابد چنانچہ ابی کعب صحابی قرآن میخواند اصحاب مجلس را
از وی رقتی پیدا آمد حضرت رسالت فرمود اعتمدوا لدعاء عند الدقت کہ آن
بزرگ لغتہ است۔ رسالہ شیخ عثمان مغربی۔ ہر کہ دعوی سماع کند اگر او را آواز
مرغان و جانوران و ہر آوازی کہ از چیزے شنود و ذوق حاصل نشود مدعی و کذاب بود
مثنوی۔

سماع است اگر عشق داری و شور

نہ مطرب کہ آواز پایے ستور۔

چون برین استقامت یابد جمال سماع از تن غیب بوجبه بهتر روئے نماید و اصل کار فکر است در سماع تا معانی سلبی و ثبوتی و نفی و اثبات و جلال و جمال آن صوت و بیت فرق کند این معانی از مواهب است نه مکاسب -

مست - شنونده سماع بعضی را به تمجیل ذوق است و بعضی را غیر تمجیل هر که در خودی خود باشد فهم معنی نظم کند و خط حسن صوت گیرد این قسم تمجیل است اینجا بگریه و تواجده کند پس با فرحمت و یا غمگین گردد چون از خودی خود در خودی حق سیر کند حظ از واردات و وجد گیرد مشاهدات و مکاشفات روی نماید این جان نغمه زند و جامه در دو و شور و غوغا کند چون از خودی حق عبور نماید سیروشی و استغراق حاصل آید درین مقام از خود و از جمیع خبر و از و اجد و از و خبر نباشد این مرتبه اعلی است اینجا اگر کسی کار دخلاند و یا آتش زیر پا اندازد از ان زخم و سوزش و آزار خبر نبود و بعضی ازین طائفه در مجلس واحد و حتی در وجد و گاه در استغراق باشند این را صاحب وقت گویند و این صفت مرشدان و مقتدیان است بالاتر ازان است که همه وقت مستغرق باشند -

فوائد الفوائد - فرداے قیامت یکے را فرمان شود که در دنیا سماع شنیده گوید آری فرمان شود بیستے که می شنیدی بر او صاف ما تمجیل میکردی گوید آری فرمان شود آن تمجیل کردن تو حادث و او صاف ما قدیم تمجیل حادث بر قدیم چگونه ریا باشد آن بنده بگوید الهی از غایت محبت تمجیل میکردم فرمان شود چون بجهت ما تمجیل میکردی بر تو رحمت کردم -

اوصاف تنوع سماع - قول شیخ الاسلام نظام الحق والدین قدس الله سره العزیز - سماع بر دو نوع است یکے حاجم که بجز سماع بیت و حسن صوت سماع را در جنبش آورد و دوم غیر باجم که چون سماع شنود در تمجیل

خمر و گوشت میتہ و خنزیر و وجہ ربا و جزآن و مساس کردن اعضائے عورات اجنبہ
و جزآن و شنیدن فحش و لغو و ہزل و صوت ناخوش و منکر کما قال اللہ تعالیٰ ان انکر
الاصوات لصوت کبیر خیا نچہ و قتی در مجلس شیخ سعدی قدس اللہ سرہ الخریز شفعی قرآن
بے ساز و باصوت انکر میخواند شیخ گفت چرا اینچنین میخوانی او گفت برائے خدا میخوانم
شیخ فرمود برائے خدا ایرایچنین میخوان و در حدیث عقلی خلاف علم جہل است و خلاف
معرفت نکر است و خلاف محبت عداوت۔

مہ۔ اگر گویند مرا حسن صوت خواندن قرآن است جواب پس بایست
کہ آواز عند لیب و لیل و لیور و دیگر و طبل و دہل حرام بودے و آن این چنین نیست۔
مہ۔ سماع با انواع است یکے سماع عاجیان کہ در صفت کعبہ و زمزم
و تشویق خلایق سوئے بیت اللہ مباح است بالاتفاق سماعیکہ تشویق رب الکعبہ باشد
دانی کہ چہ بود و دوم سماع غازیان کہ متغفن ترغیب غرات بیمار بہ و قتال فی سبیل اللہ باشد
نیز مباح و مستحب بود و سوم سماع محزون است کہ بر تفصیرات طاعت و عبادت و اعراض
از معاصی و غوایت بگریند و اندوہ کنند آن محمود و متحسن باشد چہ ارم سماع طرب انگیز و
شادی آمیز است چنانچہ در اعیاد و عروسی و آمدن از سفر و ولادت و نظیر مثل این چنین
مباح است۔

رسالہ مختصر احیاء علوم۔ بعضے از آنها باشند کہ سماع مباح ایشانرا مصیبت
گرد و شاید بکفر کشد چنانچہ قرآن را بغفلت و اتخاف شنوند و یا بیتہ شنوند کہ از روی
شرع جایز و متحسن باشد فاما چون آنرا بلہو شنوند مصیبت گرد و اگر بہ تشبیہ شنوند بکفر کشد
و اگر بہان بیت را بصحت حال سماع کنند توحید بود۔

رموز الوالہین صاحب تالیف۔ صاحب سماع را واجب است کہ در
سماع سہ سیر کند اول در صوت و نظم دوم در صفات افعالی بعدہ در صفات ذاتی چون

نہجند اعمال در تراز و وزن کنند و احوال نہ۔

رسالہ محبت الاسلام امام محمد غزالی بحق نقاب در دل آدمی ترے
نہادہ است چنانچہ آتش در دل سنگ و آہن چون زخم حقیق بدورسد آتش نیز و سماع
نیز چون در گوہر دل مرید قابل رسد انوار محبت از و بیرون جہد و تواند بود این انوار
از بسیاری ریاضت حاصل نشود کہ بسلع مکاشف گردد۔

عوارف۔ اذ کان سماعہ الی اللہ و السماع الی اللہ صمد سمعہ
بصرہ و بصیرۃ سمعہ و علمہ عملہ و عملہ سلمہ و اعاد آخوۃ الی اللہ و الی اللہ
آخوۃ۔ **قول شیخ محقق۔** السماع ندای الی جلد قصد و الفصن صول
منہ۔ بعضی مشایخ از بہتر خضر رسیدند چہ گوئی در سماع کہ اصحاب می شنوند
گفت سماع ہمچو باران است چون بر زمین صالح بار و سنبہ بار و گلہا و میوہا رود و اگر
بر زمین مرده افتد خار و خس بر آید سماع نیز چون بد لہا سے پاک اہل محبت رسد اسرار
و انوار الہی رو سے نماید۔

قواید الفواو۔ در حالت سماع سعادت کے حاصل شود و بر قسم است انوار
و احوال آثار انوار بر ارواح و احوال رقبوب آثار بر جوارح نازل می شود و گریہ و جنبش ظاہر آثار است۔
صفت دیگر۔ رسالہ خواجہ حسین منصور۔ سماع مرکب انبیاء و اخص
خواص است یعنی وصول بحق بسلع باشد و آن نہ این سماع است کہ جن صوت الانی
بلکہ سماع حقیقی آن است کہ سماع یاد پر پرده شنود یا بے پرده در پرده شنیدن
آنست کہ فہم معانی ظاہر و باطن فرقانی کنند و یا آنکہ بدانند کہ این آیت در صفا
ذاتی و افعالی است۔ و یا در بیان ذات است و آیا آنکہ بے پرده شنوند آن بواسطہ حرف
و صورت نباشد کہ آن کس سماع باطن تعلق دارد و این حسین سماع مرکب بود۔
صفت سماع دیگر۔ رسالہ جنید۔ چون ذات ہی آدم سار در میثاق خطا

افتد و این تمیل بر شیخ و بر حق و غیر آن باشد۔

صفت سماع دیگر۔ رسالہ ذوالنون مصری۔ السماع وارد الحی
بنزع القلوب الی الحی یعنی سماع وارد حق تعالیٰ است کہ دلہا را سوے حق
برانگیزد و صفت سماع دیگر۔ رسالہ لواح۔ وارد ضعیف در اضطراب
آرد قوی در در داند از دہ مولف راست۔

اول تلوین دوم تکبیر است این ہر دو صفت درین دو جا تفسیر است
قول شیخ ذوالنون مصری۔ السماع رسول الحق ہر کہ حق شنود محقق باشد
و ہر کہ نفس شنود زند قہ باشد۔

صفت سماع دیگر۔ قول محقق۔ السماع نہاب الحی فی کاس ص
کوہ س الحی فی نہاب منها بیری عمادون الحق و یقی مع الحق بالحق
للحق۔ ترجمہ قشیری۔ سماع در یافتن غیبہا است بگوش دل و فہم کردن دل است
مرحقایق را و واقف شدن است بر اشارات حق و خطاب و ارادت الہی
و کشادن زبان سراست باحق و دفع کنندہ شک و شبہت است و رسانندہ
سخنان حقیقت است بدل سماع۔

صفت سماع دیگر۔ سماع جان دل است و شفاے جان است۔
سماع حق تواز خود بگزارد و حق خود از تو طلب کند حق تواز تو تملطف است و حق تو
ازوے آنچہ عین او خلق است سماع یاد کنندہ خطاب میثاق است۔ دہر افروندہ
ہم تش اشتیاق۔

صفت سماع دیگر۔ این جریح در سماع غلو تمام داشت و ہر کہ را با سماع
آن خصصت کردے اور اپر سیدند در قیامت سماع بر پلہ حسانت تو باشد یاد پر پلیات
گفت نہ در ان پلہ و نہ درین پلہ زیرا چہ سماع احوال است و احوال را در ترازو

دیوانہ بہار وید گفتا کہ دے است در شیشہ گلاب وید گفتا کہ می است
ہر کس بزبان حال مستی گفتند جنبیدن ہر کسے از آنجا کہ وی است

در شنیدن سماع مدادست و مواظبت نہ نماید چہ بعضے گناہ صغیرہ چون بسیار
شود کبیرہ گردد و بعضے مباح اند چون دوران غلو کنند حرام شود چنانچہ زنجیان در
مسجد بازی میکردند رسول اللہ منع نہ کرد کہ یکبار بود و اگر مسجد را بازیگاہ ساختند
حرام بود دے منع فرمودے و عائشہ را از نظارہ منع نہ کرد کہ یکبار بود و اگر حرفت ساختہ
حرام بود دے همچنین مزاح کردن و سخن طہیت آمیز و طرب انگیز گفتن مباح است اگر
حرفت سازند مسخرہ باشند نشاید و امثال این افعال بسیار است۔

شرط دیگر۔ اگر صاحب سماع را وارد دے روے دہد و در خاطر او اشیاء و
وہلے بر قوال و یا بر اقراں بگزر و در حال بے توقف و تاخیر و بے تامل و تانی لعل
مفرون کند تا موجب حرمان و مستوجب پیران نگردد۔

شرط دیگر۔ مکان سماع بمنزلہ تن است در مان بمنزلہ دل و اخوان بمنزلہ جان
است چون این ہرستہ سلامت باشند سمعان از آفات ایمن گردند و حیات طیبہ پیدا
شود **شرط دیگر۔** رسالہ رموز الوہیمین۔ این ہر دو صفت نفی و اثبات و
جلال و جمال از صوت فرق کنند و این سخن مشکل است تا کرار روزی شود و از
مواہب است نہ از مکاسب۔

شرط دیگر۔ در ابتداء و انتہای سماع قرآن خوانند تا بہ برکت آن قائل و
سامع مغفور گردند۔

شرط دیگر۔ رسالہ کشف اسرار شیخ روز بہان فرمود کہ قوال خوب
باید کہ عارفان در جمیع سماع برائے ترویج قلوب بس چیز محتاج اند و پنج طیبہ دروے
صبیہ و اصوات طیہ و این قول سخت معتبر است و همچنین است۔

کرد الهمت بر دیگر همه ارواح در لذت آن مستغرق شدند تا آنکه درین عالم آمدند
هرگاه که حسن صوت شنوند ارواح ایشان بیاو آن کلام در حرکت و اضطراب آیند
زیرا چه در حسن صوت تاثیر آن کلام است.

صفت سماع دیگر - رساله خواجه حماد کاشانی سماع در رنگ
دارد یکی زرد و دوم سرخ هر که در شنیدن بعد و قهر و خوف وارد شود روی او زرد
گردد و هر که اقرب و وصال و لطف درجا باشد محاوره آن شخص سرخ گردد.

صفت سماع دیگر - قول ابن عطاء - الحکمت فی السماع علی ثلثه
معانی الطرب والوجد والخوف و در طرب رقص و دست بردن و فرحت
است و در وجد غیبت و اضطراب و فریاد است و در خوف گریه و طبعانچه بر
روز و دن جستن است.

شرایط سماع - رموز الوالدین صاحب تالیف صاحب سماع
را واجب است تا او فهم بیت کند که درین بیت بیان صفات ذات حق تعالی
است و یا صفات افعال او یا در نفی غیر است و یا در اثبات است و بداند که در
لطف جلال است و یا در لطف جلال و یا در قهر جلال و یا در قهر جلال و
همین معانی از صوت هم فهم کند و این سخن مشکل است و هر کس ادراک نتواند کرد
ترجمه قشیری - چنانچه در سماع طهارت ظاهر واجب است طهارت باطن
نیز می باید و آن از آلت خطر غیر است.

شرط دیگر - رساله بوارق - سماع باید که از شنیدن سیاهی زلف ظلمت
کفر و معاصی تمایل کند و از لطافت روی نور ایمان و نور طاعت و عبادت و از
وصال دیدار حق و از فراق حجابها و از قریب چیزهای که مانع روح و وصال است از
عشق و محبت - رباعی -

اوب دیگر۔ اگر قوال سماع ناخوش میکند عیب دیگر و دنگو پد کہ صوت دیگر بگوا در ادب میان زمیند حوالہ بحق کند و اگر کیے راسماع گرفت و ترانیت ننگ نیاید و نیاز مندی کند تا تراہم رقت پیدا شود۔

اوب دیگر۔ در سماع بقیہ نہ نشیند و آسیب بریارے نہ رساند خدمت شیخ الاسلام زین الحق والدین قدس اللہ سرہ الغریز فرمودہ است اگر صد صوفی در سماع باشند چنان رود کہ دامن او بدامن دیگرے نرسد و حالت دروغ نیارود و برائے نمودن کسے رقص ننجد و حالت نیارود و اگر یارے تنہا میرود موافقت او بکند فاما نہ چنانکہ حالت آردہین بسکونت بگرد۔

اوب دیگر۔ در سماع حالت محو باہیت نشستن بہت ذمیت گشتن غیبت۔ اوب دیگر۔ صاحب سماع باید کہ حالتہائے خود از حاضران مجلس نہان دارد۔ فواید الفوائد۔ بعد سماع کہ یاران دامن فراز میکنند و فاتحہ می طلبند و پسینہ و برہے فرو می آرند از آنجا است کہ ابو ہریرہؓ بحدیث سالت عرض داشت کرد احادیثیکہ از زبان مبارک می شنوم بعضیے یاد نمی ماند فرمان شد چون من در حدیث شوم تو دامن پیراہن یار دای خود فراز کن چون من حدیث تمام کنم تو آہستہ دامن گرد آور دست بر سینہ فرو د آر پس بعد سماع و جز آن ہم اگر این چنین کنند درست و روا باشد۔

تاثیرات سماع مستمعان را۔ ترجمہ قشیری۔ اگر صاحب دلیے بوجد و حال بصدق بر خیزد و حقیقتاً در دل حاضران جمع خوشی و راحت پیدا آید و نورے ازان بر اہل مجلس بتابد و تواند بود کہ صاحب وجد منفرد باشد بحالت خود و کسیرا بر اسرار حالت او کشف نباشد فاما غالب آن باشد کہ در ہمہ اثر کند و ہر یکے را از ازان جنبشے و رفتے لایق حال او روے نماید۔

ادب سماع - ترجمہ قشیری - اگر کسی را در سماع وجد روحی نداد و وارد نیست ادب آن باشد کہ باطل وجد بایستد و با ایشان موافقت کند -
 ادب سماع دیگر - اگر کسی را وارد سے داد و ذوق باقی باشد اگر اصحاب مجلس بہ نشینند او ہم موافقت کند و بہ نشینند تا ملامت بہر کسی نہ رسد و اگر شستہ حرکت کند روا باشد -

ادب دیگر - اگر در پیشہ از سر حال و وجد خاست اصحاب باید کہ موافقت کنند و ہمہ بنحیرند کہ این عادت محمود است و سنت حسنہ و مخالف آن ترک حرمت باشد -
 ادب دیگر - اگر کسی را سیتے وصولتے ذوق داد و مکرر میکناند روا باشد -
 و اگر بوجہ طلب تسلیم شود و مکرر کند حق تعالی و در دل گویندہ السلام کند تا ادبے تقاضاے اسکنس تکرار کند -

ادب دیگر - اگر مستمع را سیتے از حق تعالی رو سے داد باید کہ او خاموش و تسلیم باشد تا حصول قہر مستمع بر اصحاب اثر نکند -

ادب دیگر - اگر شخصے یا صاحب کشفے بر حالت یکے واقف سد کہ وجد و حال را بحق نیست و حرکات ادب با ادب میکنند بظاہر خاموش باشد و بہ باطن بدد نماید تا اوزان حال باز آید خدمت شیخ مافرمودہ این دعا کند کہ خداوند این را ازین باز آرد و مرا ازین نگاہدار -

ادب دیگر - کشف محبوب - سماع در خواستن تکلف نکند یعنی بہ وارد بنحیر و بہ بہت خاستن از کسی چشم نہ دارد و اگر کسی مساعدت کند منع ہم نکند و وقت کسی غارت نہ کند و در ابیات استخوان نہ کند کہ چہ شنیدی و چہ تحمیل کردی کہ در ان بر آگندگی خاطر باشد و برکتے در جمع نہ ماند خدمت شیخ مافرمودہ کہ انکے تحمیل نہ پرسند و اگر کسی تحمیل پرسد خود بگوید -

و ابیات چه سامع را بامید داری قوب یافتن و ترغیب طالب حق شنوایدن خوشی
و فرصت روی نماید و این لغت عارفان باشد و اگر در سماع واردات قهر و منع و بعد
ظاهر شود از آن اند و بگین و غمگین گردد و این صفت در عارفان و مریدان باشد و فرق
میان حزن و وجد است که حزن اندوهی باشد که نصیب آن بخود بود و
و وجد اندوهی باشد که آن نصیب غیره بود به محبت یک و وجد ترسیت میان
طالب و مطلوب که در بیان نیاید و جد حرفت مریدان است و وجد ستمه همان
حرکت وجد از غلبات شوق باشد در حالت حجاب و سکونت بود و جالت مشاهده
بجای حجاب چون بوجد مغلوب شوند خطاب از ایشان برخیزد در حکم مجانبین افتند -
ترجمه قشیری - تواجد طلب کردن وجد است با اختیار خود آن کمال نباشد
و قومی که پیوسته مترصد یافت وجد باشند در حق آن معنی این حدیث است - فان لم
تنبکوا فلبا کو - یعنی اگر شمارا گریه نمی آید خود را بگریه کردن مانند کنید -

منه - وجد از لطائف حق است و تواجد و طائف بنده فاما وجود

آنست که بعد ترقی و جد روی دهد تواجد هدایت است و وجود نهایت و وجد واسطه
میان هر دو یافت آنگاه است که غایب شوند از یافت خود بد آنچه پیدا آید بهر آدمی
از حاضری او -

قول شیخ علی و قایق - تواجد بر شال غسل است بآب و وجد بر شال

غرق شدن است در آب و وجود هلاک شدن است در آب -

قول خواجه عبداللہ - وجد آتش افروخته است و آن بر سه وجه است

چون بر نفس افتد بر عقل زور آرد صبر را بر میست کند و نهانرا آشکارا اگر داند آن
حال و اجد مقبول است و چون بر دل افتد بر طاقت زور آرد تا حرکت کند و بانگ
زند و جامه در دامن صفت و اجد مغلوب است - **نظم** -

تا شیر دیگر۔ اگر وجد و حال و حرکات یکے در سماع در دل حاضران جمع قبول نہ افتد یقین وجد و حال و حرکات او بہوئے نفس باشد بعد سماع تجلوت اور تہنیم کنندہ اگر قبول نکند و اعراض نماید زود باشد کہ در جمع نصیحت شود و بطلان حالتہا اظہار کردہ کہ مردود اولیا و اہل معنی بود مردود حق باشد۔

تا شیر دیگر۔ قول محقق۔ قوال اگر سماع بقوت کسب و ہنر خود میگوید چندان اثر نباشد و اگر بوار دو موہبت میگوید در ہمہ اثر کند و قوال را ہم راحتی و خوشی و ذوقی باشد۔

تا شیر دیگر۔ قول محقق۔ ہر عضو را از سماع نصیب و حظی است نصیب چشم گریستن و نصیب زبان خوردن و نصیب دست ضرب جامہ و نصیب پا رقص کردن است۔

تا شیر دیگر۔ سید احمد رفاعی مینویسد چون صوفیان در سماع آیند حق تعالی بارگاہ اذ کردن آنان بردارد و بعد سماع ملائکہ گویند این گناہ باز در گردن ایشان بہ نہم فرمان شود ایشان عاشقان ما اند گناہ در گردن دوستان چون نہم۔ مولف راست۔

چون شنیدی سماع و وصف اسرارش کنون لطائف وجد و وجود ہم بشنو

بیان نوزدہم

معانی وجد و وجود و تواجد و اجد و حالے کہ در سماع پیدا آید و شمایل واجدان

کشف محبوب۔ وجد و وجود مصدر است و معنی دارد یکے یافتن حالتے کہ پیش ازین نہ بودہ است دوم اند و تکیں و مخزون شدن اہل سماع در صحت

ملکوت انوار جبروت میزند و از آنجا هست و شاد باز گردد و وجد عین جذب است و رموز
منه معنی وجد یا قس است یعنی حالتی یافته شود که پیش ازین نبوده
 باشد و وجدی که به تکلف بود و لفاق باشد مگر آنکه به تکلیف کردن اثری از وجد
 پیدا آید و این واقع است که در تکلیف وجد رومی نباید چنانچه در خبر است که بخواند
 و شنیدن قرآن باید که گریه و زاری کنند و اگر گریه نیاید به تکلف بگریه یعنی اثبات
 حزن به تکلیف در دل گزارند که آن اثرهاست قول علیه السلام ای کوی او ان لم
 یکنک اقلنا کوی ۱- تواجد هم بدین حدیث مباح است -

رساله غریب - الوجد اظهار الحال و احوال الباطن مختلفه یکے رافراق یکے
 را امید وصال یکے را خوف و یکے را رجاء چون حال برتر غلبه کند و فوق آن حال حرکت
 پیدا آید - **نظم** -

یک شب هر شب تخیم از یاربها و آن دگر شب تخیم از زار یارها
 جانان سیر تو که هر دو شب بیدارم - فرق است و لے میان بیدار یارها
 تواجد تکلف بود و دواتیان و جدا پنجه در ظاهر هر یک پیدا و جداست و آنچه در باطن پیدا
 شود حال است چون حال درست شد و جدا بر حال دلیل کند و جداست که اگر صحت
 حال نباشد از بت پستی صعب تر بود -

منه چون در سماع از فهم و تخمیل فارغ شوند حال ردی نماید و این حضور باشد
 و فهم و تخمیل غیبت بود حال صفتی است که در سماع پیدا آید و صاحب سماع را مست
 کند و مکاشف گرداند -

روح الارواح - بهتر آدم را فرمان شد که بر فرزندان خود خرامیدن میراث
 گزرا جانان از عنوت خرامند و توانگران از تکبر و عاشقان را خرامیدن و جداست
مؤلف است -

صدر پاره شده سینه و صد چاک شده جان و این بنجران جامه دریدن نگزارند
و آنچه بر جان افتد حظ و س از حق نقل کنند و نفس او در حقیقت غرق شود
جاننش آهنگ پریدن نماید این واجد منظور باشد.

رساله غریب - اهل وجد را رویت از مشاهده است و قرب شان
در عین وصال بود و بعد شان در عین فراق قرب است همچنان را همچنان و جد همچنان
است و عارفان را همچنان دل مریدان آشفته بود است و وجد یافت روح است
و وجد نور آفتاب قدس است که از مشرق آفتاب برآید رموز حقایق و جد شوقان
را مستور کند و مستوران را شوخ گرداند تو اجد حق است عاشقان را لیکن حرام
است مقیدان را و وجد نفس زنده قبول نکند و با غیر حق سازد و جد از جمال حق
خیزد چون روح را القای خود نماید و جد از خنده معشوق است و وجد شقیقت حق است
که جان او لیا را مطیب کند و اوقات عاشقانرا پسندیده گرداند حقیقت وجد
آنست که صاحب شریعت محمد رسول الله صلی الله علیه و سلم بهیچ حرکات او منکر نشود

منه - وجد تا رسیدگان از اعمال است و متواجدان از احرام زیرا که آن جائے
محل بلا است و در تقاب اسرار و اجدان کافر اند وجد و اجد بر سه قسم است قسم
عام در وجد سوزش باشد قسم خاص سازش بود و قسم اخس و آن نازش در نازش باشد

منه - یقینیت وجد از انوار تجلی ظاهر شود مریدان را از آفت بشری
و اخلاق طبعی محو کند و قوت دل از مفعول جلال و جمال سازد و چشم از سیمان دل
با اضطراب بید و دود نفس اماره را فرو نشاند گاه از وجد گریان شود و گاه بختاب
جیران گردد و گاه در سحران خوش دل شود و گاه از خود بنالد و گاه با خود بسازد و
گاه با حق و گاه هست شود و گاه نیست و روح را از اقبال انسانی و شیطانی خفیف
کنند تا فوق العالی در هوای اسرار بود تقاب تو سیم نزل نماید و از در سیمای

روایت مندا امام احمد بن حنبل صاحب مذہب از الجبیتۃ
کافوا بدقون باین یدی رسول الله صلی الله علیه و آله و
سلم و یترقصون و یقولون محمد علیه السلام دخل صالحو و دور
بعضی روایات است انہ قال علیہ السلام لعائشۃ السخیلین ان تنظری
الی زفر الجبشۃ -

و کیمیائے سعادت بطور است حضرت رسالت دست خود
پیش داشت در پناه آن عایشہ میدید اگر گویند رقص جبشہ مخالف فعل است کما
تور تعالیٰ محسبہ اما خلقنا کم حدیثا جواب گویم رقص عبث نیست بلکه حرکت
است از شادی و فی سرور المباح بجز تحرکیہ پس عبث نباشد و بعضی احادیث کہ
برضد این بحث است حکیم کہ آن احادیث مذہبیت و فعل آن نباشد بود کہ آن نسخ شدہ است و
لہذا بعد رسول صحابہ و اولیاء کرام شستیدہ اند -

رسالہ عنوث الاعظم - روایت الادی اح کلہا یترقصون فی
قوالہم بعد قولہ اللست بما بکوا الی یوم القیمۃ -

رسالہ بوارق - در انجیل مسطور است کہ غنیلنا کم فلم نظربوا
و زمدنا کم فلم ترقصوا یعنی برای شماس و گفتیم در طرب نیامدید و مزامیر
نواختیم رقص نکردید یعنی شماس اشتاق خود گردانیدیم مشتاق نشدید - نظم -
اگر تو یار نہ اری چرا طلب دکنی و گر یار رسیدی چرا طرب نکمنی
در حدیث است پیش حضرت رسالت این شعر میخوانند و شعر -

قد لسعت حیثہ الہوی حکمیدی فلا طیب لہا ولا راق
الا الحبيب الذي تتخفت به فعند لا رقیلتی و تر یا قی
رسول خدا اتوا جد کرد و صحابہ نیز موافقت کردند و روایے مبارک از کشف

بیان قسم

رسالة هدايت الذاكرين - قال عليه السلام الملائكة لها نفيس
بالعرش سبعين، الف صف جبرئيل مكيون و يذكرون
و بين قصصون و ينفون اجدون -

روایت عمدة الفقه الرقص مباح عند بعض العلماء چون نزدیک بعض علماء مباح باشد و در مذہب امام شافعی نیز مباح پس هر که مطلقاً حرام گوید صاحب مذہب را بفسق نسبت کرده باشد قال علیه السلام اختلاف امتی رحمة و در حدیثی است قال النبى علیه السلام اعلنوا النکاح و لى بالد ف او بالتعنى روایت دیگره و رفقه - سماع العنا و الرقص و سماع الدف و ان کان فيه جلا جل لیس مجرام -

رسالة محبت الاسلام امام غزالي - در آنکه حضرت سالت امير المؤمنين
عليه السلام فرموده است مني وانا منك ووزيرك اقلت انت احق ناومى الا نوار
جفرا گفت اللهم لتخلق مني من ارضي من اهل البيت ووزي مني
است وچند بار پاي زمين زد و چنانچه عادت عرب باشد و همسر او دوتا بورت سكينه را
رقص كننان استقبال كرد -

رسالہ شیدی رفاعی۔ چون بعض ذبح مہتر اسماعیل گو سقہ آمد مہتر ازیم
رقص کرد۔

این حدیث حضرت رسالت در باب موسیقی اشعری فرموده و احسن صوت دشت
وسیط و رند مهب نامہ قال ابن عباس رضی اللہ عنہ ان داود
بلحد المغرۃ فمضرب بہا معنی معرفہ فرما راست چنانچہ دف و نئے و رباب
و چنگ و جزآن۔

شرح علامی۔ اگر مردے نے و دف و چنگ و رباب و بریط و مانند آن
بشکنند نزدیک امام اعظم بر تنہیں واجب آید در بخارا محتسب صراحی از دست
یکے بے شراب بودستید و بشکست خصم صراحی دست بہ امن محتسب زود و دعوی
کرد محتسب گفت این آلت شراب بود بشکست او گفت من آلت زنا و آلت
قتل تیغ دارم پیش از آنکہ کسے را بکشم یا زنا کنم بر من چہ آید قاضی حکم کرد قیمت
صراحی دہانید۔

روایت منظومہ ہ یو جب الضمان بکسر المغرۃ قیہمتہ
بغیر لہو فاعرف۔

رسالہ یو ارق۔ مجاہد اصوات سہ است یا از جمادات باشد چنانچہ
دف و نئے و چنگ و رباب و بلبل و دہول و جزآن و این ہمہ بواسطہ آدمی
بود و لذیذ و موزون است و لذیذ و موزون حرام نہ کما قال علیہ السلام کل جیل
من جمال اللہ و کل لذیذ من لذت اللہ و این اصوات را قیاس کردہ اند بر
اصوات غدلیب و بلبل و فاخہ و قمری و کبوتر و آنکہ در شرع مزامیر و اوتار ممنوع
است از بہت لذت و موزونی نیست بعلتہ دیگر بہت و آن آئنت کہ حمر
در شرع حرام باشد و ہرچہ در مجلس خمر شعار خمر خوردن باشد حرام بود ہر آئینہ مزامیر
و اوتار درین محل در این چنین مجلس حرام است نہ مطلقاً۔
قیاس دیگر چنانچہ خلوت با عورت بیگانہ حرام است سبب اگر بہت ہ

بیعتاؤ آن روایاران دادند چار صد قطعہ کردند تند بعدہ معاویہ گفت یا رسول اللہ
 چہ نیکو بازی کردید رسول فرمود مہ یا معاویہ لیس بکر یمن لیر ہلتز عندہما
 ذکر الحبيب این حدیث صحیحین است و بروایت بیہودہ بنت مسعود حرم حضرت ثلث
 کہ جابر الرسول و جلس علی فراشی الی آخرہ معنی آنست کہ بیہودہ حرم رسول گفت حضرت
 رسالت پیامد و بر فراش من نشست و نزدیک من دو جاریہ و منہمیزند و سرود میگفتند
 و میگفتند سبب کشتن پدران خود در جنگ بدر چون رسول درآمد ایشان غلامش
 شدند رسول اللہ فرمود انچہ میگفتید بیان بگوئید این حدیث دلیل کند کہ رسول
 علیہ السلام صوت دف و غنا و شعر از کنیزکان شنیدے درین صورت از مرد و شنیدن
 طریق اولی بود۔

حدیث مصابیح بروایت بریدہ صحابی۔ قال خرجت مع
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم الی بعض القرى الخ بریدہ
 صحابی میگوید من بیرون آدم بار رسول خدا در بعضی از غزایا چون باز گشتم جاریہ
 سیاہ آمد گفت یا رسول اللہ من ندکرده بودم کہ چون رسول خدا سلامت بیاید پیش
 رسول دف بزیم رسول گفت اگر ندکرده بزنی این حدیث دلیل میکند کہ دف
 زدن معصیت و حرام نیست اگر معصیت بودے رسول منع کردے زیرا چہ ندکر
 د معصیت معصیت است قولہ علیہ السلام لا تذرفی معصیت
 اللہ و نیز حضرت رسالت از جاریہ بیگانہ دف و سرود شنید۔

احیای علوم و وسیطہ و رندہ ہب ما۔ انہذ یجوز السماع
 من المراءۃ۔

اباحت رقص و نواختن نی و منحنی و مزار فی المشارق
 قال علیہ السلام لقد اعطیت من ما دامن من اُمین ال دأود

منہ۔ قال اللہ تعالیٰ و ان من شیء الا لبس لجمہ لا و لکن لا تفہون لتبجھم یعنی نیست از بیچ چیزے کہ او حق را باپکی یاد نیکند و تبج ایشاں ہر کسے بنید اندوئی شنوند مزامیر و اوتار داخل اشیاء است تا اگر کیے را بنایت حق تعالی تبج آن بشنوند مزامیر و اوتار اورا برچہ حرام باشد۔

مولف راست۔

معافی و اسرار مزار و اوتار کیے را دہند از ہزاران باضار۔
خرق جامہ در سماع کشف محبوب۔ پارہ کردن جامہ در سماع برسہ نوع است یکے حالت بخودی و غلبہ شوق دوم بموافقت مقتدائے شیخے نزرگ سیوم در حالت استغفار کہ چرے از و در وجود آندہ باشد اگر کیے از سر حال و بخودی جامہ پارہ کرد و یاران ہمہ بموافقت او پارہ کردند و ابات۔
منہ۔ جامہ کہ در سماع بیفتد بہریند کہ پارہ کردہ دادہ است یا دیت اگر پارہ باشد صاحب جمع بدوزد بد یا جامہ نو بد بد اگر جامہ نو بد بد آنکہ از ان صاحب است بقوال دہند و اگر از شخصے و مقتدائے افتد پارہ پارہ کنند ہمہ بتانند چنانچہ روا از رسول اللہ بستند۔

منہ۔ قول دیگر۔ اگر کسے جامہ از شوق و بخودی پارہ کرد آن جامہ حق قوال باشد غیرے را ندہند بر حکم حدیث نبوی کہ من قتل قتیلہ فلا سلبہ عتر موسی قصہ بیان امتان خود میخواند یکے از ایشان جامہ پارہ کرد و حی آدمی موسی اورا گجائی برائے من دل پارہ کن نہ جامہ۔ مولف راست۔
 در سماع و وجد چون ہم در دہم در مان بو پس ترا باید کہ دانی سرور مرز قہر و لطف

جماع است و باعث شهوت غیر مشروع و بچنین نظر کردن سوسے ناف حرام است
چند باند ام فیهانی نزدیک است در عهد رسول صحابہ شراب با مزایر خوردند و چون
شراب حرام شد مزایر نیز حرام شد فاما در مجلسی که وقت شراب و مسکرات دیگر
نبوده باشد اگر مزایر بود بر چه حرام باشد۔

روایت حسامی۔ لان المحکم یتلبت بالعللہ و ۲۱ اعلام العلة
عدم المحکم و آنکه بلذت و موزونی شوند و قلوب ایشان محک و مبعث اسرار
سرد و روح باشد و حق تعالی را در مناسبات نعمات طیبہ و موزون و اصوات او تار
با روح ترسیت و عجائبات غریب و دران خاصیتها بنیادہ کہ اہل دل و صحاب
معرفت دانند تو میر کہ بدین میل طبع نبود مزاج او فاسد طبیعت باشد من لہ
یجرکہ الربیع و ادھارہ و المنرا میرو ۲ و تارہ فھن فاسد المزاج
لیس لہ علاج و نیزہ بینم اگر کیے را بتندین مزایر و او تار میل طبع او سوی حق ولذت
عقبی است او را تنجب باشد و اگر بسوی منکوح و ملوکہ خود بود مباح و اگر میل او بہوا
نفس و لہو و لغو باشد حرام بود۔ مثنوی

بود میل او گر بہ حق را استماع جواز و مباح است اصوات انواع
و گر مرد و شہوت بازی و لاغ کند گوش و گوش رود در دماغ
رموز الوالہیین حضرت بابرکت شیخ مامیفرمودند و قتی در بارگاہ
چنگ مینواختند شیخ مرشد و مقتدا بامردان آنجا رسید بایستاد و آواز آن چنگ
بشنید بعد گفت ای چنگ اگر بدانی کہ چه میگوئی یکیک تار تو بگسلد بجزو این
سختن تار ہائے چنگ بگست مردان پریدند کہ این چنگ چه میگوید شیخ فرمود بکن
میگوید یار من و تار دیگر میگوید یار حیم اگر کیے را حق تعالی از او تار چنین بشنوند او را بجز
حرام باشد۔

بہرمان غریب عقل از مبداء فطرت یقین باشد بجله فیض لطف و قہر ربانی
 بشر و خیر فتن و ضرر بہ تلخ و شور و خشک تر بفسر قلب و ستر و جان ہر نفسی چہانی
 بود در عاجل و آجل نباشد در ابد ایم نہ تاثیر جمال و از جلال و حکم زوالی
 بسببی و شہوتی قہر و لطیفش گر چہ شد شال ولیکن ہر دور از غیرت حق مہر چہانی
 مقررہ باطن مرکا و خاطر مصفا ی عاشقان جمال و عارفان جلال الہی باد
 کہ جلال و جمال حضرت ذوالجلال متعال را اوصاف و رموزات خواص تاثیرات
 بیحد و عد است بر قضیہ انشاء ستر الہی بہت کفر بیان خواص و میان تاثیرات اینجا
 یاد کردہ نشد کہ عوام و خواص شریعت و دنیا از ان عالم حقیقت احتمال ادراک
 معانی و دقائق و افہام نیل لطائف حقائق این اوصاف ذاتی نتوانند کرد پس
 بواسطہ قصور فہم و فقور و اہم و در طعن و مذمت و در ضلالت و مضرت افتند فاما
 بغرض و استارکت نہ بلیغ کجبارت یکے از ہزار و اندکے از بیار شمر از ان
 اسرار بردن دادہ آمد تا طالبان این نعمت و قائلان این سعادت محروم نہمانند
 مولف راست

اگر کسے باشد قابل کہ کند غضن در رک پس از ان اذن من اللہ بود قائل را
 شاید اگر گوید در گوش و لش شمر زان تا سعادت ابدی روی دہد سائل را
 تاثیر در جلال و جمال رسالہ امام غزالی - آتش دوزخ از
 قہر جلال است دے صفتی نہ ذاتی و لہذا اہل دوزخ زندہ ہی مانند و آنجا نمی میرند
 کہ روح کا فرمان از لطف جلال است و در ان اثر سر ولایت و روح در قابلیت
 ایشان خواہد بود چندان سردی اثر کند کہ آتش دوزخ زیان نتواند رسانید
 و روح ہتہر ابراہیم از نور جمال بود پس لطف جلال نامرد کرد نہ تا آتش اثر کند
 یا نار کوئی بردا و سلا ما ستر این مہنی است اگر سلا ما تحقیقی از غایت سردی جمال ملک

بیان بست و حکیم

رعوز و اسرار قهر و لطف که آنرا جلال و جمال حق هم گویند و خواص
و تاثیر این دو صفت که لازمه باری جل و علا است

مفهوم ضمائر باب رموز غیبی و معلوم اذیان اصحاب سرای لایبی باد که حق تعالی
را دو صفت لازم ذات است که ذات بے این دو صفت امکان دارد و نه
این دو صفت بے ذات تواند بود آن جلال و جمال است و تاثیر آن قهر و لطف است
تو عقل کل که ماده خلقت جهو موجودات جمادی و نباتی و سفلی است و هیولای
فطرت همگی مخلوقات حیوانی از ناطق و غیر ناطق و علوی است و این گوهر راناها
است چنانچه آدم و هیولای دوم خانه بردار یعنی قلم الله و جوهر اصل اول به نظر لطف
جلال و جمال پرورش یافت بعده نظر قهر جلال و جمال بر او تافت به تاثیر و هیبت
آن بگذاخت از انظر الیه بالجمال طاب و ادانظر علیه بالجلال ذاب
تاثیر این دو صفت است و باذکمت بالغه و قدرت سابقه ارادت مستدیمه و
مشیت مستقیمه که در علم قدیم بود برائے اظهار خدا و اخبار بادشاهی چون بدان
گوهر نظر ببلطف جلال و جمال ارزانی فرمود و جمیع کائنات را از آن گوهر موجود
گردانید چنانچه کیفیت و کمیت آن مشرحاً و مبکیفا در مرصدا و رسائل سلوک تقدیم
مستور و مکتوب است بر مقتضائے آن تاثیر هر یک ذره کائنات و موجودات
را لطف و قهر جلال و جمال شامل و حاوی است فاما باعتبار ال تا اگر یکے ازین کم و
بیش شود آن شے باقی نماند که زیادتی قهر موجب فنا است و زیادتی لطف سبب
بقا یعنی نفی از خدا است و این بدتر از فنا است مولف راست
همه اشیا که اندر عالم علوی و غفلت زکاتی و نباتی و حیوانی و روحانی

و عزیز گردانند و به محبت و معرفت حق مخصوص کنند و اصحاب خلافت را هدایت و
ارباب غوایت را ارشاد و واجب بیند و سجاوت و جود منسوب کنند و نظر بر
اعمال حسنه خود نمود و التفات بملک و ملکوت نباشد فاما لطف جمال اخروی
آنکه او را مرتبه شفاعت دهند و حور و قصور بدو ایثار نمایند و او بدان التفات
ننماید و بانوار قرب متجلی و آثار انس متعلی گردانند **مولف راست**

لطف جمال دنیا و عقبی که شبیهان لطف جلال محمد و این بایقین بدان
فاما تاثیر و خواص قهر جمال در تحریر آوردن کرامات و ذکر اعمال است.
مولف راست

نیست اندر هیچ تفسیر و کتاب لکان شمه ذکر و بیان وصف ذات لم یزل
پرتو تاثیر این قهر است قهار آنکه در یک ملک را در ویشته چند دیگر در ازل
این دیرین کمون است در گنجینه الهی نیست اندر هیچ بحر علم و گنجور عمل
بیش ازین اندر بیان ناید خواص این صفت زانکه در ایمان و دین افتد از ان گفتن خلل

منه فطرت دل و جان مومنان و سیان از پر تو انوار جلال جمال
است و لطف نتیجه آشت و خلقت قالب و قلب منکران و مشرکان از شعاع
جمال و جلال و قهر نتیجه است.

روح الارواح ایمان از حقیقت لطف جمال است و کفر از حقیقت
قهر جمال **منه** لطف و قهر حضرت ذوالجلال بے علت است لطف او در کان
معاصی را طلبه تا آب عنایت ظاهر و باطن ایشان را بتوید که پاکی لطفش بے علل
باشد و قهر یکان باصلاح را جوید تا آبش از جبران حمایه آنرا بسوزد تا ناظر بر اعمال خود
نمکنند **مولف راست**

نظر بر لطف حق دارد و عاصی شود عصانش محو از غیب بینی

شدی۔ رسالہ سرالنبی۔ بدانکہ حق جل و علا را لطف جلال است و لطف
جلال و قہر جلال است و قہر جلال جلال است و جمال جلال و زبان قلم و قلم
زبان و تحریر و تقریر و غوامض آن اکہم است و لال۔ مولف راست
ہر یکے است ازین چہاں غوغا عجیب و لیکن غیر حق ہر چہاں راست رقیب
اگرچہ اوصاف ثبوتی مذکور ایات بینات فرقانی و تمام کلام ربانی و عبری
و سریانی و اقوال نبوی و احادیث مصطفوی و کلمات مقدسہ قدسی و تراکیب عربی
و پارسی و اشارات صحابہ و تابعین و عبارات مشایخ و عارفین و نظہائے شرع
اسرار شاعر و شریک بلغائے رموز و آثار جمیع موجودات و مخلوقات سفلی و
علوی و بری و بحری و احوای و محتوی است فاما فہم غوامض و درک و قیاق آن
بغیر عنایت الہی و علم من لدنی تیسریندیر و ذالک الفضل اللہ یو تیلہ من
یشاء و اللہ ذو الفضل العظیم۔

قول خواجہ عبداللہ مطری خازن گنجینۃ اسرار نبوی۔ قہر
جلال دیدار ہی آنست کہ آدمیان و حیوانات دیگر را از زحمت و مصیبت و دروسے
و ضررے و فقرے و امانتے و بدے و شدتے رسد و لطف جمال آنکہ در دنیا
صحتے و حرمتے و جاہے و دستگاہے و فراغے و اسبابے و مرادے و اطاکے و استقامتے
در طاعت و عبادت و خیر و مبرات دہند فاما قہر جلال آخر دی آنکہ اورا در
حساب کشند و حقوق عباد از و طلب نمایند و اعمال حسدہ اش در نامہ اعمال
خصمان بنویسند و نامہ او بدست چپ دہند فاما لطف جلال عقبوی آنکہ
نامہ اعمال او بدست راست دہند و گناہان او عفو کنند و خصمان او را بخشند و
گردانند و اگر کسی غیبت او کردہ و مضررت رسانیدہ باشد حسدے آنکس را در
نامہ اعمال او ثبت کنند فاما لطف جمال دنیا دی آنکہ اورا میان خلایق قبول

چون برین استقامت یافت آثار جمال ذات روی نماید و خود را در آن مجلس
بنیند در عالمهای علوی و جبروتی افتد همبرین تغنیه در اصحاب حسن و جمیع موجودات
و مخلوقات و حیوانات و جمادات نظر کند.

منه حق تعالی هر که را خواهد بعین عنایت خود منظور کند نخست بر او قهر
جلال نامزد گرداند چون آنرا تحمل کرد و بران رضی شد لطف جلال در آید چون آنرا
شناخت و مراشم سکر آن بجا آورد پیش لطف جمال سونس وقت او کند تا هر
بلای و شدت که از محبت حقیقی بدو میرسد آزاد دلت می پندارد و در وظائف
محبت و عشق تقاعف می نماید. **مولف راست**

هر حرفای که کند یار و فایز دارم و مرا از ارکشد منت جان نگارم
چون بدین استقامت شود جمال ذاتی از عشق غیب با حسن الوجه روی
نماید آنجا بنیند آنچه بنیند و شنود آنچه شنود.

منه در عضو آدمی و حیوانات دیگر جال و حسن داده اند بعضی را در
عضو جمال و حسن نه دور بعضی هر دو بودین نادر است کل جمیل من جمال الله تعالی
معنی است و این قسم ظاهر است **مولف راست**

هر کس را نظر ظاهر افتد بجمال حسن نماید به نظر جز که چشم باطن.
و معنی بیت آن بزرگ بر ظاهر جمال حاکی است که فرموده است.
هر آن نقیض که در صحرانها دیم قوزیا بین که مازی با نهسا دیم
فرستادیم آدم را بگیتی جمال خویش در صحرانها دیم
جمال در ظاهر است و حسن در ضمن ظاهر چنانچه در خنده و گریه و قمار و دیدن
و شنیدن بعضی که حسن و زیبائی را چشم باطن در یابند در تقریر نیاید و در میان نگنجد
همین دل فهم کند به چشم ظاهر.

رساله کشف محبوب - مراد از قهر تأیید حق تعالی است بقدر کردن مرادات و باز داشتن نفس از آرزو و مراد از لطف تأیید حق به بقای سرید و ام مشاهدات و قرار حال درجه استقامت است چون قهر و لطف در ظاهر و باطن کس وارد شود باید که از هر دو حظ گیرد چنانچه در لطف رجوع موی کند و بگوید و بداند که من چه لایق ام الهی تو بنیایت خود این لطف ارزانی داشته و اگر قهر ترولیت التجا بحق نماید و عجز و زاری کند که الهی من ضعیف ام و عاجز این قهر را بلطف بدل کن **رموز الوهین** - انبیا را از قرب جمال بجلال سیر شد یعنی در ازل به پرورش انوار جمال ذات بود از اینجا تاثیر قهر و لطف برائے دعوت کردن فرقه که اهل قهر جلال باشند فرستاده شد چون پیغامبران دعوت کردن گرفتند اقرار بحقه و عداوت و عشا بر سجده و مخالفت باعث شدند و مشرکان و مشرکان بسمت و ابرام و منافقت و اخصام باعث گشتند هرگاه انبیا در مبدأ با نور لطف جمال ذاتی متجلی شده بودند سبب تخری مصنیات موی احتمال شده اید و اتمام زجایر بر خود لازم توانستند نمود و بعد از این قهر جلال بلطف جمال تبدیل یافت که چندین هزار در هزار سران مخالفان و مشرکان و سروران مشرکان و کافران ایمان آوردند و امثال او امر الهی و دفاع و مطال نواهی سر نهادند و در دین و اسلام نبوی و مصطفوی مستقیم ماندند انبیا را جمال بجلال آمدند و اولیا از جلال بجمال رفتند.

منه - هر صورت و آواز خوب که هست از لطیف جلال و لطیف جمال و حسن جمال خالی نیست و در بعضی لطیف جمال باشد و حسن نه و در بعضی حسن بود و حال نه و در بعضی هر دو باشد آری معرفت و محبت باید اول شناسایی ادا و صوت خوب شود که از صفات سابقه در آن کدام است بس حیط آن گیرد آن مخطوط شد بقریت آنرا نفی کند و در اثبات صانع آن وصف مشغول گردد

چیزے را در یکے پیدا کنند و اور ازان اظهار یعنی ازان تجلی مشاہدہ و شعور باشند چنانکہ صاحب مرصداً و نبشہ است کہ بر ہتر آدم نیز تجلی ذات و صفات شد فاما بمعنی اظهار نہ بمعنی ظہور کما قال علیہ السلام ان اللہ خلق آدم فی تجلی فیہ یعنی تجلی اظهار نہ بمعنی ظہور آئمہ تجلیات متنوع است چنانچہ تجلی ذات و صفات ثبوتی و سلبی و دو وصف لازم ذات است اعنی جلال و جمال و تجلی صفاتی کہ حلال و جمال دارد چنانچہ نفسی و معنوی و موجودی و واجدی و قایم بنفسی و جبروتی و عظموتی و حیثی و قیومی و کبریائی و عظمت قہاری و تجلی روح قدسی و تجلی روحانی و روحانی و ہر یکے ازیں اوصاف را ترے و بیطے و مترے و تاثیرات است کہ محققان عالم حقایق و صاحب اسرار لطایف چنانچہ شیخ عین القفصات ہدانی و صاحب مرصداً عالم ربانی قدس اللہ سرہما بعد مایند و مشاہدہ برہنہ و غرض بیرون وادادند مولف راست

بہ توفیق الوہیت کتون ہر یک تجلی را ز سلبی و ثبوتی با خواصش در قلم ارم

تجلی ذات و صفات کہ بر آدم شد - قال علیہ السلام ان اللہ خلق آدم فی تجلی فیہ - پیر بر یو میگوید عن تعالیٰ زمین و آسمان را بیا فرمودہ

خویش پیدا کرد و خواست کہ خود را آشکارا کند آدم را گفت کنت کنت انحصاراً

فاجبت ان اعرف مخلقات الخلق لا اعرف برین ماکلی است فاما تجلی ذات مع جمیع الصفات کہ حضرت رسالت را بود پیش پیامبرے را ہنود و نصیب ازان سعادت انحصار است محمدی را نیز باشد بہرمان کلمات قدسی لا یر ال العبد یتقرب الی التوافل حتی اجبتہ و ۲۱۰۲۱۰ اجبتہ کنت لہ معاً و بصہ ۲۱۰ لسانابی لسمع و بی یبصر و بی یشطقی - این ہمہ خواص تجلی ذات الوہیت است۔

تجلی ذات مرصداً و تجلی ذات ردو نزع است ۲۱۰ لہ ۲۱۰ حضرت رسالت

هـ - اگر یکی را عنصرت و سلطنت و مرادات ملکات دادند و او را با عدل و انصاف و تقوی و صلاح است در دنیا لطف جمال صورتی یافته باشد و در عقبی لطف جمال معنوی و اگر نفی و فجور و ظلم و تعدی باشد در دنیا و عقبی فقر جمال اسیر گردد -

مرصا و العباد - جمال و جمال هر دو صفت لازمه ذات است و تجلی هر یک ازین دو صفت هم ذاتی و هم فعالی است و میان نور جمال و جمال میرت نه هزار سال است کمال علیه السلام بین نور و الجمال و الجمال مسیرت شمع ۱۰ کلاف سنیله چنانچه در بیان تجلیات روشن خواهد شد مولف راست است چون این دو صفت لازمه ذات الهی است باید که شود تجلیاتش روشن

بیان بست و دوم

تجلیات ذات و صفات و افعال حق و تجلی روح قدسی و تجلی روحانی و تجلی رحمانی و لطائف و عزائب و فضائل و عجایب آن - مولف راست است -

به تشریح و کمالیکه صاحب مرصا بعلم داشت نبشته تجلیات شکل

زین مفصل مرود کرده هر یک را که طالبان از مفصلات گره در حل

تفسیر رموز - تجلی عبارت از ظهور و اظهار ذات و صفات الوهیت است و معنی ظهور آن است که خود را بریکه پیدا کند و از آن ظهور تجلی را مشاهده و محاسنه آن تجلی ذات حاصل شود چنانچه حضرت رسالت را در مخرج تجلی ذات و جمیع صفات الوهیت ظهور شد بدین صفت که جللی هستی رسول بتاراج دادند بعده بعضی وجود و هستی ذات الوهیت اثبات فرمودند و معنی اظهار آنست که

شیخ ابوسعید ابوالخیر گوید که لیس فی جبتی مدوی الله و اگر بصفت قایم بنفسی متجلی شود چون باینر گوید سبحانی ما اعظم شأنی اما معنوی آن است که ولالت کند بر معنی زیادت بر ذات و آن هشت است چنانچه علم و قدرت و ابصر و سمع و اراده و حیات و کلام و بقا.

تاثیر این هشت صفت اگر حق تعالی بر بنده بصفت علمی متجلی شود حقایق علم بے واسطه یعنی علم من لدنی روئے نماید چنانچه مهتر آدم را بود که و علم آدم الالهی کالها و بعضی اخص اولیامت محمدی را نیز علم من لدنی ارزانی فرموده اند چنانچه حضرت بابرکت شیخا و محمد و منافروده اند تعلیمی که در مبداء حال کرده بودم حق تعالی چهارچند آن علم مرا بغیر تعلم تعلیم کرده و این امیدوار را مخدوم را و میر میاوردی فرموده و در آن یک لفظ اینست که و علمنی من لدنک علما قریب چهل سال است که حق تعالی توفیق خواندن آن و در وعطا میفرماید مولف راست است تا پرورش و عاطفت شیخ نباشد از کوشش خود علم لدنی نتوان یافت

و اگر حق تعالی بصفت قدرت بر بنده متجلی شود که حضرت رسالت باشارت انگشت ماه را در دپاره کرد و همچنین به یک مشت خاک لشکر کفار را هزیمت کنایند که و مادیمیت اذرمیت و لکن الله رحیمی سر این معنی است و اگر حق تعالی بر بنده بصفت مریدی تجلی کند چنانچه بود که مهتر سلیمان آفتاب را باز گردانیدند کما قال الله تعالی ردواها علی سر این معنی است و نیز وقتی در مجلس شیخ اصفیاء در سماع بود وقت نماز ظهر درآمد نازا دادا کردند خدمت شیخ و یار از اذن و شوق عشق و محبت حق باقی بود بعد نماز ظهر هم در سماع بود خادم خبر کرد که آفتاب فرو میسرود شیخ فرمود تا از سماع فارغ نشویم فرو نخواهد رفت همچنان مستغرق مشاهد حق بودند یاران هر بار نظر میکردند آفتاب برقرار مانده بود تا دیر بعد از آن استغراق باز

را بود و ربوبیتی بهتر موسی را فلما تجلی ربه للجبل جعله دكا و حم موسى صمعا كوه
طفیل موسی بود و موسی طفیل كوه بهتر موسی را اصاعقه و سپوشی شد كه یقتاد و كوه
پاره پاره شد و ربوبیت پرورنده و دارنده و نوازنده بود كه ایشان باقی ماندند
و گرنه هر دو ناپیرنی شدند چون تخم تجلی در طینت آدم كاشتنند و در ولایت موسی
سفر ارنی برآمد و در ولایت محمد رسول الله صلی الله علیه و سلم ثمره العزیز الی ربه
کیف مد نظر بکمال رسید غرضه چنان خرم محمدی تا ابد الا با د ازین ثمره تناول
خواهند کرد و چون فیو میله ناظره الی ربه ناظره سر این معنی است -
تجلی صفات ذاتی و افعالی - رموز الوالهین - نزدیک مکتب
صفات ذاتی هشت است و از اثبوتی هم گویند و افعالی عدست و آنرا سلبی خوانند
فاما مذ هب محققان جلال و جمال واحد و صمد نیز از صفات ذاتی است و زیاید
بر ذات است اسما لا تاثیرا -

تاثیر تجلی این صفات - یا من علوم من لدنی و محو آثار بشریت و دهن
معنی کلام فاوحی الی عبده ما اوحی معانی حروف مقطعات باشد -
مرصا و العباد و جلال و جمال دو صفت لازم ذات باری تعالی است
تجلی جلال با مشاهده باشد و تجلی جمال بے مشاهده مشاهده بر کوزن مفاعله است مشاک
طلبه و اثباتیت تقاضا کند در مقام ملوین بود و تجلی جلال رافع اثینیت مشیت
احدیت است در مقام تمکین باشد و هر یک ازین دو صفت را هم صفات ذاتی است
و هم افعالی ذاتی جمال بر دو نوع است نفسی و معنوی است نفسی آنکه ولایت بر
ذات باری تعالی کند و بر معنی زیادت بر ذات و آن سه است موجودی و احدی
و قایم نفسی تاثیرات این سه صفت - اگر بنده بر صفت موجودی متجلی شود چون
شیخ حبیب گوید که ما فی الوجود دسوی الله و اگر بر صفت واحدی متجلی گردد چون

عصائے درویشی نشسته بود و این بیت میگفت ۵

یکذره عنایت تو ای بنده نواز بهتر ز هزار ساله تسبیح و نماز
این بیت خدمت شیخ از ان کجشک یاد گرفت و وقتی در ایام بهار از هرنس
کلمه بر سجاده باجاده ایشان بود فرمود تسبیح که این کلمه میگویند در ویش میشوند و تا
کار تجلی این مصفت جائے رسد که کلام حقیقی حق تعالی اسیر و صوت و بحیث و بحجاب
بشوند. مولف راست ۵

ادبانه در جمال و چشم همه کور ادبانه در حدیث و گوش همه کر-
هر که را بشنوند بشنود و هر که را به نمایند به میند. و اگر به صفت بصری به بنده
متجلی شود آنچنان بود که حضرت رسالت همان قدر که پیش دید عجب و فوق
و تحت و جنوب و شمال همان قدر دیدی و هم چنین خدمت شیخ و مخدوم این ضعیف
می فرمود که مشرق و غرب و عرش و کرسی در نظر درویش چون بیضه است که بر کف
دست باشد تا وقتی شیخ و مخدوم وضو میکرد لبته ابرق پهن دست می شست خادم
عرضه داشت کرد که این چه ماجرا است فرمود رشید تا لب خادم باد و یار در بیابان
کعبه از بے آبی پلاک میشد این ساریق بر ایشان رسانیدم چون رشید رسیدمین
این تقریر کرد که ما هر سه این ابرقیها پر آب کردیم در وان شدیم. و اگر بر کسی بر
صفیات حیات متجلی شود چون مہتر خضر الیاس تا قیامت زنده ماند و اگر نقل
کند آن مرگ صوری باشد نه معنوی کما قال علیہ السلام المؤمن المؤمن لا یموتون
و لکن ینقلون من دار الی دار خانی شیخ در روضه شیخ الاسلام قطب الدین
بختیار قدسی الشہرہ الغریبہ بحیث کفایت ہمہ جملہ بنشست سی و نہ روز برآمد در
خاطر گزشت که از چهل روز یک روز مانده و حاجت بر نیامد کنون ایشان بیت اند
چه غرض حاصل شود خواست تا باز گردد از قبر شیخ این بیت نقد نظم ۵

آمدند و منوکر دند و سختیت و ضو و چند دو گانه معهود و مالوف و سنت عصر ادا کردند
 در فرضیه شروع نمودند چون سلام دادند آفتاب فرو رفت و همچنین شیخ الاسلام
 فرید الحق والدین قدس الله سره العزیز فرموده هفتاد سال است آنچه حق تعالی
 فرمود بنده فرید آن کرد بعد هر چه بنده فرید میخواهد حق تعالی آن میکند برهان این
 معنی قال علیه السلام ان الله تعالى رجال يريدون رضائهم و يعضب
 بغضبهم كما انهم يرضون الرضا لله و يغضبون بغضه قوله
 تعالى و ما تشاؤون الا ان يشاء الله برین حاکیست و هم برین قضیه شیخ
 این امیدوار فرموده هر که برین حکمت ارادت می آید در لوح محفوظ نظر میکنم اگر
 از اهل سعادت است دست میدهم و اگر نیست از حق میخواهم تا مسعود شود بعد
 دست میدهم و قتی سلطان محمد تعلق با آرزوی تمام قصد پابوسی خدمت شیخ
 کرد شیخ فرمود از حق خواسته ام نه او مرا ببیند و نه من او را تا روز جمعه از مسجد احرام
 آستانه متبرکه که بیخ گرفت چنانکه بانگ روار و شنیدن گرفتند خادم عرضه داشت
 کرده که او رسید شیخ فرمود که او نیاید نزدیک خانه شیخ رسیده بود عنان نافت و باز
 گشت مولف راست

هر چه حق خواهد از تو آن بکنی - هر چه خواهی تو حق بهمان بکنی
 و اگر حق تعالی بر کس بصفت سمعی تجلی کند چنان بود که از جمیع جادات
 و حیوانات و نباتات تشییح که ایشان میگویند بشنود حضرت رسالت سکرزده
 برداشت او شیخ میگفت بتئید بعد بر دست امیر المومنین ابو بکر داد
 همچنان گویا بود تا بر دست بر چهار بار داد بعد خاموش شد و مهر شکیبایان سخن
 مورچه شنید که قالت ملة يا ايها القمل ادخلوا مساكنكم و همچنین
 حضرت بابرکت مخدوم این ضعیف و قتی در راه میگذاشت دید کنجی که بر

بود که و هنری ۲ الیک یجزع الخلة لتناظ علیک رطبا جنیا و هم چنین
 شیخ الاسلام قطب الدین بختیار قدس الله سره العزیز را مغلان گرفته بودند عورتی
 با بچه نیز اسیر بود آخر شب آن بچه گرسین گرفت خدمت شیخ پرسید که این بچه چرا گرسین
 مادرش گفت این را عادت است چون بیدار شود کاکه گرم طلبد اینجا کاک از کجا
 یابم شیخ دست در آستین کرد و کاکه گرم کشید و بران بچه داد و هم برین قضیه مرید
 از مریدان حضرت شیخ این ضعیف در روضه شیخ رفته بود بعد چند گاه خواست تا
 باز گردد مصلای از خدمت شیخ التماس نمود خدمت شیخ مصلای نواز قبر مبارک
 بدو داد و اگر حق تعالی بصفت احیای بر تو تجلی شود چنان بود که معجزی
 را بود که و از تحجج الموقی باذنی و همچنین وقتی عورتی خدمت شیخ نمود و چشتی
 آمد گفت سر را بگناه بردار کرده اند خدمت شیخ بایاران آنجا رفت و فرمود ای
 جوان اگر ترا بگناه بردار کرده اند از دار فرود آئے آن جوان زنده شد از دار
 فرود آمد باذن الله تعالی و همچنین برادرم خواجه جمال قدس الله سره العزیز را در
 مراقبه گفتند از عمر تو و مادر و برادران تو دوسه روز پیش مانده است برادرم
 خواجه جمال متحیر شد و بفرست شیخ رفت بجزر پایوسی خدمت شیخ فرمود بایا جمال
 امشب حیات تو و برادران تو و والدۀ تو از حق تعالی مزید خواستم و همچنین وقتی
 بچه را بحالت نقل پیش شیخ الاسلام فرید الدین آوردند بجزر که پیش شیخ داشتند
 آن بچه بر خدمت شیخ دستار چه خود بران انداخت بیک زمان آن بچه زنده
 شد باذن الله تعالی و اگر بصفت امانت متجلی شود و پیو یابند قدس سره
 سره العزیز که بر مرید ابونخشی رحمة الله علیه نظر کرد آن مرید غره زوینقار و
 و بمر و همچنین سلطان قطب الدین پسر سلطان علاء الدین خلجی با خدمت شیخ
 الاسلام نظام الدین گفته فرستاد اگر تو در غره ماه برین تیر نهیت نیامی چنین کنم

مرا زنده پندار چون خویش تن
من آیم بجان گرفتار ای تب
چون باز گشت و بخانه رفت آن مهم
او بکفایت رسیده بود و همچنین این ضعیف
در روضه مقدس مخدوم خود رفته بود و نیت اصرام کرده که تا این مهم بکفایت نرسد
در مایه شیخ طعام نخورم در اتناای مراقبه دست مبارک خدمت شیخ از قبر بیرون
آمد و فرمودند بآداب دست بشوی و انستم که شویا بیدن دست اشارت با فطاری است
روی بر زمین آوردم و در جماعت خانه رفتم دیدم مایه کشیده اند گرفتار طعام خوردم
عن قریب الا یام آن مهم بکفایت رسید مولف راست

دیگران زنده بصورت یک معنی مرده اند موت مردان صورتی زنده بجان قدسی
اگر بصفت مستحلی بر بنده متجلی شود و آن بنده هر سخنی که گوید از حق گوید چنانچه
حضرت رسالت فرمود که الحق یبطق علی لسان عمر. و اگر بصفت بقا بر کس متجلی
شود رفع انیت انسانی و ثبوت صفت ربانی یابد و بنده بصفت بقا که یقاء
الحید من متباعد لا اله الا الهیه موصوف گردد و یحی الله ما یشاء و یثبت
عبد لا اله الا الهیه کتاب بر این معنی است مولف راست

این بهشت صفت معنوی ذات جمال است تاثیر و خواص آن که آمد به بیان
زین پس بشنو خواص افعال جمال و آن به عدست گفته شد خدین از آن
متجلی صفات افعالی و جمال صفات افعالی. به عدست
فاما پنصفت فعلی که جمیع افعالی را مشتمل است صاحب مرصا و بیان فرموده چنانچه
خالقی و برزاتی و احیائی و اماتی.

تاثیر تجلی خالق. هرگاه حق تعالی بر بنده بصفت خالق متجلی گردد و همچو
مهر عیسی بود که هانی اخلق لکم من الطین کهیة الطیر فالق فیہ
فیکون طیرا باذن الله. و اگر بصفت رزاقی متجلی شود همچو مریم علیها السلام

و طلوعی که عز و لش نباشد -

و در تجلی کبریائی و عظمت قهاری سالک آنچه یافته باشد گم

کند و دهرت خورد و حیرت قایم مقام آن گم کرده به نشنید و علم و معرفت بجهل و نکره تبدیل شود این جهل است که بالاتر علم است و چون عظمت قهاری بر عامه موجودات تجلی شود قیامت قایم گردد و رقم کل شلکی هالک الا وجهه بر ناصیه موجودات کشد و ندای من الملائک الیوم دروید و هم بصفت الوهیت خود جواب گوید که
 الله الواحد القهار -

تجلی روح قدسی - روح قدسی خلیفه حق است گاه باشد که خلافت حق
 دعوی کند و انا الحقی گفتن گیرد و گاه بود که با جملگی صفات تجلی کند و از آثار آن
 محو صفات بشری شود و گاه بود که جمله موجودات در پیش تخت خلافت او سجد
 کنند طالبان نونیاز و صوفیان ریاضت آغاز گان این حدیث که ادا تجلی
 الله الشی خضع له - برند که این تجلی ذات است و آن نبود -

تجلی روحانی و روحانی و فرق میان هر یک مرصا و چون

آینه دل از کدورات وجود ماسوی الله متفاوت یابد و صفاتی او بجمال رسد سعادت
 تجلی روحانی مساعدت نماید اما همه دلهای صافی مستعد این نشود و دلای قلیل
 الله بنی قبه من یستأخر شیخ عبد الله انصاری میفرماید تجلی حق ناگاه آید و لے بر دل
 آگاه آید چون آینه دل از صفات بشریت و زنگار طبیعت صافی شود و بعضی صفات
 روحانی بر او تجلی کند و آن از غلبه است انوار روحانیت بود و تواند بود که صفات
 روح عزیزی یا ذات آن روح با انوار ذکر و طاعت و انوار ارواح شیخ و ربی آسپخته گردد
 و تجلی شود طالبان نونیاز دانند که تجلی ذات و صفات الهی است و آن نبود بسیار
 روندگان راه حق بر تجلی این انوار در غلط افتاده اند و ندانند که تجلی ربانی است

چون ماه دیدند خادم باید داد خدمت شیخ فرمود این گردن بریده و خانمان خراب
از ماحیه میطلبید تا ز حلقش خبر آوردند که سر قطب الدین برینند و حرم او غارت
شد و همچنین برادرش ملک الشایخ زین الدین داود خلیفه شیخنا بربارت شیخ
قطب الدین بختیار میرفت در اثنای راه ایشان را استغراق حاصل
شده از راه منحرف شدند مریدے نوینا ز ابریق برابر می برد شیخ را از آن
حال باز آورد که راه ایجاب است شیخ نظرے بدو کرد چون در خانه
آمد مرید نقل کرد۔

رساله رموز صاحب تالیف۔ امانت اگر چه از قسم افعال است
فاما تاثیر جلال دارد اینجا سرے در مرے عظیم است که نتوان گفت۔
مولف راست۔

این صفات ذات و افعال جمال الله بود پس صفات ذات و افعال جمال الله
مرصدا و صفت جمال نیز بر دو نوع است افعالی و ذاتی۔
صفات افعالی همچو صفات افعال جمال است چنانچه خالق و رزاقی و حیاتی و امانتی
فاما ذاتی جمال بر دو نوع است جبروتی و عظموتی و تاثیر تجلی این هر دو متلون است۔
تجلی جبروتی که نتیجه ذاتی جمال است اگر بر بند و بصفت جبروتی متجلی شود
نورے بے نهایت و رعایت بسبب ظاهر گردد و بے لون و کیفیت فناء صفات
انسانیت و محو اشار هستی بنده آشکارا کند۔ نظم۔

یکجام تجلی جمال تو بس است تا از عدم و وجود بیزار شوم
تجلی عظموتی۔ چهار نتیجه است حی و قیومی و کبریائی و عظمت قهاری و
ویرانگی ازین نتایج را در تجلی تاثیرات است۔ در تجلی حی و قیومی فناء الفناء و سوائی
و بقا و البقاء حاصل شود۔ (بهدی الله لنور) من یساعظهم و اسما مد که فناء پذیرد

پوشه محقق جمله تجلیات کنون بدان محاضره و کشف مشاهده هم

بیان بابت و سیوم
فضایل محاضره و مکاشفه و معائنه افعالی و صفاتی و فرق میان یک
ترجمه شیرینی - محاضره حضور دل بود بتواتر برهان و استیلائے ذکر بعد مکاشفه
شود و مکاشفه حضور بود بدقت بیان بے تامل بعد مشاهده است بعد معاینه
ثمره مشاهده افتد صاحب محاضره بهدایت عقل بابت آیات بود و این مقام
تلوین است قال شیخ الشیوخ المحاضره لارباب التلوین و صاحب مکاشفه بنور
علم و بسط صفات و معائنه ثمره مشاهده بود -

رساله غریب - مکاشفه صرف - مکاشفات با انواع است -
قال الله تعالی فکشفنا عنک عطاءک فبصرک الیوم حدید یعنی حجاب
از پیش تو برداشتیم تا آنچه پیش ازین نمیدیدی بر تو مکشوف گردد انیدیم -
معنی حقیقت کشف - از حجاب بیرون آمدن چیزی است
بر وجهیکه صاحب کشف ادراک آنچه کند که پیش ازین نکرده باشد و حجاب عبارت
از موانعی است که دیده بیننده بدان از مشاهده جمال حضرت عزت مجرب نماند
و بر حد پیش صحیح نبوی که ان الله تعالی سبعتین الف حجاب من نور و ظلمة
یعنی ملک و ملکوت و شهادت و غیبت و جسمانی و روحانی و دنیا و آخرت این
همه یکجمله است فاما عبارت و اسامی مختلف است و آن هفتاد و نه عالم جمله
در وجود تو موجود است و انسان از مجموع این عالم است که قدرت الهی
جمع بین الفصدین کرده است و بحسب هر عالم الشاغل دیده است که بدان دیده
این عالمها بیند -

یا روحانی اینجا است و شیخ کامل و مکمل و صاحب تصرف باید تا مریدان را از غرور
نفسانی و شرور شیطانی و مملکت شرک و خوف زوال ایمانی بیرون آورد چنانچه در تعجلی روحانی
و صمت حدوث دارد اگر چه از الت صفات بشری کند قیام قوت افناء صفات
بشری تواند کرد چون آن تعجلی در حجاب شود صفات بشری باز عود کند حد ۲۱ میقتضی
۲۱ طبع ۲۱ این است و دیگر در تعجلی روحانی طمانینت بدل پدید نیاید و از نواب
شک و شبه و زنیست مردم خلاص نیاید و ذوق معرفت به تمام نگیرد و غرور و پند
روست دهد و عجب و هستی بیفزاید و در طلب نقصان پذیرد فاما تعجلی روحانی همه
ضد این باشد و باقیاب سابقه ملوث نشود که تعجلی روحانی از لوازم تعجلی حق است
و تدارک ملوث نفسی کند و زهوق صفات باطله واجب بیند که قل جاء الحق و ذوق
۲۱ الباطل ۲۱ الباطل کان دهو قال و برین تعجلی هستی در نیستی بدل شود و در طلب
و تشنگی و شوق بیفزاید تنظیم -

و این تشنگی از آب زلالش نیست
سوز دل خسته از مصاشش نیست
نیز بنگ وجود باز هستی برخاست
و از سر هوس عشق جالش به نشست
ترجمه قشیری بستر است و تعجلی ستر عوام را عقوبت است که در ستر اند
و خواص را محبت است که ایشان در تعجلی مشاهده اند در خراست ۲۱ ۲۱ تعجلی
۲۱ الله لستی جمع له یعنی حق تعالی بامر که تعجلی کند او را جمیع گرداند و تعجلی اگر بر کس مقام
گیرد و قالب سلامت نتواند بود پس وقتی تعجلی باشد و وقتی ستر -

قول محقق حضرت رسالت فرمود و الله لیغان علی قلبی حتی

۲۱ الله تخف الله فی کل یوم سبعین مرآة اینجا استغفر الله بطلب ستر بود و بهتر
سویی در مکاشفه بود فرمان شد و ما تالك بل میلدک یا مویی تا از حال مکاشفات
بسترازد - **مؤلف راست** -

چون تجلی صفت جلال باشد با مشاهده بود چون تجلی صفات جمال شود بے
 مشاهده شود برین تصبیه جمیع مشاهدات بے مکاشفه نتواند بود مولف راست
 تخت کشف برقع حجب زوئل و آنکه شود مشاهده حسن و خوبی جانان
 رساله سرالشر - مکاشفه و مشاهده بر سه نوع است عام و خاص و خاص
 مشاهده عام در مکاشفه باشند و مکاشفه بے مشاهده بود و ایشان را انفتاح خاطر
 مضیق بود و لے گاه گاه آثار انوار ملکوت و لمعان بروق جبروت بینند و مرآت
 احوال آنان از اغلاف هرا بیرون آمده بود و اکثر مکاشفات عوام در خواب
 بیداری باشد اما مکاشفه خواص آن است که حق تعالی برائے تجرید ارادت برخطه
 و مراقبه ایشان را بملکوت درآرد و بصفاے صفات خود یاراید تا ایشان
 بدیده لاہوت درنا سوت لاہوت را بینند و بغیب غیب فرو شوند و غرائب
 افعال و عجائب احوال از حق یابند اما مکاشفه اخص آن است که انفتاح ابواب
 سراپا روح و ظهور آفتاب صفات و کشف قدس قدس باشد از مکاشفه تا
 مشاهده بمقام درنظر مقام است۔

منہ - صاحب مقام مکاشفه و مشاهده ساعتی از مکاشفه متلون شود
 و ساعتی از پر تو مشاهده ممکن گردد صاحب کشف روح ناطقه خود را بداند که از چیست
 و با کیست و در کیست و دیدہ او در ملکوت کبری افتد و اشباح و ارواح انبیا
 و اولیا بیند و حجب انوار معاینہ کند۔

منہ - خدمتے تعالی در سر مکاشفه و انوار مشاهده ہر خطہ بعد ہر بار بس
 طاعت قدیم و حق ازل در دل عاشق خود تجلی کند تا ایشان را گریبان و نالان
 و سوزان و گدازان گردانند۔

مشاہدہ صرف۔ رسالہ غریب۔ مشاہدات متنوع است مشاہدہ

مقدمه - در اصطلاح سالکان اطلاق بر مکاشفات معانی کردن است تا مباد رکات پنجاه ظاهر در اک شود و اول دیده عقل کشاید و بصفا عقل معانی معقول روئے نماید و با سراسر معقولات مکاشف گردد و این را کشف لظری گویند و چون از کشف معقولات عبور افتد و مکاشفات دلی پدید آید آنرا کشف شهودی خوانند اینجا احوال مختلفه کشف شود بعد مکاشفات روحی پدید آید آنرا کشف روحانی گویند و اینجا کشف معارج و عرض جنات و مجسم و رویت ملائکه و مکالمات ایشان حاصل آید بعد مکاشفات سری پدید آید آنرا کشف الهی گویند اسرار آفرینش و حکمت وجود هر چیز مکتوف شود چون سر و روح بکلی صفا گرفت و از کدورت جسمانی پاک گشت عالم نامتناهی مکتوف شود و امره ازل و ابد دیده شود.

عوارف - مکاشفه بن المحاضرة و المشاهدة الی ان یستقر المشاهدة رساله طوابع مطالب را در کشف عظمت حق بر چهار مقام گزر باشد. اول خوف از عقوبت و آن مقام عابدان است ثمره آن دست از دنیا داشتن است دوم خشیت از قطعیت است و آن مقام صدیقانست ثمره آن بجز و دست از همه بریدن است سوم مقام جداست از دیدن تقصیر خود در معرفت و آن مقام مجربان است ثمره آن از غیر رستن است چهارم ربهت است از فوت و صلت باشد و آن مقام عارفان است ثمره بحضرت پیوستن است. **مکاشفه و مشاهده** - هر صا و - فرق میان مکاشفه و مشاهده آن است که مشاهده بے تجلی و با تمکلی باشد و لے بے مکاشفه نتواند بود چنانچه خدمت شیخ فرید الدین مسعودی وجود نبی رحمة الله علیه فرموده - **نظم** -

کس بار مشاهده نچیند

تا تمجید کارد

اراد الدخول فی بحر الشاہدۃ فعلیہ باختیار المجاہدۃ لان المجاہدۃ بذل الشاہدۃ۔
منہ۔ یاغوث من حرم عن المجاہدۃ فلا یسبل لہ الی المساہدۃ
منہ۔ یاغوث من اختار المجاہدۃ لی ولعمری فله مشاہدتی
 ان شاء اوابی۔

عوارف۔ المشاہدۃ لا صحاب التملکین لا اهل حق السقین۔
قول محقق۔ المشاہدۃ استیلاء المرآقبہ علی السیر۔
رسالہ ابوعلی وفاق۔ ہر کہ ظاہر خود را بمجاہدہ بیاراید حق تعالیٰ
 باطن اور ابشاہدہ آراستہ گرداند و الدین جاہد و افیبا لنہد یلینہم سئلنا
 یعنی آمانکہ برائے مشاہدہ ما مجاہدہ بکنند ہر آئینہ راہ خود را بدیشان نمایم۔
رموز الواہمین۔ مشاہدات بانواع است نخست مشاہدہ انوار ضو
 و نماز و طاعات و عبادات و ذکر و مشاہدہ ارواح بشری و جتنی و معائنات
 علوی چنانچہ عرش و کرسی و بہشت و دوزخ و سراوقات قدسی و ملکوتی و جبروتی
 و مشاہدہ سفلی چنانچہ احوال قوالب مدفون و انوار ایشان و اموال و کنوز مخزون
 و محافظت آن و مشاہدہ انواع صفات و ذات حق تعالیٰ کہ مابدان ماموریم قال
 علیہ السلام اعیذ باللہ کانت تزلہ وان لم تکن تزلہ فانه یزالک و آن
 بر اندازہ صیقل دل ہر کسے باشد چہ مشاہدہ مستغرق بودن است بصفات
 ذاتی و یحصل بہ الرویۃ۔

قول محقق۔ مشاہدہ چہا راست ناسوتی و ملکوتی و جبروتی و لاہوتی اگر
 مشاہدہ ناسوتی چنانچہ حق آنست حاصل شود و معرفت شواہد ناسوتی دریا
 سہ مشاہدہ مذکور ہم در عالم ناسوتی معاینہ کند و این اصلی است عظیم پس آن
 مشاہدہ شاہد گردد۔

آیات دینی و عقوبی و ارواح سفلی و علوی و صفات افعالی و ذاتی و مشاهد ارواح
متکونه چنانچه در مرصاد و رساله شیخ جریریل شرح کرده است فاما هر کس بر اندازد
صیقل دل خود مشاهده انوار کند -

ترجمه شیرینی - صاحب مشاهده در محو هستی بجذب معرفت در مشاهده ذات
باشد و آن در دنیا بچشم دل بود یا خواب چه مشاهده غیر رویت است -
کشف محبوب - مراد از مشاهده دیدار دل است که بدل حق تعالی را
بیند در خط و ملاحت مشاهده ثبات یافت دنیا چون عقوبی و عقیبی چون دنیا بود و مشاهده
لیست مشاهده مریتر را باشد و زبان آن نتواند گفت که سربیند -

هسته حقیقت مشاهده یک صحت یقین است چنانکه حضرت رایت
فرمود ما رایت سنی الا و رایت الله فیه ای بصحت الیقین دوم از غلبه
محبت حاصل آید چون غلبه محبت بدرجته رسد که کلیت او همه حدیث دوست
گردد و جز دوست غیره را مشاهده نکند غلبات المحبت و حیان المشاهده نظم
همه حدیث تو گویم بوقت بیداری همه خیال تو بسیم چو باشم اندر خواب
قول خواجہ ذوالنون مصری صحت مشاهده آن بود که در باطن بنده
غیر باقی نماند -

رساله شیخ بایزید - مشاهده در دنیا چون رویت در عقیبی است -
قوت القلوب - در مشاهده در مقام است مقام شوق و مقام
انس شوق حالیت در خلق و اضطراب براس دیدن قدرت و اوصاف دیگر
از پس محب غیوب و مقام انس حالیت از قرب بکاشفه حضور بلطائف قدر این
در مقام سرور و انتشار است -

رساله غوث الاعظم - یا غوث المجاہدہ بحر من سجاار المشاہدۃ فمن

اخلاص و نیت و تصفیه دل نورانیت افزاید و بطریق بروق باشد که همچون برق
 بجهد باز منقطع شود و آنچه بر صورت چراغ و شمع و مشعلیه بیند آن نور و لایت
 شیخ و نبوت بود و نور حضرت رسالت صلی الله علیه و آله و سلم در قسم سیوم که مخصوص
 باوصاف ذاتی و صفاتی و معجزات و معراج و عظمت انوار تجلیات متلج بیان
 کرده شده است اما نور نفس لوامه از رقی باشد سبب آنکه امتزاج آن ظلمت
 نفسانی است صوفیان مبتدی جامه از رقی درین مقام پوشند و چون ظلمت
 نفس نقصان پذیر و نور روح زیادت شود آن نور سرخ نماید و چون بیشتر شود پسید
 نماید و چون نور روح با صفای دل امتزاج پذیر و سبزید پدید آید و چون آئینه دل
 و روح تمام صاف شود طوابع باشد و چون آفتاب طالع گردد و تمام باطن را منور
 گرداند چنانکه آفتاب عالم را منور میکند نور روح عالم صغری را روشن گرداند -
ترجمه قشیری - لوامح اصحاب بدایت را بود و آن ترقی باشد که ظاهر
 شود و پوشیده گردد و لوامح از لوامح روشن تر و زیادت تر و دیرتر ماند پس صاحب
 لوامح میان روح و لوح افتد یعنی چون حقیقت آن مشاهده نماید در روح شود و چون
 انوار پوشیده گردد و لوح کند و طوابع آنکه سلطانیت او باقی تراز هر دو باشد و روشن
 تر و بے تهمت تر بود -

وصفت انوار جلال و جمال - انوار جمال که از عالم حق است در مقام
 شهود تصرفات فنا فی الشکار کند اما انوار جلال فنا فی الفناء و فنا فی الفناء
 اقتضا کند نور جمال مشرق است نه محرق و نور جلال محرق است نه مشرق چون
 جلال در مقام فنا و الفناء صولت و هیبت الوهیت آشکارا کند نور
 سیاه مفعنی و مفعنی صمیمی مشاهده بود آنکه رسول گفت اذنا لا نشیاء کما
 هی ازین ظهور انوار لطف و قهر میطلبد که این صفات ذاتی است و هر چه در

معائنہ صفائی و افعالی۔ رسالہ غریب المعاینہ ثمرہ المشاہد

کما ان المشاهدة ثمره المراقبه فوله تعالى هل جزاء الا حساس
الا حساس بمعنى هل جزاء المشاهدة الا المعاینه۔ این معنی دقتی روی نماید
که نخست مکتشف و مشاہدہ حاصل شدہ باشد بعدہ الوان انوار و انواع انوار
بتناسد تا خفایا و چایا ظاہر و باطن روشن گردد۔ مولف راست
را انوار شود روشن بہر مغربی و ہر مغربی پس طالب حق باشد بتناسد بہر نور

بیان بست چہام

تلوین انوار و تنوع انوار و کیفیت مامیت ہر نور

ہر ضائر و بصائر طایبان نور اللہ روشن باد کہ انوار بالوان و انواع است
و ہر یک رنگ و شکل و صفات و ذکات دیگر دارد چنانچہ نور اسلام و وضو نماز
و ذکر و عقل و نور نفس و نور ابلیس چنانچہ رسول فرمود خلق نور ابلیس من
نار عدتہ و نور دل و سر و روح و نور ولایت مشایخ و انبیاء و نور حضرت رست
کہ اول ما خلق اللہ نوری و نور جلال و جمال و نور احدیت کہ ان اللہ تعالیٰ مَوْلٰی
النور السفلیۃ و العلویۃ و ظو اہر و بطن الا لسانیتہ برین
خاک است بعضی ازین انوار صفت لوامع و بعضی صفت لوائج و بعضی صفت
طوالع و بعضی صفت بروق دارد و میان ہر یک فرقہ است لوامع و نور وضو
و ذکر باشد و لمعان آن متعاقب بود و اندکے بود و اندکے توقف کند بعدہ
پوشیدہ شود و لوائج در نور نماز و تلاوت و اسلام و ایمان بود مانند عکس آفتاب
کہ در آب و یا در آئینہ افتد و آن بر جائے لایع شود و باز در حجاب افتد و نور
عقل چون کو اکب باشد بے آسمان پس شعاع عکس این ہر دو بر دل زند بقدر

بر همه افتد فاما رمز بجویم و دروغ نداریم الله تعالی السموات و الارض یعنی اصل
السموات و الارض وجود زمین و آسمان نور حق آمد الله مصدر الوجودات
پس وجود حق تعالی مصدر و مایه جمله موجودات آمد یعنی الله و نور کا مصدر الالوان
هنگامه - نور را در عالم الهی شرقی خوانند و نار را مغرب ان الله تعالی
حلق نوری من نور عزته و خلقی نور الیس من نار عزته
معارف - نور الوهیت موج برآورد آنرا عقل کل و عشق و قلم و نور محمدی
نام شد. کیفیت کشف و مشاهده انوار مذکور بر مرصاده هر کس را
بقدر عقلی و تصفییه دل انوار کشف شود بوجه رفع حجب چنانکه بهتر ابراهیم را
در بدایت حال آئینه دل بقدر کوی صیقل یافته بود بقدر ستاره مشاهده شد
گفت فلما اح علیه اللیل رای کواکبا قال هدا ربی و باز چون آئینه دل
بهمال صفائی شد همچون آفتاب مشاهده کرد و گفت فلما رای الشمس باز غدا
قال هدا ربی هدا اکبر و چون آن مهم فرو شد گفت لا احب الا فلین در کمال
صقالت و تمام تصفییه این چنین الازگناه در عالم غیب از عالم دل بواسطه حال
بیند و گاه ازین عالم شهادت از عالم ظاهر بواسطه حسن بیند و بحقیقت آنچه مشاهده
جان خلیل الله میشد آن عکس انوار صفات ربوبیت بود که در آئینه دل مشاهده
میکرد و دیگر از پس حجاب روحانی و دلی بود در مقام تلوین لاجرم اقوال می پذیرفت
گفت لا احب الا فلین بهتر ابراهیم را حجاب باقی بود بواسطه کواکب میدید
فاما بهتر موسی را معرفت سمعی حاصل شده بود و حجاب خاسته که انی انا الله شنیده
بسعادت و کلمه الله موسی تکلیما رسید و از آن حضرت رسالت پناه
حجاب بکلی خاسته بود بواسطه دل عارف معروف شده که ما کذب الفواد
ما رای افتخار و له علی ما برائی فرمود فاما کشف انوار حق گاه سبیل هم ابا تناسل

در عالم وجودی هست از لطف است یا از قهر و اگر نه هیچ چیز را وجود حقیقی قائم بذات خود نیست۔

نور صفائی۔ قوت القلوب۔ انوار چهار است در دل متوجه چهار جهت است ملک و ملکوت و عزت و جبروت پس دل با نوار مذکوره متجلی است۔

صفت نور ذات باری تعالی۔ تمهیدات۔ قال الله تعالی نور السموات و الارض مثل نوره کمسکوة فیها مصباح المصباح فی الرجاجة الزجاجة کأنها کوكب درى نور وجهه خدایتعالی ببنده را چنان نماید که نور چراغ از پس آبگینه در شکوت باشد و این مشکوة حان بنده بود و زجاجة نور محمد و مصباح هو الله الذى لا اله الا هو باشد قول ابوسعریه۔ المشکوة هی الصدر و الزجاجة هی القلب و المصباح هو الروح۔

قول سیدانی۔ مستکلمان و علمائے ظاهری میگویند خدا را نور نتوان گفت چه النور عبارت از عالمی لا بقاء له یعنی محدث باشد فاما متحققان عالم حقایق میگویند النور عبارت عما یظهر بهه لا قیاء و یکے از نامهای خداست تعالی نور است و انوار را قامت نور آفتاب و مهتاب و نور آتش و نور گوهر و زردی و جواهر و لالی و این جمله نور را بدان نور توان دید پس اطلاق نور حقیقی بر الله تعالی آید که الله نور السموات و الارض باشد کشف ذرات بے طلوع آفتاب در نظر نیاید و معدوم نماید ان الله تعالی خلق الخلق فی ظلمة نوره علیهم من نوره۔ این معنی بهر آن گفت که وجود خلق صفت ظلمت داشت از انوار الهیت موصول کردند تا وجود ایشان همه نور شد۔ اگر بگویم که نور چه باشد عالمها

نورانی فرو گیرد مولف راست است -

کنون کتیم بیان حجاب ظلمت نور که طالبان را روشن شود هر دو مجبور

حجب ظلمانی نخست حجب ظلمانی میان حق و بنده همین وجود ما است

ما موجودی وجود بصفت مدومی موعود موصوف نشود حجاب مبادت از میان

نخیرد کلمات قدسی - وجودک حجاب بینی و بینیک تتراین معنی است قال علیه

السلام بین العبد و بین الله سبعین الف حجاب من نور و ظلمة -

و بیایچه کشف - حجاب بر دو نوع است یکی نینمی دوم غیبی و معنی نین

ختم و طبع است قال الله تعالی کلا بل ران علی قلوبهم و نیز این آن بود که

ذات بنده حجاب حق شود چنانچه حق و باطل نزدیک او مساوی بود و آن الدین

کفر و السوء علیهم اندر تهم ام لم تدرهم لا یؤمنون - تتراین

معنی است و این حجاب هرگز بر نخیزد که بدل و ات ممکن نیست فاما غیبی معنی غیب

ابر است و ابر آفتاب را حجاب عارضی است آید و رود و غیبی آنست که صفات

بنده حجاب حق باشد و پیوسته طبع و تتر او حق را می طلبد و از باطل میگریزد و در او

باشد که وقتی آن حجاب بر خیزد و وقتی نه چه حجاب صفتی را مشایخ تبدیل کردن

در موده اند و این اشارت بغایت لطیف است -

رساله خواجه بنید - الرین من جملة الی طنات و العین من جملة

الخطرات معنی وطن یا پدر است - و معنی خطرات طاری چنانکه اگر صیقلات هم

جهان جمع شوند از هیچ سنگ آینه نتوانند کرد چه تاریکی در سنگ اصلی است فاما

اگر آینه زنگ گیرد بمقتله صافی شود چه روشنائی در آینه اصلی است و زنگ

صفت و آن نخیزد -

قول محقق - محبت جاه و مال و دوستی دنیا یا مال الامعاصی ظاهر و مجبور

فی ۲ الا فانی و فی ۲ انفسهم۔ در خود نگر دو حق را بیند و گاه نور وجه از جمیع اشیاء و موجودات معائنہ گردد و فاما حول نور حق عکس بر نور روح اندازد شاید با ذوقی شہود آیینہ شود بے رنگی و بے کیفی و بے حدی و بے مثل و بے نہایتی و بے ضدی و بے ندی آشکارا کند تمکین از لوازم شہود است اینجا طلوع ماندہ غروبش ہمین ماندہ بسیار نہ فوق ماندہ نہ تحت نہ زمان ماندہ مکان نہ قرب ماندہ بعد نہ شب ماندہ روز نیست عند ۲ اللہ صباح و لا مساء سر این معنی است۔ مولف راست است
 اینجا نہ عرش دنیا و نہ فرش آخرت اینجا نہ این و نہ آن جز نور ذات حق کشف این جمیع انوار مذکورہ بے رفع حجب آئینی و غیبی و ظلمانی و نورانی و جز آن بہر هیچ وجه ممکن و مستشیش نشود۔

بیان بست و حجاب
 شناختن حجب ظاہری و باطنی و دنیوی و عقبوی و زمانی و مکانی و غیبی و ظلمانی و نورانی
 رموز الوہیین۔ احباب نوحان ظلمانی و نورانی کما قال علیہ السلام
 ان للہ تعالیٰ سبعین الف حجاب من نور و ظلمت۔ حجاب عبارت از
 ازموالغی است کہ دیدہ بیندہ نہ بیند و ہر یک را ازین دو بیانہ معنی است۔
 کما اوحی ۱ اللہ لغوث ۲ الا عظم یا عوث خلقت ۲ العوام و علم یطیعوا
 اور بہائی فجعلت بینی و بینہم حجاب ۲ الظلمت و خلقت الحق ۲ من
 ظلم یطیعوا ۲ مجاوری فجعلت ۲ الا نور بینی و بینہم حجاب۔
 قول شیخ الاسلام فرید الدین قدس اللہ سرہ العزیز
 حجاب چہل ظلمانی است و حجاب علم ہندانی چون حجاب ظلمانی بر خیزد حجاب

قول خواجه کرک مجذوب کره نظم ۵-

اندر طلب دوست چو مردانه شدیم اول قدم از رو جود بیگانه شدیم
 او علم نمی شنید لب بر بستم او عقل نمی خرید دیوانه شدیم
 حجاب علم طریقت حقیقت رساله غوث الاعظم
 قال الله تعالی بوحی الحق با غوث الاعظم المحبت حبیب بن المحبت
 و المحبوب و ادانی المحب عن المحبة وصل بالمحبوب و همین
 العشق حجاب بین العاشق و الممشوق مولف راست ۵-

بیان او تو این هر دو وصف هست حجاب و لے عظیم کجا هر کس ازین گزرد
 روح الارواح - ای عزیز طاعت و عبادت عادت و مجازی کردن
 بر روی حقیقت می باشد پس این چنین طاعت و عبادت مشغولی غیر حق باشد
 حجاب نورانی بود - مولف راست ۵-

طالبان ذات حق این حجاب کبر است زانکه این دول است حادث و آن قدیم بزرگ است
 حجاب معرفتی - قول خواجه ذوالنون مصری - اکبر فنی معرفتی
 ایاه یعنی بزرگ ترین گناه من آشت که گویم من خدا را شناختم -
 حجاب توحیدی - قول خواجه حسین منصور اصلاح - التوحید
 حجاب الموحد عن جمال الاحدیة -

روح الارواح شرک با توحید منازعت میکند و نفاق با اخلاق میکاود
 و شک روی یقین میخراشد -

حجاب قرنی - قول غوث الاعظم - با غوث اهل الفاربه
 لسنخیشون عن القربة کما اهل العبد عن العبد مولف راست ۵
 قرب گفتم گشت حال بود آن خود بعد بعد وصل گفتم شد میر انفسالی بود بود

و زما تم باطن نیز حجب ظلمانی است چنانچہ در اثبات حجتہ صفات مذکورہ احادیث و آیات در کتب شیعہ و طریقت مکتوب و مسطور است۔

حجب نورانی۔ بدانکہ جمیع انبیاء و اولیاء و مشایخ و اصفیاء و عارفان و عاشقان و مقربان و مختصان بر اعمال و افعال مستحب عالم خویش و از حامد ظاہر و باطن احوال خود لیلیا و نہارا و ستر و جہاراً استغفار کردہ اند تا اعجاب طاعت و عبادت حجاب مغفرت و مرحمت نشود قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان الذین تنفروا^{لله} فی کل یوم سبعین مرتۃ۔ این استغفار معاذ اللہ کہ از معاصی و زما تم یا از مساوی لایم بود بلکہ از حجب نورانی بود حجب نورانی بسیار است اینجا چندے در حیز تحریر اینجا مید چنانچہ علم شریعت و طریقت و حقیقت و عشق و محبت و توحید و معرفت و صفات و افعال ذات باری تعالی۔

حجاب علم شریعت۔ وقتے شیخ نظام الحق والدین پیش از خلافت بمحضرت شیخ الاسلام فرید الدین احرارم بستہ بود در مسجدے در آمد آ زمان در تفکر مسئلہ شرعی بودہ است مجذوبے صاحب کشف در مسجد غلطیدہ بود گفت مولانا نظام الدین العلم حجاب عظیم در باطن مبارک خدمت شیخ گزشت علم حجاب تواند بود فاما عظیم بر چہ باشد باز آن مجذوب گفت چون اینجا برسی خواہی دانست تا آنکہ خدمت خواجہ نجمہ دست شیخ الاسلام فرید الدین رسید فرمودند مولانا نظام الدین آن مجذوبے چہ میگفت خواجہ تقریر آن مجذوب عرضہ داشت کرد شیخ الاسلام فرمود حجاب ظلمانی است و نورانی ظلمانی معاصی و زما تم است ہر کہ بہت ازین توبہ کند و متغفر شود فاما علم حجاب نورانی است از ان عبور کردن و از سر آن خاستن ہر کسے نتواند ہر گاہ ہم در علم شریعت مانند کار بالا نگیرد محبت و معرفت و قربت و وصلت حق نتواند رسید پس حجاب عظیم باشد۔

عالم شہادت است و بر اصطلاح محققان و عارفان فروشدن در عالم غیب است
 باوصاف سلیبی و ثبوتی و معنی تخیر لغوی سرگشته شدن و گم گشتن از خویش در حیرت
 و بر اصطلاح عارفان و محققان اکمل آنکہ در تفسیر غریبی مسطور است کہ المتخیر
 لم یکس له مخرج من امره لا یضیی و عا دالی حاله مستغرق را اگر چه در متفرق
 کشف صفات افعالی حاصل شود از ان عود تواند کرد و زود و زود بحال خود باز تواند
 آمد فاما متخیر را کشف صفات ذاتی بود و ہر چه در دنیا و عقبی است برو کشف گردد
 و آنچه در ملکوت الہی است برو عرض کنند و خود بخود باز نتواند آمد تا آنکہ باز نیارند
 شیخ الاسلام قطب الدین بختیار قدس اللہ سرہ العزیز و ایم متخیر بودے بہ وقت
 خادم ایشان را از ان حال باز آوردے یکے وقت نماز دوم و قتیکہ آیندہ بیاید
 سوم وقت افطار ہر کہ در ان حال پیش ایشان بیایدے بتاثر نظر خواجہ او ہم
 متفرق و متخیر شدے بعد فراغ این سہ وقت باز متخیر و متفرق شدے۔
مولف راستے۔

از کہ در تخیر کردند مبتلا جزوئے دوست در نظرش بیاید
قول شیخ الاسلام فرید الحق والدین۔ مرد متخیر ہرگز باز نیاید
 چون میر دست حق میرد و وقت سوال بچنان متخیر باشد چون پیش کرسی قضا برزند
 متخیر باشد تا ان زمانکہ بانوار تجلی ذات مشرف گردد۔ **لظم۔**
 پسنداری کہ ہر تاز دل عاشق رود ہرگز جو میر و مبتلا میرد او چیز دہشت مالاخیر
 اوصاف عالم تخیر رسالہ اسرار المتحیرین شیخ الاسلام
فرید الحق والدین۔ تخیر صفت آنکہ از غایت اشتیاق بیک بر ملک آمد
 سبب آنکہ تا بیک بزیلک زند از مشاہدہ دوست محروم ماند و تخیر مخصوص بچاندن
 حشمت است و ایشان بے مجاہدہ نعمت مشاہدہ یافتند و حضرت رسالت پناہ

حجاب افعالی و صفاتی قوت القلوب حجاب لذات است
و حجاب الصفات بالافعال -

رساله غریب - پرده دو است یک پیش و لها بر داشته مباد که فرود
گزارند دوم پرده است فرود گزاشته پیش اعمال مطیعان و مخلصان مباد که آن
بردارند تا نظر بر اعمال باطن خود کنند قال علیه السلام ۱۲۱ استعصم الله فی الیوم
مایه مره این استغفار از طاعت بوده معصیت -

مرصاد - زمان و مکان عاجل و آجل نیز حجاب است چون آن بر خیزد
آنچه در زمان ماضی رفته است در حال درک کند و آنچه در زمان استقبال خواهد شد
معلوم شود بعد از زمان و مکان آخر وی کشف گردد و اینجا آنچه پیش و پس است
به بیند - قول محقق - کشف هلاک محبوب باشد چنانکه حجاب هلاک کاشف
بود - مثل سمندر و ماهی در آتش و آب - حدیث کل مدبر لها خلق له -

قول صاحب تالیف - هرگاه حجب متنوع از ظاهری و باطنی -
جمال محبوب حقیقی مرتفع شود - نظر او بر انوار اشیاء و افعال و انوار جمال جمال
و صفات سلبی و ثبوتی حضرت متعال افتد از کمال بنجودی در عالم استغراق و تجرید
مستغرق و متجیر شود - مولف راست -

حجب تمام چو خیزد ز پیش دیده دل شود محبت یحیرت بخوبی محبوب

بیان سبب و ششم

اسرار و رموز استغراق و عالم تجرید و شامل تجریدان و مستغرقان
رموز الوهین یعنی استغراق لغوی فرود شدن در چیزی است
در اصطلاح اصحاب طریقت در فکر شدن - به آلاء نعمائے نفس خود و آنچه در

زیادت از قدر حاجت دوم خفتن بتکلف و در اوقات ممنوعه سیوم از صحبت خلق
دور بودن - مولف راست -

صحبت خلق و خفتن و خوردن زیر قاتل بدان دول مردن
و قومی از حال شیطان در تحیر شوند که شش صد هزار سال حق را طاعت کرد
آن همه بر روی او باز زدند و او را برانند و بعضی از کزشتن پل صراط و نیز آن حسا
و نام و اون بدست چسب و جز آن در حیرت باشند.

رساله روح - حیرت آخرت آنکه در دنیا انبیا و رسل به نبوت و رسالت خود
سیدیدند و مواعیدان و مجتهدان و مومنان و مخلصان توحید و اخلاص و ایمان بود
فردا که سراوقات ربوبیت باز کشد انبیا بوجد چندان عظمت نبوت که داشتند
گویند قالوا لا علم لنا و ملائکه صوامع عبادت را آتش زده و خرمه نای
تقدیس و تسبیح به باد داده گویند ما عبدناک حق عبادتک و مخلصان موحدان
و عارفان دست افشانند که ما عرفناک حق معرفتک.

رساله رموز الوالیهین صاحب تالیف - تخریضی مذکور و قسم بعضی
مومنان و عام اصحاب طریقت بود - فاما تخریضی خواص طریقت در کنایات معانی
آیات فرقانی و خواص و رموز کلام ربانی و تماشای عظمت کرسی و سلطنت عرش
و معانیات لوح و قلم و فلک و ملک باشد فاما اتحق طائفه که ایشان جز حق تعالی
نخیرند انند بصفت لا یحرفهم غیرای موصوف اند چه در آثار صفات پرستگانه
و انوار ذات یگانه تخریضی و متفرق باشند شیخ الاسلام فرید الحق والدین فرموده است
که این مقام مقصودی است که در مجامع و افتاد و بذات حق قایم مانده از اینجا پیشتر
مقام نیست و جمیع انبیا را این مقام بود و اخص اولیا را تا ابد خواهد بود و همچنین
ملائکه مقرب و عرشیان و کربیان و زمینیان و آسمانیان همه متحیر اند.

این دعا بسیار خواندے کہ ربّ ردنی تیراچہ تیر نعتے بس بزرگ است و کمال مرد
در تیر است و در تیر مفصل مقام است و اہل تیر چہل و پنج طایفہ است و ہر طایفہ
مقلد و مرتبہ دارد چنانچہ در اوصاف متحیران بیان کردہ خواہد شد۔

محمّد ابوشکور سالمی۔ التّیّری فی الذّات کفرو فی الصّفات توحید و بعضی
محقّقان گفتہ اند۔ التّجربہ فی الذّات یجور و بعضی گفتہ اند حقیقۃ المعرّفة
التّجربہ و العجز عن المعرّفة۔ زیراچہ درک و احاطت معروف ممکن نخواہد شد
پس حقیقت معرفت ممکن نباشد مگر حیرت بود۔

رسالہ عین القضاات حیرت محو تصرف است ہم از صفت و ہم
از عبارت و حقیقت محو تصرف فناء اوصاف است و ثمرہ فناء اوصاف
مشاہدہ بود۔

رسالہ اسرار العالمین۔ حق تعالیٰ بعلم و قدرت خود زمینے رحمت
تجیر ارانی داشت و آن زمین در جنبش آمد و در عالم تجیر افتاد و فریاد بر آورد کہ
منم نہ آئد کہ اگر دم زدی حد خوردی خاموش باش کہ عالم تجیر خاموشی است پس از آن
زمین اہل تجیر را آفرید۔

شمایل متحیران و مراتب ایشان۔ رسالہ اسرار المتحیرین۔
بعضی از ہیبت مرگ در تجیر افتد و بعضی از ترس عذاب گور و طایفہ از ہول خوف
قیامت کہ فرواچہ خواہد شد و مابین کیان خواہیم بود حضرت رسالت وقتے
یک شب از روز در عالم تجیر بود گفت الہی امتان من بعد من چگونہ شود جبرئیل سورہ
اخلاص آورد و گفت ہر کہ سورہ اخلاص مدام بخواند از عذاب گور و ہول قیامت
ایمن باشد و از عالم تجیر نصیب یابد و نیز حضرت رسالت فرمودہ ہر کہ دل از
سپہ چیز سبیدہ گرداند سعادت تجیر بدو رسد و ہدیہ کی از خوردن حرام و بر سیری و

قول امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ۔ اہل تہجد کہ پیوستہ خاموش باشند
 آن است کہ ایشان با حق سخن گویند و ایشانکہ چشم بر ہم می نہند طلب دید میکنند۔
 قول شیخ الاسلام فرید الحق کوالدین۔ اخضر را بعد عبور مقام
 ملکوت و تسخیر در عالم جبروت و لاہوت باشد آنجا خاموشی روی دهد و مینامی شنوای
 غیر بخیزد و در حال دوست متغیر و مستغرق گردد و نداند کہ کدام ماہ و کدام سال و کدام روز
 است و در حیات و ممات ہم برین حال باشد و در قیامت متغیر چیزد و بانوار تجلی
 مستغرق بود اینجا آید کہ ۔

ما از آن تو ایم تو از آن مائی
 و اگر صد نزار تیغ دائرہ بر او رانند
 خبر بود پس کشتگان عشق دوست را خون بہا تجلی ذات باشد۔ شیخ الاسلام
 فرید الحق والدین میفرماید ۔
 خون بہائے عاشقان در روز وصل
 جلوهٔ معشوق باشد وقت ناز
 سکریان دوست تا روز جزا
 تمانہ پنداری بخود آیند باز
 عاشق را آخرین نعمت تیر است۔

منہم۔ خواص چون از تہجد بجا آید شرمندہ شود کہ کجا بودم و برائے چہ تیر کہ
 در تہجد بودم شرم از وصف او روشن شد کہ چہ وصف دارد۔ نظم ۔
 وصف حال چون تو نیست حد بیان من
 من چہ صفت کنم ترا می آید چنانکہ ہم توئی
 در سمرقند بزرگے سی سال در تہجد بود گفتم ہر ملک کہ پیش نظر من میداشتند یکجا
 سال در آن ملک مستغرق می بودم و در آن دریا غواصی میکردم و درے از بحر وصف
 باری تعالی نتوانستم آورد چہ اوصاف حق تعالی بے نہایت و ہم درک و فہم آن
 اندازہ کہ باشد چون از اوصاف بیرون است و اندیشہ بیج عاقلہ در شکی نیست ضرورت
 در عالم سکر و تہجد میافتد۔

رسالہ روح الارواح۔ انھیں تھیران در سر پرده غیرت انداگر خواهند
یک نفس از حق بخلق آیند تواند هر چه برون پرده است گمراهی است و هر چه
درون سر پرده است آثار جلال بر کمال الہی است ہر کہ از حق بخلق شود گمراهی
است و ہر کہ از حق بخلق نتواند شد تھیر است۔

ہفت۔ العبد تھیر والمعبود متکبر اگر در سینہ اہل تھیر خلق ہمیزہ ہزار عالم فرود
آید ایشانرا خبر نیاشد۔

رسالہ شیخ شبلی۔ صادق تر در عالم تھیر آنکس است کہ اگر در ان حالت
ہفت طبق دوزخ تافتہ زیر پای تھیر ہنند او نگوید کہ پای من بردارید و جائے دیگر بنید
رسالہ خواجہ ہمیرہ بصری۔ چون اہل تھیر خواہ نماز گزارد باید ادھر چلا
کبریا داد کند و پیشین بالائے عرش و نماز دیگر در خانہ کعبہ و شام بالائے بیت المقدس
و محقق در بیت المعمور گزارد نماز اہل تھیر برین نوع است۔

قول خواجہ سری سقطی۔ چون اہل تھیر در عالم تھیر بایستد تن در نماز
و جان در قرب حق و سر در وصلت برسد اگر ایشان در نماز مشغول شوند از عالم
تھیر بازمانند کہ داند باز درین مقام رسد باینہ و آنکہ کامل اند و این راہ نیکو میدانند
ہم نماز میگزاردند و ہم باز در عالم تھیر میشوند۔

رسالہ عمدہ جہندی۔ چون مہتر آدم از بہشت بیرون آمد و دو سیست سال
تھیر بود۔ خبر نہ داشت و چون اینکس در عالم تھیر غرق میشود اگر ہفت طبق دوزخ بر دست
او افتد چنان بر زمین زند کہ آن آتش نیست و نابود گردد مہتر موسی کہ طباطبائی کہ ملک الموت
رازد و در عالم تھیر بود و اگر از پیش او نرفتہ او را ہلاک کردے۔

رسالہ علو و نیوری۔ در اہل تھیر نورے است کہ بدان نور مغرور باشد
و آن مغرورے ایشان حق تعالی داند کہ چیست۔

جوارح از کار مداریم بشنویم مگر چنانچه حضرت مسالت شنید که ما را شناگر جواب داد
 لا احصى ثناء علیک انت کما اثلینت -

رساله رموز الوابین - ترتیب حصول نعمت استغراق و طریقت حصول
 بعالم تحیر اینست که سخت استقامت در ذکر و معراعات و حضور دل و مراقبه کنند
 تا ماکاشفه و مشاهده انوار رومی و هدایت مستغرق و تسبیح شوند و انیس و طیس حضرت
 کردند از ظلمات قدسی است که انا جلیس من ذکر کنی این ذکر کردی و در دلی
 مراد است نه سانی -

قول مولف - متغیران دور اند از سرافات محققان و معقنان بعد از
 شق مویان - مولف راست -
 چو شد بعالم حیرت دل ترا سیر کنون لطائف انس و موافقی دریاب -

بیان سبب هفتم

لطائف انس و موافقت با انوار و صفات حضرت عت
 ادب المریدین - الا انس هو السکون الی الله تعالی و الاستغافه
 به فی جمیع الامور و الاستیاس مع الناس علامه الا فلاس هر کرا
 حضرت عزت موافقت و محالست خود از زانی فرماید از جمیع خلایق و جمیع صلیق
 مستوحش گردانند که من استناس باحق استوحش من الخلق مولف راست -
 گر موافقت جانان توی آنجا کجا کجند دوی -

ارحمتی و از سر دو جهان و حشت به جان کرده پس
 قول خواجه جنید - علامت الانسی بالله استلذ اذا خلوت و جلوت
 المناجات و استغراق استخلاق بالاجال -

منہم چون انھیں در تخریر آرزوی کعبہ کند کعبہ را فرمان شود تا اگر دسرا و طواف کند چنانچه خواجہ ایزد سفح حشری قصد کعبہ کرده بود کعبہ استقبال نمود و اگر دسرا ایشان طواف کرد و همچنین اہل تخریر ہر چہ آرزو کنند آن چیز بدو رسانند۔

منہم چون اہل تخریر گرد دل خود بر آید و دل در میان نہ بیند خواہد طلب دل شود نداند کہ اے مدعی کذاب یا دل را طلب یا مارا و تخریر باید کہ بر صفات خود نامد چہ ہر کہ در اوصاف حق متخیر شود ہرگز وصف خود نکنند درین راہ باید گم شدہ و مبتلا گشتہ باشد و انچہ برا و نازل شود برون ندہد و در آمدن و رفتن را غلط کند و آن مقام ہا را بشناسد۔

منہم اہل تخریر با کسے سخن نگوید جز با دوست و سخن کسے نشنود جز از دوست و در غبر ننگرد۔

آنکس کہ بعالم تخریر غرق است در ہر چہ نظر کند بود دوست حضور خواجہ سہل تشریف میگوید مدتی سال است کہ من با حق سخن میگویم مردمان بیدارند یا میگویند و این عجب نیست کہ در عشق مجاز بعضی چنان بوند کہ در میان خلق باشد و سخن ایشان نشنوند و این کمال استغراق است۔

منہم تورات ہنرموئی ہفتاد جلد بود تا نماز پیشین تمام خواندے بعضی وقت در تخریر چنان مستغرق ابودے کہ خبر نداشتے کہ تمام کردم خواجہ محمد حشری در تلاوت و قیام حقیقت معانی و انوار آیتے وہ شان روز مستغرق بودے چنانچہ از خود خبر نداشتے و قیام خواجہ حسن خرقانی ہفتاد و شان روز در تخریر مستغرق بود۔ مردمان بخندست خواجہ جنید گفتند خواجہ پرسید حال نماز چیست گفتند میگزارد گفت الحمد للہ شیطان اورا از راہ نہرہ است بعدہ خواجہ جنید بر خواجہ حسن رفت پرسید بر قول خود مانده یا بقول قابل اگر در قول خود مانده این سہل است اگر بقول قابل مانده تو در میان یعنی در صفت مانده ازین عبور کن تا بقابل موصول شوی سامع باش

باید و انس بنده با خداوند تعالی حیات طیب است اما بهیبت چون آب گرم است
و نفس چون نمک که بجز دریدن آن گداخته شود.

رساله شیخ جمال الدین السبکی هر که بنده کند بحفظ نفس از نعمت
انس و قرب و وصلت محروم ماند. مولف راست است.

چون انس حاصل شد وصل گردد آسان شود و وصل ترا باسد اذق سبحان

بیان بست و هشتم

معانی وصول و وصال متصل بانوار صفات باری عز اسمیه
و شامل و اصلان

وصول بحضرت حق بنده را به اقبال و به انفصال است و از قبیل تنجیم
یا عرض بعض یا علم معلوم یا عقل مقبول یا شے ریشه نیست تعالی الله علی دلک
علو اکدیر او وصول بذات حضرت نه از طرف بنده است بلکه از عنایت
به علت و تصرفات جذبات الوهیت است.

رساله لولوح - وصال از خود بریدن و با دوست پیوستن است هر که بگوید

رسیدم نه رسید و هر که گوید رسانیدم نه رسید شیخ سعدی رحمه الله علیه میفرماید نظم

تا میل نباشد بوصول از طرف دوست سودی نکند حرص و منت که تو داری

سعدی تو نیار می و کو تهه کنی دست یا سر رود در سر سودا که تو داری

فراق از خود وصال با دوست و وصال با خود و فراق از او فراق برتر از

وصال است چه فراق بعد از وصال باشد و در وصال خوف فراق بود نظم

ما که ام آرزو ذکر وصال کنیم شکر فراق است هنوز می توان دوختن

کتاب ابو القاسم قشیری - الستة للحوام حقویة و للحوام رحمة

کشف محبوب - انس و همیست دو حال است قهرمان پیوست با نفس و هو افنا کردن بشریت باشد و سلطان انس با نیرو پر و رزون معرفت بود چه در تجلی مشاهده جلال نصیب بنده است و در مشاهده جمال حظ انس -

رساله تمهید است - پیش از خلق همه خلایق حبیب الله را بر سه مقام ایستانیدند هزار سال در مقام همیست تا ادب گرفت و هزار سال در مقام قرب تا انس گرفت و هزار سال در مقام وحدت تا وحشت گرفت از غیر و این هر سه صفت روح است

رساله مختصر هر که نزدیک حق انس و محل و قدر بیشتر یافت تحقیر خویش و تنظیم حق بیشتر باشد و انبساط کمتر که بے ادبی علیت زوال قرب است ۲ دینی ربی ذاک حسن تادیبی - برین حاکی است نشان انس وحشت از خلق باشد مگر از اهل ولایت وحشت نبود.

رساله خواجہ معروف کرخی رحمتہ اللہ علیہ - هر که با حق تعالی انس باشد حق تعالی جمیع مخلوقات را با او انس دهد.

رساله شمسیه - انس با عشق برابری دارد و سر از کثرت ذکر برآورد و خواجہ ذوالنون مصری را از انس پرسیدند گفت علامت انس گستاخ شدن محب با محبوب است چنانچه مهتر ابراهیم علیه السلام گفت دینی ادنی کیف تجنی الموقی و مهتر موسی گفت ادنی انظر الیک و خواجہ ربیع مجدوب سنگی برداشت و سوی آسمان دید که باران میفرستی یا این شیشه خانه تو بشکنم مثل و مانند این بسیار است که محبان و محبوبان حق با حق گفته اند و حق تعالی را برین رضا بوده **منظم** -

گستاخ تو کرده مرا بر در خود ورنه من ایچاره کیا در تو

رساله غریب - انس شراب و صلت است هر چند بیشتر چشیش بیش

لاجرم فرمان شدای موسی چون از راه خود آمدی لن تو را می که این دولت بکسی ندهند که
از خود در آید بکسی دهند که از خود بر آید. **منظم** -

با عشق جمال ما اگر بمنفسی یک حرف بس است اگر برین در تو کسی
تا با تو توئی تست بر ما نرسی با ما تو گهی رسی که در ما برسی

حضرت رسالت را از راه حق بردند که سبحان الدی اسوی از قاب قوسین
در گردانیدند بمقام اولونی رسانیدند هر چه لباس محمدی بود از سر وجودش برکتیدند که
ما کان محمد ابنا احد من رجالکم و خلعت رحمت پوشانیدند و آن صورت شریف
فرستادند چون میرفت محمد بود چون می آمد رحمت بود که وما ارسلناک الا رحمة
للعالمین لاجرم در کمال وصول رفع اطمینانت و اثبات وحدت آن بشارت
پا شکستگان است و معقبات ملت رسانیدند تا اگر شکسته از آستان بشریت
بسدرة المنتهی روحانیت بر آمدن بتواند بهما بنجا سر بر عتبه رسول مانند و کم مطاعت
در میان جایی چند وجه آن جادو گانگی بر خواسته است و یگانگی نشسته که مرا
یطح الرسول فقد اطاع الله هر که او را یافت ما را یافت ان الدین
بیا یعونک انما بیا یعون الله این مقام است. **منظم** -

هر که این عشق بازی در ازل اموختند تا ابد در جان او شمع ز عشق افروختند
و ان دے را کو برای وصل او پروختند بهنجو بازش از دو عالم دیدگان بروختند

مولف راست -

ترا وصل چو شد قرب هم بخواه زحق تا بدین دو سعادت تو عنایت یابی

بیان سبت نهم
فضائل قرب عنایت و ما بهیت بعد و شمال مقربان

خواجہ ابو منصور مغربی جو اس نے زاید در جمیع نشستہ ناگاہ نظر اور خمیرہ افتاد میہوش شد از
اصحاب جمع رسید کہ این را چه شد گفتند ویرین خمیرہ دختر عم ایعتبت و براوین عاشق
است بخبار دامن آن دختر دید این چنین شد خواجہ منصور بر در خمیرہ رقت و گفت
کہ در باب این سبکین کرم کن یک نظرے اور اینہا آن دختر گفت ای سلبم
القلب لا یطیق لثھود عیار دلی فکلف بطریق روتی ہیہات ہیہات
پرتو نور تجلی حضرت عزت کہ تاب تواند آورد۔ **مولف راست**۔

کراست طاقت دیدن جلال جانان را زبہ سعادت اگر جان و بندہ در شوقش
رسالہ غوث الا عظم۔ یا غوث ارحم عن الاجسام والنفس
تخرج عن القلوب والارواح تخرج من الامار والحکم تصل الی
الحق۔ رسالہ شیخ شہاب الدین سہروردی۔ لا نضال بالحق مع
العصا عن الخلق اوحی اللہ الی قیسی بخیر نصیل الی۔

رسالہ ابوالحسن خرقانی۔ راہ بحضرت حق دو است یکے از بندہ
بحق دوم از حق بہ بندہ آن راہ کہ از بندہ بحق است ہمہ ضلالت برضالت است
در اہیکہ از حق بہ بندہ است ہمہ ہدایت بردایت است۔

رسالہ زبدرۃ الخفایق۔ من نظر الانہ یصل الی اللہ بغیر اللہ
فقہاء حشرہ۔

شامل واصلمان ترجمہ عوارف۔ واصل کسے است کہ حق تعالی
اور انجود وصول دہد و ہرگز برا و قطع روانہ باشد و متصل کسے است کہ بجوشش خود
اتصال گیرد ہر بار کہ نزدیک شود منقطع گردد۔

قول پیر ہر یو۔ یافت تواز روی ما است اما دریافت تو نہ بازوی ما است۔
مرصاد العباد۔ موسی از راہ خود رفت کہ و لما جاء موسی لم یقامنا

اصحاب العز و الندم -

منه - یا غوث انا قریب الی لعا می بعد ما قع عن المعاصی
و انا بعد عن المطیع اذا فرغ عن الطاعات -

قول صاحب روح - البعد لتذیب و القرب جبرک -
رساله شمسیه - شهود البعد فی القرب لطف من الله
و شهود القرب فی البعد مکر -

منه - مرد در مقام بعد بکیرت نیافت بهتر است از آنکه در مقام قرب
در عجب افتد کتب قریب بعد و دبت بعد قریب -

کلمات قدسیه - من تقرب الی الله شلوا القرب البه ذرا عا یعنی
هر که نزدیک شود سوی من یک بلشت نزدیک شوم سوی او یک گز -
مکتوبات عین القضاة - نزدیک الی حقیقت قرب غالب با قاب
مجازی بود فاما اتصال دل بادل و جان با جان قرب حقیقی بود و قرب الی دل ان
مع بتاعد القلوب فاجع الدان بعد در عالم دل بصفت بود و بعد قالیه ان
عالم اثری ندارد این منتہیان راست -

قول محقق - هر که سائل را محروم باز نگرداند قرب حق او را روزی کنند -
رموز الواهیین صاحب تالیف - قرب بر دو نوع است یکی
قرب حق تعالی با آدمی و جمیع موجودات بدان اوصاف که در صدر مذکور است
دوم قرب آدمی با حق جل و علا آن جسم نامکن و محال است مگر قرب دل و جان
آن هم بصفت سلبی و ثبوتی دیا آنکه حق تعالی بنده را نخست بصفت خود موصوف کند
تا بدان واسطه قرب ذات حاصل شود چنانچه محقق گفته است سیر قرب از
ذات بذات است که تجرید در ان مساوی است و تقرید در ان بلوغ است -

رسالة تفسیر بهر امکان قاضی القضاات همدانی - قال الله تعالى
 ولن یقرب الیه من حیث الودید آیت دیگر و لیکن اقرب الیه منکم
 و لکن لا تبصرون مفهوم از معانی این آیت آن است که حق تعالی بهر موجودات
 بذات موجود است و بهر هیچ مخلوق را با او پیوند و تماس و مقابله و محاذات نیست -
منه - رونده راه را در هر مقامی قرب است چنانچه از مقام اجسام
 لطیف چون به اجسام الطیف رسید به نسبت لطیف با الطیف قرب یافت چنانچه
 از روح لطیف با روح الطیف تا بقرب حق اگر رونده مقامات اجسام و ارواح
 عبور نکند هرگز بقرب حقیقی حق نرسد و چون رسید اگر نظر بر قرب کند همان قرب
 حجاب او شود و رویت القرب حجاب عن القرب تر این معنی است - مولف راست
 قرب گفتم گشت حاصل بود آن خود بعبید و صل گفتم شد مسیر انفسا به بود بود -
 رساله روح الارواح حضرت رسالت را قربی بود نه از روی محل مکان
 بلکه از روی تمکین و امکان دونه بود نه از وجه سافت بلکه از وجه لطافت نزدیکی
 نه بیک سوستن دوری نه از روی گسستن حاضری حضرت رسالت نه بتقس شد بلکه
 از روی آتش شد و قتیکه جلال و جمال بر دیده رسول کشف کردند - مولف راست
 چو چشم بجاوی جال تو دیدم بخویش دادی قریب که با تو گفتم راز
 دنی قدی فکان قاب فوسین او ادنی این قرب خدا بود با محمد -
 تفسیر غریب - قاب تو سین ازین تو سین فریکه میان دو مکان ابرو
 است مراد است -
 رساله غوث الاعظم - یا غوث اهل القرب یستغیثون عن
 اهل البعد یستغیثون عن البعد -
منه - یا غوث لو قرب منی احد ککان اهل المعاصی لا یهدم

سیت چون محقق گشت عارف را همی باید بدانند تمثیلی و تمثیل است کان شکل

بیان حکم سی تمثیل

معانی مثل و مثال و تمثیل و تاشیل و سرایر و غموض
مرصاد و معنی مثل و مثال مانند کردن است چیزے را بچیزے در ہمہ چیز و معنی
تمثیل مانند کردن است چیزے بچیزے محبت بمعنی تاشیل مانند کردن است -
چیزے را بچیزے کہ از ادوست ندارد چنانچہ تارض و تجاہل و مانند این فاما معنی
تمثیل دانشمن اصل کار است -

مقصدات یعنی تمثیل مانند شدن بچیزے کہ از ادوست دارند چنانچہ در ہمہ
کلمی کہ صحابی بود سخت صاحب جمال رسول اوراد دوست داشتے جبرئیل تمثیل او
نمودے و تمثیل دیگر صورتے و شے را بصورت و ہیئت دیگرے نمودن است
ویکے از نامہائے حق تعالی مصور است و آن صورت نگارندہ باشد بمعنی صورت
نمایندہ ہم است و آن صورتہا در بازار خاص فروشد کہما قال علیہ السلام ان فی
الحکۃ سوادا صالح فلہا الصور -

تمثیل دیگرے فرمان شد باہتر جبرئیل کہ خود را بمرم از روحانیت در کسوت
بشریت نماید تعالی فارسلنا الیہا روحا فتمثل لہا البشۃ اسوایا برین
حاکمی است پس جبرئیل تمثیل کرد خود را بصورت بشر بہ نمودن مرم و بنائے
عالم آخرت و عالم ملکوتی جملہ بتمثیل است و تمثیل مطلع شدن نہ اندک کار است
ہرچہ در آسمان و زمین است حق تعالی ہمہ در تو آفریدہ است و ہرچہ در عالم
البسیت است غلظت آن در جان تو پدید کردہ چون ترا بینائے تمثیل کنند بدانی
کہ کار چیست و چگونه است - مولف راست -

توحید در ان کمال - مولف راست -

چون حصول معانی انصال و وصول کنون رموز معیت بیادیت دانست

بیان سی ام

اسرار معیت حق یا بسنده و معیت عبد با معبود

رساله تنزیهیه المكان - قال الله تعالی وهو معکم فیما کنتم یعنی هر گجا که شما باشید و هر چو آنکه باشید در غفلت و حضور و معصیت و طاعت و با طهارت و غیر طهارت حق تعالی با شماست معیت حق نه چون معیت اعراض با جوهر است یا معیت اجسام با اجسام چه حق تعالی از جوهر است و عرضی و جسمی منزله و برتر است و همچنین معیت روح با جسد که روح نه درون قالب است و بدیرون و نه متصل است و نه منفصل بلکه روح از عالم دیگر و قالب از عالم دیگر است فاما در مکانی که لایق لطافت روح باشند با این هم روح بحقیقت با جمیع ذرات قالب موجود است پس معیت حق تعالی با همه موجودات هم بدین مثال است هر که گوید که حق تعالی با عالمها و اعلی و ادنی و صورت و معنی موجود نیست تعطیل محض و زندقه صرف باشد و اگر گویند موجود است فص ۲ قیال المحققین و العارفین -

رساله ابن سیرین معیت حق تعالی با انبیاء معنی نصرت و نگاهداشت بود چنانکه فرمودانی معکم انتم و اراونی و در حق عوام بمعنی علم و ملاحظت باشد چنانچه فرمود ما بکون من لجنوی ثلثة الالهو و الیهم و الی خمسة الالهو سادسهم و الی ادنی من ذلک و الی اکثر -

رساله کشف اسرار - چون معیت جاذب رویت آید صفات بشری مقرر گردد - مولف راست -

قول شیخ برکات سیر عین القصات گفت هفصد بار محمد رسول الله را دیدم پنداشته بودم که محمد را می بینم امروز معلوم شد که خود را امید دیدم -

هنگامه از معارف تمثیل دیگر - چهار ارکان عناصر در اصل هر چهار از صفات افعالی است و بتوجه نور صفات ذاتی بتجلی و نورانی و شامل جمیع موجودات است و آن نور را به تمثیل عناصر رابعه کردند و بصورت فنا موصوف شده چون وقت رسید باز صفت بقا از ذاتی فرمایند -

قاضی حمید الدین ناگوری راست -

ذات حق را فاعل اندر نفس انسان یافتیم قابل فعل قدیش چار ارکان یافتیم و شب معراج هر چهار بار رسول ایمان آوردند -

تمثیل دیگر - تخیلات - اول چیز که سالک را از عالم آخرت معلوم کنند احوال گور باشد و گور نیز در خود طلب که بشریت گور است - منظم -

یعنی بگویند و داشته اند یعنی لب گور را فراموش کن

بزرگتر را بر سینه هل فی القبر عد اب فقال القبر کله عد اب -

یعنی وجود آدمی همه عذاب است حضرت رسالت این دعا بخواند -

اللهم انی اعوذ بک من عد اب القبر - امی من عذاب البشریة اهل

عذاب را در گور مار و کژدم و سگ و خوک و آتش که وعده کرده اند به تمثیل نمایند که این

همه در دل آدمی است و اهل رحمت را در گور بلغ و جوع و گلهای و سیاهان نیز تمثیل

نمایند که این همه در دل آدمی است چه نفس آئینه خصال ذمیه است و عقل و دل آئینه

خصال حمیده است قال علیه السلام القبر روضة من ریاض الجنان و

حضرة من حضرة الیوم ان سر این معنی است -

تمثیل دیگر - مجربان روزگار منکر و نیکر را دو فرشته دانند مشکل شده که در

تمثل را نهایت نیست استشهاد آن چند نبشہ در شمال شد رموزش تاشوی مدک
رسالہ سر اللہ چون حق تعالیٰ خواہد در دلے اخلاق خود پدید آرد خود را
بتمثل روح قدسی نماید۔

قول خدمت خواجہ چون حق تعالیٰ بندہ را کشف روح روزی کند آن
روح را بتمثل بدو نماید۔

معارف مولانا روم۔ حق تعالیٰ انوار جمال خود بر شیشہائے ارواح
تجلی کرد و شیشہائے ارواح را بصورت قالب ہر یکے موجود گردانید و با انوار جمال
خود مقتبس کرد و از ان انوار شیشہائے ارواح را دست و پا و سر پدید آورد و آن دست پا
و سر از ان شیشہائے ارواح را شد بہ تمثل انوار جمال را دست و پا و سر نسبت۔

منہ تمیل دیگر۔ ہر کہ ذرہ از ان مقامات دید اورا از و بتانند و چون
آن بے مقام شود یک لحظہ از فراق و حزن با خود نبود و تمثل در مثل بمقامے
رسد کہ ہفتاد ہزار صورت برو عرض کنند ہر صورتے شکل بر صورت خود بیند گوید
من خود یکے ام ہفتاد ہزار صورت از یک صورت چون ممکن باشد و چہنیں ہفتاد
ہزار صفت در سرتے و موضعے و ج و مخروج و ممکن است و ہر صفتے و خاصیتے
بصورتے و شکلے کشل کند مرد چون آن اوصاف بیند بداند کہ خود را دست و پا
خود نیست و لیکن از دست۔

کتاب قصص الانبیاء بہتر موسیٰ ہفتاد صورت چو خود را بدید عصارہ
کردہ ارنی میگفتند عرضہ داشت کرد الہی ایشان کیستند فرمان شد کہ ہم توئی
کہ می بینی ای موسیٰ تو ہنوز خود را نشاختہ سخنواہی کہ ما را بہ بینی محققان تمثل چنین کردہ
اند کہ آفتاب یک ذات است اگر در طشت آب بہ بیند و در صد ہزار
خانہ بہ بیند ہمہ جا بنماید و او یک ذات است۔

ولا اذن سمعت ولا حظری قلب لیس دوتان او چون اورا بہینند و بہشت
 باشند و چون بہینند خود را در دوزخ دانند اولئک ینادون من مکان بعید۔
 مرآئل بصیرت را این دوزخ تمام است کہ وحیل یدہم فاما لیشہوت
 این بعد از حضرت عزت دوزخ است امر و زنجوبان میدانند کہ عذاب آتش
 باشد چون بعالم یقین رسند بعلم یقین بدانند کہ دوزخ و آتش معنوی و نعیم بہشت
 معنوی چہ باشد کلا لو تعلمون علم الباقین لارون البخیر شرح آن دوزخ
 است و بندگان خاص را در بہشت خاص برند کہ فادخلی فی عبادی و ادخلی
 جنتی درین بہشت با ایشان خطاب شود کہ ازین چیزے بخوابید گویند الہی ما از
 توقنا و بخودی میخواستیم شربتے از شراب و صلت و قربت در کام نہاد ایشان
 چکانند شرابا طہورا تتراین معنی است حد ثنا از اعضاے محدث ایشان برگیرند
 و از بعد حدث بقرب طہارت رسانند علمائے محقق آرا آب طہور خوانند و آنرا لانا
 من السماء ماءً اطہوً و استقیلہم ربہم تسابیاطہوً و انما معلوم شود
 بہشت و دوزخ معنوی این است چنانچہ فرمودہ اند و روبہ العشوة الطریق و روبہ
 العشوة الطریق و العشاء الطریق و العشاء الطریق و العشاء الطریق و العشاء الطریق
 بہشت ہم کند و نداند کہ غیر است ان خود او باشد و از و باشد۔

مشکل و مگر پہل عبد اللہ گفت حضرت رسالت بقالب در کسوت نہشت
 بطریق تشبہ و مثل تخلیق نمود و اگر نہ قالب حضرت مصطفی نور بود و نور با قلب چہ نسبت
 دار و لقا حاکم من اللہ نور و گر نور نبود و قالب بودے و نیز ہم
 یفطر و ن الہک و ہم لا بدص و ن بیان با خود ندانستے و اگر قالب بودے
 چنانکہ از این من دست چرا سایہ ندانستے چنانکہ ما در ایم کان میشی و لا ظل لہ
 سر این معنی است و اگر قالب او چون قالب من و تو بودے چشمہائے آب از

یک خطبه بر آن شخص چون توانند رسید ابو علی بیان این خوب طریق کرده است المکمل
هو العمل النبی و النکر هو العمل الصالح گفت منکر گناه باشد و نیکو
طاعت قال علیه السلام اما هي اعمالکم و دالیکم و در تفسیر است مومنان
را مبشر و بشیر باشد و مسلمان را منکر و نیکو و مبشر و بشیر هم ایشانند اما چون برائے
عذاب آیند منکر و نیکو باشند و چون برائے رحمت آیند مبشر و بشیر باشند و وقت
سوال جان بزنا ف بنده دارند و بعضی گفته اند جان در مقابل دارند و بعضی گفته اند
جان در قالب در آرند.

تمثیل دیگر صراط نیز درشت و آن هذ اصراطی مستقیماً این عباس
گفت و فرخ صراط شیع است هر که در دنیا بر صراط مستقیم ماند بر صراط حقیقت مستقیم
آید و هر که راه غلط کرد حقیقت خود را گم کرد صراط نیز در باطن گمراست و میزان نیز
درشت و آن عقل است لقد ارسلنا رسلنا بالبینات و انزلنا معهم
الکتاب و المیزان این میزان عقل باشد که وزن جمله بدان فسطاس در باطن
مستقیم باشد قال علیه السلام مثل الصلوة المکتوبة کاملین ان منافی ینسفی
و در حدیث اشارت بدان است که دو پله میزان ازل و ابد باشد هر چه در
ازل داده باشند در ابد همان باز ستانند و این کلمه در خود فهم هر کس نباشد و بهشت
و دوزخ هم دو باطن بهشت و بهر کس را بقدر مرتبه او چنانکه در دنیا جمله ظایق روز شب
خورند در بهشت یک بهشتی در یک ساعت آنقدر خور و طعام بهشت یکس باشد
و ذوق هفتاد طعام در او بود و هفتاد نوع طلا و است در و یا بد این بهشت عوام
است که بیان درج و ماکولات و حور و بانجات کرده اما محبان خدا را بهشت
دیگر است جز این بهشت چنانکه حق تعالی در شب معراج مصطفی را از ان
بهشت خبر داد و گفت اعدت لعبادی الصالحین ما لا هیئ را است

اتحاد حاصل آمده و غیر ذات هم نیست که غیریت تقد و الهی بود فاما صفات قائمات

تو آن گفت - تمثیل دیگر حضرت رسالت خواص امت را بدین خبر آگاه میکند آیا که
وَالنَّظَرُ إِلَى الْأَمَارِدِ فَإِنَّ لَهُمْ لَوْ نَا كَلَوْنَ اللَّهُ وَمَحَلٌ دِيكَرُ فَرَسُودِ رَايَتِ رِبِّي
لَيْلَتُهُ الْمَعْلُوجِ عَلَى صَوْرَةِ شَابِ الْأَمْرِ فِطْطِ الْأَيْنِ نِيزِ دَرِ عَالَمِ تَشَلُّ
است تفکر ازین مقام خیر و عایشه رضی الله عنها فرمود که آن رسول الله دائم فکر
طویل السحرین این چنین نیز در تشل دیدن بود - مؤلف راست است -
چو اسرار تشل کشف شد از عون حق بزل درین صورت معانی لقاد و نیش هم دان

بیان سی و دوم

معانی لقاد و رویت و اسرار و رموز آن

تفسیر غریب - لقاد حق مومنان به معنی ملاقات و دیدار و موت است
و در باب متافقان جزا و حساب است قوله تعالی اَمْسُ کَانَ دَرِ حَوَالِ الْفَاعِدَةِ
فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا اِنْجَا مَلَاقَاتِ وَ دِیدَارِ مَرَادِ است فاما بمعنی دیگر بر دو نوع
است در دنیا دیدار به یقین مر باشد و در آخرت به برداشتن حجاب خواص را
امروز به چشم سر دیدار به باطن است فردا آنجا عام و خاص را به چشم سر بنمایان خواهند
معارف مولانا روم - لقاد الله را بنور روح ثانی توان دید و آن قدسی
است و غیر مخلوق است و پر تو جمال الله است چه نور اول مخلوق و منظر
درگاه و نور ثانی منظر جمال الله است - نظم -

چون روح در نظاره فنا گشت این گفت نظاره جمال خدا جز خدا نکرد
اخص لقاد الله در دنیا هم بنیند و لهذا بهتر موسیقی نور لقاد بود که دیدانی آنست

انگشتان او روان نشد و از خوی او لولو و مروارید چگونگی شد و ای عزیز دانی
چرا سایه نداشت هرگز آفتاب را سایه دیده سایه صورت ندارد اما سایه حقیقت
دارد که چون آفتاب عزت از عالم قدم طلوع کرد و عالم وجود سایه او این آمد که

سراج نبی
تمثیل و مگر قال البی صلی الله علیه وسلم رایت ربی لیلة المعراج
فی احمر صورته بانما یثیثه گفت شب معراج حق را ندیدم یعنی بذات و امیر المؤمنین
ابوبکر و ابن عباس را فرمود بدیدم به تمثیل عایشه از حضرت نشان میدهد که من ز عمر
۲۱ محمد آری ربه فقد اعظم علی الله القربلة.

تمثیل و مگر امام ابوبکر قحطین میگوید رایت رب العزیز علی صورة امی
یعنی خدا را بر صورت مادر خود بدیدم دانی که که ام ام است ۲ البنی ۲ امی میدان
و عنده ام الکتاب سخوان و آنکه حضرت رسالت فرمود آن ۲ الله خلق آدم علی
صورته ۲ تیر تمثیل است لا علی بسبیل التمثیل والتشبیه.

تمثیل و مگر تله ذیافتن و خبر فادر اک و کیفیت از ذات باری تعالی
گفتن محال است قایم بنده را از بینندگی بستانند چون بنیده نماند کمی بیند
پس هرگاه که خواهد که جلوه گری کند خود را بدان صورت که بنیده بود به تمثیل بوی نماید حضرت
رسالت میفرماید درین مقام شب معراج دیدم که نور من از حق متجلی شد و نور من
از من برآمد هر دو نور یکجا شد و صورتی دیدم پدید آمد این صورت از ان سوت باشد که
میای فیها الصور. چند وقت درین تیر مانده بودم نور حق بخود نتوان دید که مردم را
از خود بستانند. لا تدركه الا بصار وهو یدركه الا بصار شعل آفتاب ان
دید که نوازنده است و عین آن نتوان دید که سوزنده است این سله عظیم شکل
است که صفات حق تعالی عین ذات نیست اگر چه صفات عین ذات بود و

و بے کیفیت و بے جهات شد و بے ادراک و انص در دنیا بچشم جان بینند و آن بخواب
و مراقبه باشد کما قال علیه السلام من رآنی فی المنام فقد رآه الحق و جائے دیگر
فرمود رایت ربی فی المنام الراحة و رآت ربی فی المنام علی حسن صلوٰۃ
و آنرا مشاهده گویند و حی الله تعالیٰ علی عبثی یا عیسیٰ تجوع ترانی
قول سلطان ابراهیم اوهم رایت الله مایة و عشر بن مر
و سألته عن سبعین مسألة اظهرت منها أربعة فانكرها الناس فان حقیقت الباقی
بعض صحابه کرام و مشایخ کبار حق تعالیٰ را در خواب دیده اند امام اجل محمد ترندی
نیز را بار حق را بخواب دید و هر بار گفت از زوال ایمان می ترسم هر بار فرمان میشد
میان سنت و فریضه باد و چهل یکبار بگو یا حی یا قیوم باد یح السموات و الارض
یا ذا الجلال و الاکرام یا لا اله الا انت سألک ان تحق قلبی بنور
معرفةک ابد ابا الله یا الله فاما بچشم سرد آخرت بفرکیف و کم باشد نظم لایم
یراه المومنون بخیر کیف و ادراک و ضرب من مثال معنی ادراک
در یافتن با چگونگی و کمیت است لا تدركه الا بصهار یعنی در نیابند و را
البصار با چگونگی و کمیت تطم -

شنیده ام که جمال تو دیده اند بے و بے چنانکه توئی آنگنان ندید کس
مهر موسیٰ رویت در دنیا خواست که دب رنی اطهر الیک اگر رویت
حق در دنیا غیر ممکن و محال بود و مهر موسیٰ رویت در دنیا خواسته که محال
طلبی معصیت است و او محصوم بود و آنکه فرمان شد که لست تو انی یعنی دانا ای
در آگاه در دنیا بین و نفیرمود که من دیدنی نه ام دیدنی هستم فاما در آخرت این همه
برایین در اثبات رویت است برائے نفی قول بندگان فاما آنکه مهر موسیٰ بهوش
اقتاد و کوه پاره شد آن اثر تجلی جلال بود که اذ انظر و الی الکمال ذابوا

نَارُ الْعَلَىٰ ۱ تَنكِيمُ مِنْهَا بَقْلِيَس ۲ و ۱ احل على ۲ النار هدى سر این معنی است چون
 بهتر میشتی نزدیک آتش رسید او از شنیدن ۲ فی ۱ نار بلك فاخلع لعلیك ۱ آدمی
 شایسته لقاء الله در دنیا و قفسه شود که از عناء سفلی و علوی و کواکب و افلاک بگذرد و
 فاما لقا که معنی موت هم آمده است کما قال الله تعالی عن و جل فمن كان یرحوا
 لقاء الله فان ۱ اجل الله ۱ لات بدستی که موت آملی است چون موت آمد
 لقا حاصل شد پس موت سبب لقا شد الموت جسد یو مهل الجیب الی الجیب
 در این معنی است و قال علیه السلام من ۱ احب لقاء الله ۲ احب لقاء الله لقاؤه -
 مولف راست

دارم بوس مردن خود بهر لقا هست بر مردن خود گر چه کس را هو سے نیت
 فاما لقا که در حق کافران و منافقان است بمعنی حساب و سزا است قوله
 تعالی قل و انما نسبت لقا و لی مکرم هذا او جائس دیگر فرمود و اما الذین
 سکند و اکلذبوا ۱ اما یتما و لقاء الاخرة یعنی بچند ایشان به آنچه فراموش
 کرده اند روز حساب و جزا را و دروغ پنداشته اند دیدار آخرت را -

روح الارواح - فردا هر کس را لقاء چنان نمایند پندار و که پهن من نیم و
 اگر داند که دیگرست هم می بیند قد بر خطر بعد بود در مناظره مکتوبات
 عین القضاات - اول نفی است بعد اثبات بعد اثبات اثبات بعد
 محو شود بعد محو محو لقا روی دید آن لقا هم عجب بود - قوت القلوب - ان
 لقاء الله متقدر لک بین صفات افعال الله و صفات ذاته معنی رویت
 دیدن است و دیدن حق تعالی در دنیا و آخرت نبص و احادیث و افعال صحابه
 و اولیای اخص مر جمیع المسلمین و المسلمات و المؤمنین و المؤمنات را جایز
 و ممکن است عام مردمان در عقبی بچشم سر بینند و خواص در دنیا بدیده دل بغیر کوی

ای دوست حجاب تو کسی نیست توئی . و اندر ره تو خا روخته نیست توئی
 رساله عین الققنات ہدائی - دایت ربی بر بی و لولا ربی لما قدت
 علی رویت ربی -

قول ابوالحسن - ما را ای ربی احدی نسوی ربی ندید حق را کسے جز آنکہ
 حق خود را دید یعنی جز او کسے اور اندید -

رسالہ خواجہ ابوسعید ابوالخیر شیخ گفت عزیزے مرا پرسید کہ حق را کجا
 یا ہم گفتیم کجا جستی کہ نیافتی اگر قدم صدق را در راہ طلب او نہادہ دور ہر چہ نگاہ
 کنی اورا بینی - نظم -

تو راہ نرفتہ آزان نہ نمودند
 ورنی کہ زد این در کہ برو نکشودند
 تفسیر امام زراہد - تا نگوی کہ خدا ترا در بہشت بیند بگو کہ از بہشت بیند چہ
 تو در مکانی و او منزہ از مکان است اورا در لا مکان بینی -

روح الارواح - فردا تو اورا بینی و یا او خود را از تو بیند ہر دو حق است
 و این محقق است فردا چون رویت شود حق تعالی اول بندگان خود را سلام
 گوید سلام قیلا من رب رحیم - تر این معنی است -

قول محقق - طلاوت رویت بر اندازہ شوق ہر کسے باشد بعضے را ہم
 از دنیا شتاق بر ند این کار عظیم است و بعضے را بغایت خود در عقبی شوق نہند
 رسالہ میران سید علی ہدائی - دوزخیان را خطاب شود - انتم
 ما کشتن ایشان ار لذت آن خطاب و محنت و عذاب دوزخ را فراموش
 کنند - رسالہ غوث الاعظم - قال لی یا غوث لا وحشت ولا حرقت فی الدار
 بعد الخطاب لا ہلہا نالہا سوزش ایشان از فراق آن خطاب باشد نہ
 از عذاب - مولف راست -

سر این معنی است **نظم** -

آن عقل کجا که در جمال تو رسد و آن روح کجا که در بلال تو رسد
گیرم که تو پرده برگزینی ز جمال آن دید کجا که در جمال تو رسد
معارف مولانا روم - آدمی شایسته رویت در دنیا وقتی شود که چنانچه
از علوی سفلی شده است باز از سفلی علوی گردد و قوله تعالی منها خلقناکم و فیها
نعیدکم و منها نخرجکم تارة أخرى سر این معنی است فاما رویت در عقبی
برین صفت باشد که حضرت رسالت فرموده است لیسوا و ان ربکم لکافرون
القمر لیلک لیلک لیس و ان ربکم لکافرون روز قیامت است این خاص و عام را باشد
فاما انحصار را در دنیا و آخرت بود.

رساله غریب - رویت بر سه نوع است یقینی و مشاهد و عیانی یقینی جمله
مؤمنان دارند یعنی میدانند که حق تعالی حقیقت است و خواهم دید این قسم عوام است
فاما مشاهده خواص را باشد که هم در دنیا بچشم دل حاصل شود و گاهی بآب و عیانی
فردا باشد که چشم سر به بیند.
رساله غوث اعظم یا غوث من سألنی عن الرویة بعد العلم
فهو محبوب بعلم الرویة فمن ظن ان الرویة غیر العلم فهو مغرور
در رویت الرب.

م - یا غوث لا تنظر الی الجنة و ما فیها ترانی بلا واسطة
ولا تنظر الی النار و ما فیها ترانی بلا واسطة حق تعالی الشانرا خطاب
کرد که اَلَمْ تَوَدَّ ان یسئلی عنی سوی پروردگار خود ای عزیز اگر نظر دارا
بنگرد اگر گوش داری بشنو سخنش - ادا بامه در جمال چشم همه کورده ادا بامه در حدیث و کلام همه
میان تو و پروردگار تو هیچ حجاب نیست اگر حجاب بود اَلَمْ تر نفرموده حجاب بین تو و نظر

چشم ۲ ذی ۲ صبح التحلی قال قلب و العین و احد -
 روح - ای درویش کبریا روای توست و عزت صفتش و جلال حق او
 فردا که دید با کشاده شود و حجابها بر خیزد و او را به بنید سجدا حجاب عزت بر نیخیزد -
 تم القسم الثاني -

زنان لذت کلام حبیب منم شود نفیسم کفار را خبر بود ز آتشش حمیم
لیکن ز سوز فرقت و شوق خطاب حق باشد در عذاب و شداید مدام ایسم
و نیز مسلمان را در بهشت عذاب باشد چند روزی که رویت نشود بار چون
رویت شود عذاب بخیر و نادر الله الموفق له التي تطلع علی ۱۲۰ قبله ستر این
معنی است۔

رساله سرالبنی چون حضرت رسالت در معراج بمقام نور سیاه رسید که آن
نور جلال بود تیر ماند و از مهابت آن محو شد چنانچه قطره آب به بتایه تافت افتد بعد
قطره سپید که آن نور جلال است در کام رسول الله چکانند بواسطه قوت آن
حیات یافت و رویت شد که به دیدن آن نور رویت ممکن نشد سمرگاه
که حضرت عزت در حق بنده عنایت ارزانی فرماید و خواهد هم در دنیا رویت کند
اول باطن او را بدین نور نور گرداند تا بصفت جلال و جمال موصوف گردد و بعد
رویت شود این هم به تخیل است و در قیامت هم بصفات جلال و جمال رویت
ممکن شود و بی تمثیل مولف راست ۔

تمثیل آن بدینا بعد از نماز عصر در آب حوض ولیا پس پسین قباب
بنگیز چشم جسم سوسه ذات ششوش کز اعتدال آرد دیدن نشنیده تاب
رساله طوالع تراحق تعالی نه برآی آن در وجود آورده است که ترا
بر بیند چه تو معلوم علم او بوده او ترا پیش از تو دیده است پس ترا برای آن در
وجود آورده است که تو او را به بینی باید که بعد نیاز و عجز و بندگی که بر دیر او چه بسای
و بیچاره وار بردار و بایستی شاید که جانش توانی دید۔

روح الارواح بعضی معایه پر سیدند یا رسول الله حق را بچشم دل دیدی
یا بچشم سر حضرت رسالت فرمودند چون جلال آشکارا گشت چشم دل شد و دل

زاید است چه وجود موجودی قالب ما است و ذات ما روح ما است و همچنین جوهر
حق واجب الوجود است که عدم بر او روا نبود و ذات هستی است که جمیع هستیا
بمجاہیت هستی حق هست است - معاللم - و چون بج ذاتی و عینی و عقلی
و لفظی و خطی ذاتی مخصوص بحق تعالی است که واجب الوجود است نه زیادت شود
نه نقصان و عینی مخصوص بعین حق است و سه دیگر عقلی و لفظی و خطی مشترک است
میان حق و بندہ -

جاوید نامہ عن القضاات - واجب الوجود آنست که همیشه بود و همیشه
باشد و آن وجود حق تعالی است و مکن الوجود آنست شاید باشد شاید نہ باشد و
ممتنع الوجود آن خود وجود ندارد و ممتنع زان گویند کہ بواسطہ بی وجودی این اثبات
وجود حق میشود چه وجود سایہ از وجود آفتاب است تا آفتاب نباشد سایہ نباشد
و نیز غیرے وجود الله نیست -

قول مشکلمحقق - موجودات قسم است یکے واجب الوجود کہ آن ذات
باری تعالی است و آدم و وجود انوار و ارواح و عالم آخرت کہ زیادت شود و
ہم نقصان -

عقیدہ مولانا حافظ الدین - وجود بر سه نوع است واجب الوجود و
جایز الوجود و ممتنع الوجود -

شرح منطقی - واجب الوجود لای مجوزہ ہدہ و جایز الوجود بای مجوزہ وجودہ و عدمہ
و ممتنع الوجود لای مجوزہ وجودہ اصلا -

زبدۃ اتحالیق - وجود حق تعالی یکے است و حقیقی است و وجود جمیع
موجودات علوی و سفلی بمجاہیت وجود الله در عالم موجودی نماید فاما بر حقیقت
وجود دلالت میکند اوست کہ اوست دہر چہ هست بدہر هست است و نسبتی غیر

فہم سوم

(۹۸)

در اوصاف وجود ذات بے کیف و کم حضرت الوہیت
و چگونگی موجودات دیگر و بیان ازل و آزال وابد و آباد
و لطایف و غرایب امر و حکم و قضا و قدر و بتیان صفات
وجودی و ذاتی و ملکی و ملکوتی نبوی و جلالت و عظمت حضرت
مصطفوی و اظہار انواع انوار عنصرتقدسہ بارگاہ رسالت
و حرمت و شہمت امت سلطان نبوت

بیان اول

اوصاف وجود و ذات چون حضرت عزت چگونگی موجودات دیگر
قواعد در علم الہی کہ وہ وجود حقین ذاتہ فاما عند المتکلمین و عند
المحققین نہ اید علی الذات کو جو دنا علینا یعنی چنانچہ وجود مایہ ذات ما

حضرت عزت است -

شرح متفق - الاذنی من الابد لایت لوجوده و الابدی من الاخر لایتهایه لوجوده
روح الارواح - ازل و ابد ولایت الله تعالی است علم خود را ولایت ازل
داده و حکم را ولایت ابد عطا کرده -

منه - قلب کردن جواهر ازل به اسباب ازین جانب همان است و ازین
جانب همان جانب همان چنانچه خلق از چوب مار ساختن عاجز است از مار چوب
کردن هم عاجز است -

تجسیدات عین القضاة - ازل و ابد دو کفه اند هر چه در ازل داده باشد
در ابد همان باز نشاند ازل آمدن محمد است از خدا تعالی بخلق و ابد عبارت از شدن
محمد است با حق -

تشریه المكان - ازل ماضی زمان ارواح و ملائکه است و ابستقبل زمان
ارواح و ملائکه ازل و ابد نامتناهی است و ارواح و ملائکه متناهی پس متناهی متناهی
را محیط نتواند شد و ازل و ابد زمان حق را یک نقطه است و نزدیک حق ازل از
ابد است و ابد از ازل بلکه نه ازل است نه ابد -

منه - خدا تعالی جمله کمونات را یک امر کن ایجاد کرده و آن کن فیکون
است که بازل و ابد محیط است -

منه - حق تعالی همه مراتب را یک نظر از ازل تا ابد می بیند همچنین جمیع
صفات ذاتی را از ازل تا ابد میداند -

منه - آنچه ازل است عین ابد است و آنچه اول است آخره همان است

منه - ام الکتاب زمان الهی است که بیرون دوران ملک است
و ام الکتاب از ازل و ابد برتر است و چاشنی از صفت قدم دارد و حضرت رحمت

ضرورت است چنانچہ هستی حق ضرورت است فلاسفہ اینجا غلط خورند کہ نظر ایشان
بر حقیقت دلالت وجود نیفتاد سعادت این نظر اہل معرفت و توحید را ارزانی
فرمودند۔

رسالہ حاشیہ زبدہ۔ وجود حق تعالیٰ نور احد حقیقی است نورے کہ
در فہم مانجید و عقول ادراک نتوان کرد و نامحدود و نامتناہی است و از فوق
و تحت و بین و سیار و قبل و بعد و تجزئی و تقسیم و تبعیض منفرہ و مبرا است
و آن نور ذات و وجہ و نفس دارد ہستی او نور است و وجہ آن نور احاطت
و عموم جمیع موجودات است و این ذات و وجہ ہر دو مرتبہ نفس این
نور است این نور عام است و یقائے ہمہ موجودات و مخلوقات ازین
نور است و ہر ذرہ از ذرات موجودات را این نور محیط است و ۲ اللہ بکل
شیء محیط۔ ستر این معنی است پس ہر شیء کہ رو آرند توجہ آن نور کردہ باشند۔
فایمنا قولوا فلتروا جہہ ۱ اللہ برین ماکی است جملہ اشیا را قابل بلاکت است
مگر وجہ اللہ کل شیء ہا لک ۲ الا جہہ این نور است مولف را است
چو شد محقق وصف وجود حق چہ دین دو وصف کان ازل است وابد و کیش

بیان دوم

لطائف ازل ازل الازال و ابد و ابد الالابد و اسرار و غرائب
لم یزل و لایزال

رسالہ جاوید نامکہ۔ ازل بدایت ازلیات است و ازل آزال
نہایت جبروت و لم یزل حقیقت ذات باری تعالیٰ است و بعضی گفتہ اند
ازل و ابد از اسمائے حق است چنانچہ گویند یا ازل و یا ابد و بعضی گفتہ اند از او

در معراج از ازل وابد برآمد و در ام الکتاب هر چه ازل و ابد است موجود و مرقوم است
 و لوح محفوظ چیزیه نسخه اندک از ام الکتاب است و بر ام الکتاب جز حق تعالی
 هیچکس را اطلاع نیست آنچه در لوح محفوظ است محو و اثبات پذیر و یحیی و یسوی الله ما
 یستاعرف یقینت اشارت بر آنست فاما آنچه در ام الکتاب است آنرا محو و تبدیل نیست
منه - زمانیکه بفلک و کواکب نسبت دارد حق تعالی در آن زمان نیست
 و آنکه آن زمان را زمان الله گویند از راه اختصاص و تشریف گویند چنانچه بیت الله
 و ناقه الله و روح الله و جز آن -

رساله اسماء الابرار ابو سعید - وقتی پیش ابو العباس قصاب دو نفر
 آمدند یکی گفت یا شیخ آنده ازل و ابد تمام تراست دوم گفت شادی ازل و ابد
 تمام تراست شیخ فرمود در منزل گاه من نه آنده ازل است و نه شادی ابد لیس
 حد در بگو صاحب و مسام شادی و آنده صفت تست و آن محدث است و
 ازل و ابد قدیم است و محدث را بقدم راه نیست -
 رموز الوالیهین - یکی گفت از ابد می ترسم که چگونه باشد صاحب گفت
 من از ازل می ترسم که هر چه در ازل رفته است در ابد همان خواهد بود -
مولف راست است -

بشنو اکنون رموز حکم و امرش

ترازل و ابد چو تو بشنیدی

بیان سیوم

غائب معانی امر و حکم و قضا و قدر
 حاشیه زبده تحقیق عین القضا است همدانی - قال الله تعالی
 و اما انما الال و احد که علیهم بالبصر - یعنی آیت اینست که نیست کار ما مگر یکی

بر امر نخواهند رفت و نمی روند پس مخالفت می شود میان امر و حکم.

منا - حقوق بر سه نوع است یکی حق عباد و دوم حق حق سیم حق این کس بر یکی حق عباد تا خصم خوشنودنه گردد و ادانشود و حق حق اگر چه خصم خوشنودنه شود و قاضی ننگزار و تا تذکر که ننمذ فاما حق این کس که بر غیر باشد اینجا این کس غیر است خواه عمل بر امر کند خواه بر حکم.

قول اصحاب عشق - بعضی گویند که عشق مایه امر است و بعضی فرمایند امر مایه عشق است اینجا مرز است دقیق و غمضه است لطیف فهم کن از صاحب تالیف. **نظم** -

امر مایه عشق اول دان امر بر عشق آخر است امر

و آنکه عشق میانه میگویند هست بر تو ز اول و آخر

قول محقق - عالمه مومنان مایه امر اند و کافران محکوم حکم و دور

مایه بر به دور محکوم به به اختلاف است از اولیای حق احیانا در اقوال و

افعال خلاف مایه بر به پیدایم آید و آن روا باشد فاما خلاف محکوم به روا

نباشد بهتر خلیل را کار و بر خلق اسمعیل را بدن فرمان شد کار و در خلق زلفت

و همچنین بهتر موسی صاحب شریعت بود و بهتر حضرت صاحب حقیقت موسی از امر

خبر میداد و بهتر حضرت از حکم نشان میکرد میان ایشان صحبت درست نیاید صاحبان

رسوم با خداوندان سلوک طاقت صحبت ندارند و همچنین شیطان را سجده

کردن امر شد و حکم در نا کردن سجده رفته بود و حکم دید دیگران امر دیدند.

مولف راست -

چو شد محمد موجود از وجود واحد کنون شامل ذات و وجود و گویم

مسئله - فردا امری بخصمی برون آید و فضل و درپناه خود آرد و امری بیع کند حکم شفاعت پیش آید شریعت دامن گیر در رحمت دست گیر و شفاعت کند حق تعالی بهم میان امر و حکم میانجی شود آنگاه از تقاضای امر خلاص یابد حکم ما فردا سزایان خود را در آن عالم گوید بر شما کارها رفت هر چند که بظاهر اختیار کردید بجهنم تکلیف و لیکن بحقیقت اضطرار کردید بجهنم حکم ما پرده اختیار تو بجهنم شرع پرده ای حکم پوشیده بودیم امروز بدان پرده اختیار ننگریم بدان حکم نگریم حکم ما رنگ خداوندی مادر در خون راوی بتوبند رنگ تو گیرد -

مسئله - فردای قیامت در باب بندگان عاجز و در مانده بعنایت فرمان شود که ای علم تو بامر ده و ای امر تو بجهنم ده دای حکم تو بمن ده موقوف است

هر چه بر خود حواله کرد کریم	لطف احسان الا یقین است عظیم
ما عجیز و نحیف و دافرنیب	او شفیق و رؤف و برورحیم
امر حیران و حکم یافت رواج	حکم هم شد باند عون قدیم

مسئله - هر امریکه بر تو فرستاد عبودیت طلب کرد و هر حکمیکه بر تو را اندازد تو آگاهایی خواست -

رموز الوالیهین صاحب تالیف - امر و حکم باری تعالی مشترک است میان عام و خاص و اخص در امر عبادت و امور شرعی هر سه طبایفه مأموران و انقیاد و استئصال می نمایند چنانچه صوم و صلوة و زکوة و حج فاما اخص در بعضی محال عمل بر حکم کنند و قتی که ایشان را کشف ارادت امر و حکم حاصل شده باشد بعضی جایگاه حکم موافق امر است چنانچه حکم رفته بود که از یک طاعت و عبادت و خیرات و مبرات در وجود خواهد آمد و از و در وجود آمد و بعضی جایگاه خلاف امر است مثلا امر است که بر پنج شرعی روند و حکم رفته است که ایشان

فرمود۔ لعنہ اللہ علی سکر تھو یعہون۔
وصف جلال عظمت و کمال شمت۔ مقاصد۔ فی الکلمات
 اللہ سیتہ انا و انت و ما سواک خلقنا لا حلال۔

منہ۔ لولاک لما اظهرت الربوبیہ اگر تو نمی بودی اسی محمد پرست
 مار بوبیت خود ظاہر نہیں کر دیم۔

روح الارواح۔ علویان ہمہ در عظمت و جلالت او تمیز و متغیر گشتند
 و سفلیان کمر خدمت او بر میان جان بستند و گفتند یا حبیب اللہ ما کلوحیم و
 سنگے مار از بانی مخصوص است کہ کس نداند فاما چون کوس حضرت رسالت
 تو فرو کو گفتند ما ہم زبان بگردانیدیم و بزبان تو تسبیح گفتن گرفتیم کہ سبحان اللہ و
 الحمد للہ و لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر۔

منہ۔ اسی محمد در حضرت خود شکے ما بگوئے کہ مادر حضرت خود شکے
 تو بگویم اسی محمد بگو فل ہو اللہ احد کہ ما بگویم محمد رسول اللہ اگر حرمت و شمت
 تو نبودے در عرش خلعت الرحمن علی العرش استوی کے پوشانید ندی و اگر
 گاہ گاہ نظر تو سوی آسمان نیفتادے تشریف و لقد ذینا السماء الدنیا
 بمصباح کے در برابر او میگردند و اگر مطاف جلال سلطنت تو بر رخسارہ زمین
 بنوے دولت و الارض فرشتاها فنعم الماھدون کے یافتے۔

منہ۔ اسی محمد در ابد تو مرا و من ترا۔ فی جاعل فی الارض خلیفۃ
 خلعت دو نان بود کہ از دوکان بزاز ارند فاما عزیزان را کہ خلعت دہند از
 گردن خود کشد بگردن ایشان نہند نور آفتاب و ضیائے قمر و زینت ستارگان
 برائے ست چوں تو نباشی یکے را کو رکتم و دیگر را سیاہ و آن دیگران را فرو
 ریزم اذ الشمس کو دت و اذ النجوم نکد رت سر این سخن است فاما

بیان چهارم

شهره از اوصاف وجودی و ذاتی حضرت مجتبی و رمرت از شان
 عظمت و جشمت مصطفی و تنوع انوار غنصر مقدسه محمدی و عنایت
 و الطاف صمدی در حق امتان محمدی و وصف اعجاز حضرت است
 روح الارواح - حق تعالی روی محمد را فرمود قل لدی نفل و جهك فی
 السما یعنی و دیگر برای رضا تو بر روی تو قبله از بیت المقدس گردانیدیم
 و چشم را فرمود ما ذاع البصر و ما طغی یعنی میل نکرد چشم او هیچ چیز سوخته ما
 و گوش را فرمود قل ادن حیل لکم و آن صدق در اسرار حکمت بود و زبان را
 فرمود - فاعمالیست باه بلسانک یعنی آسان کردیم قرآن را بر زبان تو و بکشایم
 اسرار در موز آن بر دل تو و دست را فرمود و لا تجعل یدک مغلوله الی
 عنقک - حضرت رسالت جا مهیا به فقری داده بود و برهنه شده و دستهای
 مبارک بگردن داشته بگرم فرمان شد همچنین هم کمن که برهنه شوی و دستها بگردن
 داری و سینه را فرمود - الف شرح لك حدك و وضعنا عنك و ذك
 الذی ایانه كشادیم سینه تو و دور کردیم از تو گناه تو و دل را فرمود ما کذب الفوا
 ما را ای یعنی دروغ نبود هر خوا بیکه دیده نزل به الروح ۲۰۰ میب علی قلبک و
 هر چه بهتر جبرئیل بر دل تو فرو آورد یعنی قرآن و فرمانها آن همه درست است و
 پشت را فرمود القفض ظهرک و دفعنا لك ذک یعنی بارگناه و غم از پشت
 تو دور کردیم و بر آوردیم ترا و یاد کردیم نام تو با نام خویش و پایی را فرمود طه ما
 انزلنا علیک القرآن لتتقی و خلقناک لعلی خلق عظیم و عمر را

ای محمد تو کسی کہ نہ مغربی و نہ مشرقی تو قد من لشجرة مبارکة - بیونہ لا شرقیة ولا غربیة بل حمدیة غیبیہ۔ مرغی از ملکیت سلیمان رفت سلیمان گفت در ملکیت ما نقصان پدید آید نہ اثنید اسی سلیمان چه ملکیت بود کہ مرغی کمال گیرد ملکیت ملکیت محمد است کہ اگر صد ہزار ملک مقدس پیش سراوقات او سر فرد گزارد دولت محمدی زیادت نشود و اگر صد ہزار طاغی و عاصی لباس جفا پوشد دعوت او را هیچ نقصان نبود۔

منہ۔ بر بہتر موسی خطاب آمد اگر میخواہی کہ من بتو نزدیک باشم از کلام تو و زبان تو از روح تو سوی نفس تو بر محمد صلوات بسیار گوی۔

منہ۔ محمد رسول اللہ صورتی آدمی بود و آدم حقیقتاً محمد بوده است اول نور محمد بر قالب آدم تجلی شد بعد ۲ سجده و ۲ لایم فرمان شد پس سجده نور محمد را بودند آدم را قال علیہ السلام انا کالدن و سایر ۲ الابداع کا ۲ الخوم و عنده علیہ السلام آدم و ما دونہ و لہ الفخر فی بعثہ علیہ السلام باعایسہ انی فضلت علی آدم بحصلتین کانت امر ۲ عونا علی المعصیہ و امر ۲ عونا علی الطاعة و کان شیطانی کافر و شیطانی مسلم۔

قوت القلوب۔ قال علیہ السلام لو ادرت بنی موسی و عبس و لم یومنا لا کبھما اللہ فی النار و سے در میان بنی اسرائیلیان و ولایت سال بی فرمانی خدا کردہ بود بعد مردن ادنی اسرائیلیان رفعت تاپائے او گرفتہ بیرون اندازند بر بہتر موسی فرمان آمد کہ اورا بشوے و کفن بریج و نماز جنازہ او بکند از موسی عرضہ داشت کہ کہ او بی فرمان و عاصی بود و بیج طاعتی نکرده فرمان شد بچنین است فاما دقتی او تو ریت میخواند نام محمد دید و بوسید و بر چشم مالید برکت آن نام اورا

بیامرزیدم۔

آفتاب حقیقت که آنرا معرفت گویند در دل هر مومنی نهان است فردا آشکارا کنیم

مسئله - ای محمد آسمان را ساقی تو کردیم و اندلنا من السماء ماءً اظهو طاً چون حجاب بر خیزد ساقی لطف باشیم و سقیلهم ربهم شراباً طهوراً و استر این معنی است ای محمد همه عالم طالب رضاء می باد و طالب رضاء می تو آنکه رضاء با جوید بد آنکه ازان ما است و ما که رضاء می تو جویم بد آنکه ما ازان تو ایم -

مسئله - پیش از حضرت رسالت همه را نماز جز مسجد روانه بودی تا ما در نوبت حضرت رسالت زمین را مسجد ساختند تا هر محلی که نماز کند روا باشد کما قال علیه السلام و جعلت لی الاما من مسجد ۱ -

مسئله - ای محمد ترا که با اسمان بر دیم نه برای آنکه آسمان بتو نایم ما را دین سرے بود و آن اینست که جمله فلک و ملک و عرش و کرسی و بهشت و دوزخ و لوح و قلم همه در بزرگی خود غرقه بودند و خبر بزرگی تو نداشتند و خواهیم که بزرگی تو بدیشان نایم تا حضرت رسالت بفرماید که از ایشان می رسید می پرسیدند که این کیست حق تعالی منفک میکرد که این کیست که نام این متصل نام من است و هیچ کس بعد ازین بزرگتر نیست چون رسول را دوزخ نمودند حضرت رسالت گفت کیفیت دوزخ این است و چندین ترس خلق ازین است اگر دوزخ بداند که در سترما چه آتش است نیت شود و چون بهشت بروند گفت بهشت این است و امید خلق بدین است اگر بهشت بداند که در باطن ما چه نعمت است بهشت سباء و منشور شود هرگز آتش دوزخ با آتش محبت برابر نباشد و هرگز نعمت بهشت با نعمت معرفت برابر نشود -

مسئله - هر رسالی که انبیاء گشته را بود بمعرض نسخ و نقصان بود است مگر رسول ما را که پیغامبر آخرین بود آفتاب مشرق آدم بود و مغرب مهتر عیسی

ذات آدم و زجاجة نور و زیتون ابراهیم و مصباح محمد رسول الله صلی الله علیه و سلم
 است ازان اور اچراغ گفتند کہ سر اجالہ میرا دقتی ام المؤمنین عایشہ رضی اللہ
 عنہا سوزن گم کردہ بود نمی یافت خواجہ عالم در آمد تمام خانہ منور شد بدو شنائی
 آن سوزن یافت و در ہر عضو ظاہر و باطن رسول اللہ نور سے بلور و در موی
 نور جلال و در روی نور جمال در پیشانی نور سجود و در ابرو نور خضوع و در بینی نور
 خضوع و در گوش نور حق و در دہن نور صوم و در لب نور شکر و در دندان نور صبر
 و در زبان نور ذکر و در صدر نور رضا و در دل نور معرفت و صفا و در سر نور سبب
 خدا و در روح نور شوق آمنہ و اللہ حضرت رسالت گفت چون محمد از من متولد
 شد نور از من جدا شد کہ مشرق و مغرب منور گشت و در آن حال سر بر زمین نهاد
 و سجدہ کرد و روئے جانب آسمان آوردہ گفت ۲ شہل ۲۸ لا الہ الا اللہ
 و اللہ ۲ ہدی رسول اللہ -

تخصیصات عین القضاة حق تعالیٰ را صفی است از جمیع نبی آدم
 پوشیدہ داشتہ آن صفت را اخص گویند کہ آن نور محمد است قال علیہ السلام ان
 اللہ تعالیٰ خلق نوری من لوسما عزتہ خلق اینجا بمعنی ظهور و بدو است۔
قول خواجہ خضر صلوات اللہ علیہ خلق اللہ نور محمد من نورہ فصول
 و صدقہ علیہ فبقی دکن نور فی بک ۲ اللہ تعالیٰ مائتۃ الف عام فکان
 یلا خطہ فی کل یوم و لیلۃ سبعین الف لحظۃ و نظرتۃ لکسوف
 فی کل نظرتۃ نور احد یلہ لا و کما مائتۃ حدیدۃ تعریف مہا الموجودات
 کما حق تعالیٰ نور محمد از نور خود پیدا آورد و صد ہزار سال برید خویش داشت
 پس صد ہزار سال نظر بر آن نور کرد و بہرہ نظر بر کرامت و نور سے جدید پیدا
 بعدہ ازان نور جملہ موجودات و مخلوقات آفرید ہر گاہ نور محمد از پر تو نور اللہ است

تخصیصات عین القصات حضرت رسالت را باصحابہ ظاہر صورتی
 دستہ و شخصہ و بشر و بشریت نمودند از ان سبب قل اما انما البشر متکلمون یا بیندند
 و کفار گفتند ما لہذا الرسول باکل الطعام و میستی فی الا سوائی ایشان
 ظاہر رسول را دیدند بحقیقت او یطرون الیک و لہم لا یدبھرون سر
 این سخن است فاما اصحاب بصیرت را حقیقت محمد نمودند قد جاءکم من اللہ
 نفذ انبیاء محمد را بنور خواند اگر درین حالت و درین مقام محمد را بشر خوانند کافر شوند
 کافران گفتند البتہ یجھد و منافکھم و حضرت رسالت ازینجا فرمودہ کسبت
 کا حد کہ کفار بہین مجرور دانستند لا جرم کافر شدند و از این بشریت حقیقت دیگر
 است نظم -

آزادہ نسب زندہ بجای گراست دان گوہر پاک اوزکان دگراست
 کوران برونی و درونی این بتر کے بشناسند کہ این جہانے دگراست
صفت تنوع انوار حضرت رسالت تفسیر حقایق ابن عباس
 اللہ نور السموات و الارض مثل نورہ کمشکوٰۃ فیہا مصباح المصباح
 فی رجا جہ - این اشارت بمصطفی است کہ خلقتش نور بود و خلعتش نور و لا تش
 نور و ہونی ذاتہ نور حقیر جبریل را فرمان شد کہ از روی زمین قبضہ خاک برگیر آن
 قبضہ پرورہ بود و نور محمد در آن قبضہ خاک تعبیه بود است فرمان شد آن نور را
 بہ نقاد ہزار حجاب میوشند تا در ششای ماہ و آفتاب ناپدید نشود بعدہ آن نور را
 بنجا کے کہ تربت محمد است بیا میخند و آن نور محمد در جلد ذریات آدم و ولایت
 نہادند و در پیشانی مہتر آدم آن نور تلاو میگرد آدم را کہ اینجا آوردند برائے آنکہ آن
 نور آشکارا گرد و چون آدم از جہان رفت آن نور بچہ مہتر شیث آمد و ہمین تا
 آنکہ ندائے قد جاءکم من اللہ نور در دادند یک قول این است کہ مشکا

لسان صدق فی الاخرین یعنی الہی ذکر من بر زبان است محمد رسول اللہ تازہ گزشتہ
و دیگرے گفت ۱ اللہم اجعل لی من امة محمدی۔

منہ۔ ہنتر خضر از حضرت رسالت این حدیث شنید کہ خلق اللہ من
نور بہائے سبعین الف رجل من امنی و افاضہم فوق العرش والکرسی
فی حصرات القدس لباسہم الصوف الاخضر و جوہرہم کالدرد
اللیلۃ من الہلال صورہم کصور المرود و التبان الحسن و علی
روسہم شجر کشجر النساء فقاموا متقاجدین و الہین منہ
خلفہم اللہ تعالیٰ و ان انیہم و اذین فلو بہم بسمع اهل السموات
و الارض و ان اسرا یقل قاللہم و منشدہم و جبرئیل خادمہم و
ملککلمہم و اللہ انیسہم و ملیکہم و ہم اخوانی فی النسب ثم
بکی و اطراف راسہ ملیانہ قال و لا شوقا لہ المقام اخوانی۔

روح الارواح عن تعالیٰ ہنتر موسیٰ را کرامت دادا قوم او بدریا گذشتہ کہ
دامن ایشان ترشد محمد رسول اللہ را کرامت دادا تا امت او بدوزخ گزند دامن
ایشان گرم نشود و نہ سوزد۔

منہ۔ حضرت باری تعالیٰ چون قلم آفرید فرمان شد بنویس بہتر آدم را پیدا کنم
امت او گناہ کنند و ایشانرا عذاب کنیم ہمچنین امت ہر پیغمبرے را سزا و جزا نوشتن
فرمان می شد تا کار نبوت خواجہ عالم و امت او رسید فرمان شد بنویس آن قدر
گناہ کہ ہمہ امتان جمیع پیغمبران کردہ بودند امت محمدان مقدار گناہ تنہا کند قلم
بلرزید کہ برائے ایشان چہ عذاب خواہد شد فرمان آمد کہ بنویس امة مذنبہ
و رب غفور قلم از ہیبت این خطاب بشکافت و وشق شد۔

منہ۔ عن تعالیٰ شش کار این امت کرد کہ با آدم نکرد یکے آکر آدم را

مخلوق نشان گفت ظهور گویند-

صفت امت حضرت رسالت و فضیلت و عنایت و باب
این امت لطیف و واسطه عظمت و جلالت محمد علیه السلام

قال الله تعالى كنتم خیرا ملة اخرجت للناس

تأمر دن بالمعروف و تنهون عن المنكر-

رساله عقیده قدسیه قریشی - یعنی امت حضرت رسالت بهتر از امت
سابقه است چه این امت بدون آورده شده است از دیگر مردمان بامر معروف
و نهی منکر و علماء و مشایخ امت مصطفی قائم مقام انبیا اند كما قال فی الکشاف
علماء امتی کا بیاع بنی اسماعیل-

قول محقق - من امر بالمعروف و نهی عن المنکر فهو خلیفه
الله فی الارض و خلیفته کتابه قال علیه السلام سیبلغ ملائمتی
برویت لی الارض فاریت مشارقها و مغاربها یعنی سرانجام برسد ملک
امت من-

تخصیصات عین القضاة - قال علیه السلام لی لا عرف
اقواما هم منذ لقی حد الله ما هم انبیا و لا شهداء یعظمهم الانبیاء
و الشهداء انما کان الله هم المتحابون فی الله یعنی جاعته اوست
من مرا معلوم کرد که منزلت ایشان به نزد خدا تعالی همچو منزلت من باشد و
ایشان پیغامبران و شهدا نباشند بلکه انبیا و شهدا را غیبت و آرزوی مقام و
منزلت ایشان باشد و ایشان از برای خدا تعالی یکدیگر دوستی کنند و هم چنین
قضیه بهتر ابراهیم و هترومی که رسل و الوالعزم بودند یک گفت و جعل لی

مرصا و العباد و چون حق تعالی خواست قالب بهتر آدم را بیا فرزند جبرئیل و میکائیل و ائزرائیل را فرمان داد تا یک قبضه خاک بیارند زمین بترسید و سسو گند داد که من سر این حدیث ندارم مرا آنجا میرید بعد از ائزرائیل را فرمان شد که بروید قبر روز و بر بیار ملائکه متحیر و متعجب ماندند که از خاک ذلیل چندین ناز و کشتش از چیست و از حضرت عزت با کمال استغنا چندین طلب و تخصیص چه ندادند فی اعلم ما لا تعلمون بعد از آن خاک را آب محبت گلی کرده و بسید خود خمیر گردانید که خمر طینت آدم بیدی اربعین صبا چهل هزار سال به آب و گل آدم به کمال حکمت و ستکاری قدرت میرفت و بظاہر و باطن او مناسب صفات خود آینه می نشانید تا هزار و یک آئینه مناسب به هزار و یک صفت مرصوف شد که چون حضرت عزت بهر آئینه هزار و یک درجه خود را بیند بهتر آدم نیز هزار و یک دیده حق را بیند صاحب جمال را هیچ چیز بهتر و عزیز تر از آئینه نباشد اگر قدر سه غبار بر چهره آئینه نشیند در حال باستین گرم پاک کند و روی بدو آرد - منظم -

ما آئینه ایم و او جلای دلداد
ما از برای دید خود پیدا کرد
بعد از در هر ذره محلی و لے تعبیه کرد و به صد و ششت نظر عنایت می پرورد
و خاصیت صد و ششت نظر آن است که چهل هزار سال صد و ششت نظر
اربعین بود چون نوبت بدل رسید گل دل را از ملاط بهشت و آب حیات
ابدی سرشتند چون بجمال رسید خوانه خاص الهی شد و در آن خزینه گوهر های
گرانمایه اسرار محبت و عشق و معرفت و دلچیت نهادند و جمیع ملائکه را بدان
اطلاع ندادند فرمان شد من دانم که چون نهادم و چه نهادم و کجا داشتم و چگونه
به بر باید گرفت ما انقلهلم تم خلق السموات والارض ولا خلق العظم

به معصیت از بهشت بیرون آورد این است را اگر چه معاصی کرده باشد در بهشت
 در آرند دوم بیک ذلت آدم را اندا کرد و عصى آدم ربه فخطای و پرده این
 است از معاصی پاره نکرد سیوم بیک ذلت سصد و سی سال خوار از آدم جدا کرد
 این است گناه بسیار کند جفت ایشان را جدا کند چهارم به یک ذلت که آدم کرد سصد
 سال بگزیست آنگاه عذرا و پذیرفت و این است گناه بسیار میکند و بیک پشیمانی
 ایشان را بیا مرد و پنجم به یک ذلت عورت او کشاده شد این است هزار گناه کند
 عورت ایشان برهنه نه گردد ششم بیک ذلت که آدم کرد تا بیک زلفت و لغرفات
 نه ایستاد توبه قبول نشد و این است گناه بسیار کند و جائے نرود هم بر جائے او عذر
 ایشان قبول نشود.

مقدمه - مهتر ابراهیم با چندین خطمت نبوت و درجت خلعت گفت و اجل
 لی لسان صدق فی الاخرین یعنی الہی ذکر من بر زبان است محمد رسول اللہ تازہ
 گردان.

قسم چهارم

متضمن خلقت و اوصاف مهتر آدم و فضائل او میان و امید و ایرها
 و در باب بندگان گناه نگار و عنایت بے علت حضرت غفار و
 حق ایشان.

بیان اول

خلقت و اوصاف ظاهر و باطن مهتر آدم صلوات علیہ

باشد انس با حق یا بد چون خاک را خیر کردند که خمرت طینت آدم بیدی و قالب
 ساختند و آدم را که آدم گفتند لان خلق آدم من ایدیم الارض و لهذا آدم نتیجه
 آب و گل است کما قال النبی صلی الله علیه وسلم کنت نلیا و آدم بین
 الماع و الطین و چون نفخ روح شد که و نفخت فیله من روحی ایجا بشر نام
 یافت چه امتزاج علوی و سفلی و نذرانی و ظلمانی شد کما قال عز و حل انی
 خالق بشر من طین و چون لیان در مرکب کردند که النیان مرکب علی
 الانسان درین محل ناس خواندند و لقد عهدنا الی آدم من قبل فلی
 و لم یحذل له عز ما شرین معنی است -

رساله شیخ ابوسعید - همه عالم را با مکن آفریدند چون نوبت به آدم رسید
 از امر در گذشت قالب را باید خود آفرید خلقت مدی برین شایه است
 و چون بروج رسید فرمود و نفخت فیله من روحی -

روح الارواح - خلق الله آدم فی آخر ساعة من یوم الجمعة
 پس چون شوق کلمه با شوق آدم جمع شد فرمان آمد این روز را جمعه نام نهند چه
 روز اجتماع مشتاقان است - مؤلف راست -
 چو آمد در بیان اوصاف آدم کنون بشو صفات آدمی را

بیان دوم
 اوصاف و لطائف ظاهری و باطنی آدم و قدر و رتبت
 ترجمه قوت القلوب - تهره هزار عالم و عالمیان را آفاق نام نهادند
 هر چه درین آفاق است در قالب آدمیان هست بعده ندای و لقل

سر این معنی است بعد از چند گاه آن قالب را میان که وظائف داشته بودند ملائکه در آن
 شکل غریب حیران می ماندند بحضرت الهی عرضه داشت کردند نمی دانیم این حیثیت
 فرمان آمد فی جاعل فی الارض خلیفه چون این را تمام کنیم و بر تخت خلافت
 نشائیم شاه بهر را پیش او سجده کنیم فی اذ اسو بینه و نفخت فیله من روح
 فقحو الاله ساجدین ایشان گفتند ما شایستگی مسجود می جز حضرت تو کسی را
 ندیده ایم و حال خلافت و استحقاق سجود می درین نمی بینیم بعد از نظر در صفات آدم
 کردند چهار عنصر دیدند صد یک دیگر عرض داشت کردند ان تجعل فیها من یفسد
 فیها و یسفل الدماء و یخن لیسج یجدل و یقدس لک شایسته خلافت
 ما ایم نه او آتش از عالم قهر یافت جمعی از ایشان را بسوخت و چون وقت رسید
 روح شد بشرف اصناف روحی مشرف کردند و نفخت فیله من روحی محقق
 میگویی نفخ روح در سوراخ بینی جانب راست باشد چون در دماغ رسید عطسه زد و گفت
 الحمد لله رب العالمین حضرت عزت فرمود یرحمک ربک بعد آن به تجلی ذات
 و صفات خود آدم را تجلی گردانید بمعنی اظهار نه بمعنی ظهور کما قال علیه السلام
 ان الله خلق آدم ثم تجلی فیله -

قول میر میر یزد چون حق تعالی خواست که قدرت خود را آشکارا کند
 آسمان و زمین را فرید و چون خواست که خود را آشکارا کند آدم را آفرید -
 رساله رفیعی شنیدی - مهتر آدم را پنج نام است انسان و آدم و بشر
 و ناس و عبد در هر مقامیکه میرسد صفته در او ظاهر میشد و مناسب آن نام
 می یافت در آنکه روح مجرد بود و بقالب نه پیوسته بود چند هزار سال بقرب ایش
 داشت و بموانست حق در سجده بود اینجا انسان خواندند لقد خلقنا الانسان
 فی احسان تقویم - اینجا انسان بمعنی روح است هر گاه در دنیا از خلق بهشت

کہ خدائی خود را آشکارا کنیم ہر چیز کہ در عالم بود نہایت آن در بدایت آدمیان پیدا
اگر خاک بیابک عیار و شورش و رزم را از محبت جولان نکر دے اسرار حال صمدیت
پوشیدہ ماندے زمین و آسمان را عدم خواہم برد و حوش و طیور را خاک خواہم
کرد ازین ہمہ مراد آدمیان اند سخن پیدا با ایشان گفتیم و کلام پنهان با ایشان گوئیم
چون این مشتے خاک لا ابالی سرو پا بر بہتہ از گور بہرین آید پائے بر مرکب و لبت
اجنہ ملائکہ ہند جبریل و میکائیل پیش ایشان بانگ اُن خلوہا بسلا و ہر امین
رند **منہ**۔ در ازل حکم کردہ بود کہ عقدے میان عبودیت محض در بویہیت
صرف خواہد بود چون نفخت فیہ من دوحی فرمود با آدمیان کہ خود دست گشت
کہ عقدے بے کفو درست و جایز نہا شد کل لہ نسب و سبب بلہ قطع بالحق
الا نسبی و بسی شرا بن معنی است بظاہر گفت اَلنسب بہر یکم یعنی نہ من
خدائے شامام بیاطن خطاب کرد و مجبوتہم و یکجودہ دوست نواختن
است در بار خاص سخن بالنہار سلطان و باللیل اخوان چون فرشتگان رحمت
آیند تا جان موصدان بردارند حق تعالی مذکور الی الی چنانچہ مادر مہربان فرزند
عزیز خود را گوید جان مادر سوی من پیاسوی من بیا۔ مولف راست
بوصف سابق چون آدمی شدہ موصوف نزد کہ باشد امیدوار لطف عمیم

بیان سیوم

امیدوار یہاں بندگان گنہگار بعون غایت بے علت
حضرت غفور و ستار

تفسیر حقایق۔ قولہ تعالی لا تقنطوا من رحمۃ اللہ انت اللہ

و حملناهم فی البر و البحر و زقناهم من الطیان
 و فضلناهم علی کثیر من خلقنا تفصیلاً و در جهان آوردند
 روح الارواح - حق تعالی جمیع مخلوقات را به تقاضای قدرت
 آفرید و آدمی را به تقاضای محبت یحییهم و یحبونه - سر این معنی است
 النان آینه جمال الوهیت است و منظر صفات ازلیت قوله تعالی سنیرهم
 بآثانی الا فاف و فی انفسهم مولف راست -

بیرون ز تونیت هر چه در عالم است در خود بطلب هر آنچه خواهی که تویی
 حق تعالی همه چیز را که بر کشید بسزای او بر کشید و آدمی را بسزای خود بر کشید -
 خواجه نظامی راست -

جهان را بلندی و پستی تویی ندانم و گر هر چه هستی تویی
 رساله شیخ جبرئیل - حق تعالی بشر را اشرف موجودات آفرید و مجموع
 عالم غیب و شهادت کرد هر چه در دنیا و آخرت است نمود از ان در وجود
 آدمی آفرید جسمانیت او بر مثال عالم شهادت است که انرا دنیا میگویند و
 روحانیت او بر مثال عالم غیب است که انرا آخرت میخوانند -

صاحب مرصاد گوید -

ای آنچه نامش الهی که تویی و اسی آینه جمال شاهی که تویی
 بیرون ز تونیت هر چه در عالم است در خود بطلب هر آنچه خواهی که تویی
 روح الارواح - خواستیم تا قدرت خود آشکار کنیم بمعنی آدمیان را
 و آدم و خواستیم ذات خود را جلوه دهیم بقهری آدمیان و آدمیم مهد هنر العقبیه لطف
 پیدا کردیم تا ذات خود را بر دیده آدمیان بنگاریم لا نشان ساری و اناسما - و من
 این معنی است تا که ترا آفریدیم نه برائے آنکه بندگی تو آشکارا کنیم حکمت آن بود که

ہیچ جائے معصیت نہ بیند گوید الہی معاصی من کجا با تہ خطاب آید کہ مادر گزشتیم
تو نیز در گذار اگر با عیب قبول نخواستی کرد با عیب نیافریدی حضرت رسالت فرمود
امروز می نگریم تا کجا کا فر سے سنگرف تر کہ اوراد دعوت کینیم تا ہدایت ربانی آشکارا
شود فردا اور عصا قیامت نگریم تا کجا فاسقے آلودہ ترکہ اور اشاعت کینیم
تا رحمت الہی آشکارا گردد آتش دوزخ برائے آنست کہ پوستہائے نا آراستہ بندگان
خود را با غلت دہد فردا یکے از بندگان درد دوزخ باشد و او مالک را گوید زیہنار
طبق بر سنگیری و کسے را نزد یک من نیاری کہ ما بادل خود در طوت نشست
ایم در مشاہدہ قہر جلال رحمت غیرے طاقت نداریم۔

منہ۔ ای بندہ معصیت حرفت تو و مغفرت صفت من تو حرفت
خود نمیکداری من صفت خود چگونہ گزاردیم۔

شرف نامہ حضرت رسالت۔ در شب معراج حضرت رسالت
را فرمان شد انرا امشب آمر گزاردانیدیم ہر چہ تو بگوئی آن سنیم حضرت رسالت
بمخدرت پیش آمد کہ الہی مرا چہ مجال کہ آمر تو انم شدہ من چہ دانم کہ آمر چگونہ
شوند فرمان شد امی فرمایم تو حکم کن راست آرنده ما یم حضرت رسالت
عرضہ داشت کرد الہی من ترا و تو مرا و بہشت امتان مرا فرمان شد تقصیر
کردی چرا ہمچنین گفتی بعدہ فرمان شد من و تو و بہشت ہر سہ امتان ترا۔

رسالہ روح الارواح۔ امیدواری روح۔ در خبر صحیح است
چون مومنان در بہشت روند بسیار جاہ زیادت آید تم انشا نا لا حلقا آخر
حق تعالی خلق دیگر جدید آفریند کہ تا عبادت کردہ و تائب و بدیدہ حور و مقصود
و علما بدیشان دہند تو میکہ لا بجا دیدہ و عبادتہا کردہ و امید ہا داشته
باشند ہرگز غلامان و کینہ کان قدیم را از در برون نکند ہرگز گزند آنکہ بیرون کنند چاہیم

بخلف الدنوب جميعا یعنی نوید باشید از وصال من کہ بدل خواہیم کرد بعد فراق شمار با قرب و وصال خود و آیت دیگر مای لک بدل الله سیئنا نهم حسنا مراد از زیات فراق است و از حسنات وصال۔

روح الارواح۔ چون آیت فی بوم کان مقدانہ خمسين الف سنة منزل شد ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا در گریہ شد گفت یا رسول اللہ بنجاہ ہزار سال سختی چگونہ توان دید حضرت رسالت فرمود ان الله تعالى يجعل ذلك ليوم على امتی کہ صلوٰۃ مکتوبہ بۃ حضرت اکرم الاکرمین بر عزیز علیہ السلام صد سال یک ساعت تواند کرد و با اصحاب کہف لبثنا یوم ما اواف بعض یوم کرد با محمدیان قیامت را یک ساعت کند چہ عجب است۔

منہ۔ بر بہتر و آود و جی شد یا و آود بشر الذین و اند الذین اگر عاصی آن منی و اگر مطیع آن تو ام فردای قیامت فرمان شود ای آتش باز بر آروای مالک عاصی را با آتش سپار و ای آتش او را مسوز مالک گوید بار خدایا این چیست فرمان شود سخت قہر ربوبیت بر اینم بس عنایت ازلی پیدا کنیم شریست عظیم کہ از بندہ گناہ و معاصی در وجود می آہزند تا ہر کسے بڑے آلودہ باشد و تقدس میں حضرت عزت را بود چنانچہ آدم را گفت گندم مخور صبر کن و ای صبر گوگرد آدم گرد تا اورا از ناز بہ نیاز آریم و استرحمت آشکارا کنیم ای ابراہیم دعوت کن ای ہمزو آتش افروز و ابراہیم را در آتش انداز ای آتش ابراہیم را مسوز قلنا یا نادکی فی برد آ و سلا ما علی ابراہیم بریر جاکی است یعنی باز آتش روضہ سازیم و اثر خلقت پیدا کنیم۔

منہ۔ یکے بعد مو مقرر ان بطاعت و لے از حق دور و یکے در خرابات موصول بمعصیت و لے بحق نزدیک در قیامت عاصی نامہ باز کند

شوریدہ هست و اگر ہوا و شہوت غالب هست و اگر روزگار بظلم و فساد برگشتہ هست
 و اگر ابلیس بر پے نشستہ هست آدم را سختین زلت بے این ہمہ معافی می آید و
 مارا با این کدورت پیام زد پیام زد پیام زد۔ مولف راست ۔
 از لطف جلال و از جالت امید کرم نامعد و داست زابتدائے آدم
 نو مید ز عون عام تو نیست کسی ہر قوم کہ جنس آدم است اندر عالم

تمشام شد

تا چه کند.

منه. امیدواری دیگر روح - امروزه کارها برالست بزرگوار
 است فردا قرار کارها برنجبه و یحیی نه یعنی امروزه بساط السبت بر بکر
 فراز کرد نماز و روزه و حج و جهاد بصحرایها و فردا در عالم حشر بساط یحیی هم و یحیی نه
 نشر کند در روزه بود و نماز همه حب بود و نماز اگر محاسب کنیم ذره ذره بگیریم چون سهاحت
 کنیم کوه کوه و رگه آریم حکم ما آنست اگر بنده صد هزار جفا کرده باشد چون بخذر
 پیش آید و شرمند شود ما گوئیم کس را شفیق کنی تا شفیق نداند که توبه جفا کرده اگر صد گناه
 تو با شفیق تو بخوئیم شفاعت تو بخند و زجر صبیح است چون بنده را دور
 و زجر برند حضرت ارسالت گوید از امتان من است خطاب آید که ای محمد بنی
 که او جفا کرده است و عدد گناهان آن بنده با مصطفی گویند رسول الله گوید
 سحقاً سحقاً یعنی ملاک باد ملاک باد حضرت اجداد و اجدادین فرماید اینک شفیق
 ترا چون از گناهان تو خبر کردیم چنین میگوید -

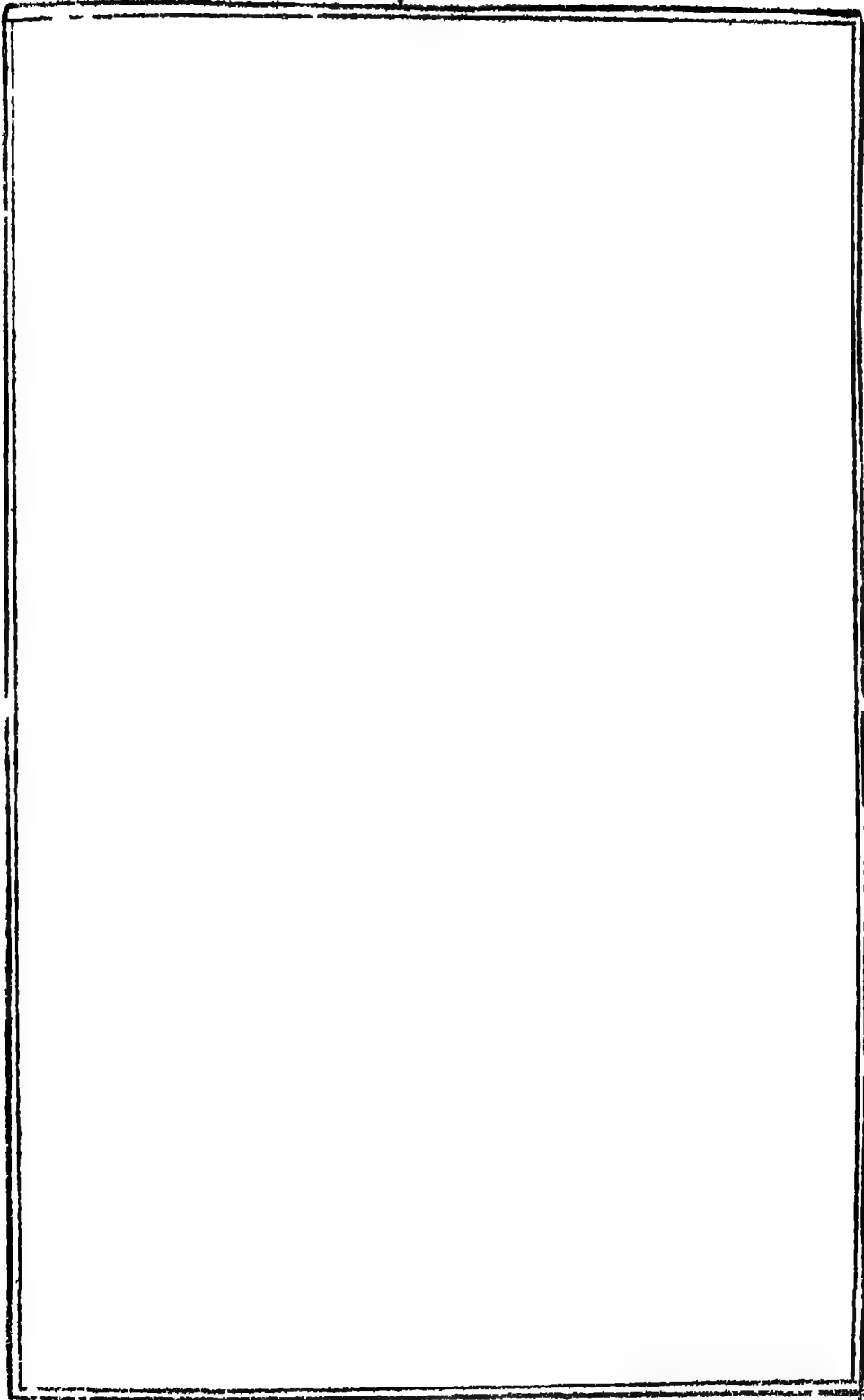
منه. امیدواری دیگر - فافرام آن عاصی را که توبه نکرده باشد و
 قائم آن را که توبه کرده است ما تن محبوب را خواهمیم ما آلوده و ملوث را بپذیریم -
منه. اگر جنگلی دریت آدم طقه طاعت در گوش کنند و در دای
 انقیاد و بردوش انگنند و ساحات وجود را از اقدار مخالفت بکنند مجاهدت برین
 ماکسای را در وجود آریم که گناه کنند و روی روزگار خود بدود معاصی سیاه کنند
 ما ایشان را بیا میزنیم تا خلائق را معلوم گردد که رحمت ما عطائی است نه بهائی -

منه. چون زلت اول آدم عفو کرد دلیل آنست که همه گناهان ما را
 عفو خواهد کرد و ما را عذر بزرگواران است که آدم را اگر خلعت طینت است
 در ما هست و اگر صنف خاک هست اگر لوث من حای مسنون هست اگر قهرهای

غلط نامہ کتاب شامل الاتقیاء

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۴	عزائے	غزائے	۳۰	۶	متحلی	متحلی
۴	۳	ازکیا	ازکیا	۳۰	۷	اورانوار	اورانوار
۹	۱۴	قسم اول	بیان اول	۳۰	۱۴	شیخ	شیخ
۱۰	۲۱	بخانۃ	بخانۃ	۳۰	۱۶	باد	باد
۱۲	۴	بیفرمانی	سیفرمانی	۳۰	۱۸	شیخ	شیخ
۱۴	۲	عیدی	عبدی	۳۱	۱۱	ہائل	ہائل
۱۷	۱۰	بجلودھو	لجلودھو	۳۱	۲۰	سعداست	سعداست
۱۷	۱۰	شہل ثمر	شہل ثمر	۳۲	۳	یر	یر
۱۹	۸	موجود آنت	موجود آنت	۳۳	۸	مجبی	مجبی
۲۵	۲۰	۲ حببت	۲ حببت	۳۵	۲	ہردہ	ہردہ
۲۶	۲	۲ التورۃ	۲ التورۃ	۳۵	۲	للہ	للہ
۲۶	۱۴	کے	کے	۳۶	۱۹	قریب	قریب
۲۷	۲	بسے	بسے	۳۷	۲۰	بدستی	بدستی
۲۸	۵	حضر	حضر	۴۰	۱	سخط	سخط
۲۸	۱۹	فالا	فاما	۴۰	۱	سخط	سخط
۲۹	۱۲	ننود	شود	۴۰	۵	یود	یود
۲۹	۱۳	لا دایہ	لا داعیہ	۴۰	۱۰	غیرای	غیرای
۲۹	۱۴	وہ	وہ	۴۰	۲۰	قوی	قوی
۲۹	۱۵	کہ	کہ	۴۰	۲۱	گفتار	گفتار

२५१



صحیح	غلط	صفحہ	سطر	صحیح	غلط	صفحہ	سطر
۲ کتبی	۲ کتبی	۹۵	۵	سرائیت	سرائیت	۷۷	۱۲
۲ لورع	۲ لوداع	۹۵	۵	حاضر	خاطر	۸	۲۰
وہرور	وہرور	۹۵	۷	از جمیع	ز جمیع	۸۱	۱۵
این	این	۹۷	۷	انحص	احسن	۸۳	۱۱
محمی الدین	محمی لدین	۹۷	۱۰	قبلہ و کعبہ	قبلہ - کعبہ	۸۵	۱۵
جوانج	حوانج	۹۸	۱۷	ہم	م	۸۵	۱۷
انطواہر	الطواہر	۹۸	۲۰	۲ اربعۃ	۲ اربعۃ	۹۵	۱۹
طریقۃ	طریقۃ	۱۰۲	۱۰	مجموعہ صاحب	مجموعہ صاحب	۸۶	۷
انسان ملک	انسان ملک	۱۰۳	۱۸	ایتادن	التادن	۸۷	۹
ملکوت	ملکوت	۱۰۳	۲۱	بکشاید - تاتو	بکشاید تاتو	۸۸	۱۰
اختصاص	اختصاص	۱۰۶	۵	برجبل	یرجبل	۸۹	۲۰
نماید	نماید	۱۰۶	۱۷	نحوانی	حوانی	۹۰	۳
مژند	مژند	۱۰۶	۲۱	ثلثۃ	ثلثۃ	۹۱	۲
علیم	علیم	۱۰۸	۱	الصیام	الصام	۹۱	۱۱
وچون	وچون	۱۰۸	۶	الاجنبیۃ لشہور	الاجنبیۃ لشہور	۹۱	۱۲
او باہم	اربدہم	۱۰۸	۹	و روزہ	و وزہ	۹۲	۲
مرحومہ بجا سہ	مرحومہ بعاسہ	۱۰۹	۳	ریقۃ	رفقۃ	۹۲	۱۳
۲ ماتنا	۲ ماتنا	۱۰۹	۷	بحوری	بحوری	۹۳	۳
دیوانیکہ	دیوانیکہ	۱۱۰	۱۳	برود	ہرود	۹۴	۱۲
برسہ	ہر	۱۱۱	۸	استعارہ	استعارہ	۹۴	۲۰

صوفی	سطر	غلط	صحیح	صوفی	سطر	غلط	صحیح
۴۱	۹	والتشهد أعز	والتشهد أعز	۶۰	۶	مخلوق	مخلوق
۴۲	۹	احل	اہل	۶۱	۱۳	پابوس	پابوس
۴۲	۹	خلقتهم	خلقتهم	۶۳	۷	سکر سکر	سکر سکر
۴۲	۱۳	۲ وجہم	۲ وجہم	۶۳	۲۱	المحملات	المحملات
۴۲	۱۳	محترفة	محترفة	۶۷	۲	بشم	بشم
۴۲	۲۰	معوت	معوت	۷۰	۳	فردا کے	فردا کے
۴۵	۸	۲ الیہم	۲ الیہم	۷۰	۳	پیش نہ ہرکرا	پیش نہ ہرکرا
۴۶	۹	رکوع	اکوع	۷۰	۶	اصغیا	اصغیا
۴۷	۱۳	او	رو	۷۰	۹	پرندہ	پرندہ
۴۷	۱۵	سراں	بران	۷۰	۱۳	برضار	برضار
۵۱	۳	کنندہ	کنندہ	۷۲	۱۲	ینید	ینید
۵۳	۱۳	مریدان	مرید آں	۷۲	۲۱	ازینجا	ازینجا
۵۳	۲۰	کے	کہ	۷۳	۱۷	دین ثمرہ	دین ثمرہ
۵۳	۱۸	خضر و مہتر	خضر و مہتر	۷۳	۲۰	ازیلہ	ازیلہ
۵۵	۱۲	مریہ	مرید	۷۴	۱	نیمست	نیمست
۵۵	۱۳	مسطورات	مسطور است	۷۴	۱۱	لما ثم	لما ثم
۵۶	صفحہ	قسم دہم	بیان دہم	۷۵	۵	انفصال مادد	انفصال مادد
۵۶	۱۲	سیدہ	سید	۷۵	۵	۲ اتصال	۲ اتصال
۶۰	صفحہ	بیان دہم	بیان یازدہم	۷۶	۱۵	ستر	ستر
۶۰	۴	صحابہ	صحابہ	۷۷	۹	من	من

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۵۳	۱	از قاصی	قاضی	۱۷۶	۱۷۶	بیان چیل ویکم	بیان چیل ویکم
۱۵۳	۲	نیز از ارد	نیز از ارد	۱۷۶	۱۳	لطائف	لطائف
۱۵۳	۱۲	عبات	عبارت	۸۰	۱	ود	رود
۱۵۶	۱	عبادت	عبارت	۱۸۱	۷	وجهہ	وجہ
۱۵۶	۷	فیس	فیس	۱۸۲	۱۱	مرکت	مرکت
۱۵۷	۱۷	للاخص	للاخص	۱۸۲	۱۸	میکنا	میکند
۱۵۸	۶	ربانی	ربانی	۱۸۳	۶	عزری	عزری
۱۵۸	۸	لغو	لغو	۱۸۳	۶	وحیات آخرت	وحیات آخرت
۱۵۸	۱۹	فاحشہ	فاحشہ	۱۸۳	۱۲	احباہلا	احباہلا
۱۶۱	۱۷	حفر	حفر	۱۸۵	۱۱	صیاو	صیائے او
۱۶۷	۴	حقیقی	حقیقی	۱۸۷	۱۱	غیری	غیری
۱۶۷	۱۷	مگرد	مگرد	۱۸۹	۵	ارتقی	۲ امرتنی
۱۷۰	۱۳	بالعروف	بالعروف	۱۹۱	۹	مہلتہ	مہلتہ
۱۷۰	۱۲	بالعروف	بالعروف	۱۹۱	۹	مہلتہ	مہلتہ
۱۷۱	۲	میز	میز	۱۹۲	۲	بیاید	بیاید
۱۷۱	۷	دوست	دوست	۱۹۲	۷	میخواید	میخواہد
۱۷۱	۱۲	اتفاق	اتفاق	۱۹۳	۳	گتخ داز	گتخ دار
۱۷۲	۲	بیاید	بیاید	۱۹۵	۱	جد لہ	جد لہ
۱۷۳	۵	تخافوا	تخاف				
۱۷۴	۱۹	عبادی	عبادی				
۱۷۵	۲۱	است	دست				

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۱۱	۱۰	ہر ہفت	ہر ہفت	۱۳۸	۱۶	مقام معلوم	مقام معلوم
۱۱۲	۵	دو قسم جو	دو قسم جو	۱۳۸	۱۷	۲۱ العشی	۲۱ العشی
۱۱۳	۱۸	معلی	معلی	۱۳۹	۱۲	بالمدکور	بالمدکور
۱۱۴	۲۰	ودام	ودام	۱۴۰	۱۰	بکشاید	بکشاید
۱۱۵	۱	بمع فر	بمع فر	۱۴۰	۱۵	۲ و دم	۲ و دم
۱۱۶	۳	ذاکر	ذاکر	۱۴۰	۱۸	زہشت	زہشت
۱۱۷	۱۸	بود	بود	۱۴۱	۱	قاطع	قاطع
۱۱۸	۱۸	واذ	واذ	۱۴۱	۶	مبتدیان	مبتدیان
۱۱۹	۶	اہ	اہ	۱۴۱	۱۱	شود و نامہا	شود و نامہا
۱۲۰	۲۰	دقرا و فقر	دقرا و فقر	۱۴۲	۹	خواب	خواب
۱۲۱	۷	یوم لطوی	یوم لطوی	۱۴۲	۱۸	لجده	لجده
۱۲۲	۱	کر سالک	کر سالک	۱۴۲	۲۱	آناکہ این این	آناکہ این این
۱۲۳	۶	ملق	ملق	۱۴۳	۱۳	بہیتون	بہیتون
۱۲۴	۵	حضر	حضر	۱۴۷	۱	تفسیر	تفسیر
۱۲۵	۱۲	ہرچہ	ہرچہ	۱۴۷	۷	ہر سہ	ہر سہ
۱۲۶	۱۱	ساحت	ساحت	۱۴۷	۱۰	مساجدین	مساجدین
۱۲۷	۱۸	یقین	یقین	۱۴۸	۱۱	متین	متین
۱۲۸	۱۴	لختہ	لختہ	۱۴۹	۹	زرتے	زرتے
۱۲۹	۱۳	شیخنا	شیخنا	۱۵۰	۸	الہامی	الہامی
۱۳۰	۲	تفرقہ	تفرقہ	۱۵۲	۱۲	ہر ایک	ہر ایک

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۲۹	۱۵	عرالی	عزالی	۲۲۱	۹	چار دیم	چار دیم
۲۲۹	۱۶	واجبی	واجبی	۲۲۶	۸	لا لا تنقی	لا لا تنقی
۲۳۱	۵	ندا	مدا	۲۵۱	۱۲	قلیہ	قلیہ
۱۳۲	۸	ارواج	ارواح	۲۵۱	۱۵	مکید	مکید
۲۳۲	۱۸	اوجهہ	اوجه	۲۵۳	۱۷	لا لسان	لا لسان
۲۲۲	۲۱	الکر	الکر	۲۵۴	۱۸	حجت	حجت
۲۳۳	۲	بالاخرۃ کافرو	بالاخرۃ ہم کافرو	۲۵۷	۸	کشتکات	کشتکات
۲۳۳	۴	بصار تہ	بصار تہ	۲۵۷	۱۷	حان	جان
۲۳۳	۳	بصیر تہ	بصیر تہ	۲۶۲	۲	ثلثائتہ	ثلثائتہ
۲۳۳	۹	الاحد بت	الاحد بت	۲۶۲	۶	بلج	بلج
۲۳۴	۴	ساعنہ	ساعہ	۲۶۳	۱۳	مشادت	مشادت
۲۳۴	۹	اقوال باشہد	اقول اشہد	۲۶۵	۲۰	درد	درد
۲۳۴	۱۰	من تشبہ	من تشبہ	۲۶۸	۴	ممود	نمود
۲۳۴	۱۲	تسبہ	تشبہ	۲۶۹	۳	الملا بکتہ	الملا بکتہ
۲۳۶	۶	حکایتہ	حکایۃ	۲۷۰	۵	ہلاکت	ہلاک
۲۳۶	۱۰	منجلی	متحلی	۲۷۱	۱۸	گان	کان
۲۳۷	۲	از بدر	از پدر	۲۷۲	۲	بدلال	بدلائل
۲۳۸	۱	وجہ	وجہ	۲۷۲	۱۱	عقابہ	عقابہ
۲۳۹	۱۳	ماتہ	ماتہ	۲۷۳	۱۲	منہ	منہ
۲۳۹	۱۸	وارضین	وارضین	۲۷۳	۲۰	اقلا وبتد برو	اقلا وبتد برو

صفحہ	سطر	غلط	صفحہ	سطر	صحیح	صفحہ	سطر
۱۹۵	۱۸	۲ ذکر و ۲	۲۱۳	صفحہ	بیان پنجاہ و یکم	۲۱۳	صفحہ
۱۹۶	۵	محو لے بود	۲۱۳	۲۰	دبر بیرون	۲۱۳	۲۰
۱۹۶	۲۱	ممنزلة	۲۱۶	صفحہ	قسم اول	۲۱۶	صفحہ
۱۹۹	۱۲	الدعاء معصية	۲۱۶	صفحہ	بیان پنجاہ و یکم	۲۱۶	صفحہ
۲۰۲	۷	واگرہ	۲۱۶	۱۶	حضر	۲۱۶	۱۶
۲۰۳	۱۳	کلوذ	۲۱۶	۱۶	حضر	۲۱۶	۱۶
۲۰۵	۴	الارادة	۲۱۷	۴	آلب	۲۱۷	۴
۲۰۵	۱۵	دست	۲۱۷	۴	لواع	۲۱۷	۴
۲۰۶	۲۱	ایست	۲۱۸	۲۱	محقق	۲۱۸	۲۱
۲۰۸	۱۰	تزل	۲۲۰	صفحہ	بیان اول	۲۲۰	صفحہ
۲۰۹	۷	و السبب	۲۲۱	صفحہ	بیان دوم	۲۲۱	صفحہ
۲۰۹	۸	النفسانية	۲۲۵	۱	اوجہ	۲۲۵	۱
۲۰۹	۸	الحیوانية	۲۲۵	۳	الملائكة	۲۲۵	۳
۲۱۰	۴	ہرایک	۲۲۵	۱۱	بجنب	۲۲۵	۱۱
۲۱۰	۶	یغضبوا الغضب	۲۲۶	۱۲	جین	۲۲۶	۱۲
۲۱۱	۱۲	عزمت	۲۲۷	۵	دوم	۲۲۷	۵
۲۱۱	۱۵	نزلی	۲۲۸	۵	شراخ	۲۲۸	۵
۲۱۲	۱۳	الطاعة	۲۲۸	۸	جو	۲۲۸	۸
۲۱۲	۱۳	القربية	۲۲۸	۱۸	مقتضائے	۲۲۸	۱۸
۲۱۲	۱۶	البشوتية	۲۳۹	۱۱	موجدان	۲۳۹	۱۱

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۴۶	۴	یتسم	بتسم	۳۸۸	۸	بآفتاب	بآفات
۳۴۶	۱۹	قینج	قیج	۳۸۸	۹	زھق	زھق
۳۴۷	۱	بالبے	بایے	۳۸۸	۱۰	زھوقا	زھوقا
۳۴۸	۲۱	الصحابۃ	الصحابۃ	۳۸۸	۱۶	کشف من شہدہ	کشف من شہدہ
۳۵۱	۸	ہدایت	ہدایت	۳۸۹	۱	ان اللہ	ان اللہ
۳۵۳	۱	صحت	صحت	۳۸۹	۱۵	صالحی	صالحی
۳۶۱	۹	ہیت	ہیت	۳۹۲	۳	المعاینۃ	المعاینۃ
۳۶۵	۱۱	زارہا	زارہا	۳۹۲	۹	ہر	ہر
۳۷۰	۵	بالعلہ	بالعلہ	۳۹۲	۱۵	غاک	غاک
۳۷۱	۶	معانی	معانی	۳۹۵	۲۰	آدنا	آدنا
۳۷۳	۵	مرکا	مرکا	۳۹۶	صفحہ	بیان لب ویم	بیان لب ویم
۳۷۵	۱۱	دربن	دربن	۳۹۶	۸	فی الزجاجة	فی الزجاجة
۳۷۷	۱۹	گر	گر	۳۹۷	۲۱	ایالتنا	ایالتنا
۳۷۹	صفحہ	بیان لب ویم	بیان لب ویم	۳۹۹	۷	زینہ	زینہ
۳۷۹	۱۸	۲ حبیبہ	۲ حبیبہ	۴۰۱	۱۹	القدبۃ	القدبۃ
۳۷۹	۱۸	۲ حبیبہ	۲ حبیبہ	۴۰۳	صفحہ	بیان لب ویم	بیان لب ویم
۳۸۰	۱۶	تلون	تلون	۴۱۰	۱۴	در	در
۳۸۳	۱۱	مشرق	مشرق	۴۱۱	۱۰	دلک	دلک
۳۸۳	۱۹	قدسی	قدسی	۴۱۲	۱۹	یستغثون	یستغثون
۳۸۵	۲	ومرد	ومرد	۴۱۴	۲۰	یستغثون	یستغثون
				۴۱۵	۲	الی العاصی	الی العاصی

صفحہ	سطر	علط	صحیح	صفحہ	سطر	علط	صحیح
۲۴۳	۱۶	حرمت	حرمت	۳۱۵	۱۳	طلبہ	طلبہ
۲۴۵	۱۳	برید	پرید	۳۱۴	۱۸	نائبان	نائبان
۲۴۵	۱۴	یا قوتہ	یا قوتہ	۳۲۰	۳	بگرنختند	بگرنختند
۲۴۸	۲۱	دے	دے	۳۲۱	۲	نیاید	نیاید
۲۸۲	۱۳	مددو	مددو	۳۲۱	۱۱	نارگھووا	نارگھووا
۲۸۹	صفحہ	ببان ہم	بیان دہم	۳۲۱	۱۱	آخر	آخر
۲۸۹	۱۱	زربں	زیرین	۳۲۳	۶	باشد الطلب	باشد الطلب
۲۹۱	۱۳	سجترہم	سنریہم	۳۲۶	۱۹	الشہد کد	الشہد کد
۲۹۲	۱۱	الا لله	الا لله	۳۲۹	۱	لا فی	لا فی
۲۹۴	۱	انہدا	انہدا	۳۲۹	۲۰	بیان	بیان
۲۹۸	۱۴	ہہام	ہہام	۳۳۰	۵	مشہود	مشہود
۲۹۹	۱	جو	جو	۳۳۰	۱۵	سگر	سگر
۲۹۹	۱۲	ہر	ہر	۳۳۰	۲۰	ابن	ابن
۳۰۲	۲	سردی	سردی	۳۳۵	۷	فاجبیت	فاجبیت
۳۰۷	۱	لمد	لمد	۳۳۷	۳	بذنبون	بذنبون
۳۰۷	۲	وثن	وثن	۳۳۸	۱۵	برادر	برادر
۳۰۹	۱	تنبعض	تنبعض	صفحہ	۳۴	بیان شانزدہم	بیان شانزدہم
۳۱۱	۸	یجاصبی	یجاصبی	۳۴۵	۷	مقبول	مقبول
۳۱۲	۱۲	رود	رود	۳۴۵	۲۰	فالکلام	فالکلام
۳۱۲	۱۳	دلہ	دلہ	۳۴۶	۱	یقیل	یقیل

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۱۶	۱۳	المحققین	المحققین	۳۱۳	۷	رباں	رباں
۳۱۷	۸	ازا	آرا	۳۱۳	۱۷	یلا حطہ	یلا حطہ
۳۲	۱۳	من افی	من اوفی	۳۱۳	۶	اساں	استاں
۳۲۲	۱۲	تمتیل	تشل	۳۲۵	۶	اللیبتہ	اللیلۃ
۳۲۶	۸	س درشترون	س درشترون	۳۲۷	۳۳۳	دلت	زلت
۳۳۲	۵	تنگبند	تنگبند	۳۳۸	۳	خواہند	خواہند
۳۳۳	۲	لوجودا	لوجودا	۳۳۹	۸	بجذ	بجذ
۳۳۵	۱۱	مقدارہ	مقدارہ	۳۵۰	۲۰	لادنسان	لادنسان
۳۳۷	۱۵	امر	امر	۳۵	۲۱	سرائے	برائے
۳۳۶	۲	محبئی	محبئی	۳۵۱	۳	خوام	خواہیم
۳۳۹	۱۹	بگردن	بگردن	۳۵۱	۵	یائے	پائے
۳۴۲	۳	او	او	۳۸۱	۷	ربد	زند
۳۴۲	۱۷	پیرشد	پیرشد				
۳۴۲	۲	آستارا	آستارا				